کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر

فی التفصیل انساب السادات الحسینی

مع

تاریخ سادات ہمدانیہ

مئولف

النسابہ المحقق سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی

نقیب سادات الاشرف پاکستان

نام کتاب	کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر فی التفصیل انساب السادات الحسینی مع تاریخ سادات ہمدانیہ
مئولف	النسابہ المحقق سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی
تعداد	600
اشاعت	2014
ISBN	978-969-9836-01-5
کتاب حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔	علامہ سید محسن علی ہمدانی خطیب جامع مسجد قصر ابوطالب راولپنڈی کینٹ 0300-5146196 سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی ایڈووکیٹ چکوال 0333-5912612 - 0300-5472612 سید شاہ عبدالباسط ہمدانی دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ 0322-9793052 سید عطاء شاہ ہمدانی راولپنڈی 0346-5214095 سید انور حسین شاہ الحسینی محمدیہ ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ نیو مارکیٹ گلی مہاجرین تلہ گنگ 0312-5147206
ہدیہ	500 روپے
ناشر	ادارہ نقابہ سادات الشرف پاکستان
رابطہ مصنف	0334-5283938 پاکستان 00971-55-1028415 دبئی
ای میل ایڈریس	qabbas48@yahoo.com qamaralaraji@gmail.com



شهادة النسب الشريف

﴿ ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم ﴾
(2:283)

نشهد بان النسب الخاص بالسيد الشريف قمر عباس الاعرجي الحسيني الهمداني بن السيد اظهر حسين شاه بن السيد فصل حسين شاه بن السيد محمد شاه سادس بن السيد حيدر شاه بن السيد كل حسن شاه بن السيد انور شاه بن السيد عبد الله ثاني بن السيد عبد الهادي بن السيد عبد الله بن السيد احمد الهمداني الاعرجي الحسيني يعرف سلطان شاه بلاول بن السيد اسماعيل بن السيد زبير بن السيد نور الله بن السيد فتح الله بن السيد حسين بن السيد محمود بن السيد جمال الدين حسين بن السيد علي بن السيد احمد كبير الدين بن السيد نور الدين كمال بن السيد احمد بن السيد حسن بن السيد مير محمد الهمداني بن السيد مير علي الهمداني الاعرجي يعرف بشاه همدان جد الجامع السادة الحسينية الاعرجية الهمدانية بن السيد شهاب الدين بن السيد محمد بن السيد علي بن السيد يوسف بن السيد محمد شرف الدين بن السيد محمد محب الله بن السيد جعفر بن السيد عبد الله بن السيد محمد بن السيد ابو القاسم علي الجلا بادي بن السيد ابو محمد الحسن بن السيد ابا عبد الله الحسين بن السيد جعفر الحجة بن السيد عبيد الله الاعرج بن السيد حسين الاصغر بن الامام علي زين العابدين بن الامام الحسين السبط الشهيد بن امير المؤمنين الامام علي بن ابي طاب عليهم السلام صحيح حسب المصادر المعتمدة.

السيد عبد الرحمن العزي الاعرجي الحسيني
نقيب السادة الاشراف

تاريخ : 25 رمضان 1436 هجرى

SADATALASHRAF.ORG.UK 12-JUL-2015

SADAT AL-ASHRAF LONDON ISSUED 12-JUL-2015 NO.110

السلسلة النسابين

السيد قمر عباس الحسيني الاعرجي الهمداني عن السيد عبد الرحمن الحسيني العزي الاعرجي عن السيد حليم الاعرجي عن السيد ضياء شكارة الاعرجي عن السيد هادي جعفر الاعرجي عن النسابة النسابين فخر المحققين العلامة السيد جعفر الاعرجي الحسيني عن السيد محمد الاعرجي عن السيد جعفر الاعرجي عن السيد راضي الاعرجي عن اية اللّه السيد محسن الكبير الزرزور .

السيد عبد الرحمن العزي الاعرجي الحسيني

نقيب السادة الاشراف

تاريخ : 26 رمضان 1436 هجري

13-JUL-2015

SADAT AL-ASHRAF LONDON ISSUED 13-JUL-2015 NO.110



شهادة نسب

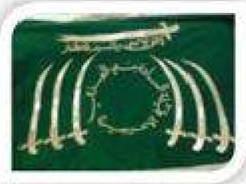
(ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم) البقرة ٢٨٣

السيد الشريف قمر عباس الاعرجي الحسيني الهمداني بن سيد اظهر حسين شاه بن سيد فضل حسين شاه بن سيد محمد شاه سادس بن سيد حيدر شاه بن سيد گل حسن شاه بن انور شاه بن عبدالله ثاني بن عبد الهادي بن عبدالله بن سيد احمد همداني الاعرجي الحسيني يعرف سلطان شاه بلاول بن اسماعيل بن زبير بن نور الله بن فتح الله بن حسين بن محمود بن جمال الدين حسين بن علي بن احمد كبير الدين بن نور الدين كمال بن احمد بن حسن بن مير محمد الهمداني بن مير سيد علي الهمداني يعرف بشاه همدان جد الجامع السادة الحسينية الاعرجية الهمدانية بن شهاب الدين بن محمد بن علي بن يوسف بن محمد شرف الدين بن محمد محب الله بن جعفر بن عبدالله بن محمد بن ابو القاسم علي الجلاباذي بن ابو محمد الحسن بن ابا عبدالله الحسين بن جعفر الحجة بن عبيدالله الاعرج بن الحسين الاصغر بن الامام علي زين العابدين (ع) بن الامام الحسين السبط الشهيد (ع) بن أمير المؤمنين الامام علي ابن ابي طالب (ع).

وذلك حسب المصادر المعتمدة لدى السادة الأعرجية وما اقتضته البينة من السيد قمر الاعرجي

الكويت / السبت ١٣ رجب ١٤٣٦هـ الموافق ٢ مايو ٢٠١٥م ، السيد عبدالرحمن العزي الاعرجي الحسيني

عبدالرحمن



شهادة إجازة فى النسب

(ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم) البقرة ٢٨٣

إن الله غالب بعلمه وإنه القائل في محكم تنزيله (وما أوتيتم من العلم إلا قليلا) وإننا مجتهدون عاملون في علم النسب بما يقتضيه من إستلزامات وإستدراكات وتعقل وتجرد من هوى نفس، وإن هذا العلم الزاخر الفاخر في الأنساب الطالبية والعلوية له مدارس وسند وقد اجتهدنا بما فتحه الله علينا بتحصيل علومه من أساتذة وشيوخ قدر المستطاع وعلى ذلك فمنحنا الثقة والتبريك منهم وبعد حرص وجهد جهيد فقد أدركنا من أراد الاستزادة من علم ليس لنا فيه فضل أو منة بل هو من المنان الكريم العزيز فأفدنا بقدر المستطاع وبذلنا ما بأيدنا لعل الله يكتب بذلك خيرا فوجدنا بابن عمنا السيد قمر عباس بن سيد أظهر حسين شاه الهمداني الأعرجي الحسيني نجابة وفهامة وقد أثمر ذلك في إعداده لمؤلفات تخص السادة الهمدانية الحسينية اتسمت بالخير الوافر والعلم الزاخر وبهذا نقتضي منحه شهادة أجازة في النسب على أن يرجع في الاختلاف إلينا ما دام الله مان علينا بالحياة وإن قضى غير ذلك فهو مجاز على ما عهدناه عليه من الحرص والعفة وحسن الخلق والتدبير فإن ظهر عكس ذلك ببينة وبرهان فإننا نبرأ لله من ذلك هذا والله ولي التوفيق.

الكويت / السبت ١٣ رجب ١٤٣٦هـ الموافق ٢ مايو ٢٠١٥م ، السيد عبدالرحمن العزي الاعرجي الحسيني

عبدالرحمن

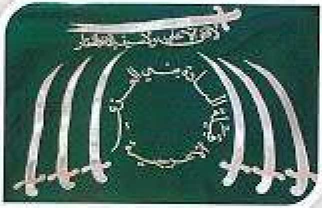


إقرار نقابة السادة الأشراف في باكستان

(ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم) البقرة ٢٨٣

إن نقابات السادة الأشراف على مدى قرون عديدة أثمرت في حفظ الأنساب والأحساب العلوية والطالبية والهاشمية ما دامت ملتزمة بالورع والتقوى والابتعاد عن الميول السياسية والمصالح الشخصية والأهواء المضللة، تلتزم بذلك الحق والحقيقة بكل انصاف وعلى ذلك فإننا نرى بما يتمثل بشخص ابن عمنا السيد الشريف قمر عباس الهمداني الأعرجي الحسيني صاحب المؤلفات النفيسة والمفيدة وهو معلوم الحال والأحوال قادراً وكفوآ ليكون نقيبا للسادة الأشراف في باكستان، وعلى ذلك أهليته لشغل هذا الأمر والعمل عليه، آملين منه الإلتزام بما عهدناه عليه من حسن الخلق والسيرة والتمسك في السير على جادة الحق والابتعاد عن المناكفات والميول المهلكة سائلين المولى عز وجل له التوفيق والسداد

الكويت / السبت ١٣ رجب ١٤٣٦هـ الموافق ٢ مايو ٢٠١٥م ، السيد عبدالرحمن العزي الأعرجي الحسيني



بسم الله الرحمن الرحيم

((ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها

فإنه آثم قلبه والله بما تعملون

عليم)) البقرة 283

Naqeeb Certificate

Since long period we knew Sayed Qomar Abbas Al-araji Alhussaini from Pakistan who is descendant from Mir Sayed Ali Hamadani Alhussaini, he published a valuable books such as "Alhussaini Sada lineages" & " Almoshajer mn awlad Alhussain Alasqar ".

Regarding for his Efforts in caring "Al-Sada Lineages" we proud to grant him "Naqeeb Certificate" and hope to him more of success and progress in saving the noble Sada lineage.

...With my Best Wishes ...

السيد عبدالرحمن العزي الأعرجي الحسيني

الكويت / الأربعاء 5 جمادى الآخر 1436 هـ الموافق 25 مارس 2015م

دیباچہ

تطہیر کے مزاج کے تیور تو دیکھئے آل رسولؐ ساری ہی صلب علیؑ میں تھی

یہ قانون فطرت نا قابل انکار ہے کہ اصل کی خصوصیات فرع کی طرف سے منتقل ہوتے ہیں اور ہر انسان آبائی موثرات کی پیداوار اور اپنے اسلاف کی شکل وشمائل کا ورثہ دار ہوتا ہے۔ چناچہ ہر فرد کے خدوخال میں اس کے آباؤ اجداد کے خطوط ونقوش کی جھلک کم وبیش پائی جاتی ہے۔ اگر چہ عام نگاہیں خدوخال کی باریکیاں نہیں دیکھ سکتی۔ مگر قیافہ شناس نگاہیں جسم کی ساخت چہرہ کے خطوط، انداز تکلم، اور حرکات وسکنات کے آئینہ میں بہت سی حقیقتیں دیکھ لیتی ہیں اور انہیں کسی کے آباؤ اجداد اور قوم وقبیلہ کی پہچان میں قطعاً کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ خصوصاً سرزمین عرب کے بعض تیز نگاہ اور باریک بینی میں نمایاں امتیاز اور قیافہ شناسی میں حیرت انگیز مہارت رکھتے ہیں اور پہلی ہی نظر میں بھانپ لیتے ہیں کہ کون کس باپ کا بیٹا اور کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ قبائل عرب کے نزدیک شجرہ نسب کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ مگر اللہ عزوجل نے جو امتیاز ہاشمی ومطلبی نسل کو دیا وہ کسی کو نصیب نہ ہوسکا اور بلند اوصاف میں کوئی ان کی برابری کا دعویٰ نہ کر سکا۔ یہی وہ سلسلہ ہے جو نسلی آلودگیوں سے مبرا اور شرف اور برگزیدگی کے تاج ونگین سے آراستہ رہے۔ چناچہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد پاک ہے۔ (کہ اللہ عزوجل نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسماعیل اور اسماعیل کی اولاد سے بنی کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔)

اس برگزیدگی اور عظمت میں حضرت علیؑ بھی شریک تھے۔ اسلیئے کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ اور آپ دونوں ہم نسب اور دونوں کے آباؤ اجداد ایک ہیں۔ دونوں ایک شجرہ نور کے طاہر اطہر اصلاحاب وارحام سے منتقل ہوتے ہوئے حضرت ہاشم تک اور پھر عبدالمطلبؑ تک منتہیٰ ہوتے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کے مختلف ازواج سے دس فرزند تھے۔ ان فرزندوں میں حضرت عبداللہؑ اور حضرت ابوطالبؑ حقیقی بھائی تھے۔ دونوں کی والدہ حضرت فاطمہ بنت عمرو مخزومیہ تھیں۔ حضرت عبداللہ سے رسول اکرمؐ سے پیدا ہوئے۔ اور حضرت ابوطالبؑ سے حضرت علیؑ پیدا ہوئے۔ جو اپنے دادا حضرت عبدالمطلبؑ پر رسول اللہؐ سے مل جاتے ہیں۔ ان بنا پر دونوں مطلبی دونوں ہاشمی دونوں قریشی اور دونوں ایک ہی شجر کے برگ وبار تھے۔ غرض حضرت علیؑ کے حصہ میں نسل وخاندان کی ہر وہ فضیلت آئی جو حضرت پیغمبر اکرمؐ کے نام میں تھی۔ اور آنحضرت کے اتحاد نسل کے اعتبار سے اور سلسلہ آباؤ اجداد کے لحاظ سے اور شیخ البطحا حضرت ابوطالبؑ کے ذریعہ جو شرف وامتیاز انہیں حاصل ہے وہ جلالت نسبی کے ماتھے کا جھومر اور شرافت حسبی کے کلاہ کا طرہ درخشاں ہے۔ (سیرت امیر المومنین جلد اول صفحہ 64,65)۔ قرآنی آیات میں حسب نسب کے تذکرے جابجا موجود ہیں۔ معصومینؑ کے خطبات صلح اور جنگ کے موقع پر اپنے نسب پر فخر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ (یہ سب کچھ میں اپنی کتاب صحیفہ سادات میں لکھ چکا ہوں)۔ ماضی قریب کے عظیم مئورخ علامہ سید عبدالرزاق موسوی المقرم کی کتاب العبامتن جس کا اردو ترجعہ صحیفہ وفا کے نام سے محمد ظفر الحسینی بنارس حال مقیم قم نے کیا۔ یہ کتاب کراچی سے 1998 میں شائع ہوئی۔ انساب کے بارے میں علامہ عبدالرزاق المقرم صفحہ 81 پر لکھتے ہیں (حضرت عقیل کو عرب نسب کی شناخت تھی اور وہ ان کے اچھے برے خاندانوں کو پہچانتے تھے اور اپنی حاضر جوابی کے بناء پر ان کو رکیک اور نازیبا حرکتوں پر ٹوک دیتے۔ یہ لکھتے ہیں حضرت عقیل ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کی نظر نسب میں معتبر اور حرف آخر تھی۔ مسجد نبویؐ میں جب لوگ جمع ہوتے تو حضرت عقیل سے تاریخ انساب اور عربوں کے حالات کے متعلق سوالات کرتے۔ جس کا آپ جواب دیتے۔ اعجازات نبویہ صفحہ 61 طبع مصر)۔

اسلیئے حضرت امیر المومنین نے حضرت عقیل سے فرمایا تھا کہ میرے لئے کسی ایسی خاتون کا انتخاب کریں جن سے بہادر اور جنگ جو بیٹا پیدا ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ام البنین سے عقد فرمائیں۔ کیونکہ عربوں میں ان کے آباؤ اجداد سے زیادہ کوئی بہادر نہیں۔ (عمدۃ الطالب)۔ یہ ایک تاریخی مکالمہ ہے جس کو میں نے نقل کر دیا ورنہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آئمہ طاہرینؑ اس عالم ہستی میں ہر اچھے اور برے کی خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ تھے۔ علامہ عبدالرزاق موسوی فرماتے ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس کو چیونٹیوں کے نر اور مادہ کی شناخت ہو اسے عرب کے شجاع اور بہادر قبیلے کا علم نہ ہو۔ آپ کے اس جملے میں حضرت عقیل کی اہمیت کو اجاگر فرمانا تھا۔ (مدینۃ المعاجز صفحہ 115)۔

سادات عظام کے لیے ایک لمحہ فکریہ

آج اس دور میں نچلی قوم کے لوگ جب شہروں میں آکر آباد ہوتے ہیں یا جب وسائل مہیا ہو جاتے ہیں تو سید کہلانے لگتے ہیں اور سادات بھی وسائل دیکھ کر ان سے رشتہ قائم کر لیتے ہیں۔ ہم ایسے سینکڑوں خاندانوں کو جانتے ہیں اور ان کے عینی شاہد بھی ہیں۔ کہ وہ اپنے اس مرتدانہ عمل میں قطعی ندامت محسوس نہیں کرتے۔ پہلے جب سادات کے رشتے ہوتے تھے تو دونوں طرف سے شجرے دیکھائے جاتے تھے۔ اور اب شجروں کے اشاعت سے جہاں عظیم فوائد ملے تو اس سے یہ نقصان بھی ہوا کہ جعلی سادات اپنے آپ کو ان شجروں میں شامل کر لیتے ہیں۔ ان سلسلے میں ہم معصومینؑ کے ارشادات نقل کر رہے ہیں۔ کہ حق نمک ادا کر سکیں۔ شیخ صدوق اپنے اعتقادیے میں لکھتے ہیں یہ حدیث مبارک

احکام شریعت صفحہ 37 انوار نعمانیہ صفحہ 177 اور احسن الفوائد طبع اول صفحہ 482 اور طبع دوئم کے صفحہ 638 پر بھی نقل ہے۔ سادات کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جو شخص ان میں بدکار ہوگا اس کو غیر سادات سے دوگنا عذاب ہوگا۔ اور جو نیک ہوگا اس کو دوگنا ثواب ہوگا۔ سادات آپس میں ایک دوسرے کے کفو ہیں اور ہمسر ہیں۔ اس امر کی تاکید رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے ہوتی ہے جو آپ نے حضرت ابو طالب کی اولاد حضرت علیؑ اور جعفر طیارؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کیلئے یعنی یہ ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ کفو کو لڑکیاں دو اور کفو سے لڑکیاں لو۔ نہج الفصاحت باب ہشتم صفحہ 456 حدیث 1561 تالیف علامہ سید نصیر الاجتہادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کفو کو لڑکیاں دو اور کفو سے لڑکیاں لو۔ حضرت امام حسینؑ کا دوٹوک فیصلہ جو آپ نے ابن حکم کیلئے فرمایا۔ ہماری بیٹیاں صرف ہماری بیٹوں کیلئے ہیں اور ہماری بیٹے ہی ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں۔ تحریم السیدات صفحہ 108 تا 110 موسوعہ کلمات الامام حسین جلد اول صفحہ 243 تا 247 العوالم جلد 17 صفحہ 87، المناقب جلد 4 صفحہ 38 بحار النوار جلد 44 صفحہ 207۔

حضرت زید شہید کا فرمان مبارک۔ ابوالفرج اصفہانی بحوالہ حسب نسب جلد 5 صفحہ 27 طبع لندن پر نقل ہے کہ حضرت زید شہید نے فرمایا۔ غیر سید کا سیدزادی سے نکاح جائز نہیں۔ حضرت سیدہ زینبؑ کا فرمان جب دربار شام میں ایک شامی بدبخت نے حضرت فاطمہ بنت الحسین کی طرف اشارہ کر کے کہا کنیزی میں دے دو تو سیدہ زینبؑ نے فرمایا اے بدبخت انسان اللہ عزوجل تیرے زبان قطع کرے تیرے آنکھیں اندھی کرے۔ جہنم تیرا ٹھکانہ ہو۔ کیا تجھے معلوم نہیں یہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی حرام زادے کی کنیز نہیں بنا کرتی (الارشاد شیخ مفید صفحہ 231 امالی شیخ صدوق صفحہ 31 منتہا الاعمال جلد اول صفحہ 432 تا 433۔

میں دو تین سال سے اپنی بے پناہ قلمی اور مطالعاتی مصروفیت کے باوجود امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کے بارے میں کام کر رہا ہوں۔ مجھ پر محمدؐ اور آل محمدؐ کا احسان ہے کہ شدید بیماری کے باوجود اس کام سے غافل نہ رہا۔ اب یہ کتاب انسائیکلوپیڈیا کی حثیت اختیار کر چکی ہے۔ شجروں کے سلسلے میں عام خاندان تو کجا سادات بھی یک سوئی سے متوجہ نہیں ہو پا رہے اور حضرت حسین الاصغر پہ کام کے دوران سید محسن کاظمی الحمیدی (سیداں والہ جہلم) سے ملاقات ہوئی انہیں پاکستان میں بلا شبہ ماہر انساب قرار دیا جا سکتا ہے۔ چہرے کے نور کی طرح انکا ذہن و روح بھی نورانی ہے۔ ہم کتب کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔ ماضی قریب میں اولاد حسین الاصغر کا تفصیلی تذکرہ سید ظفریاب ترمذی میں اپنی کتاب انوار السادات میں کیا ہے۔ جس میں قدیمی شجرے کے زیادہ تر حوالے موجود ہیں۔ اس دوران مجھے انساب السادات الحسینی المعروف گلستان سادات ہمدانیہ میرے کرم فرماؤں نے مہیہ کی۔ تو ایسے محسوس ہوا جیسے غیب سے حسین الاصغر نے امداد فرمائی۔ یہ کتاب سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی (سلمان آباد چوہڑ ہڑپال راولپنڈی) نے تالیف کی۔ اس کتاب میں حسین الاصغر کے فرزند عبیداللہ الاعرج اور ان کی اولاد کا تذکرہ مختصر مگر جامع ہے۔ سید محسن کاظمی الحمیدی اور ان کا رابطہ موجود تھا یہ ان دنوں عجمان میں ہوتے ہیں۔ میں نے اس کتاب پر نوٹ لکھ کر محسن کاظمی کو دکھائے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عجمان ضرورتاً کسب معاش کیلئے گئے ہیں اور وہ پاکستان آ رہے ہیں اور آپ سے بھرپور ملاقات بھی چاہتے ہیں۔ وہ غریب خانہ پر تشریف لائے قابل رشک حد تک سادہ مگر سید محسن کاظمی کے بعد یہ شخص ایک نعمت ہے۔ انہوں نے کتب، شجروں اور انٹرنیٹ کا خوب استعمال کیا۔ مگر میں جس کتاب کو بھی لکھوں اس کے حوالے اصل کتابوں سے ہی لکھتا ہوں۔ یہ مشکل ترین ضرور ہے مگر نہ ممکن ہرگز نہیں۔ حضرت حسین الاصغر کی اولاد پر میری کتاب یقیناً مستند ہوگی۔ جس کے بیک وقت کئی ایڈیشن بھی شائع ہونگے۔ خصوصاً حسین الاصغر ٹرسٹ اسلام آباد کے چیئرمین سید امیر حسن ترمذی اس ہدیہ صلواۃ کے عوض مہیا کرنے کا ذمہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ مذکورہ ہر دو نوجوان سید زادے سید محسن کاظمی الحمیدی اور سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی کے پاکیزہ ذہنوں کو انساب و تاریخ کا کمپیوٹر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اتنے سادہ اور اتنے ذہین انسان کسی بھی معاشرے میں مشکل سے ملتے ہیں۔ میں نے ان کی کتاب پر نظر ثانی کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ عزوجل ان کی مسائل کو حل کرے۔ چند نایاب کتب بھی ان سے مہیا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ اس توفیق سے سرفراز فرماتا رہے۔ بحق زہرہؑ۔ بشرف زہرہؑ۔ بہ نور زہرہؑ۔ بہ عصمت زہرہؑ۔ زندہ و پائندہ صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رہیں۔ یہ دعا کا وسیلہ سید روح اللہ خمینی کے استاد گرامی محمد علی شاہ آبادی کا از خود ہے۔ آپ بھی دعا کرتے وقت محور حدیث کساء کا اسطرح وسیلہ دیں۔

نمک خوار سادات

شاعر آل عمران صفدر حسین ڈوگر کربلائی

ایڈیٹر ماہنامہ پیام زینبؑ

راولپنڈی مورخہ 26 اپریل 2014۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

کسی بھی موضوع پر کتاب لکھنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کے مبادیات پر مختصراً کچھ روشنی ڈالی جائے سو اس پر چند سطور سپر دِ قرطاس کی جاتی ہیں۔

علم الانساب وہ علم ہے جس میں کسی فرد یا افراد کے نسب کی معرفت حاصل کی جاتی ہے اس کے بھی دیگر علوم کی طرح اپنے قواعد وضوابط، اصول وشرائط، اصطلاحات اور رموز واوقاف ہیں جن کے بغیر اس کی صحیح معرفت ممکن نہیں اور یہ علم اہل عرب سے مخصوص ہے جس طرح فلسفہ ومنطق اہل یونان، طب اہل روم، آدابِ نفس واخلاق اہل فارس، علم الصنائع اہل چین اور نجوم وحساب اہل ہند سے مخصوص ہیں علم الانساب اہل عرب کے مخصوص علوم میں سے ہے، غیر عرب اپنے نسب کو محفوظ نہیں رکھتے تھے جس کی وجہ سے ان کا نسب ایک دوسرے سے مخلوط ہو گیا اور وہ دوسرے نسبوں سے ملحق ہو گئے حالانکہ وہ اس نسب سے نہ تھے ان کے مقابلے میں اہل عرب نے اپنے نسب کی حفاظت کی تا کہ نہ کوئی غیر ان میں داخل ہو سکے اور نہ کوئی ان میں سے خارج ہو سکے جس کی وجہ سے ان کا نسب محفوظ اور شک وشبہ سے پاک رہا قبل از اسلام عرب اپنا نسب حضرت عدنانؑ، قحطان، حضرت اسمٰعیلؑ یا حضرت آدم علیہ السلام تک یاد رکھتے تھے اور جب مناسک حج سے فارغ ہوتے تو بازار عکاظ میں جمع ہوتے اور مجمع کے سامنے اپنا نسب بیان کرتے اور اس پر فخر ومباحات کرتے اور وہ اس عمل کو حج وعمرہ کی تکمیل کے لئے ضروری خیال کرتے تھے جب اسلام آیا تو اس نے بھی معرفت نسب کی تاکید کی بلکہ بہت سے احکام شرعیہ مثل میراث، دیت، صلۂ رحمی وغیرہ کی بجا آوری اس علم کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کی معرفت تو واجب قرار دی گئی کیونکہ ان کے قرابت داروں سے محبت ہی اجر رسالت قرار دیا گیا جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ عزّ وجل نے فرمایا:

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الّا المؤدّۃ فی القربیٰ (شوریٰ:۲۳)ا

سی طرح خمس کی ادائیگی کے لئے بھی ضروری ہے کہ سادات کے نسب کی معرفت ہو تا کہ خمس صحیح مستحقین تک پہنچ سکے ان کے علاوہ بھی بعض احکام شرعیہ کے لئے معرفتِ نسب ضروری ہے۔ ماہر انساب کو عربی میں ناسب، نسّاب یا نسابۃ کہتے ہیں اور شجرہ نویس کو مشجّر کہا جاتا ہے، نسّاب یا نسّابہ کے لئے کچھ اوصاف کا ہونا ضروری ہے مثلاً وہ قوی النفس ہو تا کہ وہ کسی کی شان وشوکت یا جاہ وحشم سے مرعوب ہو کر یا خوف کھا کر صحیح النسب کا انکار یا مردود النسب کو صحیح النسب نہ قرار دے دے۔ نسب کے تمام اصول وقواعد اور رموز واوقاف سے واقف ہو۔ نسب سے متعلق جدید وقدیم کتب وجرائد اور دیگر وثائق نسبیہ سے آگاہ ہو۔ محتاط ہو کسی بھی روایت کو رد یا قبول کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتا ہو۔ متقی ہو۔ عوام میں اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ پسندیدہ کا حامل ہو، تا کہ لوگ اس کے قول پر اعتماد کریں وغیرہ وغیرہ۔

جب ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پہلی صدی ہجری میں حضرت عقیل بن ابیطالبؑ، ابو محمد سعید بن مسیّب بن حزن المخزومی القرشی، دغفل بن حظلہ بن زید سدوسی الذہلی الشیبانی البصری جو کہ علم الانساب میں ضرب المثل تھے، دوسری صدی میں ابوعبداللہ محمد بن اسحاق مطّلبی صاحب السیرۃ، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم طباطبا جو کہ ابن طباطبا کہلاتے تھے، ابی مخنف لوط بن یحییٰ الازدی الغامدی، ابو ہلال لقیط بن بکیر المحاربی، ابوالنضر محمد بن مالک بن السائب الکلبی الکوفی، ابوالحکم عوانہ الکلبی، ابوالیقظان النسابہ، عبداللہ بن عقیل عقیلی الطالبی جیسے جیّد علمائے انساب نظر آتے ہیں، تیسری صدی میں ابومنذر ہشام بن محمد بن سائب الکلبی صاحب جمہرۃ النسب، ابوعبداللہ مصعب الزبیری صاحب نسب قریش، زبیر بن بکار صاحب جمہرۃ نسب قریش واخبارہا، زید الشبیہہ بن علی الزیدی، السیّد الشریف نقیب العلویین حسین بن ابی الغنائم احمد الزیدی صاحب الغصون فی آل یٰسین، ابوالحسین یحییٰ بن حسن العبید لی صاحب المعقبین، ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک العمری العلوی، ابوعبداللہ احمد بن محمد المعروف ابن طباطبا، محمد الجوانی بن یحییٰ النسابہ، ابوعلی محمد الحرّانی بن ابراہیم، چوتھی صدی میں محمد المعروف ابن المہلوس الموسوی، علی بن احمد العقیقی الاعرجی، ابوالفرج علی الاصفہانی صاحب مقاتل الطالبیین، ابونصر سہل بن عبداللہ البخاری صاحب سر السلسلۃ العلویۃ، ابن اخی طاہر عبید لی الاعرجی، ابو محمد حسن الطبری المرعشی، طاہر بن یحییٰ النسابہ، ابوعلی عمر موضع النسابہ بن علی بن حسن عمری العلوی، ابوالحسین احمد بن عمران الاشنانی النسابہ، احمد بن ابی جعفر محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا، ابن خداع حسین بن جعفر علوی، ابن المنتاب التغلبی الکوفی، پانچویں صدی میں سیّد ابوالحسن نجم الدین علی العمری العلوی صاحب المجدی فی انساب الطالبیین، ابوالحسن محمد شیخ الشرف العبید لی صاحب نہایۃ الاعقاب، شیخ الشرف ابوحرب محمد بن حسن بن حسین الافطسی، ابوالمعمر یحییٰ المعروف ابن طباطبا صاحب ابناء الامام فی مصر والشام، ابراہیم بن ناصر المعروف ابن طباطبا صاحب منتقلۃ الطالبیۃ، ابوعبداللہ حسین المعروف ابن طباطبا بن ابیطالب محمد صاحب تہذیب الانساب المسمّی بحر الانساب، ابن حزم الاندلسی وغیرہ، چھٹی صدی میں اسعد العبید لی الاعرجی الجوانی، ابوعلی محمد الجوانی اسعد العبید لی، ابوجعفر محمد الموسوی الہارونی صاحب نسب سادات ملوک بلخ، ابن فندق البیہقی صاحب لباب الانساب، ساتویں صدی میں عزالدین ابی القاسم احمد الحسینی الحلبی المصری نقیب الاشراف، عزالدین ابوطالب اسمٰعیل المروزی الازورقانی صاحب الفخری فی انساب الطالبیین، فخّار بن معد الموسوی، آٹھویں صدی میں تاج الدین ابوعبداللہ محمد المعروف بہ ابن معیّہ، ابوالفضل احمد بن محمد بن المہنّا صاحب

التذکرۃ فی انساب المطہّرۃ، ابن طقطقی صاحب الاصیلی فی انساب الطالبیین، ابن الفوطی البغدادی، نویں صدی میں ابوطالب حمزہ الدمشقی، عمدۃ النسابین ابن عنبہ احمد بن علی بن حسین صاحب العمدۃ الطالب فی نسب آل ابیطالبؑ وغیرہ یہ سب وہ نسّابین ہیں جن پر علم الانساب کو ناز ہے نظر آتے ہیں بعد کے ادوار میں ابوالحسن علی بن ماجد المدنی العبدلی الرفاعی البحرانی، ابن محفوظ جعفری، احمد بن محمد بن عبدالرحمن کیّا الجیلانی صاحب سراج الانساب، سراج الدین محمد قاسم المختاری الحسینی صاحب الاسدیہ، ابوعبداللہ حسین السمرقندی صاحب تحفۃ الطالب، ابوعلی محمد العمیدی الحسینی النجفی صاحب مشجر الکشاف، محمد الیمانی النقوی المعروف ابن بحر الاہدل صاحب تحفۃ الدہر فی نسب الاشراف بنی بحر، ضامن بن شدقم صاحب تحفۃ الازہار وزلال الانہار، ابوالحسن محمد الحسنی الیمانی صاحب روضۃ الالباب وتحفۃ الاحباب، زین الدین علی بن حسن بن شدقم الحسینی الحمزی المدنی صاحب زہرۃ المقول فی نسب ثانی فرعی الرسول، احمد بن محمد الحسینی الاردکانی صاحب الشجرۃ الاولیاء فی انساب اولاد الآئمۃ علیہم السلام، مرتضیٰ الزبیدی صاحب القاموس، صائغ البحرانی الغریفی الموسوی صاحب الشجرۃ الطیبۃ فی الارض المخصبۃ، ابوعبداللہ جعفر بن محمد الاعرجی البغدادی الکاظمی صاحب مناہل الضرب، عبداللہ الموسوی البحرانی، آیۃ اللہ حسین طباطبائی بروجردی، محمد علی روضاتی صاحب جامع الانساب، خاتم النسابین آیۃ اللہ شہاب الدین مرعشی النجفی وغیرہ وہ افراد ہیں کہ جن کے بغیر علم الانساب کی تاریخ نامکمل اور ادھوری ہے جب ہم برصغیر میں علم الانساب پر کام کرنے والوں کی تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو قدماء میں محمد بن جعفر صاحب بحر الانساب سب میں مقدم نظر آتا ہے مگر بدقسمتی سے ان کی یہ کتاب آج تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہوسکی اس کا مخطوطہ پٹنہ لائبریری میں محفوظ ہے اس کے بعد سیّد محمد کاظم یمانی آتا ہے کہ جس کی کتاب النفحۃ العنبریۃ ایران سے طبع ہوچکی ہے اس کے بعد معین الحق جھانسوی کی کتاب منبع الانساب کا نمبر آتا ہے یہ کتاب بھی طبع نہ ہوسکی اور اس وقت اس کا مخطوط برٹش میوزیم لائبریری لندن میں محفوظ ہے یہ سب لوگ نویں صدی ہجری کے نسابین میں سے تھے ان کے بعد ملک الکتاب شیرازی کی ریاض الانساب، محمد بن احمد محمودی کی تذکرۃ السادات اور مجمع الانساب جیسی کتابیں معرض وجود میں آئیں تیرہویں صدی کے ہندی نسابین میں سیّد جیون شاہ بن جمال شاہ بن شاہ صفدر موسوی الاسحاقی المشہدی ان کے برادرِ کلاں ملائک شاہ المعروف ولایت شاہ، محمد شاہ ہزاروی صاحب گلزارِ موسیٰ کاظمؑ، محمد عالم ہزاروی صاحبِ انساب السادات، محمد شاہ کاظمی سیّداں کسرانوالہ صاحب نسب نامہ شریف، شیخ محمود بن جیون شاہپوری صاحب المشجرات، مبارک شاہ بن رسول شاہ بن قطب شاہ مشہدی الکاظمی وہ ماہرینِ انساب تھے جنہوں نے انساب سادات کو مدوّن کیا چودہویں اور پندہرویں صدی میں ظفریاب حسینی کی انوار السادات، علامہ غلام حسن کاظمی مظفرآبادی کی تذکرہ اولاد امام موسیٰ کاظمؑ، تجمل حسین نقوی کی باغ سادات، ریاض الانساب جیسی کتابیں منصۂ شہود میں آئیں اسی صدی میں دیگر نسابین ومشجّرین میں کریم حیدر شاہ چکلوی کہ جن کی کتاب حمید الجواہر، حسین شاہ کنوری صاحب عقدۃ الجوہر، محمد شاہ صاحب جامع السیّدات اور قبلہ والدم السیّد النّسابہ گل حسن شاہ المعروف میاں شاہ موسوی المشہدی مظفرآبادی وہ قابلِ ذکر افراد ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ انسابِ سادات پر بہت سا کام ہوا بلکہ سادات کا نسب دست بردِ زمانہ سے محفوظ رہا مگر بدقسمتی سے ان میں سے کسی کا کام بھی منظرِ عام پر نہ آسکا۔

عصر حاضر میں تو نسب کی اہمیت ہی ختم ہو کر رہ گئی بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کو نسب سے واقفیت اور دلچسپی رہ گئی ہے انہی میں سے جناب قمر عباس اعرجی الحسینی الہمدانی ہیں کہ جن کی کتاب المشجر کے لئے یہ مقدمہ سپردِ قرطاس کیا جا رہا ہے موصوف اس سے پہلے یہی کتاب دوسرے نام سے طبع کروا چکے ہیں پہلا ایڈیشن میری نظر سے گزرا دیکھ کر خوشگوار حیرت اور خوشی ہوئی کہ پاکستان میں کسی نے نسب پر کتاب لکھی اور اس میں نہ صرف یہ کہ ہندی مصادر کو بلکہ قدیم عربی مصادر کو بھی زیرِ بحث لایا گیا سادات ہمدانیہ اعرجیہ کے نسب پر اس سے پہلے کسی نے بھی اس طرح کام نہ کیا تھا جس طرح کہ موصوف نے کیا اور امید ہے کہ موصوف آیندہ بھی انساب سادات پر مفید اور تحقیقی کتب پیش کرتے رہیں گے۔

السیّد ابوزہراء فدا حسین موسوی مظفرآبادی

امین العام نقابۃ السادات الاشراف پاکستان

۳۰ اپریل ۲۰۱۴ء

پیش لفظ

قارئین اللہ پاک کی کرم نوازی سے علم الانساب میں میری دوسری کتاب جس کا نام کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر فی التفصیل انساب السادات الحسینی معہ تاریخ سادات ہمدانیہ ہے۔ میں نے مزید تحقیق کی اور امام زادہ حسین الاصغر کی اولاد پر کافی کچھ نیا اضافہ بھی کتاب کیا۔ سب سے پہلے یہ بات زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ علم نسب میں پشتوں کے حساب سے حسین الاصغر کی اولاد کس طرح جارہی ہے۔ آج دنیا میں جہاں جہاں امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کی اولاد موجود ہے۔ انہوں نے اپنے شجرے ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں پشتوں کی کمی یا زیادتی کا فرق ضرور پایا جاتا ہے۔ جو علاقائی ماحول، ثقافت، علم، اور معاشی وجوہات کی وجہ سے ممکن ہے۔ بعض علاقوں میں جلد شادی کا رواج ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی شادی 18 سال میں ہوئی اور 19 میں ایک بیٹے کا باپ بن گیا۔ تب اگر اس کے بیٹے کی بھی 18 سال میں شادی ہوئی تو اول فرد 38 سال میں دادا اور 46 یا 47 سال میں پردادا بن جائے گا۔ ایسا آج کے دور میں کم ہے۔ کیونکہ معاشی نظام اسطرح کا ہے کہ پڑھنے لکھنے کے بعد نوکری اور پھر شادی تک لڑکے کی عمر 32 یا 34 سال تک ہو جاتی ہے۔ بعض جگہ جہاں لوگ معاشی طور پر اسودہ ہیں وہاں پر بھی شادی 24 یا 25 سال میں ہوتی ہے۔ مگر سابقہ زمانہ میں یعنی 1700 سے 1950 تک اور اس پہلے جلد شادی کرنے کا رواج ہی تھا۔ مذہبی طور پر بھی شادی جلد کرنے کے احکام ہیں۔ ایسی صورت میں پشتوں کے زیادہ ہونے کا احتمال ہے۔ دوسری صورت ثقافت کی ہے۔ کچھ لوگ اپنی خاندانی ثقافت کے طور پر بچوں کی شادیاں جلد کر دیتے ہیں۔ تا کہ وہ برائی کی جانب راغب نہ ہو سکیں اور پھر ان کے بچوں کی شادیاں بھی جلد ہو جاتی ہیں۔ اسطرح بڑے بیٹے کی اولاد جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور نسل زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض جگہوں پر شادیاں تاخیر سے ہوتی ہیں اور اولاد بھی تاخیر سے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک ہی نسل کی پشتیں کم یا زیادہ ہو سکتی ہیں۔ مسٹر جارج اپنی کتاب ہسٹری آف دی فیملی میں لکھتا ہے۔ ایک صدی میں پانچ پشتیں ہو سکتی ہیں اور ایسا ممکن بھی ہے۔ اب امام زادہ حسین الاصغر کی اولاد کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ امام زادہ حسین الاصغر سے لیکر ہم ہمدانی اور دوسرے سادات تک پشتیں 43، 44، 45 ہوتی ہیں۔ جبکہ یہ ان کے بیٹے عبید اللہ الاعرج کے ہیں۔ امام زادہ حسین الاصغر کے دوسرے بیٹے حسن الدکہ کی اولاد سے پشتیں 35، 36، 37، بنتی ہیں۔ جو کہ سادات مرعشیہ ایران میں مقیم ہیں۔ اسی طرح علی بن حسین الاصغر کی اولاد جو ہندوستان میں ان کی پشتیں بھی 42، 43، بنتی ہیں۔ عبید اللہ الاعرج کے بیٹے جعفر الحجہ سے ہمدانی سادات کا نسب ملتا ہے۔ ان کے بڑے بیٹے ابو محمد الحسن کی اولاد جو کہ مدینہ، مصر اور عراق میں آباد ہے کی بھی اوسط پشتیں 42 سے 45 ہیں۔ اب ہم ہمدانیوں میں علی گڑھ کی سادات کا جائزہ لیتے ہیں۔ جن کی پشتیں سید عزیز الدین حسین کے شجرے تک 44 بنتی ہیں۔ ان میں بعض افراد کے شجرے مکمل دستیاب نہ ہو سکے۔ تاہم 38 سے 44 تک ان کے شجروں کی پشتیں ہیں۔ پھر عبد اللہ العقیقی بن حسین الاصغر کی اولاد سے ایران میں سادات میگون کی اوسط پشتیں 41 ہیں۔ تاہم سادات ہمدانیہ جو جعفر الحجہ کے چھوٹے بیٹے حسین کی اولاد سے ہیں اور ان کے بڑے بیٹے حسن کی اولاد جو مدینہ میں ہے کی پشتیں متفق ہیں۔ بعض نسابین کے نزدیک 46 یا 47 پشتیں مقبول ہیں۔ اور کم سے کم 30 اور 31 تاہم بعض حضرات 49 اور 50 کے قائل بھی ہیں۔ سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر کی اوسط پشتیں 41، 42 ہیں اور سادات ہمدانیہ مقبوضہ کشمیر کی اوسط پشتیں 35 سے 37 ہیں۔ اب ہم سادات ہمدانیہ جو شاہ بلاول کی اولاد ہیں کا جائزہ لیتے ہیں۔ شاہ بلاول پر تحقیق کرنے والے سید عبد الرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ کے مطابق آپ 1715 میں انتقال فرما گئے۔ جو تواریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے پوتے بھی شادی شدہ تھے اور صاحب اولاد تھے۔ اس حساب سے آپ کے انتقال سے اب تک تین صدیاں بنتی ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کی اولاد میں زیادہ سے زیادہ 13 یا 14 پشتیں ہونی چاہیں۔ فی زمانہ کے حساب سے آپ مولا علیؑ کی 33 ویں پشت میں سے تھے۔ اس سے زیادہ پشتوں کا ہونا درست ثابت نہیں ہوتا۔ بعض جگہ سادات نے شجرے نقل کرنے میں بھی پشتوں کا غلطی سے اضافہ کر دیا ہے۔ جو نقل در نقل اب بھی ویسے ہی ہے۔ پاکستان و ہند میں علم الانساب کا مستقل کوئی ادارہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اب علم الانساب کی ان اضافی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس بار ہماری تحقیق میں رہیں۔ کتاب المعقبین از سید یحییٰ نسابہ۔ منتقلہ الطالبیہ از ابن سید قاسم الرسی۔ شجرہ طیبہ از سید فاضل الموسوی الصفوی۔ مناہل الضرب از سید جعفر الاعرجی۔ المعقبون از سید مہدی رجائی۔ صحاح الاعقاب از سید نبیل الاعرجی۔ تہذیب الانساب از شیخ شرف العبید لی۔ ورود سادات در افغانستان از مروج بلخابی۔ نسب نامہ سادات جلالیہ ہمدانیہ از سید مکرم حسین مجتہد۔ اشجار الکمال از سید کمال الدین حسین ہمدانی۔ کتاب الروض والمطار۔ اب میری سادات عظام سے گزارش ہے کہ اپنی بیٹیوں کی شادیاں سادات خاندانوں میں ہی کریں اور اس طاغوتی دور میں اپنے اسلاف کی روایات کو محفوظ رکھیں۔

والسلام

النسابہ المحقق سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی

نقیب سادات الاشرف پاکستان

فہرست

شجرہ نسب مؤلف

(1)سید قمر عباس شاہ الاعرجی الھمدانی بن

(2)سید اظہر حسین شاہ حسینی الھمدانی بن

(3)سید فضل حسین شاہ بن

(4)پیر سید محمد شاہ سادس بن

(5)پیر سید حیدر شاہ سرکار بن

(6)غوث زمان باوا سید سخی گل حسن شاہ ھمدانی بن

(7)سید انور شاہ ھمدانی بن

(8)سید شاہ عبداللہ ثانی بن

(9)سید شاہ عبدالھادی بن

(10)سید شاہ عبداللہ ھمدانی بن

(11)سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن

(12)سید شاہ اسماعیل ھمدانی بن

(13)سید شاہ زبیر ھمدانی بن

(14)سید شاہ نوراللہ ھمدانی بن

(15)سید شاہ فتح اللہ ھمدانی بن

(16)سید شاہ حسین ھمدانی بن

(17)سید شاہ محمود ھمدانی بن

(18)سید جمال الدین حسین بن

(19)سید علی المعروف میر سیاہ پوش بن

(20)سید احمد کبیرالدین بن

(21)سید نورالدین کمال بن

(22)سید شاہ احمد قتال بن

(23)میر سید حسن ھمدانی بن

(24)میر سید محمد ھمدانی بن

(25)قطب الاقطاب میر سید علی ھمدانی المعروف شاہ ھمدان بن

(26)سید شاہ امیر شہاب الدین سیاہ بزاش بن

(27)میر سید محمد الباقر حسینی بن

(28)میر سید علی الاکبر الوندی بن

(29)میر سید یوسف الحسینی بن

(30)میر سید محمد شرف الدین بن

(31)میر سید محمد محبّ اللہ بن

(32)ابوالکامل میر سید جعفر بلخی بن

(33)میر سید عبداللہ بلخی بن

(34)میر سید محمد اول جلاآبادی بن

(35)ابوالقاسم میر سید علی جلاآبادی بن

(36)ابوعلی حسن الامیر بن

(37)اباعبداللہ الحسین بن

(38)امام زادہ جعفر الحجۃ بن

(39)امام زادہ ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن

(40)امام زادہ اباعبداللہ حسین الاصغر بن

(41)امام علی زین العابدین السجاد علیہ السلام بن

(42)سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن

(43)امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، تعریف اور ستائیش کے لائق وہ ذات برتر ہے جس نے انسان جیسی بے ذکر مخلوق کو پیدا کیا۔ اس کو بولنا، سننا اور دیکھنا سکھایا۔ اس کو علم دیا، تاکہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو جان سکے اور اس کی نشو ونما کے لیے تمام اسباب مہیا کیے، حتیٰ کہ اس کی تعلیم و تربیت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو معبوث فرمایا اور انسان کی پہچان کے لیے اس کے قبائل بنائے تاکہ وہ پہچانا جائے۔ اللہ نے روئے زمین پر تمام بنی آدم علیہ السلام میں سے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد کو منتخب فرمایا، جیسا کہ اس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے: ''ابراہیم نے خالق سے عرض کی کہ میری ذریت اور اولاد کو بھی ایسا ہی بنادے اللہ نے فرمایا میرا عہد ہے تیرے ان فرزندوں کو نہ پہنچے گا جو ظالم ہوں گے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خطاب کرتا ہے اور احسان کے طور پر فرماتا ہے کہ میں نے تجھے خلائق کا امام اور پیشواء بنایا تب حضرت ابرہیم علیہ السلام نے مذکورہ بالا دعا فرمائی جو قرآن مجید میں مرقوم ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے بنی نوع انسان میں سے اولاد ابرہیم کو منتخب کیا اور ان کو فضیلت بخشی اس کے بعد اللہ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام کو بنی ابراہیم میں سے منتخب کیا اور دوسروں پر فضیلت بخشی۔

واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے بنی کنانہ کو منتخب فرمایا اور بنی کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے۔''(1) یعنی بنی ہاشم کو تمام اولاد اسماعیل علیہ السلام پر برتری دی گئی اور بنی ہاشم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے بڑھ کر فضیلت دی گئی اور اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بنی فاطمہ سلام اللہ علیہ کو سب سے زیادہ عزت اور بزرگی حاصل ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ سے چلا او قیامت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے جاری رہے گی اور اس نسل کو اللہ نے تمام بنی نوع انسان میں عزت اور بزرگی عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان تمام خاندانوں میں سے بہتر اور افضل ہے۔

مطب بن ابی وداعۃ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے خلقت کو پیدا کیا پس مجھ کو افضل مخلوق (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا پس مجھ کو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں اور نسب کی رو سے تم سب سے بہتر ہوں۔''(2) اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیائے کرام کی اولادوں سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں رکھی اور میری اولاد علی کے صلب میں رکھی۔''(3,4,5,6,7,8) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد جو بنی فاطمہ سلام اللہ علیہ ہیں قیامت تک جاری رہے گی۔ اور ان کی محبت امت پر فرض ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تمنا قرآن پاک میں اس طرح ہے: ''یعنی اے رسول کہہ دیجئے! میں تم سے کارِ رسالت نہیں مانگتا مگر میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔'' ریان بن صلت سے مروی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام خراسان میں تھے اور مرو میں مامون الرشید کے دربار میں گئے وہاں علمائے خراسان اور علمائے عراق جمع تھے تب امام علی رضا علیہ السلام سے سورۃ فاطر کی ایک آیت کے بارے میں مامون الرشید نے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے: ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَ﴾ (سورۃ فاطر 35:32) ''پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں منتخب کیا۔'' اس پر حاضرین علما نے کہا کہ بندوں سے مراد امتِ محمدی ہے جب کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اس سے مراد عترتِ رسول یعنی اولاد رسول ہے۔''(9,10)

یہ سادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار اور قرابت دار ہیں۔ محی الدین ابن العربی تفسیر ابن العربی جلد دوم صفحہ نمبر 432 میں آل محمد علیہ السلام کا تعین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی محبت اور مودت ہم پر واجب کی گئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ علی، فاطمہ، حسن، حسین اور ان کی اولاد ہیں۔''(11) اور الہامیہ شرح ہدایۃ النحو کے صفحہ نمبر 10 میں ہے: ''آل دو قسم پر ہے حسبی اور نسبی اور درود شریف میں آل نبی ہے جو ہمارے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان وسیلہ ہے۔''(12) اسی لیے سادات بنی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ پر صدقہ حرام ہے اور اس کو محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے: ''سید وہ ہے جس پر روز قیامت تک صدقہ حرام ہے۔''(13) ایک اور جگہ پر بیان ہے: ''حضرت امام حسن اور امام حسین علیہ السلام اور ان کی اولاد کے لیے سیادت مخصوص ہے ان کی اولاد سے مرد ہوں یا عورت ہوں وہ قیامت تک سید رہے گا اور ساری کائنات پر ان کی تعظیم ہمیشہ کے لیے واجب ہے۔''(14)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان کے ساتھ محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کے ساتھ محبت رکھ اور جوان کے ساتھ محبت کرے اس کے ساتھ محبت رکھ۔'' (15,16,17,18) اور اسی طرح بہت سی جگہوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہ السلام کو خصوصی طور پر یاد رکھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد قیامت تک امام حسنین کریمین علیہ السلام سے جاری رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کی شان میں یہ بھی فرمایا ہے: ''حسن اور حسین اہل جنت کے سردار اور رئیس ہیں اور یہ اپنے والد کے ہمراہ سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔'' اور حسنین کریمین علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہونا قرآن پاک سے بھی ثابت ہے: ﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءنَا وَأَبْنَاءكُمْ وَنِسَاءنَا وَنِسَاءكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (آل عمران 3:61) ''پس جو کوئی اس باب میں تیرے پاس علم آنے کے بعد جھگڑا کرے پس کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ اور پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔'' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی المرتضی کرم اللہ وجہہ، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہ السلام کو طلب کر کے فرمایا: ''یہ میرے اہلبیت ہیں۔'' (19,20) اس آیت سے بڑھ کر اہلبیت کے افضل ہونے پر اور قوی دلیل کیا ہوسکتی ہے اور اہلبیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام، جناب بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہ السلام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد مباہلہ کے وقت ایک پہلو میں امام حسن علیہ السلام اور دوسرے پہلو میں امام حسین علیہ السلام کو لیا آگے جناب علی کرم اللہ وجہہ پیٹھ کے پیچھے جناب بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ کو جگہ دی پس معلوم ہوا کہ حق سبحانہ نے علی المرتضی علیہ السلام کو نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد (حسن و حسین علیہ السلام) کو اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اور رسول کی بیٹی کو نساء فرمایا ہے۔ (21,22) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور مومنین کے حاکم اور سرداران میں سے ہی ہوں گے۔'' (23) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اولاد مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں یعنی میں، علی، حمزہ، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔'' (24)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک قرآن جو آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اہلبیت یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر دونوں میرے پاس وارد ہوں گی۔'' (25) ایسی ہزاروں حدیثیں ہیں جو اہلبیت کی شان میں بیان کی گئیں جن کو اہل اسلام نے اپنی معتبر کتابوں میں نقل کیا ہے

تاریخ علم الانساب

علم الانساب یعنی نسب دانی کا علم اہل عرب میں شروع سے ہی رہا ہے۔ دنیا کی باقی اقوام سے اہل عرب کو یہ امتیاز شروع سے حاصل رہا ہے کہ ان میں نسب جمع کرنا اور ان کو کتابی شکل میں محفوظ رکھنا چلا آ رہا ہے، جبکہ دنیا کی دیگر اقوام کے حالات اور شجرے اس طرح سے نہیں ملتے۔ یہ شرف اہل عرب کو حاصل ہے کہ نسل در نسل ہر شے محفوظ رکھی جاتی ہے تا کہ آنے والی نسلوں تک ان کے اسلاف کی تفصیل پہنچ سکے۔ یہ خصوصیت آل اسماعیل میں شروع سے رہی ہے۔ اہل عرب میں باقاعدہ لکھی جانے والی انساب کی کتابیں تو بہت ہیں لیکن ان میں اول کون سی ہے اس بارے میں اختلاف ہے، کیونکہ اس وقت قلمی نسخے ہوتے تھے اور کئی نسخے گردش زمانہ کی نظر بھی ہو جاتے تھے۔ تاہم پھر بھی چند نام قابل ذکر ہیں۔ ان میں ابی المنذر ہشام بن محمد السائب الکلبی (المتوفی 204 یا 206 ہجری) کی کتاب جمہرۃ الانساب (26) مشہور ہے۔ جس میں اہل عرب کے شجرے ہیں، لیکن ابن الندیم اور دیگر علما ان سے قبل بھی کچھ علمائے انساب کا ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں۔ محمد بن السائب الکلبی (146 ہجری) ابو مخنف لوط بن یحییٰ الکلبی (اوسط قرون دوئم) ابو الیقظان سحیم بن حفص یا عامر بن حفص (190 ہجری) ابن ابی مریم مورج بن عمرو السدوسی (195 ہجری) ابی المنذر ہشام بن محمد السائب الکلبی (204 یا 206 ہجری) مصعب بن عبداللہ الزبیری اور ھیثم بن عدی (207 ہجری) اور ابو الحسن علی بن محمد المدائنی (215 ہجری) زبیر بن بکار قریشی (235 ہجری) خلیفہ بن شباب الاصفری (240 ہجری) ہیں۔ (27) اور یہ نام بالترتیب زمانہ ہیں۔ ان میں بعض کتابیں عرب میں مشہور ہیں، جیسے زبیر بن بکار قریشی کی کتاب ''نسب القریش'' اس کے علاوہ مبرد کی کتاب ''نسب عدنان وقحطان'' اور بلاذری کی کتاب ''الانساب الاشرف'' قابل ذکر ہیں۔ لیکن یہ کتابیں عرب اور دیگر اہل قریش اور بنی عدنان کی تفصیل پر مشتمل ہیں جبکہ حضرت ابو طالب علیہ السلام کی اولاد کا شجرہ جس پر اول کتاب تحریر کی گئی اور جو بعد میں لکھی جانے والی علم الانساب کی تمام کتابوں کے لیے مشعل راہ ہے وہ سید ابی الحسین یحییٰ نسابہ بن ابو محمد الحسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام بن سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے لکھی جو تیسری صدی کی کتاب ہے۔ (28) آپ ہی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے آل محمد کے نسب کو لکھا۔ (29) آپ نے سب سے پہلے آل ابی طالب کے شجرے اکھٹے کیئے۔ (30)

مندرجہ ذیل کتابوں کے مطالعہ کے بعد کتاب ہذا لکھی گئی

(1) کتاب سر الانساب العلویہ: علامہ النسابہ شیخ ابی نصر سہل بن عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن ابان بن عبداللہ بخاری۔ المتوفی بعد سن 341 ہجری نجف الاشرف

(2) کتاب منتقلة الطالبیہ: علامہ نسابہ الشریف ابی اسماعیل سید القاسم الرسی بن ابرہیم طباطبا بن اسماعیل الدیباج بن ابراہیم الخمر بن حسن المثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام۔ 5 صدی ہجری، غری شریف

(3) کتاب الشجرہ المبارکہ فی النساب الطالبیہ: علامہ امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر الکبیر مکتبہ جامع السلطان احمد الثالث فی استنبول۔ المتوفی سن 606 ہجری

(4) کتاب الحجة علی الذاهب الیٰ تکفیر ابی طالبؑ: تالیف النسابہ الجلیل سید شمس الدین علی فخار بن معد الموسوی۔ المتوفی سن 630 ہجری النجف الاشرف۔

(5) کتاب غایة الاختصار فی البیوتات العلویہ المحفوظة من الغبار: تالیف علامہ نسابہ الشریف تاج الدین بن محمد بن حمزہ بن زہرہ الحسینی الحلبی۔ المتوفی بعد سن 753 ہجری

(6) کتاب عمدة الطالب الکبریٰ: للنسابة الشهیر فی الآفاق سید جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن عنبة الحسنی الشهیر بابن عنبة۔ التوفی 828 ہجری نسخہ قم، ایران

(7) کتاب عمدة الطالب الوسطی: للنسابة الشهیر فی الآفاق سید جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن عنبة الحسنی الشهیر بابن عنبة۔ التوفی 828 ہجری نسخہ قم، ایران

(8) کتاب عمدة الطالب الصغریٰ: للنسابة الشهیر فی الآفاق سید جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن عنبة الحسنی الشهیر بابن عنبة۔ التوفی 828 ہجری نسخہ قم، ایران

(9) کتاب المشجر الکشاف الأصول السادة الأشرف: بحر الانساب علامہ نسابہ جلیل سید محمد بن احمد بن عمید الدین علی الحسینی النجفی۔ التوفی دسویں صدی ہجری (طبع مصر سن 1356)

(10) کتاب سراج الانساب در زبان فارسی: علامہ النسابہ سید احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن کیا گیلانی مدفن نجف الاشرف۔ التوفی دسویں صدی ہجری

(11) کتاب تحفة الازحار و زلال الانهار فی نسب ابناء الائمة الاطهار: علامہ سید ضامن بن شدقم بن علی بن سید حسن النقیب بن علی بن حسن بن علی بن شدقم الحسینی اشدقمی العبید لی۔ التوفی گیارہویں صدی ہجری نسخہ قم لائبریری شہاب الدین نجفی مرعشی۔

(12) کتاب شجرة الاولیاء فی تواریخ الانبیاء الیٰ خاتمهم والاوصیاء الیٰ قائم مشجراً: علامہ نسابہ سید احمد بن محمد الحسنی الاردکانی یزدی۔ سن تالیف کتاب 1244 ہجری نسخہ محفوظات قم نجفی مرعشی

(13) کتاب الاساس الانساب الناس: تالیف سید جعفر الاعرجی الحسینی البغدادی۔ طباعت اول 1428 ہجری نسخہ قم کتاب خانہ نجفی مرعشی اور مکتبہ ابوسعیدة الوثاقیة عامہ نجف الاشرف محفوظ ہے

(14) کتاب مناهل الضرب فی الانساب العرب: علامہ نسابہ سید جعفر الاعرجی الحسینی البغدادی۔ التوفی چودھویں صدی ہجری

(15) کتاب منیة الراغبین فی طبقات النسابین: علامہ نسابہ سید عبدالرزاق آل کمونہ الحسینی النجفی۔ التوفی 1390 ہجری

(16) کتاب مشاهد العترة الطاهرة بیروت: سید عبدالزاق آل کمونہ الحسینی النجفی۔ التوفی 1390 ہجری

(17) طبقات النسابین: علامہ نسابہ سید شہاب الدین نجفی مرعشی۔

(18) کتاب سالار عجم: مؤلف سید عبدالرحمٰن ھمدانی بن سید محمد شاہ ھمدانی۔ طباعت دوم جنوری 1990 عیسوی

(19) انساب الطالبین: مؤلف ڈاکٹر عبدالجواد 1379-1307 ہجری

اس کے علاوہ بھی چند کتابوں کا غور سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ جن میں کنز الانساب، ریاض الانساب، کنز السادات، گلزار شمس اور چند دوسری کتابیں شامل ہیں جن میں سادات عابدیہ، حسینیہ الاعرجیہ الحمدانیہ کا تذکرہ موجود ہے۔

آقائے نامدار رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہاں کے سردار سرورِ کونین محبوب رب المشرقین والمغربین ہیں اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرمایا: ''اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہ السلام تمام مخلوق کی پیدائش سے قبل اللہ کی تقدیس اور تسبیح میں مصروف تھے۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام کی بعثت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھی اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حبیب کا لقب دیا جو تمام انبیائے کرام سے بڑھ کر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا: ''ہم سب سے آخر ہیں اور سب سے پہلے ہیں۔'' [31] اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں بنی آدم میں سے سابق (پہلا) ہوں۔'' [32] اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: ''اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کب لازم کی گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت لازم کی گئی تھی جبکہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ان کی روح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)۔'' [33] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم انسانیت کو راہ راست پر لانے اور حق اور اعتدال کی جانب دعوت دینے کے لیے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت 17 ربیع الاول کو ہوئی جبکہ دوسری روایت 12 ربیع الاول کی بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ مبارک درج ذیل ہے: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ علیہ السلام بن عبد المطلب علیہ السلام بن ہاشم بن مناف بن قصی (قریش) بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن اشرع بن ارغو بن قائع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس علیہ السلام) بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام [34]

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب شریف ہے اور یہ تمام افراد خدا پرست تھے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دادا کے متعلق فرمایا نیز جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''حضرت عبدالمطلب نے زمانہ جاہلیت میں پانچ طریقے مقرر کیے تھے اور اللہ نے ان کو اسلام میں جاری فرمایا۔ (1) عبدالمطلب نے باپوں کی بیویاں بیٹوں پر حرام رکھ دیا پس اللہ نے اس کے موافق آیت نازل کر دی ''جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح مت کرو۔'' (2) عبدالمطلب نے کہیں سے کوئی مال پایا تو اس میں سے پانچواں حصہ نکالا اور اسے راہ خدا میں تصدیق کیا پس اللہ نے آیت نازل فرمائی: ''یعنی معلوم کرو کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔'' (3) جب عبدالمطلب نے چاہ زم زم کو کھودا تو اس کا نام سقائیۃ الحجاج رکھا اور اسی لیے اللہ نے بھی ایسا ہی کہا (4) آدمی کے قتل میں خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کیئے (5) قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی عبدالمطلب نے سات شوط مقرر کیئے اور اللہ نے اس کو اسلام میں جاری فرمایا۔'' [35] اس کے علاوہ ایک اور حدیث بھی ہے جو امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے رسول اللہ نے فرمایا: ''عبدالمطلب جوئے کے تیروں سے تقسیم نہ کرتے تھے اور نہ بتوں کو پوجتے تھے اور جو جانور بتوں کے استھان اور ان کے نام پر ذبح ہوتا اس کو نہ کھاتے تھے اور وہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے۔'' [36] اس کے علاوہ ایک اور روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ''جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروردگار بعد تحفہ درود وسلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش دوزخ کو حرام کر دیا اس پشت پر جس نے تم کو اتارا اور شکم پر جس نے تم کو اٹھایا اور اس گود پر جس نے تمہاری پرورش اور کفالت کی۔'' [37,38] یعنی حضرت عبداللہ علیہ السلام، بی بی آمنہ علیہ السلام اور حضرت ابو طالب علیہ السلام اس کے علاوہ آپ کے بارے میں ایک اور روایت ہے ابن الہیثم سے مروی ہے کہ میں نے علی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابو طالب تمام احوال میں عبدالمطلب کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ انہی کے مذہب پر دنیا سے رحلت کر گئے اور وصیت فرمائی کہ مجھے عبدالمطلب کی قبر میں دفن کرنا پس (میں علی) نے وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کی وصیت کے موافق عمل کرو۔'' راوی کہتا ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے ان کو غسل دیا کفن پہنا کر جون قبرستان میں لے گئے عبدالمطلب کی قبر کو کھودا تختہ اٹھایا تو ان کا منہ قبلہ کی جانب تھا یہ حال دیکھ کر میں نے اللہ کی حمد وثناء کی اور تختہ اوپر رکھ دیا اور وہ یعنی ابو طالب پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثان انبیاء تھے۔ [39]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ابو القاسم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ ازواج مطہرات تھیں مگر دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہ السلام سے باقی رہی اور یعنی کہ بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ سے آگے بڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا سلسلہ چلا اور الحمد اللہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا فرمایا یعنی کثرت اولاد کی بشارت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کو بے اولاد اور بے نشان بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوف فرمایا: ''تمام نسب قطع ہو جائیں گے مگر میرا نسب قیامت تک جاری وساری رہے گا۔'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال 63 سال کی عمر مبارک میں اس دنیا سے پردہ کیا۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام 13 رجب المرجب 30 عام الفیل بروز جمعۃ المبارک کعبہ کے اندر متولد ہوئے آپ کی والدہ بی بی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں اور آپ علیہ السلام کے والد حضرت ابو طالب علیہ السلام بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تھے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابو الحسن تھی آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی، داماد اور اول مددگار اور ایمان لانے والے بھی ہیں، حسنین کریمین علیہ السلام کے پدر بزرگوار بھی ہیں۔ آپ علیہ السلام کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' اور دوسری جگہ فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔'' آپ علیہ السلام نے ہی عمرو ابن عبدود کو خندق میں، حارث اور مرحب کو خیبر میں واصل جہنم کیا۔ جو شان اسلام میں آپ کی ہے وہ کسی کی نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام جیسا سسر کسی کو نہیں ملا، آپ علیہ السلام جیسی بیوی کسی کو نہیں ملی اور آپ علیہ السلام جیسے بیٹے بھی کسی کو نہیں ملے۔ آپ علیہ السلام اخلاق اور عادات میں انبیائے کرام کی سیرتوں کے پیکر تھے کیونکہ آپ علیہ السلام کی پرورش خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے تمام زندگی رضائے الٰہی میں گزار دی۔ آپ علیہ السلام 63 سال کی عمر مبارک میں مسجد کوفہ میں بروز 19 رمضان 40 ہجری عبد الرحمٰن ابن ملجم مرادی کی ضرب سے زخمی ہوئے اور 21 رمضان کو شہید ہوگئے۔ آپ علیہ السلام کا مزار اقدس نجف الاشرف عراق میں مرجع الخلائق ہے۔ آپ علیہ السلام نے بی بی فاطمہ الزہرہ علیہ السلام کی پردہ داری کے بعد بھی عقد فرمائے جن سے اولاد چلی اور تفصیل درج ہے:

(1) **اولاد از بی بی فاطمہ الزہرہ** علیہ السلام: امام حسن، امام حسین، بی بی زینب، بی بی ام کلثوم، شہزادہ محسن (شہید) علیہ السلام

(2) **اولاد از ام البنین** علیہ السلام **بنت حزام بن خالد بن جعفر بن ربیع کلابی**: ابوالفضل العباس علیہ السلام، عبد اللہ، عثمان، جعفر

(3) **اولاد از اسماء بنت عمیس**: یحییٰ

(4) **اولاد از ام حبیبہ بنت ربیع التغلبیہ**: بی بی رقیہ

(5) **اولاد از حور بنت ابی العاص بن ربیع**: ام جعفر، رملۃ الصغریٰ، ام کلثوم صغریٰ، زینب صغریٰ، امامہ، جمانہ

(6) **اولاد از خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن نوع الحنفیہ**: عون، محمد الاکبر (محمد حنفیہ) محمد الاوسط، محمد الاصغر

(7) **اولاد از احد بنت امراؤ القیس بن عول کلامیہ**: عمر الاطرف

(8) **اولاد از لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن ثابت بن رتقی الحنینہ**: ابوبکر، عبید اللہ

(9) **اولاد از ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفی**: ام الحسن، ام الحسین، ام الکرم، ام ہانی (40)

سیدۃ النساء العالمین حضرت بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا

آپ علیہ السلام کی ولادت 20 جمادی الثانی بعثت نبوی کے پانچویں سال مکہ معظمہ میں ہوئی آپ علیہ السلام کی والدہ بی بی خدیجہ الکبریٰ علیہ السلام تھیں۔ آپ علیہ السلام کے باری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور جنت میں بھی آپ عورتوں کی سردار ہیں۔'' آپ علیہ السلام کی فضیلت اس قدر تھی کہ جب آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نمودار ہوتیں تو وہ آپ علیہ السلام کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ قیامت تک آپ علیہ السلام کی اولاد جاری و ساری رہے گی اور سادات عظام حسنین کریمین علیہ السلام کی اولاد آپ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ یہ آپ علیہ السلام ہی کا شرف ہے کہ اولاد میں آئمہ ھدیٰ، اولیائے کرام، عالم اور صالحین بہت زیادہ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے 3 جمادالثانی 11 ہجری کو بمقام مدینہ منورہ میں پردہ فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔ آپ علیہ السلام کی آخری وصیت یہ تھی: ''شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے اور وہ گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور شہادت دیتی ہوں کہ جنت حق ہے اور اللہ تعالیٰ قبروں میں سے تمام مردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اے علی! میں فاطمہ دختر رسول اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے میرا نکاح کیا تاکہ میں دنیا اور آخرت میں تمہاری بیوی رہوں اور تم غیر کی نسبت میرے لیے زیادہ تر اولیٰ ہو۔ پس تم ہی مجھ کو غسل دینا اور حنوط کرنا اور کفنا کررات کے وقت مجھ کو دفن کرنا اور کسی کو خبر نہ دینا میں تم کو اللہ کے سپرد کرتی ہوں اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی سلام کرتی ہوں۔ (41)

امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت 15 رمضان 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی کنیت ابومحمد، لقب مجتبیٰ، والدہ بی بی فاطمہ بنت رسول اللہ علیہ السلام اور والد علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے۔آپ علیہ السلام علم، حلم اور خلق وخو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہہ تھے۔آپ علیہ السلام بہت سخی اور مہمان نواز تھے۔آپ علیہ السلام کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ تمام غرباء آکر سیر ہوتے تھے۔مسافروں، یتیموں اور قیدیوں کے لیے سائبان رحمت تھے۔آپ علیہ السلام کی عنایتوں کا سلسلہ بہت دراز تھا۔آپ علیہ السلام کی شہادت 47 سال کی حیات مبارک میں جعدہ بنت اشعث کندی کے زہر دینے سے 28 صفر المظفر 50 ہجری کو ہوئی آپ کا مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔آپ کی اولاد میں زید، حسن المثنیٰ، عمر، عبدالرحمٰن، حمزہ، قاسم، ابوبکر، اسماعیل، یعقوب، حسین، عبداللہ، بی بی فاطمہ، طلحہ، رقیہ اور ام سلمٰی شامل ہیں۔(42)

امام حسنؑ کی اولاد میں سے دو بیٹوں کی اولاد مشہور ہے۔اول زید بن امام حسنؑ اور دوسرے حسن المثنیٰ۔اول ہم زید بن امام حسنؑ کی اولاد کا ذکر کرتے ہیں۔زید کی والدہ ام بشیر فاطمہؓ بنت ابی مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبۃ الانصاری (43)۔زید بن امام حسنؑ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حسن تھا۔ان کی والدہ ام الولد تھیں۔حسن بن زید بن امام حسنؑ کے سات بیٹے تھے۔اول قاسم بن حسن بن زید بن امامؑ حسن۔آپ کی والدہ ام سلمہ بنت حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امامؑ حسن تھیں۔آپ کے تین بیٹے۔عبدالرحمان، محمد اور حمزہ تھے۔محمد بن قاسم بن حسن بن زید بن امامؑ حسن کی والدہ امامہ بنت صلت بن ابی عمرو بن ربیہ من ثقیف تھیں۔عبدالرحمان بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کی والدہ ام ولد تھیں۔آپ کے تین بیٹے تھے۔محمد، علی اور جعفر۔محمد کی والدہ سکینہ بنت عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر تھیں۔جبکہ جعفر کی والدہ ام حسن بنت حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علیؑ۔دوئم ابراہیم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔آپ کی والدہ ام القاسم بنت جعفر بن حسن مثلث بن حسن بن حسن بن علیؑ تھیں۔آپ کا ایک بیٹا محمد اور محمد کا ایک بیٹا حسن تھا۔جس کی والدہ ام سلمہ بنت عبدالعظیم بن عبداللہ الشدید بن علی تھیں۔سوئم زید۔چہارم علی۔پنجم عبداللہ۔ششم اسماعیل۔ہفتم اسحاق یہ سب حسن بن زید امام حسنؑ کے بیٹے تھے۔ اوران کی مائیں ام ولد تھیں۔

امام حسنؑ کے دوسرے بیٹے حسن مثنیٰ تھے۔جن کی والدہ حولہ بنت المنظور بن زبان بن سیار بن عمرو بن جابر الفزاری (44)۔آپ کے پانچ بیٹے تھے۔حسن مثلث، عبداللہ المحض، ابراہیم الغمر، جعفر اور داود تھے۔اول حسن المثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔آپ کی والدہ فاطمہ صغریٰ بنت امام حسینؑ تھیں۔آپ کا ایک بیٹا علی تھا۔علی کی والدہ ام عبداللہ بنت عامر بن عبداللہ بن بشر کلابی تھیں۔آپ کے دو بیٹے حسن اور حسین تھے۔حسن اور حسین کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن امام علیؑ اور حسین نے خلیفہ ھادی کے خلاف خروج کیا۔جو جنگ فخ کے نام سے مشہور ہے۔دوئم عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔آپ کی والدہ فاطمہ صغریٰ بنت امام حسینؑ تھیں۔آپ کے آٹھ بیٹے تھے۔جن میں محمد نفس زکیہ، ابراہیم، اور موسیٰ الجون، کی والدہ ہند بنت ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ تھیں۔ادریس اور سلیمان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالملک بن حارث بن خالد بن عاص بن ہشام بن المغیر مخزومی تھیں۔حسن، عبداللہ اور یحیٰ کی والدہ قریبہ بنت دکیح بن ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ بن الاسود تھیں۔جبکہ موسیٰ کی والدہ ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابوبکر بن ابی قحافہ تھیں۔سوئم ابرہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن۔آپ کی والدہ فاطمہ صغریٰ بنت امام حسینؑ تھیں۔آپ کے تین بیٹے تھے۔علی، اسحاق اور اسماعیل۔چہارم جعفر بن حسن المثنیٰ آپ کی والدہ ام ولد تھیں۔اولاد میں دو بیٹے عبداللہ اور حسن مشہور ہیں۔حسن کی والدہ عائشہ بنت عوف بن حارث بن طفیل بن عبداللہ ازدی تھیں۔پنجم داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن۔آپ کی والدہ ام ولد تھیں اور اولاد میں دو بیٹے عبداللہ اور سلیمان تھے۔

حسنی سادات جو منصور دوانقی کی عہد میں شہید ہوئے

(1) ۔ محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علیؑ مدینہ میں اور (2) ابراہیم بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کوفہ کی قریب خمری نامی علاقہ میں 145 ہجری کو

شہید ہوئے۔اس جنگ کی وجہ سے محمد نفس زکیہ کی اولاد کو بھی قتل کیا گیا۔جن میں (3) علی بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض کو مصر میں قتل کیا (4) موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کو جزیرہ میں قتل کیا (5) عبداللہ الاشتر بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض کو کابل میں قتل کیا اور بعض روایات میں ہے کہ سندھ میں قتل کیا۔(6) حسن بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض کو یمن میں قتل کیا گیا۔(45)

منصور کی زمانے میں جن سادات حسن المثنیٰ بن امام حسنؑ کو قید کیا اور قید میں شہید ہو گئے۔

(1) عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علیؑ (2) ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن (ان کو زندہ دفن کر دیا گیا)۔(3) حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسن (زندان میں وفات پائی) (4) علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (قید میں وفات پائی) (5) یعقوب بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن (زندان میں وفات پائی) (6) عباس بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ (زندان میں وفات پائی) (7) عبداللہ بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ (زندان میں وفات پائی)

عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کے ساتھ جو قید ہوئے

(1) سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالب (2) حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (3) اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن بن امام حسنؑ (4) علی بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (5) علی بن عباس بن حسن مثلث بن امام حسنؑ (46)

ھادی بن مہدی بن منصور کے زمانے میں سادات نے مقام فخ پر خروج کیا اور درجہ ذیل شہید ہوئے

(1) حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالب (2) سلیمان بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (3) عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (4) حسن بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ (امان کی منادی کے بعد گرفتار ہوئے۔بعد میں موسیٰ بن عیسیٰ نے قتل کیا) (5) عبداللہ بن حسن بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ بھی ان کے ساتھ تھے۔اس جنگ میں ادریس بن عبداللہ محض فرار ہو کے مصر پہنچے وہاں صالح بن منصور کے آزاد کردہ غلام ضحاک جو محکمہ ڈاک کا افسر تھا نے انہیں تیز رفتار گھوڑے پر بیٹھا کر مغرب (مراکش) روانہ کر دیا۔اور دوسرا بھائی یحییٰ بن عبداللہ محض فخ سے نکل کر دیلم چلے گئے۔

ابن طباطبا محمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ اور ابوالسرایا سری بن منصور شیبانی نے مامون رشید کے خلاف خروج کیا اور شہید ہونے والے سادات

(1) حسن بن حسین بن زید شہید بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالبؑ قنطرۃ میں کوفہ کے قریب شہید ہوئے۔(2) حسین بن اسحاق بن حسن بن زید بن امام حسنؑ وقعتہ السوس میں قتل ہوئے (3) محمد بن حسین بن حسن بن علی الاصغر بن امام زین العابدینؑ یمن میں قتل ہوئے۔(4) زید بن عبداللہ بن حسن بن زید بن امام حسنؑ وقعتہ السوس میں قتل ہوئے۔(5) علی بن حسین بن حسن بن علی الاصغر بن امام زین العابدینؑ یمن میں قتل ہوئے۔(6) علی بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن علیؑ ابن ابی طالبؑ یمن میں قتل ہوئے (7) عباس بن محمد بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ۔ہارون نامی شخص نے لوہے کا عمود مارا اور قتل ہوئے۔(47)

ہارون رشید کی قید میں شہید ہونے والے سادات

امام موسیٰ کاظم بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ سندھی بن شاہک نے زہر دیا (2) یحییٰ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ۔ یحییٰ جنگ فخ نکل کر دیلم چلے گئے اور ہارون کے خلاف لشکر جمع کیا۔ ہارون نے امان دی اور سادات کو آزاد کرنے کا وعدہ کیا۔ یحییٰ جب جنگ سے باز آئے تو ان کو قید کر کے قتل کر دیا۔ (48)

سید الشہداء امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت 3 شعبان 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ حضرت فاطمہ الزہرہ علیہ السلام اور والد جناب حضرت علی علیہ السلام تھے، آپ علیہ السلام نے تمام حیات مبارک ترویج خدا پرستی میں گزاری اور حقانیت کی نصرت میں کربلا میں اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ شہید ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی شہادت اور قربانی کو اللہ نے قرآن میں ذبح العظیم سے تعبیر کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے عشق خداوندی میں سر کٹوا کر ثابت کر دیا کہ حق ہرگز سرنگوں نہیں ہوسکتا۔ یزید نے مکر و حیلہ سے اسلام کا نقشہ بگاڑنا چاہا مگر آپ علیہ السلام اس کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے اور آخر وہ آپ علیہ السلام سے بیعت نہ کروا سکا۔ آپ علیہ السلام نے بنو امیہ کی بداعمالیوں کو بے نقاب کیا اور حق کو سربلند کیا۔ آپ علیہ السلام کا اسوہ مبارک امت محمدیہ کے لیے بہترین اسوہ ہے۔ جب گمراہ قوم نے آپ علیہ السلام کو تنگ کرنا شروع کیا اور بیعت کا مطالبہ کیا تو آپ علیہ السلام نے مدینہ منورہ چھوڑ دیا، تاکہ شہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان کارزار نہ بنے۔ اسی سرزمین کربلا میں آپ 61 ہجری بروز جمعہ اپنے بھائی بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ آپ کی اولاد میں امام زین العابدین علی اکبر، علی اصغر، اور جعفر کا نام آتا ہے۔ جبکہ بیٹیوں میں بی بی فاطمہ صغریٰ، بی بی سکینہ اور بی بی فاطمہ کبریٰ کا نام آتا ہے۔ جبکہ آپ کی نسل امام زین العابدینؑ سے چلی۔

کربلا آل ابوطالبؑ سے شہید ہونے والے حضرات

(1) حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالبؑ (2) علی الاکبر بن امام حسین بن امام علیؑ (3) القاسم بن امام حسن بن امام علیؑ (4) عبداللہ بن حسن بن امام علیؑ (5) ابوبکر بن امام حسن بن امام علیؑ (6) عباس بن علی بن ابی طالبؑ جو لشکر کے علمدار اور سقائے اہلبیت تھے۔ (7) عبداللہ بن علی بن ابی طالبؑ (8) جعفر بن علی بن ابی طالبؑ (9) عبداللہ (علی اصغر) بن امام حسین بن امام علیؑ (10) محمد الاصغر بن علی بن ابی طالبؑ (11) عون الاکبر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ (12) محمد بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ (13) ابوبکر بن علی بن ابی طالبؑ (14) عثمان بن علی بن ابی طالبؑ (15) عبداللہ بن عقیل بن ابی طالبؑ (16) جعفر بن عقیل بن ابی طالبؑ (17) عبدالرحمان بن عقیل بن ابی طالبؑ (18) محمد بن ابی سعید بن عقیل بن ابی طالبؑ (19) عبداللہ بن مسلم بن عقیل بن ابی طالبؑ (20) مسلم بن عقیل بن ابی طالبؑ۔ سفیر امام حسینؑ (کتاب المعقبین فی ولد الامیر المومنین از سید یحییٰ نسابہ صفحہ نمبر 111، 112 نشر مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین نجفی المرعشی الدرسات التحقیق اشراف السادات قم المقدس ایران۔

امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت 15 جمادی الاول 38 ہجری کو ہوئی آپ علیہ السلام کی کنیت ابو محمد اور لقب سجاد تھا۔ آپ علیہ السلام کی عبادت کی وجہ سے آپ علیہ السلام کو سید الساجدین اور زین العابدین کہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی والدہ بی بی شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن ہرمز بن نوشیروان عادل تھیں، جو کہ ایران کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ علیہ السلام کی کتاب صحیفہ کاملہ عبادت گزاروں اور صالحین کے لیے بہترین کتاب ہے۔ آپ علیہ السلام نے ساری زندگی مشکلات اور مصائب میں گزار دی۔ اپنے سامنے کربلا کے سارے مناظر دیکھے۔ اپنے عزیز و اقارب شہید ہوتے دیکھے اور خاندان نبوت کو اسیری اور مظالم برداشت کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ علیہ السلام بیبیوں کے ساتھ شام کے زندان میں قید رہے آپ گیارہ محرم کربلا سے کوفہ روانہ ہوئے۔ امام علیہ السلام نے 57 سال کی حیات مبارکہ میں 91 ہجری کو شہادت پائی۔ آپ علیہ السلام کو ولید بن عبدالملک بن

مروان الاموی نے زہر دلوایا تھا۔آپ علیہ السلام جنت البقیع میں مدفون ہیں۔آپ علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔جن میں سے چند قابل ذکر ہیں: امام کے پردہ کرنے کے بعد ان کے فرزندوں میں امام محمد باقر علیہ السلام، عبداللہ باہر، زید، عمر الاشرف، علی اور حسین الاصغر موجود تھے۔(49) دوسری روایت یہ ہے آپ علیہ السلام کے بیٹوں میں امام محمد باقر علیہ السلام، عبداللہ باہر، حسین لاصغر، حسن، قاسم، حسین الاکبر، علی الاصغر، زید شہید، عمر الاشرف، سلیمان اور عبدالرحمٰن ہیں۔(50) آپ علیہ السلام کی اولاد ان چھ فرزندان سے چلی

سید الساجدین امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام

امام محمد باقر علیہ السلام	عبداللہ باہر	علی الاصغر	زید شہید	عمر الاشرف	حسین الاصغر
(اولاد صفحہ نمبر 10 اور 11 پر ہے)	(اولاد صفحہ نمبر 11 پر ہے)	(اولاد صفحہ نمبر 12 پر ہے)	(اولاد صفحہ نمبر 12 پر ہے)	(اولاد صفحہ نمبر 12 پر ہے)	(اولاد صفحہ نمبر 13 سے کتاب کے آخر تک)

دفتر سادات العابدیہ

امام محمد الباقر بن امام زین العابدین علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت یکم رجب المرجب 57 ہجری بمقام مدینہ منورہ ہوئی آپ علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام تھیں۔آپ علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک بن مروان نے 57 سال کی عمر میں 114 ہجری کو زہر دلوایا جس سے آپ کی شہادت ہوئی۔آپ علیہ السلام کے فرزندان میں امام جعفر الصادق علیہ السلام، علی، عبداللہ، زید اور عبیداللہ ہیں۔(51) جبکہ آپ علیہ السلام کی اولاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیادہ مشہور ہے۔آپ علیہ السلام کنیت ابوجعفر تھی۔

امام جعفر الصادق بن امام محمد الباقر علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 17 ربیع الاول 83 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں۔آپ علیہ السلام کا لقب صادق تھا۔آپ علیہ السلام کو منصور دوانقی نے زہر دلوایا جس سے آپ علیہ السلام کی شہادت بتاریخ 15 شوال 148 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام بھی جنت البقیع میں مدفن ہیں اور آپ علیہ السلام کی عمر مبارک 65 برس ہے۔آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، عبداللہ، علی العریضی، اسماعیل، محمد الدیباج، اسحاق الموتمن ہیں۔(52) ان میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، علی العریضی، اسماعیل، محمد الدیباج اور اسحاق الموتمن کی اولاد دنیا میں موجود ہیں۔

امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادق علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 7 صفر المظفر 128 ہجری کو مقام ابوہ، مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی والدہ حمیدہ بربریہ تھیں۔آپ کو 55 سال کی عمر میں سندھی بن شاہک نے ہارون الرشید کے حکم سے زہر دیا۔آپ علیہ السلام اس کے زندان میں قید تھے۔آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن اور ابوابرہیم تھی۔آپ علیہ السلام بغداد میں دفن ہوئے جو کہ بعد میں آپ علیہ السلام کی نسبت سے علاقہ کاظمین مشہور ہوا ہے۔آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام علی رضا علیہ السلام، ابراہیم المرتضیٰ، ابراہیم الاکبر، محمد العابد، عبداللہ، عبیداللہ، حمزہ، جعفر، زید النار، عباس، ہارون، حسن، حسین، اسحاق الموافق، اسماعیل، عمر، احمد، القاسم، یحییٰ، عبدالرحمٰن، محمد اور جعفر الاصغر ہیں۔(53) آئمہ میں آپ علیہ السلام کی اولاد سب سے زیادہ ہے۔آپ علیہ السلام کے ان فرزندان کی اولاد دنیا میں موجود ہے: امام علی رضا علیہ السلام، ابراہیم المرتضی، محمد العابد، عبداللہ، عبیداللہ، حمزہ، جعفر، زید النار، عباس، ہارون، اسحاق الموافق، حسن اور حسین۔

امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 11 ذیقعد 153 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن ہے۔آپ کی شہادت پچاس سال کی عمر میں مامون الرشید کے زہر دلوانے سے بتاریخ 23 ذیقعد 203 ہجری کو ہوئی۔آپ علیہ السلام کا مدفن طوس ہے جو آجکل مشہد کے نام سے ایران میں مشہور ہے۔آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے صرف امام محمد التقی الجواد علیہ السلام ہیں۔

امام التقی الجواد بن امام علی رضا علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 10 رجب المرجب 195 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی کنیت ابوجعفر مشہور تھی۔آپ علیہ السلام کی شہادت 25 سال کی عمر مبارک میں معتصم باللہ عباسی کے زہر دلوانے سے بتاریخ 29 ذیقعد 220 ہجری ہوئی۔آپ علیہ السلام کا مزار آپ علیہ السلام کے دادا کے ساتھ کاظمین بغداد میں ہے۔آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام علی النقی علیہ السلام، محمد، موسیٰ المبرقع اور حسن ہیں۔(54) آپ علیہ السلام کی اولاد امام علی نقی علیہ السلام اور موسی المبرقع سے چلی۔

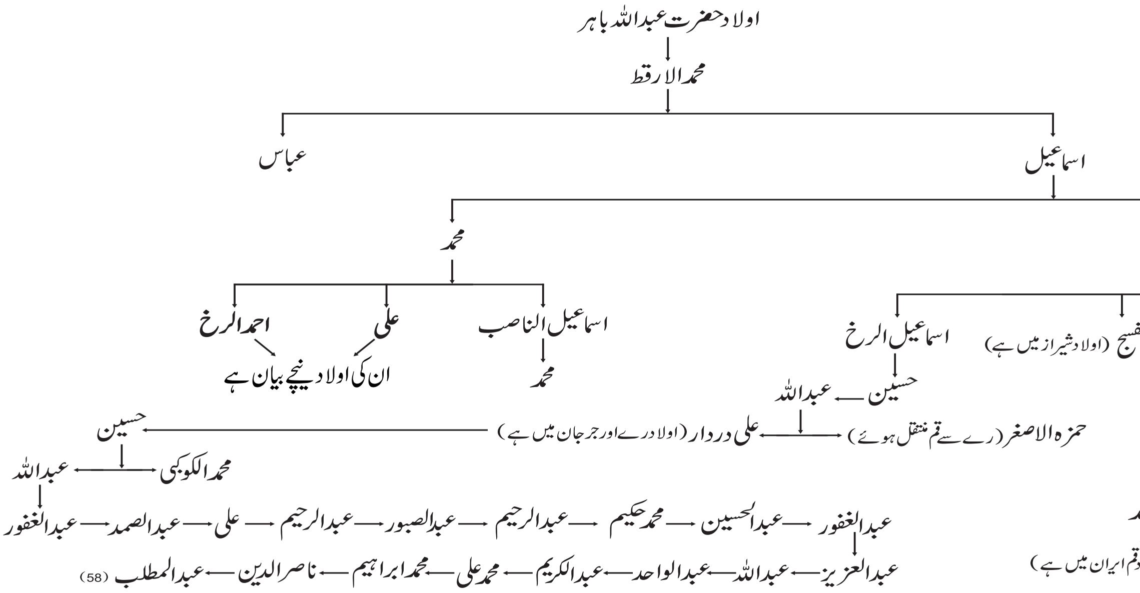
امام علی نقی الھادی بن امام محمد تقی علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 5 رجب المرجب 214 ہجری کو حوالی، مدینہ میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن، اور والدہ ثمانہ خاتون تھیں۔آپ علیہ السلام کی شہادت 40 سال کی عمر میں معتز باللہ العباسی کے زہر دلوانے سے بتاریخ 3 رجب 254 ہجری کو سامرا، عراق میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام حسن

امام حسن عسکری بن امام علی نقی علیہ اسلام آپ کی ولادت 10 ربیع الثانی 232 ہجری کو مدینہ میں ہوئی والدہ حدیثہ خاتون تھیں۔آپ کی شہادت 8 ربیع الاول 260 ہجری کو معتمد باللہ عباسی کے زہر دینے سے ہوئی۔آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا امام محمد مہدی علیہ سلام ہیں

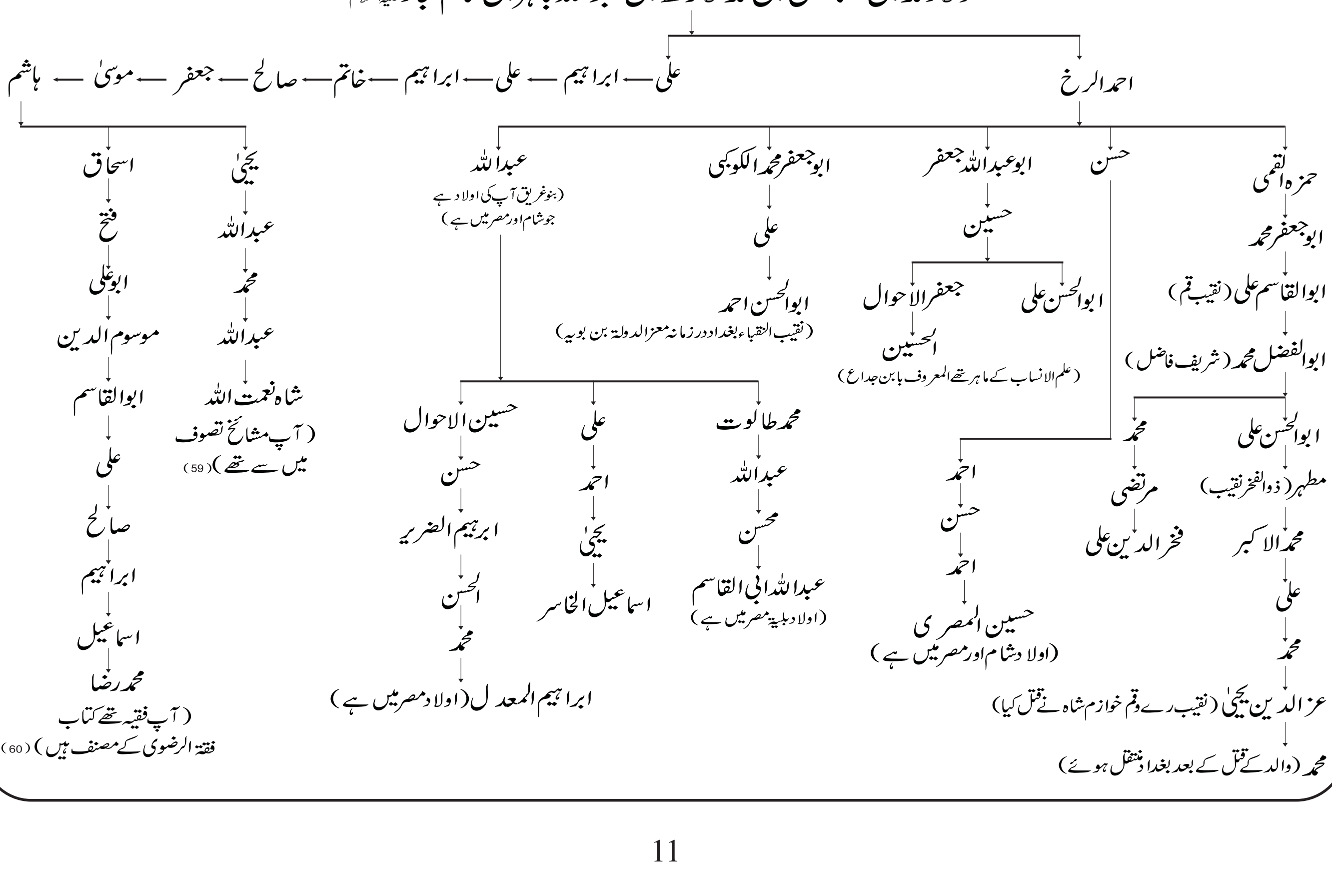
امام محمد مہدی علیہ سلام بن امام حسن عسکری علیہ اسلام آپ کی ولادت 15 شعبان 256 ہجری کو بمقام سامرہ عراق میں ہوئی آپ کی والدہ نرجس خاتون تھیں۔آپ بحکم الٰہی غائب ہوگئے۔اور قیامت سے قبل ظہور فرما کر دنیا سے شر وفساد کا خاتمہ کریں گے۔صالحین تب تک آپ کے انتظار میں ہیں۔

حضرت عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ اسلام نام عبداللہ لقب باہر آپ کی خوبصورتی اور وجاہت کی وجہ سے پڑ گیا۔آپ ولی صدقات النبی وامیر المومنین تھے۔(55)۔آپ کی والدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ اسلام تھیں۔(56,57)۔آپ کی اولاد محمد الارقط سے چلی۔

پیچھے صفحہ نمبر 10 سے



اولاد محمد بن اسماعیل بن محمد الارقط بن عبداللہ باہر بن امام سجاد علیہ السلام



پیچھے صفحہ نمبر 10 سے

اولاد زید شہید بن امام سجاد علیہ السلام

یحییٰ — حسین ذی الدمعۃ — محمد — عیسیٰ موتم الاشبال

یحییٰ: عمر — محمد — ابی عبداللہ — حسین — ابوالحسن جنیدی — زید — داؤد — حمزہ — علی — محمد — حسن — یوسف

یوسف: یوسف ثانی — علی — محمد — سید محمد گیسودراز بندہ نواز

عیسیٰ موتم الاشبال: محمد — علی — الحسین — علی العراقی — حسن — علی — زید — زید — عمرابوزید — زید سوم — یحییٰ — حسین — داؤد — ابوالفراح واسطی — ابوالفضائل

ابوالفضائل: ابوالفتح — ابوالحسن — علی — محمد — حسن فخرالدین — ھادی — حسن — سید نورحسین — سید فتح علی زیدی (مدفن در موضع سنبھرہ مظفرنگر ہندوستان)

سید فتح علی زیدی: سید سخی شاہ سفیر زیدی (دربار سوہاوہ) (61)

پیچھے صفحہ نمبر 10 سے

اولاد علی الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

حسن الافطس

حسین — علی الحوری — عمر — عبداللہ شہید — حسن المکفوف

ان تمام حضرات کی اولاد ہے اور خاص کر کہ طبرستان مدائن میں بکثرت موجود ہے،

پیچھے صفحہ نمبر 10 سے

اولاد عمرالاشرف بن امام سجاد علیہ السلام

علی الاصغر محدث

ابوالقاسم علی (مذہب زیدیہ پر تھے) — عمرالشجری — ابومحمد الحسن داعی الکبیر

ابوالقاسم علی: ابوجعفر محمد صوفی — جعفر — محمد — اسحاق — علی — حسن — عباس — حمزہ — علی — احمد — حمزہ

حمزہ: موسیٰ — اسحاق — عمر — عباس — محمد — احمد — محمد — حسن — محمد — قاسم — شمس الدین محمد

موسیٰ: حسین — حسن — علی — محمد — احمد — ابوعلی حسین (سادات عزام کربلائے معلا ساکن سبزوار)

عمرالشجری: ابوعبداللہ محمد — علی — احمد — حسن — محمد الشعرانی — احمد (نقیب قم) — داعی — فضلان — داعی

داعی: شاہ — مجدالدین — ابوالحسن علی — صلاح الدین — محمد — عبداللطیف — نصراللہ — اسماعیل — رکن الدین علی

رکن الدین علی: ابراہیم — ابوالخیر — محمد — ابوالوفا — حسن — علی سلطان مظفرالدین شاہ قاچار

ابومحمد الحسن داعی الکبیر: ابوجعفر محمد — احمد العربی — محمد — احمد طبری — محمد — مانکدیم — محمد — علی — جعفر — احمد

احمد: یحییٰ — حسن — فخرالدین — شرف الدین علی — نظام الدین یحییٰ — احمد — عبدالعزیز — علی رضا

علی رضا: امیر علی رضا مشہدی — محمد رضا

تذکرہ امام زادہ اباعبداللہ حسین الاصغر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام

آپ امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند ہیں آپ کی کنیت اباعبداللہ آپ کی والدہ بقول ابی نصر بخاری ام عبداللہ سیدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ہیں۔(62-63) یعنی آپ امام محمد باقر علیہ السلام اور عبداللہ باہر کے مادری اور پدری بھائی تھے۔علم الانساب کی تمام کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے۔کتاب ہذا کی ماخذ کتب میں جتنے نام تحریر کیے گئے ہیں ان میں آپ کا ذکر موجود ہے اور فاضل اور محدث تھے۔(64) آپ کی اولاد بزرگ اور علم شمار کی جاتی ہے۔(65) آپ خود بھی عالم فاضل، علامہ، بحرالمطمطم تھے۔(66) بقول ابی نصر بخاری آپ کی اولاد بہت زیادہ ہے۔عراق حجاز و بلاد عجم و مغرب میں (67) اور بقول شریف موید الدین نقیب واسط آپ کی اولاد کثیر ہے۔عراق، حجاز، شام بلاد عجم، مغرب، امراء المدینہ، ملوک رے، ملوک بلخ (68) ہے۔آپ کی ولادت کے سن میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات بمطابق صحاح الاخبار للرفاعی صفحہ نمبر 22 میں 159 سن ہجری ہے۔جمرہ میں ابن حزم کے قول کے مطابق 157 سن ہجری بہ عمر 57 برس ان کی رحلت ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔اس حساب سے ان کی ولادت 100 ہجری کو قرار پاتی ہے، لیکن یہ درست نہیں اس لیے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت 94 یا 95 ہجری میں ہوئی یعنی حسین الاصغر کی ولادت آپ علیہ السلام کی شہادت سے چند سال قبل ہی واقع ہوئی۔(69)

صاحب ''غایۃ الاختصار'' نے انہیں زاھد، عابد، محدث وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا ان کی اولاد جلیل اور باعظمت ہوئی۔سب ان کا احترام کرتے اور ان کی اطاعت کرتے۔انہوں نے اپنے والد محترم اور بھائی امام محمد باقر علیہ السلام اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں سے احادیث کی روایت کی ہے اور انہی لوگوں نے ان سے نقل کیا ہے۔یہ اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے عبادت کرنے میں بہت زیادہ مشابہ تھے۔جنابِ طوسی نے انہیں اصحاب آئمہ سید الساجدین، امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر الصادق علیہ السلام میں شمار کیا ہے۔شواہد النبوۃ میں حسین الاصغر بن علی بن حسین علیہ السلام سے منقول ہے: ''ابراھیم بن ہشام مخزومی والی مدینہ ہر روز جمعہ کو ممبر کے نزدیک بیٹھا کر امیر المومنین کی اہانت میں زبان کھولتا اور ناسزا کہتا۔ایک جمعہ کو مجمع کثیر مسجد میں جمع تھا۔میں ممبر کے پہلو میں سوچتے سوچتے سو گیا دیکھا کہ قبر رسول ﷺ شق ہوئی اور اس سے ایک مرد سفید لباس پہنے نکلا اور کہنے لگا: ''اے اباعبداللہ اس شخص کی باتیں تجھ کو غمگین کرتی ہیں۔میں نے عرض کی ''ہاں'' انہوں نے فرمایا ''آنکھ کھول کر دیکھو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔'' جب میں نے آنکھ کھول کر دیکھی تو وہ ممبر سے گرا اور مر گیا۔'' (70) شیخ ابوالحسن محمد بن محمد نسابہ العمری نے کتاب المجدی فی الانساب الطالبین کے صفحہ نمبر 396 پر پانچ بیٹے درج کئے ہیں جو درج ذیل ہیں: عبید اللہ الاعرج، عبداللہ العقیقی، علی السجاد، ابو محمد حسن الدکۃ اور سلیمان۔صحاح الاخبار للرفاعی صفحہ نمبر 22، انساب الطالبین صفحہ نمبر 219 اور کتاب سراج الانساب کے صفحہ نمبر 115 پر آپ کا ذکر جس طرح کیا گیا ہے وہ آپ کی خدمت میں ایسے ہی بیان کیا گیا ہے۔

مادر حسین الاصغر ام ولد نام او سعاده(۱) ، وبعضی دیگر گفته‌اند : که او برادر مادر وپدری امام محمد باقر علیه السلام است ، واو عفیف ومحدث وفاضل بود ، وکنیهٔ او أبوعبدالله بود ، وفات یافت در سنهٔ سبع وخمسين ومائه ، پنجاه وهفت سال عمر او بود .

وأولاد او بزرگ وعالم بوده‌اند به حجاز وعراق وشام وبلاد عجم ومغرب.

وبه قول أبي نصر بخاری مادر او مادر امام محمد باقر علیه السلام است ، ونسل او بسیاراست در عراق وحجاز وبلاد عجم ومغرب .

وازپنج پسر نسل دارد : عبیدالله الاعرج ،وعبدالله العقیقی ، وعلي ، وحسن وسليمان .

(۱) در عمده : ساعده .

قال: وأبو عبدالله الحسين بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام أمه أم ولد تدعى سعادة، ولا يصح قول من قال ان أمه أم عبدالله بنت الحسن بن علي بن أبي طالب عليه السلام أم أخويه محمّد الباقر عليه السلام وعبدالله الباهر. توفي الحسين الأصغر سنة سبع وخمسين ومائة وله سبع وسبعون سنة دفن بالبقيع. وانما قيل له الحسين الأصغر لأن له أخاً أكبر منه يسمى الحسين بن علي بن الحسين عليه السلام.

١. وفي «صحاح الأخبار للرفاعي، ص ٢٢»: وأما الحسين الأصغر بن الامام زين العابدين عليه السلام فهو المحدث الفاضل العلامة البحر المطمطم توفي سنة ١٥٩هـ ودفن بالبقيع وقال الشريف مؤيد الدين نقيب واسط: أما عقبه فعالم كثير بالحجاز والعراق والشام وبلاد العجم والمغرب وهم أمراء المدينة وسادات العراق وملوك الري أعقب من خمسة رجال وهم: عُبيدالله الأعرج وعبدالله وعلي والحسن أبو محمّد سليمان.

پچھلے صفحہ نمبر 10 سے

اولاد ابا عبداللہ حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین علیہ السلام

سلیمان (اولاد صفحہ 14) | ابو محمد حسن الدکة (اولاد صفحہ 14 سے 17) | عبداللہ العقیقی (اولاد صفحہ 18 سے 20) | علی السجاد (اولاد صفحہ 21 سے 24) | ابو علی عبید اللہ الاعرج (اولاد صفحہ 26 سے لے کر کتاب کے آخر تک)

تذکرہ سلیمان بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ ام الحکم بنت سلیمان بن عاصم بن عمر بن خطاب تھیں۔(71) جبکہ بقول جمال الدین احمد آپ کی والدہ عبدة بنت داؤد بن امامہ بن سہل بن حنیف انصاری تھیں۔(72) ان کی اولاد کا تذکرہ بہت کم ملتا ہے۔علمائے انساب یہ لکھتے ہیں کہ آپ کی اولاد مغرب کی جانب کوچ کر گئی۔آپ کی اولاد مصر میں بنی فواطم سے مشہور ہے۔(73)

اولاد سلیمان بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

سلیمان (بغداد میں وفات پائی)

الحسن (آپ کی اولاد مغرب میں ہے)(74) | الحسین (آپ کی اولاد خراسان اور طبرستان میں ہے)(75)

حمزہ ← الحسن

عبداللہ ← جلال | محمد | ناصر ← حیدر (مصر میں وفات پائی، اسماعیلی مذہب پر تھے)(76)

تمیم ← محمد ← نجاح | سلیمان ← عزن | علی

محمد ← الفضل ← مہدی ← اسماعیل ← محمد ← ابراہیم ← حسن ← احمد ← علی ← حسین ← محمد ← ابراہیم ← علی ← حسین

احمد التارک | محمد النوری الجلاوی | علی

تذکرہ ابو محمد حسن الدکة بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

بقول ڈاکٹر عبدالجواد کتاب ''انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ'' کہ ابو نصر بخاری کہتا ہے کہ آپ کی والدہ خلیدة بنت عتبہ بن سعید بن عاص تھیں۔(77) جبکہ سید جمال الدین احمد کے بقول آپ سلیمان بن حسین الاصغر کے مادری اور پدری بھائی ہیں۔(78) اور ابو نصر کے بقول آپ نے نزیل مکہ میں وفات پائی۔(79) جبکہ شیخ ابوالحسن عمری کے بقول آپ نے روم میں وفات پائی۔(80) آپ کی کنیت ابو محمد تھی، جبکہ آپ کی اولاد درج ذیل ہے

اولاد ابو محمد حسن الدکة بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

یحییٰ ← عبداللہ ← علی ← محمد ← الفضل ← محمد ← الفضل

اسماعیل ← مہدی

سعدالدین ← مرتضیٰ ← علی ← سعدالدین ← محمد ← ابراہیم

حسین ← عبداللہ ← محمد ← حسین

سید امین ← حیدر ← عزیز ← افضل ← سعدالدین علی ← اسماعیل ← حسن ← جعفر

سید عزالدین ← سید عبدالمطلب ← سید محمد ← میر سید علی (سادات فیشان نیشاپور ایران)(82)

شاہ حسین (سادات اردلان نیشاپور ایران)(81) ← محمد ← حسین ← فضل ← علی ← افضل ← سعدالدین ← اسماعیل ← حسن ← حسین ← جعفر ← حسن

محمد الاکبر (اولاد صفحہ 15 پر ہے)

سادات الحسینیہ المرعشیہ

حسینی مرعشی سادات حسن بن حسین الاصغر کی اولاد سے ہیں اور یہ ایران میں خوب پھیلے آٹھویں ہجری میں طبرستان اور مازندران اور ملحقہ علاقوں پر حکومت کی ۔ یہ شیعہ حکومت تھی جنکی وجہ سے ایران میں مذہب شیعہ کو خوب پذیرائی ملی ۔ ان کی دولت کا موسس سید قوام الدین صادق تھے ۔ قوام الدین کا لقب میر بزرگ تھا جو شہر آمل میں دفن ہیں ۔ کیا افراسیاب کے عہد میں مراعشیان کا رسوخ پورے مازندران پر بڑھ گیا ۔ مرعشی اثناء عشری شیعہ سے اوران کے عہد میں مازندران میں شیعہ عقائد کی خوب ترویج ہوئی ۔ مازندران کا پایہ تخت ساری تھا ۔ سادات مرعشیہ کی ایران میں چار شاخیں مشہور ہیں ۔ (1) مرعشیان اصفحان (2) مرعشیان قزوین (3) مرعشیان مازندران (4) مرعشیان شوستر ۔ ان کے جدامجد سید امیر العراقین عبداللہ بن حسن الدکہ بن حسین الاصغر شوستر میں دفن ہوئے ۔ (83) ۔ سادات مرعشیہ کے درجہ ذیل حکمران گزرے ہیں ۔

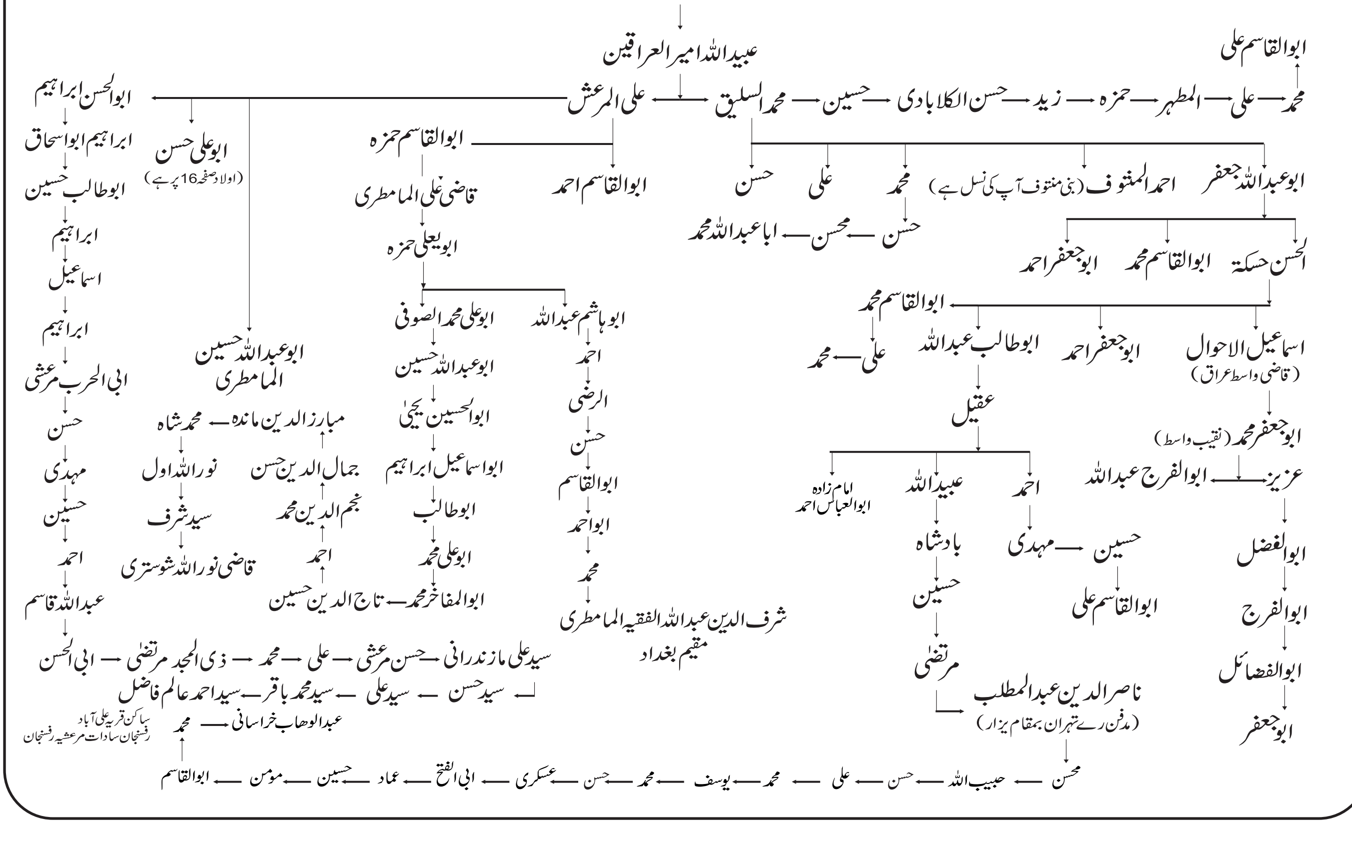
اسلامی حکمران دولت سادات مرعشیان مازندران 760 ہجری تا 986 ہجری

(1) سید قوام الدین صادق مرعشی المعروف میر بزرگ (760 تا 781 ہجری) (2) سید کمال الدین بن سید قوام الدین (781 ہجری تا 795 ہجری) (3) سید علی بن سید کمال الدین مرعشی (809 تا 812 ہجری) (4) سید مرتضیٰ بن سید کمال الدین مرعشی (812 تا 813 ہجری) (5) سید علی بن سید میر کمال مرعشی (814 تا 820 ہجری) (6) سید مرتضیٰ بن سید علی مرعشی (820 تا 837 ہجری) (7) سید محمد مرعشی بن سید مرتضیٰ مرعشی (837 تا 856 ہجری) (8) سید عبدالکریم مرعشی بن سید محمد مرعشی (856 تا 865 ہجری) (9) سید عبداللہ مرعشی بن سید عبدالکریم مرعشی (865 تا 873 ہجری) (10) سید زین العابدین بن سید کمال الدین مرعشی (873 تا 880 ہجری) (11) سید عبدالکریم مرعشی بن سید عبداللہ مرعشی (880 تا 882 ہجری) (12) سید زین العابدین بن سید کمال الدین مرعشی (882 تا 892 ہجری) (13) سید شمس الدین مرعشی بن سید کمال الدین مرعشی (892 تا 905 ہجری) (14) سید عبدالکریم مرعشی بن سید عبداللہ مرعشی (905 تا 908 ہجری) (15) سید کمال الدین بن سید شمس الدین مرعشی (908 تا 916 ہجری) (16) سید عبدالکریم بن سید عبداللہ مرعشی (916 تا 932 ہجری) (17) سید امیر شاہی بن سید عبدالکریم مرعشی (932 تا 939 ہجری) (18) سید میر عبداللہ بن سید محمود مرعشی (939 تا 969 ہجری) (19) سید میر سلطان مراد مرعشی بن سید امیر شاہی (969 تا 984 ہجری) (20) میرزا خان بن سلطان مراد مرعشی (984 تا 986 ہجری) ۔

پیچھے صفحہ نمبر 14 سے

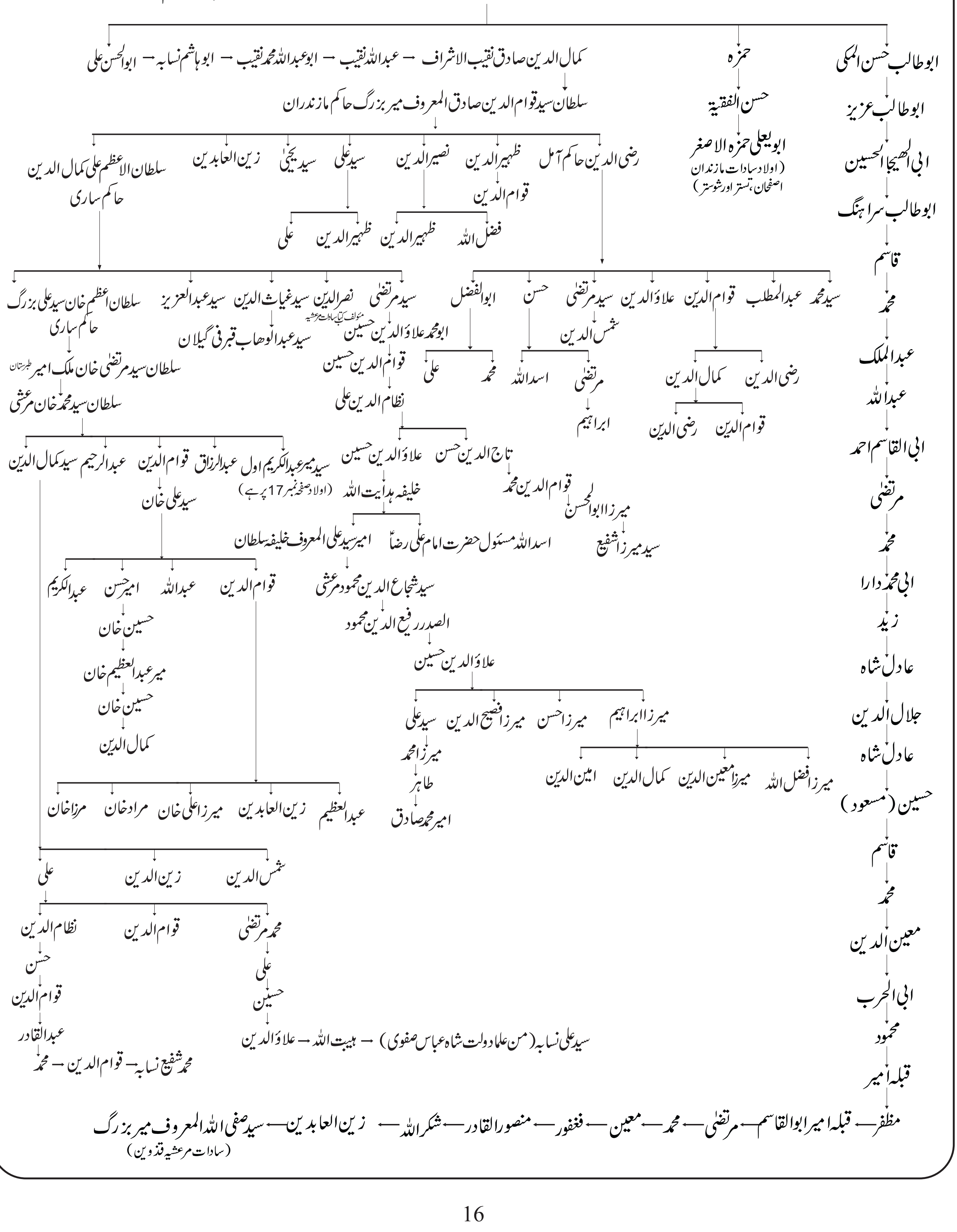
اولاد محمد الاکبر بن ابو محمد حسن الدکہ بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

(ابوالحسن عمری کے بقول آپ نے محمد الدیباج بن امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مل کر مامون الرشید کے زمانے میں مدینہ سے خروج کیا ۔) (84)



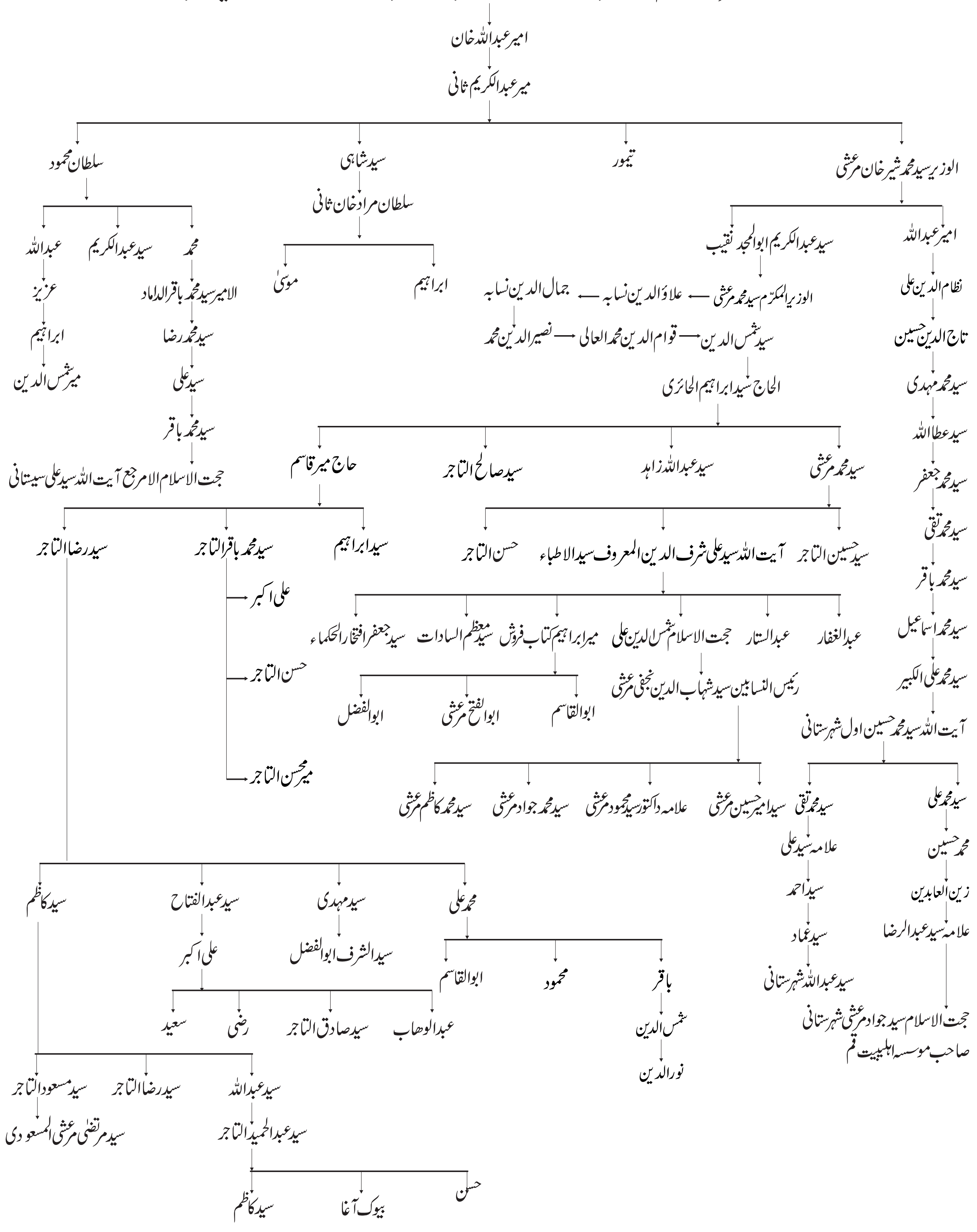
پیچھے صفحہ نمبر 15 سے

اولاد ابو علی حسن بن علی المرعش بن عبید اللہ الامیر بن محمد الاکبر بن ابو محمد حسن الدکۃ بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام



پچھلے صفحہ نمبر 16 سے

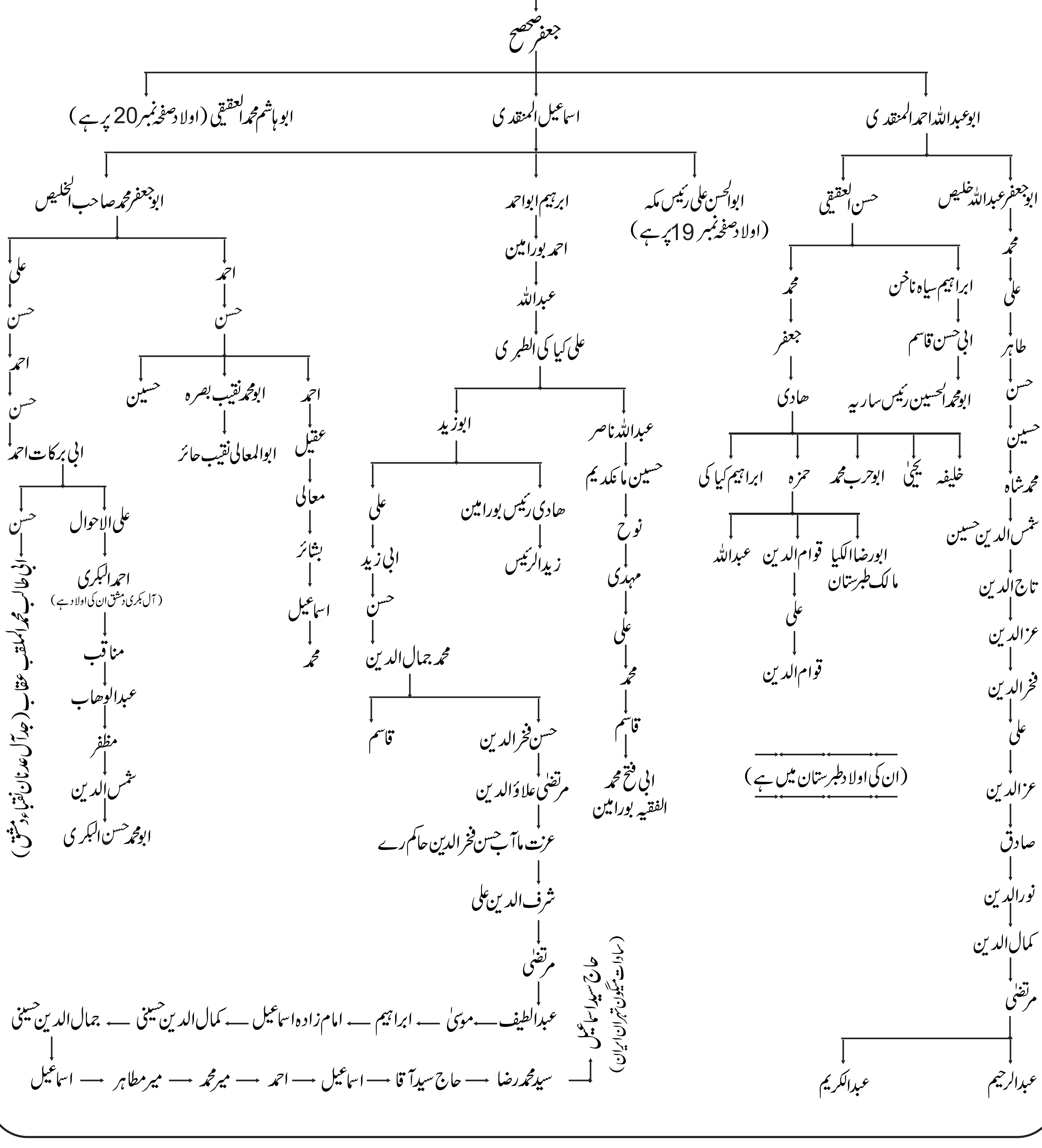
اولاد سید میر عبدالکریم اول مرعشی بن سید محمد خان مرعشی بن مرتضیٰ بن علی بن کمال الدین مرعشی



پیچھے صفحہ نمبر 14 سے

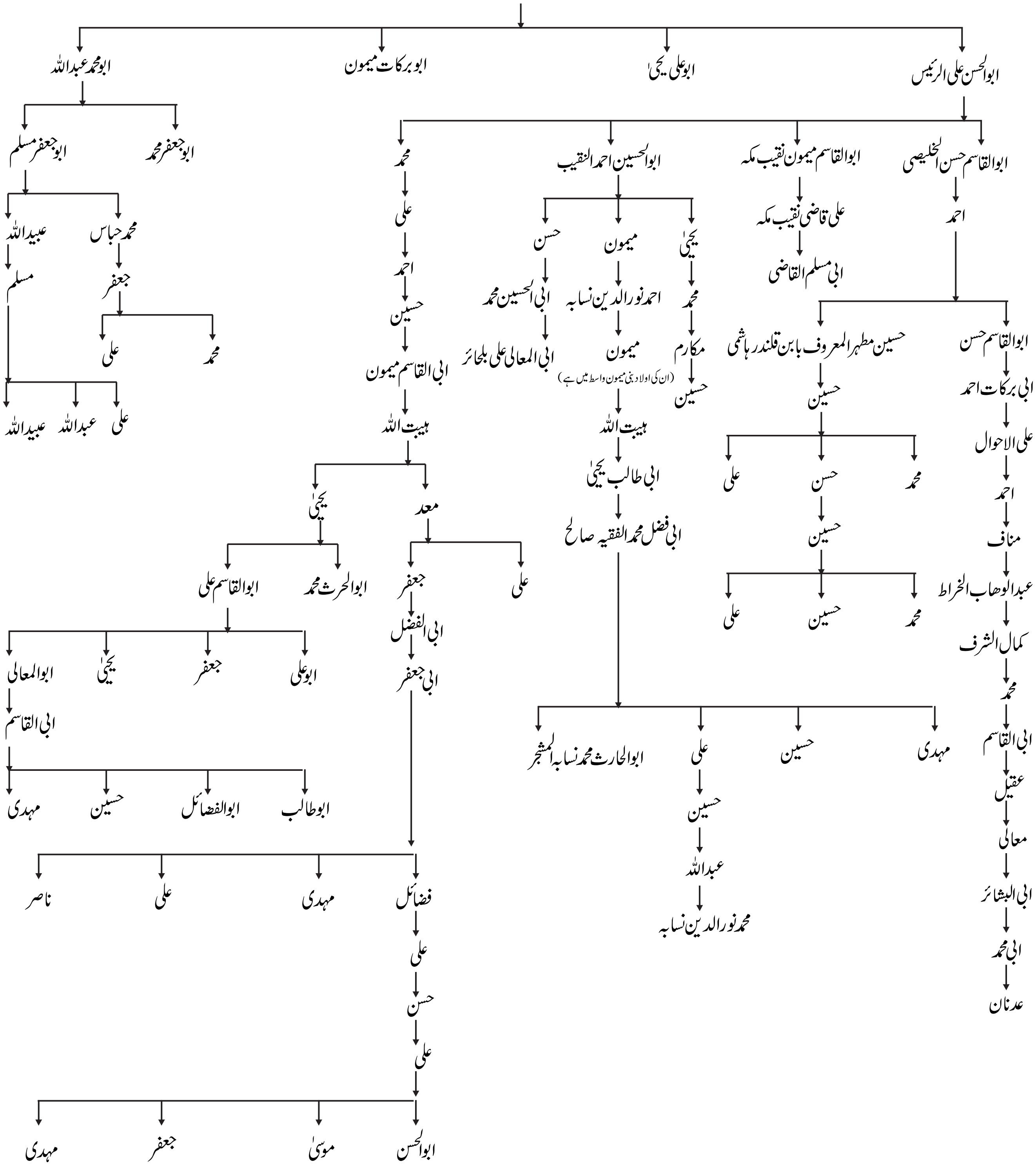
اولاد عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

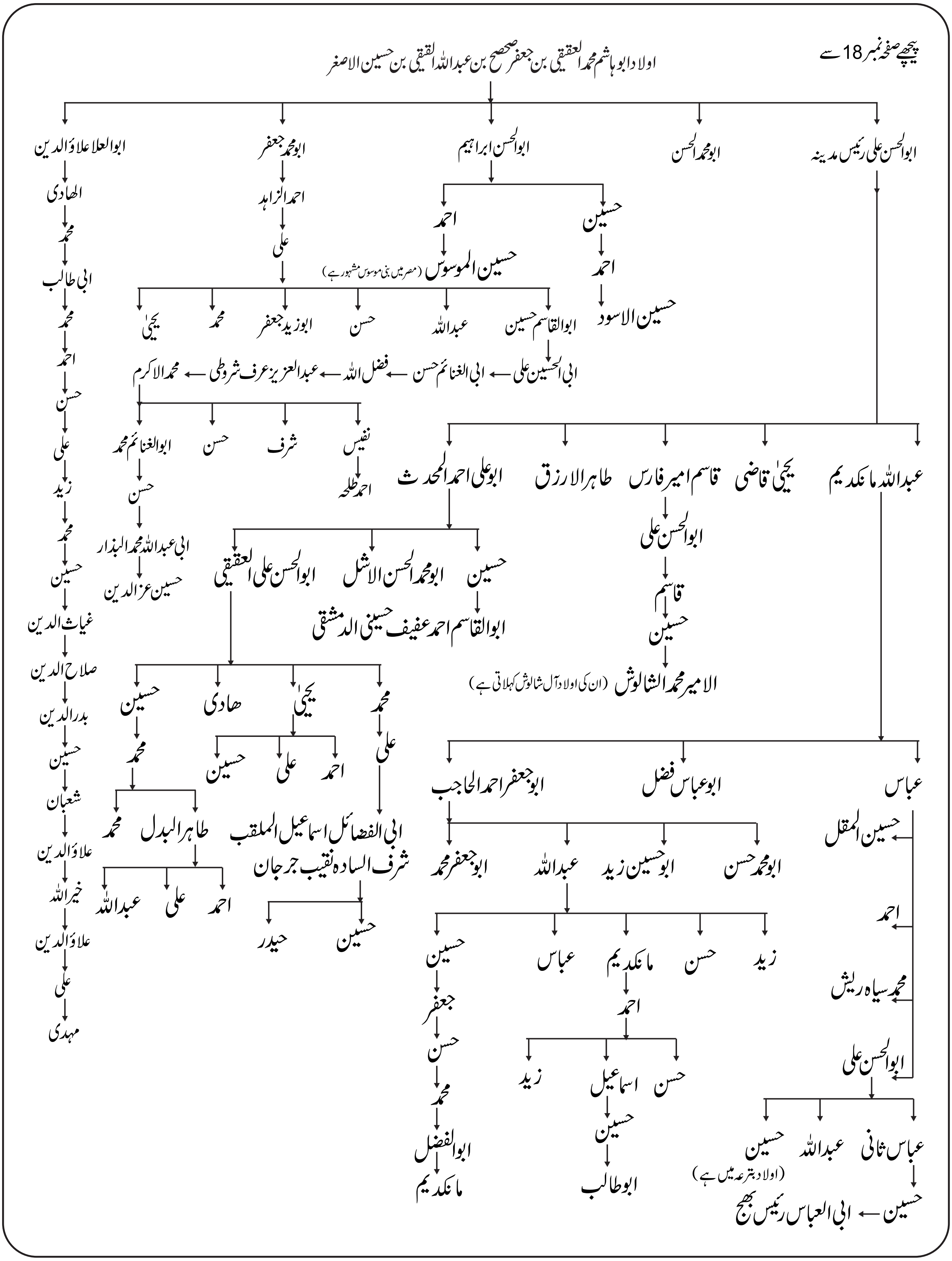
بقول صاحب عمدۃ الطالب صفحہ نمبر 282-280 کہ آپ کی والدہ ام خالد بنت حمزہ بن معصب بن زبیر بن عوام تھیں۔ جبکہ بقول ڈاکٹر عبدالجواد در شرح سر انساب العلویہ آپ کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں۔(85) اور آپ اپنے والد کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔(86) ابن مہنا کہتے ہیں کہ یہ صاحب حیثیت لوگوں میں زاہد اور متقی شخص تھے۔ ان کی اولاد مکہ، مدینہ، بغداد، واسط، خراسان اور مصر وغیرہ میں رہی۔ انہوں نے اپنے والد کی زندگی میں 141 سن ہجری میں رحلت فرمائی۔(87)



پچھلے صفحہ نمبر 18 سے

اولاد ابوالحسن علی رئیس مکہ بن اسماعیل منقدی بن جعفر صحصح بن عبداللہ العقیقی

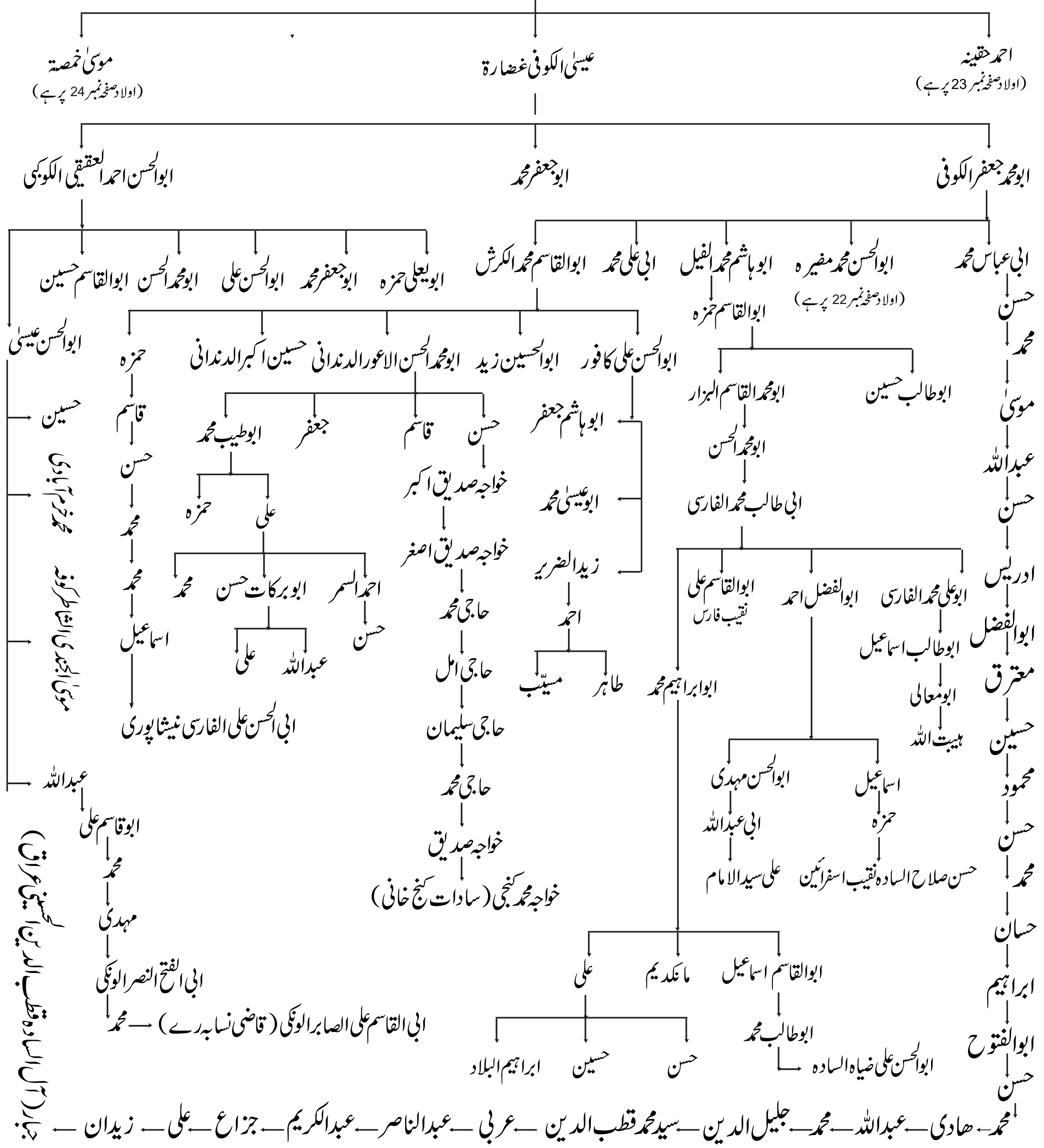



پیچھے صفحہ نمبر 18 سے
اولاد ابو ہاشم محمد العقیقی بن جعفر صحصح بن عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر
ابوالحسن علی رئیس مدینہ
ابومحمد الحسن
ابوالحسن ابراہیم
ابومحمد جعفر
ابوالعلا علاؤالدین
حسین
احمد
حسین الاسود
احمد
حسین الموسوس (مصر میں بنی موسوس مشہور ہے)
احمد الزاہد
علی
ابوالقاسم حسین
عبداللہ
حسن
ابوزید جعفر
محمد
یحییٰ
ابی الحسین علی ← ابی الغنائم حسن ← فضل اللہ ← عبدالعزیز عرف شروطی ← محمد الاکرم
نفیس
شرف
حسن
ابوالغنائم محمد
احمد طلحہ
حسن
ابی عبداللہ محمد البذار
حسین عزالدین
الھادی
محمد
ابی طالب
محمد
احمد
حسن
علی
زید
محمد
حسین
غیاث الدین
صلاح الدین
بدرالدین
حسین
شعبان
علاؤالدین
خیراللہ
علاؤالدین
علی
مہدی
عبداللہ مانکدیم
یحییٰ قاضی
قاسم امیر فارس
طاہر الارزق
ابوعلی احمد المحدث
ابوالحسن علی
قاسم
حسین
الامیر محمد الشالوش (ان کی اولاد آل شالوش کہلاتی ہے)
حسین
ابومحمد الحسن الاشل
ابوالحسن علی العقیقی
ابوالقاسم احمد عفیف حسینی الدمشقی
محمد
یحییٰ
ھادی
حسین
علی
احمد
علی
حسین
محمد
ابی الفضائل اسماعیل الملقب
شرف السادہ نقیب جرجان
طاہر البدل
محمد
احمد
علی
عبداللہ
حسین
حیدر
عباس
ابوعباس فضل
ابوجعفر احمد الحاجب
حسین المقل
احمد
محمد سیاہ ریش
ابوالحسن علی
عباس ثانی
عبداللہ
حسین (اولاد بترعہ میں ہے)
حسین ← ابی العباس رئیس بھج
ابومحمد حسن
ابوحسین زید
عبداللہ
ابوجعفر محمد
زید
حسن
مانکدیم
عباس
حسین
احمد
حسن
اسماعیل
زید
حسین
ابوطالب
جعفر
حسن
محمد
ابوالفضل
مانکدیم

پیچھے صفحہ نمبر 14 سے

اولاد علی السجاد بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

آپ کی والدہ بقول ابونصر در کتاب انساب الطالبین از ڈاکٹر عبدالجواد نوفلیة نامی کنیز تھیں۔(88) عمدۃ الطالب میں آپ کا ذکر صفحہ 280-279 پر ہے۔ ابن عنبہ اور ابو نصر بخاری کا قول ہے کہ یہ خاندان بنی ہاشم میں صاحب علم و فضل، خوشگو اور صاحب بیان تھے۔ ابن مہنا نے بھی یہی کہا ہے کہ بنی ہاشم کے لوگوں میں صاحب فضیلت تھے۔(89)



پیچھے صفحہ نمبر 21 سے

اولاد محمد مضیرہ بن جعفر الکوفی بن عیسیٰ کوفی غضارہ

- ابوالحسین عیسیٰ الجندی بغداد
  - ابوعبداللہ محمد القمی
    - ابومحمد جعفر الملقب میرک
      - ابوعبداللہ حسین
      - ابوعبداللہ محمد
      - ابوابراہیم حسن
      - ابومحمد جعفر
    - ابوابراہیم اسماعیل
      - ابوعبداللہ حسین
        - ابوالحسن علی الخطیب بخجند
          - طاہر
            - حمزہ
              - احمد
                - محمد
                  - احمد
                    - مبارک شاہ
                      - اشرف
                        - محمد
                          - ہاشم
                            - سید محمد النقیب ہرات
        - سید العجل نقیب اسیجاب
        - ابومحمد فضل نقیب مرغنیال
      - ابوالحسن علی
      - ابومحمد عزیز
      - ابومحمد الداعی
      - ابوطالب المحسن
    - ابویعلی علی
    - ابوالقاسم حمزہ
    - ابوطاہر المطہر
      - طاہر
        - فضل
          - مسعود
          - ابوالمعالی علی النقیب طخارستان
            - ابی برکات مجد الدین
        - ابوطاہر مطہر
          - محمد
          - علی
            - ابی القاسم المطہر اکمل الدین
      - ابوزید مہدی
      - ابوالقاسم عیسیٰ
      - ابوابراہیم اسماعیل الملقب ضریر
        - ابوالقاسم عیسیٰ
        - طاہر
        - ابی زید مہدی
          - حسین علاؤالدین
            - ابوالحسن علی شہاب الدین
            - حسن تاج الدین رئیس بیہق
  - حسین
- علی بفارس
- جعفر المعروف ابن سریہ
  - ابوالعباس محمد
    - حسین المہدی
      - ابوتمام محمد
      - ابوالحسن علی
    - جعفر
    - عیسیٰ
    - علی
      - حسین المرندی
- حسن
- حسین
- محمد
  - علی الجندی
    - محمد
      - المطہر
        - علی
          - عیسیٰ
            - زید
              - محمد
                - یحییٰ
                  - طالب
                    - ناصر
                      - نصراللہ
                        - فضل اللہ
                          - طاہر
                            - مظہر
                              - شمس الدین محمد
                                - عبدالطیف
                                  - سید عبدالجلیل (سادات اسفریز قدم گاہ امام علی رضاؑ)

پیچھے صفحہ نمبر 21 سے

اولاد احمد الحقینہ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

- علی الحقینی
  - ابوحقینہ الحسن
    - عبیداللہ
      - حسن
        - عبیداللہ سدرہ (سادات بنوسدرہ بغداد میں ہے)
          - علی
            - محمد المقب اندا
        - محمد البزاز (اولاد بخارا میں ہے)
      - موسیٰ
        - ابی عبداللہ حسین
          - حسن
            - ہیبت اللہ ← حیدر ← عبداللہ
              - جعفر
                - ابی بشائر ابراہیم
                  - محمد الطرابلسی
              - احمد
                - ابوطراب حیدر النقیب
                  - ابوطالب عرف ابن تاج
                    - سید مرتضیٰ ← نظام الدین ← جلال الدین ← نجم الدین
                      - امیر حاج ← امیر سید (سادات حسینیہ سیروگیلان)
                  - جعفر سید رضی طرابلسی
      - محمد
      - علی
        - عبداللہ
          - حسین
            - ابی احمد عبداللہ
              - ابوالقاسم
                - حسن
                  - محمد
                    - علی
                      - نظام الدین
                        - محمود
                          - جلال الدین
                            - نجم الدین
    - محمد
    - محمد الداعی
    - ابی احمد الحسن
    - زید
    - ابوعبداللہ
    - حسن
      - محمد الداعی
        - ابی احمد الحسن
          - محمد الداعی
    - علی
      - حسین
      - عبداللہ
        - زید الطروش
        - ابوالحرب حسن
          - ابوالفضل جعفر مہدی
            - ابی الحسن علی
              - ابی عبداللہ محمد مہدی (خرج بعد ناصر الحسینی بلد یمان فی عہد سلطان ملک شاہ)
          - ابواحمد عبداللہ
      - زید
    - عبداللہ الملقب قتین (اولاد مصر طرابلس حجاز بغداد موصل اہواز اور بخارا میں ہے)
      - عبداللہ
      - ابوجعفر احمد
        - موسیٰ الحقینی
          - حسین
            - محمد
            - محسن
            - حسن السدید عقب مصر
        - علی
      - ابوجعفر محمد الفقیہ
  - حسین
  - محمد
  - جعفر
  - محمد
  - عباس
  - حسن
  - موسیٰ
- محمد

پیچھے صفحہ نمبر 21 سے

اولاد موسیٰ خمصہ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

حسن

محمد خمصہ

حسن خمصہ

- ابوعبداللہ حسین الکعکی
  - سید احمد توختہ ترمذی
    - سید محمد اسماعیل (حاکم سمرقند)
    - سید محمد توختہ
      - سید عمر الاعلیٰ
        - سید ابوبکر المعروف سید بوعلی
          - الامیر الامرا سید حمزہ (کان امیر فی عہد سلطان نوح بن نصر اول سامانی)
      - سید جعفر
        - جان محمد
        - قیام الدین
      - سید سعد الدین اجمل ← خون میر ← شاہ مسعود ← محبّ علی ← نادعلی ← یوسف علی ← عبدالحسین ← چراغ علی ← بہار در علی
      - سید محمود واصل ← سید مرتضیٰ ← سید محمد
    - سید مرتضیٰ
- علی
  - محمد
  - حسن
- محمد
  - ابی عبداللہ جعفر نقیب موصل
    - موسیٰ

الامیر الامرا سید حمزہ:

- سید سلیمان شہید حاکم بلخ
- سید احمد سیانوی (سپاہ سالار جد سادات ترمذیہ فی الہند و پاکستان)
  - سید زید شہید المعروف شاہ زید سالار لشکر
    - سید حسن کھکن ← سید شاہ سلیمان کفرشکن
      - سید عبدالحمید
        - سید عبدالوحید ← سید جلال الدین ← سید مسعود الملک سالار غازی
      - سید عبدالوہاب
  - سید حامد
  - سید حسن بزرگ ← ظہیر الدین سمنانی ← شرف الدین ← سید صدف علی سوندہا
- عباس
- قاضی سید محمد قاسم
  - قاضی سید محمد ہاشم (اولاد فی بلخ و سمرقند)
    - سید صدف علی سوندہا
      - اسد محمد
        - عبدالرحیم

سید مسعود الملک سالار غازی:

- سید ضیاء الدین
  - سید نصیر الدین
  - سید بدر الدین
- سید غیاث الدین
- سید راجہ شہید
- سید نور الدین
- سید شمس الدین
- سید علاؤالدین
- سید قطب الدین
  - دوست محمد (سادات غازی پور) ← سید محمد یحییٰ

دفتر العابدیہ الحسینیہ الاعرجیہ

تذکرہ ابوعلی عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

آپکی والدہ ام خالد بنت حمزۃ بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں۔(90-91) علم الانساب کی تمام کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے۔صاحب عمدۃ الطالب نے آپ کا ذکر صفحہ نمبر 283 تا 304 پر کیا ہے اور صاحب اساس الانساب الناس نے صفحہ نمبر 288 تا 321 پر آپ کی اولاد کا ذکر کیا۔آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔آپ کو اعرج اس لیے کہتے ہیں۔کہ آپ کے ایک پاؤں میں نقص تھا۔آپ انبیاء کی سنتوں کو ادا کرنے والے،مساکین کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔آپ کو اللہ نے غیر معمولی فراست سے نوازا تھا۔ابو مسلم خراسانی کے خروج کے زمانے میں آپ اور امام جعفر صادق علیہ السلام ایک طرف تھے۔یعنی اس حق میں کہ سادات جنگ میں ابومسلم خراسانی کا ساتھ نہ دیں۔جبکہ محمد نفس ذکیہ اور حسن الافطس دوسری طرف یعنی سادات کو بنی امیہ کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنے والے تھے۔آخر وہی ہوا ابومسلم خراسانی نے ملک حاصل کرنے کے بعد یعنی بنوامیہ کا تختہ الٹنے کے بعد ملک ابوالعباس سفاح عباسی کے حوالے کر دیا اور اس نے سادات حسنی کا قتل عام کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ نفس ذکیہ اور ابراہیم باخمر بھی شہید کر دئے گئے۔ابوعلی عبید اللہ الاعرج کو خراسان کے لوگوں نے قابل احترام شمار کیا۔لیکن ابومسلم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش نہیں آیا سلیمان بن کثیر خزاعی حضرت عبید اللہ الاعرج سے کہا کہ ہم نے برا کیا جو عباسیوں کی بیعت کی اب ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔عبید اللہ الاعرج نے گمان کیا کہ شاید ابومسلم ان کے ساتھ مکر وفریب سے کام لے رہا ہے۔یہ بات عبید اللہ سے سلیمان نے ایک ایسی جگہ کہی اور بوسہ بھی لیا جہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔اسی بنا پر ابومسلم نے سلیمان بن کثیر خزاعی کو قتل کروا دیا۔آپ سفاح کے دربار بھی گئے اس نے آپ کو مدائن میں ''ذی امران'' جائیداد دی اس جاگیر کی آمدن 80,000 ہزار دینار سالانہ تھی۔آخر آپ اسی جائیداد میں رحلت فرما گئے اور وہیں دفن ہوئے۔عمدۃ الطالب اور سراج الانساب کے مطابق آپ نے اپنے والد کی زندگی میں وفات پائی۔صاحب المجدی ابوالحسن عمری کے مطابق آپ کی عمر 46 سال تھی۔جبکہ سر الانساب العلویہ میں ابی نصر بخاری کی مطابق آپ کی عمر 73 سال تھی۔آپ کی اولاد روئے زمین پر کثرت سے موجود ہے۔آپ کے فرزندان یہ ہیں۔علی الصالح،جعفر الحجۃ،محمد الجوانی، حمزہ مختلس الوصیۃ۔جبکہ بحارالانوار کی چھٹی جلد میں علامہ باقر مجلسی نے صفحہ نمبر 180 تا 181 آپ کا یوں تذکرہ کیا۔عبید اللہ بن حسین بن علی بن حسین علیہ السلام اعرج سے مشہور تھے۔اس لیے کہ ان کے پاؤں میں نقص تھا۔ان کی کنیت ابوعلی تھی۔والدہ دختر حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام۔عبید اللہ نے محمد نفس ذکیہ کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔چنانچہ محمد نے قسم کھائی تھی کہ میں عبید اللہ کو جہاں دیکھوں گا قتل کر دوں گا۔جب عبید اللہ محمد کے سامنے لائے گئے تو محمد نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔تاکہ وہ انہیں نہ دیکھ سکیں اور انہیں قتل نہ کرنا چاہا۔جو اس ڈر میں تھے کہ قسم ٹوٹ نہ جائے۔عبید اللہ سفاح کے پاس آئے تو اس نے مدائن میں انہیں کچھ جائیداد کی منظوری دے دی جس کی سالانہ آمدنی 80,000 ہزار دینار تھی۔پھر یہ ابومسلم کے پاس خراسان آئے تو اس نے انہیں بہت کچھ مال سے نوازا اور خراسان والوں نے ان کی قدرومنزلت کی جب سفاح کو ان کا وہاں قیام گراں گزرا تو اس نے ان سے بدسلوکی شروع کر دی۔غایۃ الاختصار کے صفحہ 151 پر مذکور ہے کہ بنی عباس کی حکومت سے پہلے ابومسلم نے انہیں اپنی بیعت کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ابومسلم نے بیعت پر اصرار کیا اور باہمی بدمزگی بڑھی تو عبید اللہ پیچھے کی طرف مڑے اور گر پڑے جس سے ان کے پاؤں میں لنگ آ گئی۔جب بنی عباس کی حکومت ہوئی تو انہوں نے بندنجین (بندالشیر) وغیرہ کی جائیداد انہیں دے دی۔آخر کار عبید اللہ اپنی اسی جائیداد میں رہ کر رحلت کر گئے۔(92)

سراج الانساب صفحہ 115 تا 116 انساب الطالبین صفحہ 230،عمدۃ الطالب صفحہ 283 تا 304 آپ کا تذکرہ موجود ہے۔کچھ نمونے درج ذیل ہیں:

ثانياً: عبيدالله الأعرج بن الحسين الأصغر ـ قال صاحب عمدة الطالب ص ٢٨٣ـ٣٠٤ يكنى أبا علي وكان في احدى رجليه نقص فسمي الأعرج. وكان عبيدالله قد تخلف عن بيعة النفس الزكية محمّد بن عبدالله المحض، فحلف محمّد ان راه ليقتله فلما جيء به غمض محمّد عينيه مخافة أن يحنث. وفي عقبه التفصيل لأنهم عدّة بطون وأفخاذ وعشائر فأعقب من أربعة رجال: جعفر الحجة، وعلي الصالح، ومحمّد الجوّاني، وحمزة مختلس الوصية:

قال: وورد عبيد الله بن الحسين على أبي مسلم بخراسان فأجرى له أرزاقاً كثيره وعظمه أهل خراسان فسأل كذلك أبا مسلم وكان في احدى رجلي عبيدالله نقص.
و قال سليمان بن كثير الخزاعي لعبيدالله: انا غلطنا في أمركم ووضعنا البيعة في غير موضعها فهلم نُبايعكم وندعو الى نصركم. فظن عبيدالله بن الحسين ان ذلك دسيساً من أبي مسلم فأخبر به أبا مسلم فخفاه ونقل مكانه وقال له: يا عبيدالله ان نيسابور لا تحملك، وقتل سليمان بن كثير الخزاعي رحمه الله (وكان في نفسه عليه شيء قبل ذلك)، و توفي عبيدالله بن الحسين بن علي بن الحسين بن علي عليه السلام في ضيعته بذي أوان وهو ابن سبع وثلاثين سنة في حياة أبيه.

کنیهٔ عبیدالله الاعرج أبوعلي ، مادر او ام خالد بنت حمزة بن مصعب بن زبیر ، پای او اندکی نقصانی داشت بدآن سبب اورا عبیدالله أعرج خواندی .

واو به رسولی پیش أبوالعباس سفاح رفت ، سفاح اورا دهی داد که اورا ذی امران نام بود ، که در هریک سال هشتاد هزار دینار حاصل آن ده بود ، بامحمد نفس زکیه تخاف کرد محمد سوگند یاد که هر وقت او را ببیند وی را بکشد .

واورا رها کردند به خراسان رفت پیش أبومسلم مروزي ، مردم خراسان اورا بسیار معزز ومکرم داشتند ، أبومسلم را بدآمد ، سلیمان بن کثیر الخزاعی عبیدالله را گفت : که ما بد کردیم با عباسیان بیعت کردیم اکنون باشما بیعت می کنم .

عبیدالله گمان برد که أبومسلم بااو مکر می کند، عبیدالله این سخن باأبومسلم به گفت ، ابومسلم به او جایی گفت ومکانی بر او تقبل کرد وگفت : یاعبیدالله نیشابور طاقت تو ندارد أبومسلم از سلیمان بن کثیر چیزی دیگر دردل داشت ، اورا بدان بهانه به کشت .

عبیدالله بازگشت وبدان ده آمد که بدو داده بودند که اورا ذی أمران یاذی أمان گفتندی ، وآن موضعی بود که در حیات پدر داشت ، ودرآن ده وفات کرد به قول أبونصر بخاری سی وهفت ساله بود ، وبه قول أبوالحسن چهل وشش ساله[1] .

ونسل عبیدالله الاعرج بن حسین الاصغر از چهار پسرند : جعفر الحجه ، وعلي الصالح المستجاب الدعوه ، ومحمد الجواني ، وحمزه .

(۱) المجدی أبوالحسن عمری ص۱۹۵ .

پیچھے صفحہ نمبر 14 سے

اولاد ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین علیہ السلام

علی الصالح — اولاد صفحہ نمبر 27 تا 35 پر ہے

محمد الجوانی — اولاد صفحہ نمبر 36 پر ہے

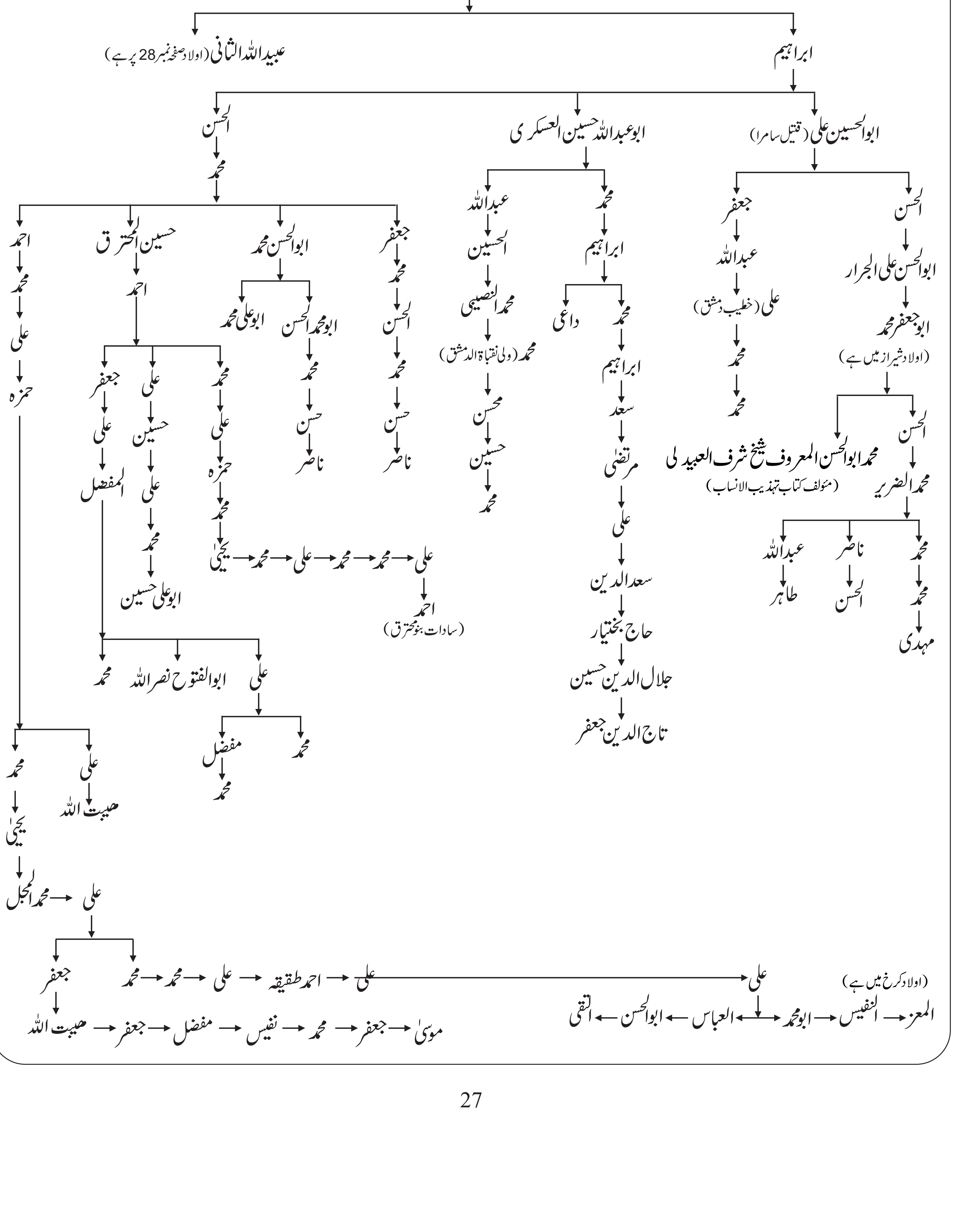
حمزہ مختلس الوصیۃ — اولاد صفحہ نمبر 37 پر ہے

جعفر الحجۃ — اولاد صفحہ نمبر 39 سے لے کر کتاب ہذا کے آخر تک

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

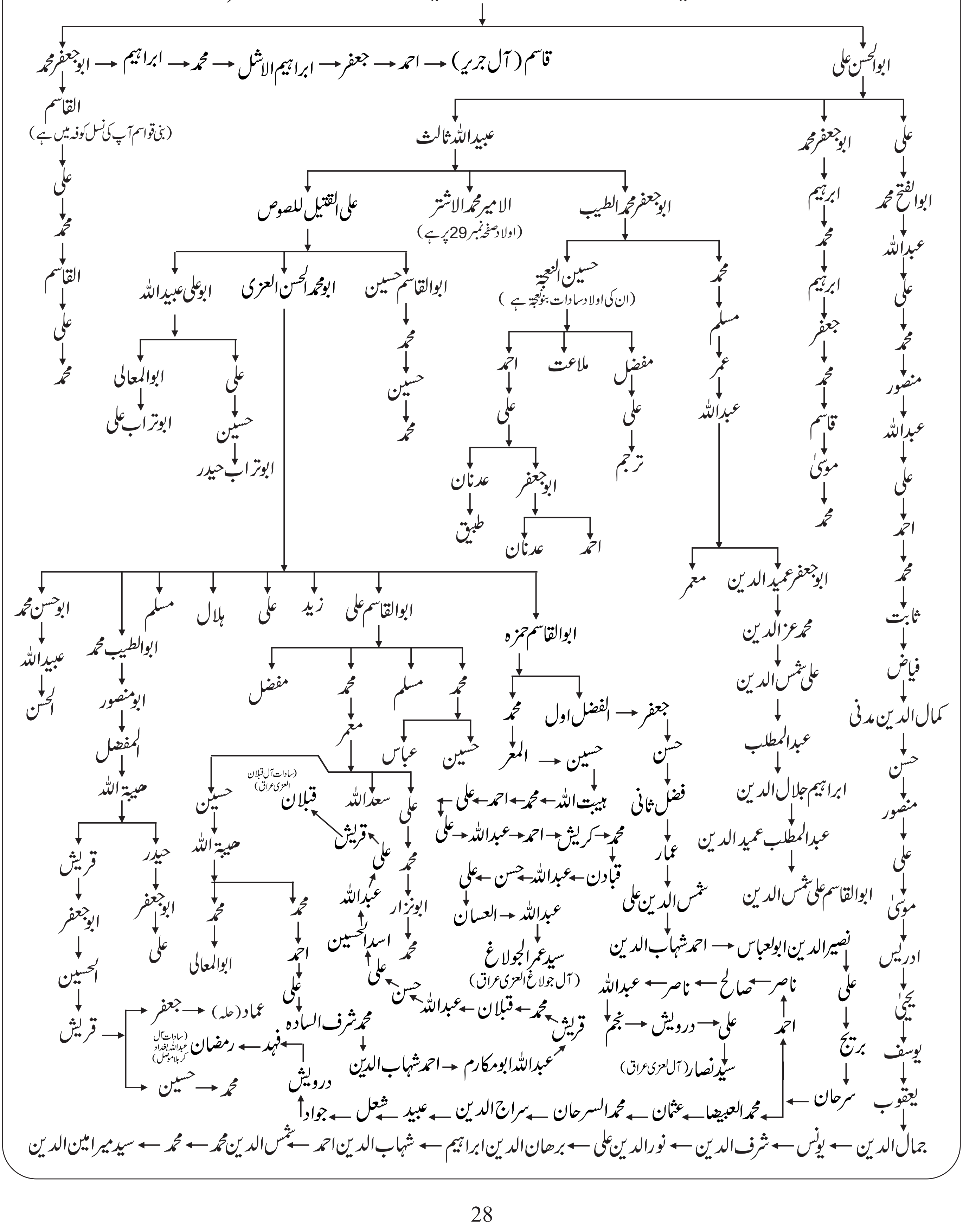
اولادِ علی الصالح بن ابوعلی عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین علیہ السلام

آپ کو صاحب مستجاب الدعوۃ اس لیے کہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ اور آپ کو صالح الزوج بھی کہتے ہیں کیونکہ آپ کی شادی ام سلمہ بنت عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر سے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔



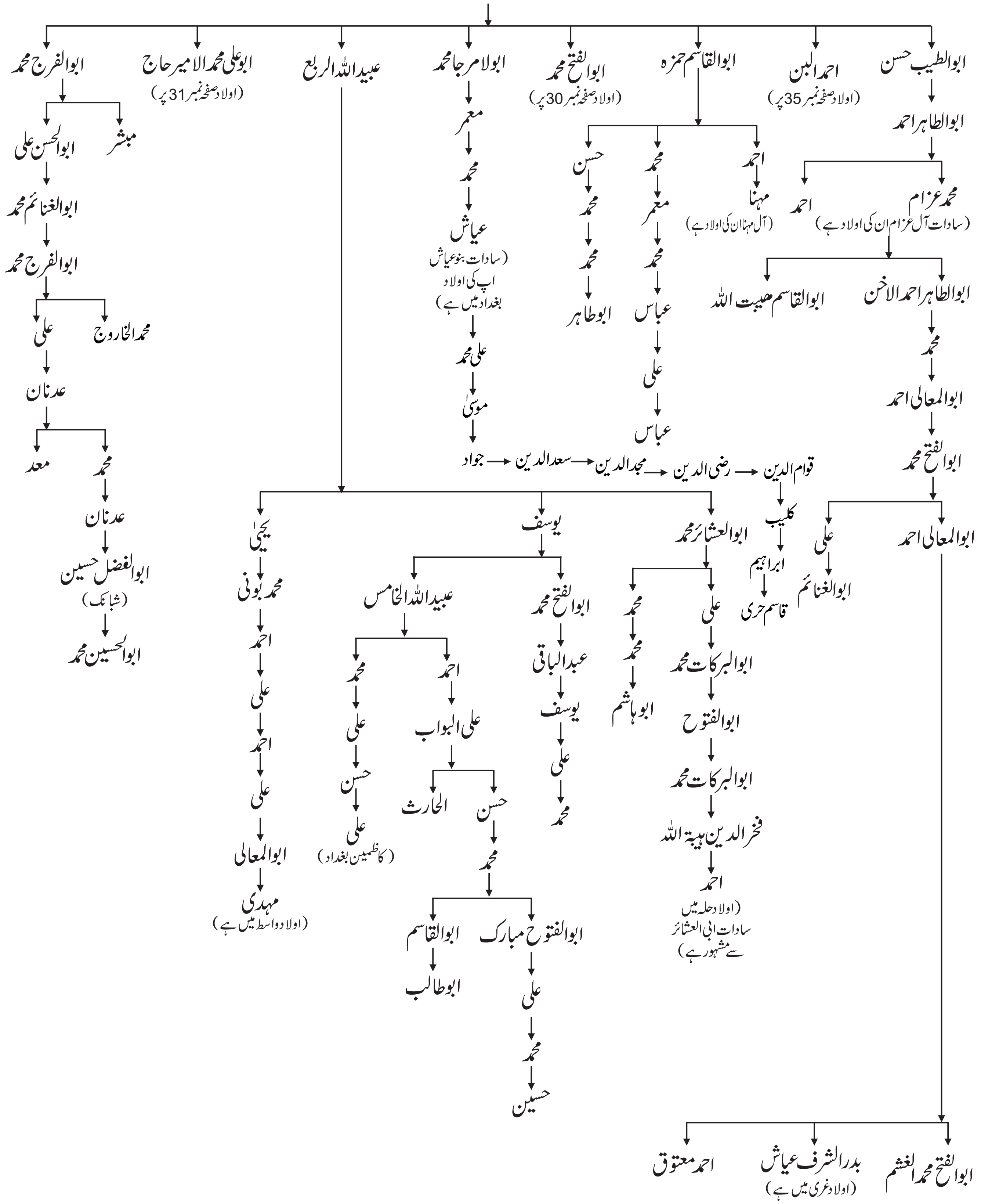
پچھلے صفحہ نمبر 27 سے

اولاد عبید اللہ ثانی بن علی الصالح بن ابو علی عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر



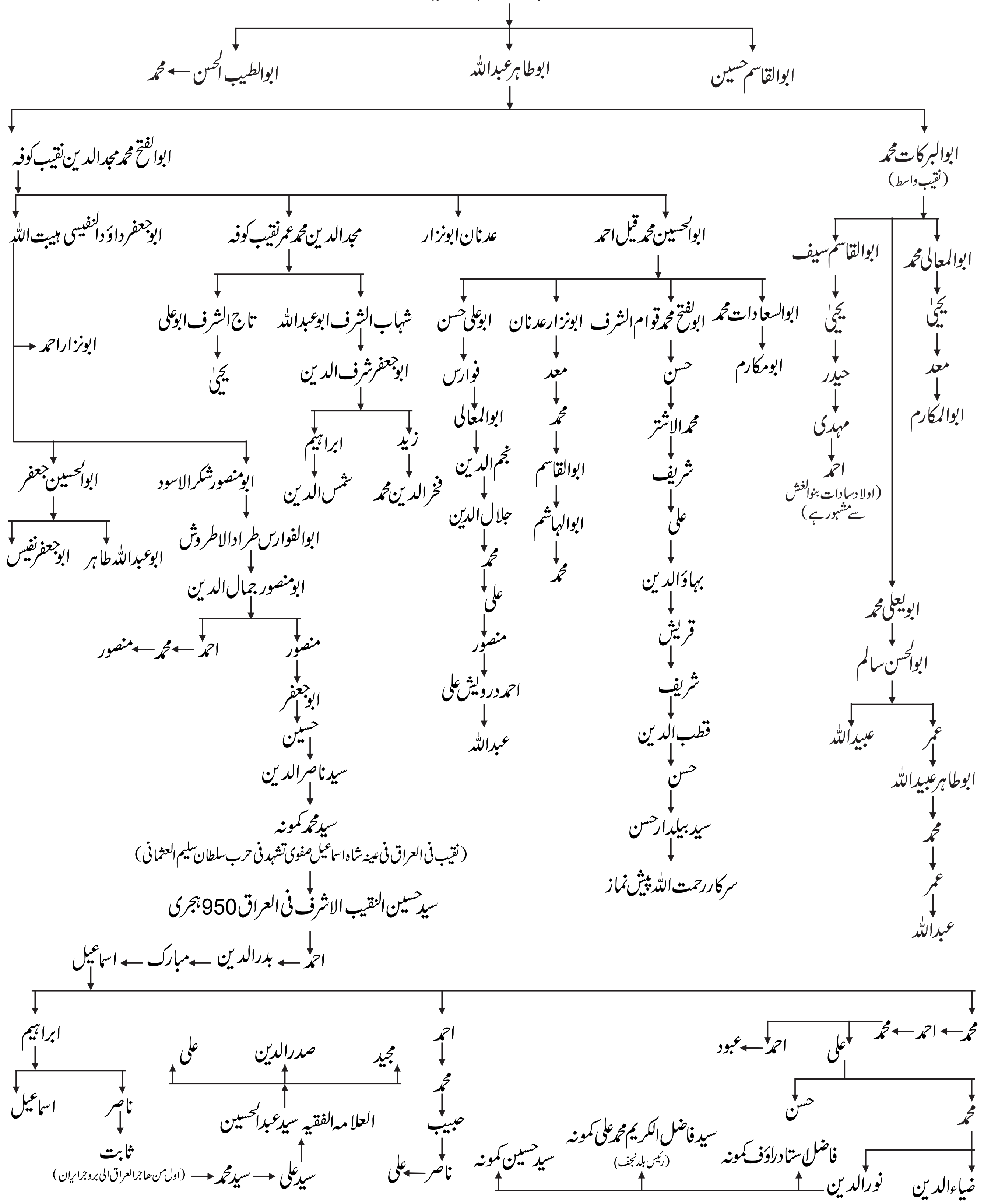
پیچھے صفحہ نمبر 28 سے

اولاد الامیر محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن ابوالحسن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح



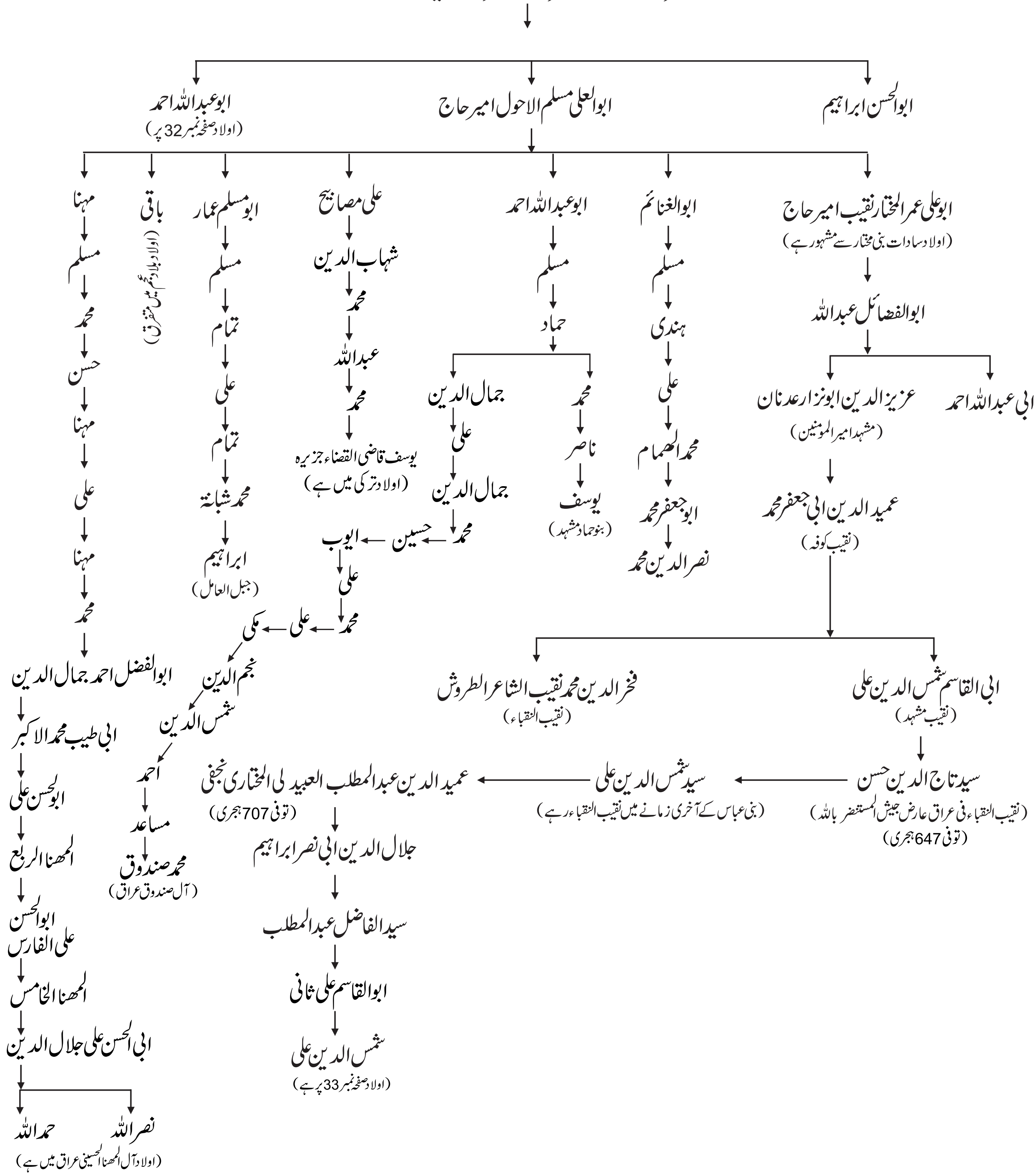
پیچھے صفحہ نمبر 29 سے

اولادابوالفتح محمد بن الامیر محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن ابوالحسن علی



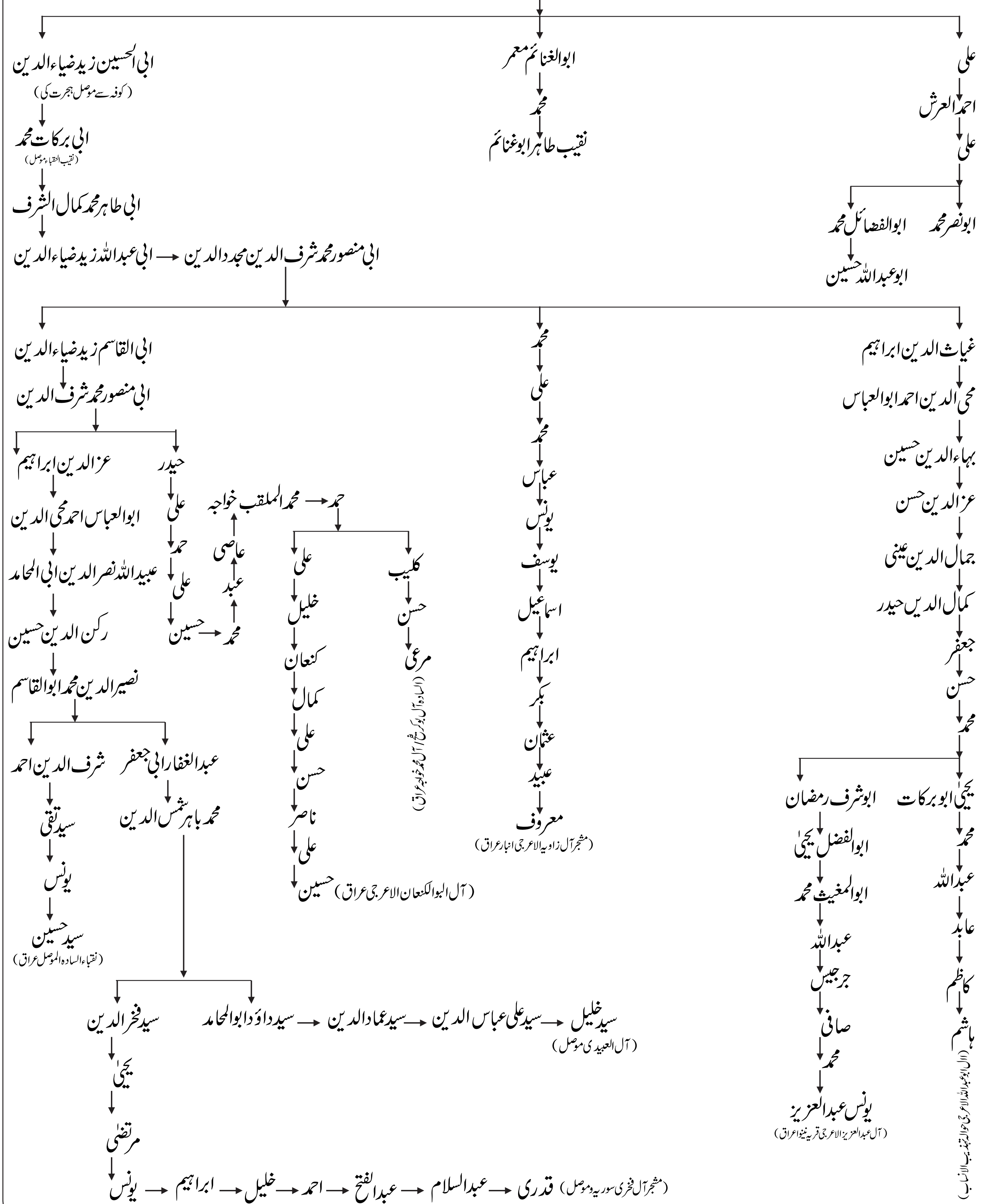
پیچھے صفحہ نمبر 29 سے

اولاد ابوعلی محمد الامیر حاج بن الامیر محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن ابوالحسن علی



پیچھے صفحہ نمبر 31 سے

اولاد ابوعبداللہ احمد بن ابوعلی محمد امیر حاج بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث



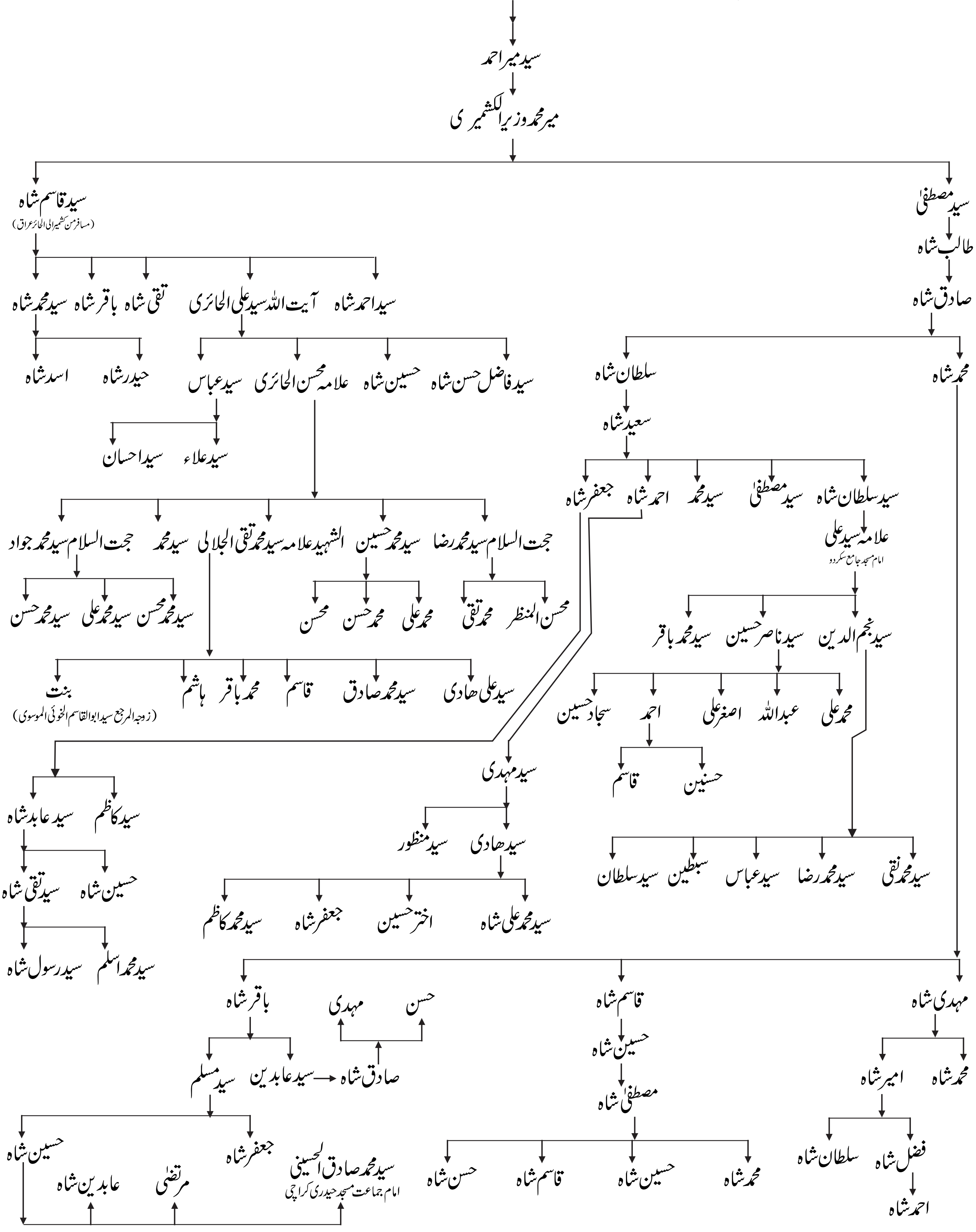
پیچھے صفحہ نمبر 31 سے

اولاد سید شمس الدین بن عبدالقاسم علی الثانی بن عمید الدین عبدالمطلب بن جلال الدین ابی نصر ابراہیم



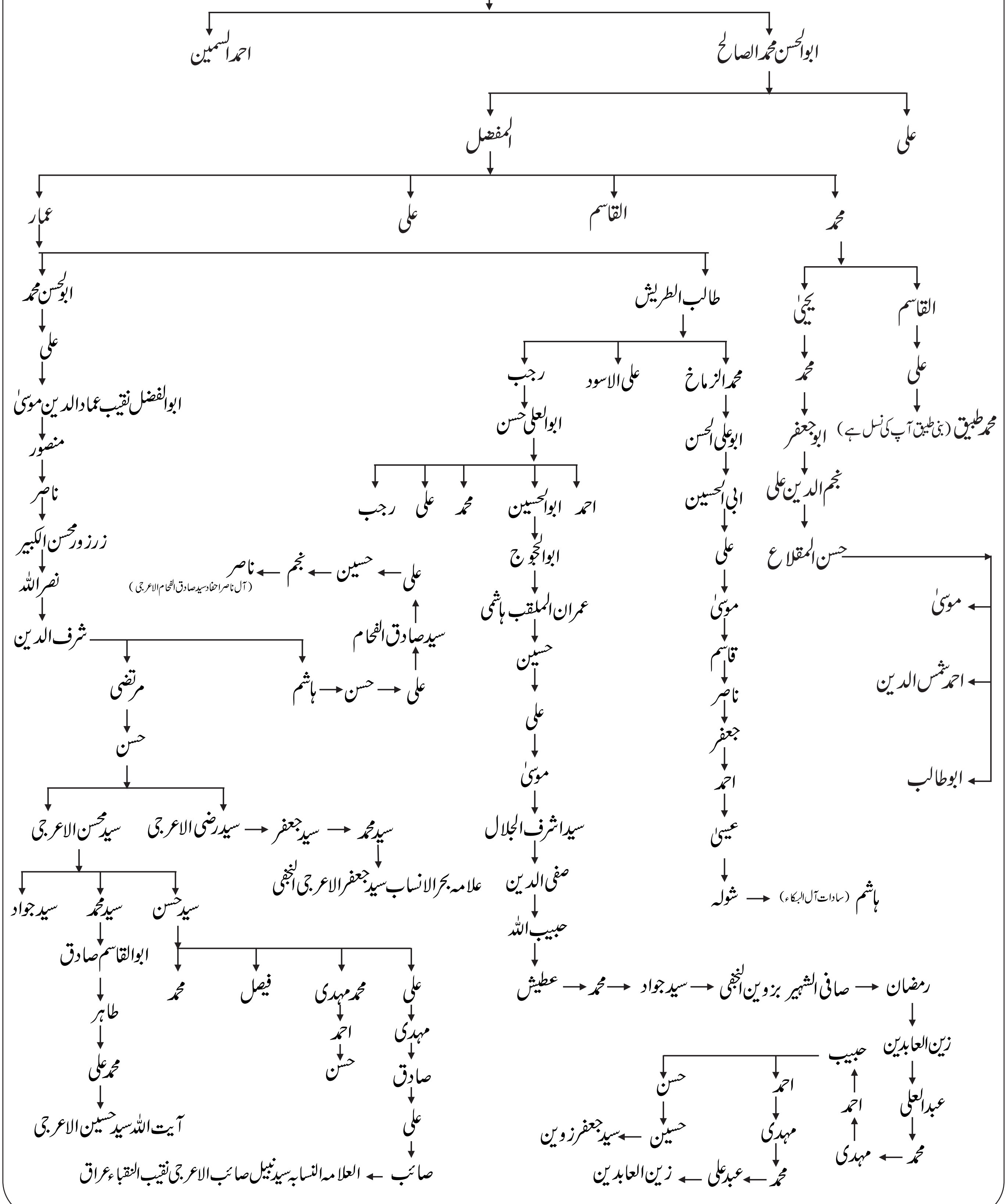
پیچھے صفحہ نمبر 33 سے

اولاد میر سید حیدر آل جلالی بن شاہ مراد ثانی بن شاہ حسین بن شاہ مراد اول بن شاہ حسین سبزواری



پچھلے صفحہ نمبر 29 سے

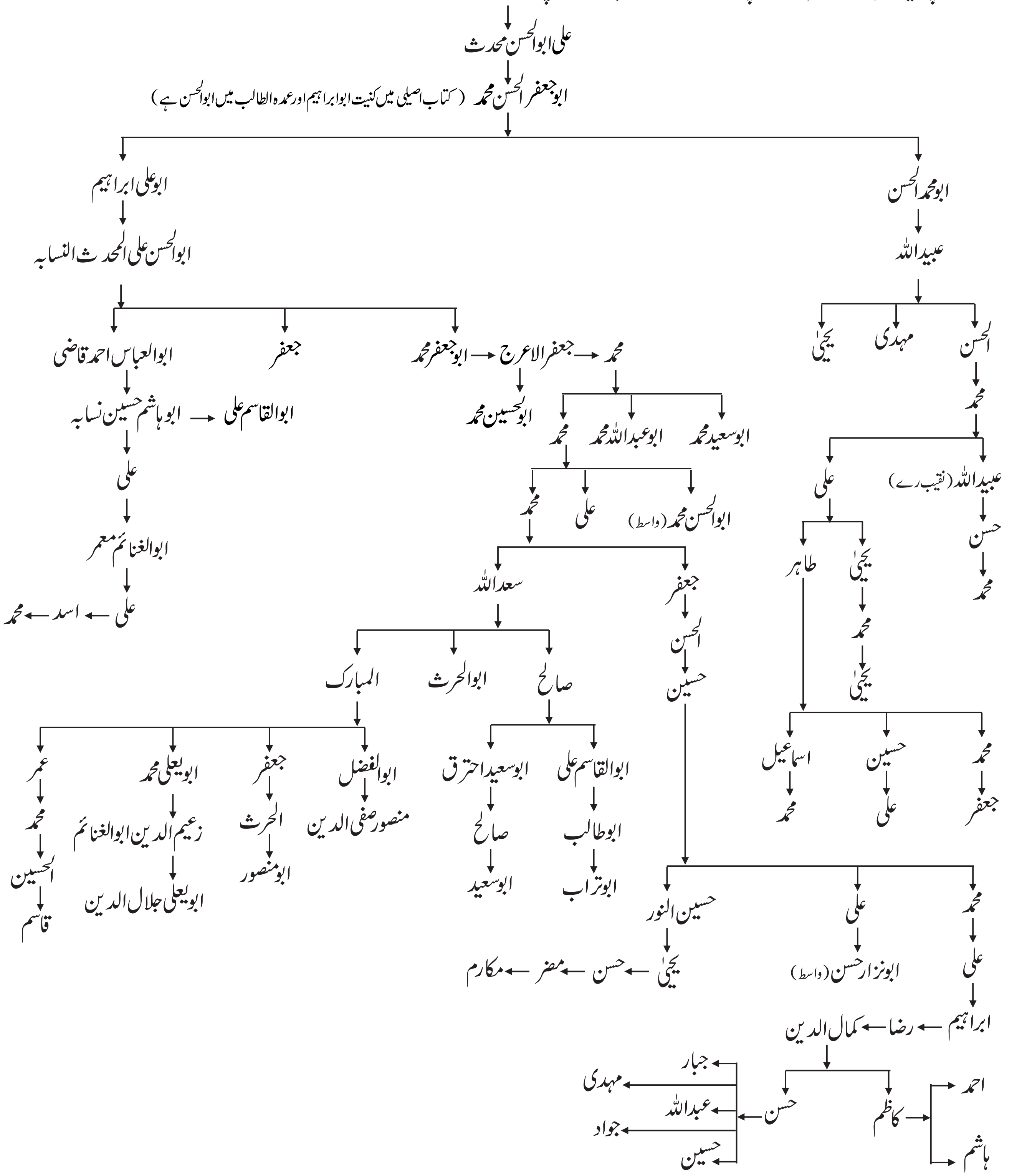
اولاد احمد البن بن الامیر محمد الاشتر بن عبید اللہ ثالث بن ابوالحسن علی



پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

اولاد محمد الجوانی بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ بقول صاحب عمدۃ الطالب آپ اپنے والد کے وصی تھے۔ مدنیہ کے قرب میں بستی جوانیہ آپ کے نام سے منسوب ہے۔ آپ کی والدہ کنیز تھیں۔ آپ ایک مرد سخی اور کریم تھے۔ آپ نے 32 سال کی عمر میں وفات پائی (العمدۃ صفحہ نمبر 219 مشجر عمیدی صفحہ 131)(93)



پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

اولا دحمزہ مختلس الوصیۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

آپ کو کتاب العمدہ کے صفحہ 319 پر مختلس الوصیۃ کہا گیا ہے جس سے مقصود کہ انہوں نے اپنے والد کی وصیت کو نظر انداز کر کے حکم عدولی کی لیکن اس کی وجہ نہیں بتائی گئی۔(93)



پیچھے صفحہ نمبر 37 سے

اولاد ابوالارزق سنور بن محمد الحرون بن حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ الاعرج

- احمد البرک
  - علی
    - احمد
      - حسین
        - عقیل
          - قائد
            - ابی الشجاع محمد (نقیب حسیکت)
              - بابازید
                - شمس الدین حیدر
                  - مرتضٰی
                    - علی
                      - محمد
                        - حاجی
                          - زکی
                            - شیرداد
                              - ملک
                                - زکی
                                  - بہمن
                                    - ملک زاد
                                      - جہان شاہ
                                        - عطاءاللہ ← محمد حسین ← سید عاشور تکمہ بند
                                        - فضل اللہ ← شرف الدین مرتضٰی ← حبیب اللہ ← فخر الدین ← عمادالدین
        - حمزہ
        - ابومحمد عبدالمطلب (نقیب حسیکت)
          - عبداللہ
- جعفر
- ابوالحسن علی الاشل
  - ابومحمد حسن الاهوازی
    - زید
    - علی
      - زید
        - حسن
          - محمد
            - ابراہیم
              - ضیاءالدین
                - غیاث الدین محمد
                  - سید معین الدین علی (محلّہ اوکان سمنان)
    - حسین
  - ابراہیم
  - ابوالحسن زید
    - حسن
      - علی
        - مہدی
          - حیدر
- محمد
- محسن
- عبیداللہ عزیزی
  - علی ارزق (اولاد بخارا فرغانہ خجند میں ہے)
    - محمد
      - ابی القاسم
        - حسن
          - فضل اللہ
            - ابی الشجاع جعفر تکین
- سراھنک
- ابوطالب
- ابوعبداللہ حسین الکوسج
  - علی الفقہی
  - جعفر
  - مہدی
  - ابوعبداللہ حسین
    - ابومحمد ابراہیم الارزق
      - محمد
      - ابوالحسن مہدی زین العابدین
        - ابومحمد حسن الکیاکی
          - کمال الدین
            - عمادالدین
              - علی
                - حیدر
                  - مرتضٰی
                    - علی
                      - عمادالدین
                        - مرتضٰی
                          - علی
                            - کمال الدین
                              - حسین
                                - کمال الدین ← محمد حسین ← علی ← کمال الدین
          - محمد
            - ابراہیم
              - ضیاءالدین
                - ابراہیم
                  - محمد
                    - ضیاءالدین
                    - ابراہیم
                      - ضیاءالدین محمد
                        - غیاث الدین محمد
                          - ابومحمد اسماعیل
                            - محمد
                              - ابی تراب
                                - اسماعیل
                                  - محمد
                                    - ابی تراب
                                      - اسماعیل ← محمد ← ابی تراب ← اسماعیل ← محمد حسین الشہیر میر حسینی ← عبدالکریم ← میر حسینی
                          - ابوالحسن علی معین الحق
                        - شمس الدین محمد
      - حسن
        - محمد
          - رضاالدین
            - الدعی
              - حسین

(حوالہ سراج الانساب وشجرہ طیبہ صفحہ 65)

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

تذکرہ جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

بقول عمری آپ کی والدہ کا نام جمیحۃ تھا، جبکہ کتاب المعقبین میں آپ کی والدہ کا نام حمادہ بنت عبداللہ بن صفوان بن عبداللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی تھیں۔(95) آپ کی کنیت ابوالحسن نام جعفر اور لقب حجۃ تھا۔ وہ اس لیے کہ آپ نے بہت زیادہ حج کیے تھے۔ بقول جمال الدین احمد کہ آپ شیعہ تھے اور مشہور شیعہ تھے۔(96) آپ کا تذکرہ علم الانساب کی تمام کتابوں میں مل جاتا ہے۔ آپ کو آئمہ زیدیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن بقول قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا کہ آپ آئمہ آل محمد میں سے تھے۔(97) آپ بہت زیادہ فصیح تھے اور فصاحت اور بلاغت میں زید بن علی بن حسین سے مشابہہ تھے۔(98) آپ بہت زیادہ عبادت گزار تھے راہ خدا میں تصدیق کرنے والے تھے۔ صائم تھے اس قدر کے صرف عیدین کے دن روزہ نہ رکھتے تھے باقی تمام سال روزے کی حالت میں گزارتے تھے۔ آپ عالم فاضل محدث عابد تھے۔ آپ جہاں جاتے لوگوں کی ایک جماعت آپ کے ساتھ ہوتی۔ ابوالبختری وہب بن وہب سے روایت کرتا ہے: ''آپ کو اٹھارہ ماہ مدینہ میں زندان میں قید کیا گیا بحکم خلیفہ عباسی۔''(90,100)

بحارالانوار میں علامہ باقر مجلسی یوں رقم طراز ہیں کہ جعفر بن عبیداللہ کے بارے میں قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا کہتے ہیں کہ یہ آئمہ آل رسول میں ایک امام تھے۔ ابونصر بخاری کا قول ہے کہ جعفر بن عبیداللہ کہ پیرو اور شیعہ انہیں حجت سے یاد کرتے ہیں اور یہ اپنی فصاحت اور بلاغت، فضیلت اور جمال میں جناب زید بن علی بن حسین سے مشابہ تھے۔ جس طرح جناب زید جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام سے مشابہ تھے۔ یہ سادات بنی ہاشم میں فضیلت زہد و تقویٰ اور حلم و شرافت کے حامل تھے نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے تھے۔ ان کے شیعوں کا یہ نظریہ تھا کہ یہ زمین پر خدا کی حجت ہیں۔(101) سراج الانساب کے صفحہ نمبر 116 اور عمدۃ الطالب کے صفحہ 283 تا 304 پر آپ کا ذکر اس طرح موجود ہے۔

وجعفر الحجهرا از آن جهت الحجه لقب نهادند که او حج بسیار گذاردی واز ائمهٔ زیدیه است ، وبه قول القاسم الرسي ابن ابراهیم طباطبا از ائمه آل محمد است وبسیار فصیح بود ، وأبو البختری[۲] وهب بن وهب اورا حبس کرد سیزده ماه[۳]، وصائم الدهر بود وبه دو عید روزه کشادی وبس .

(۲) در دو نسخه : ابن البختری .

(۳) در عمده ص۲۳۰ : هیجده ماه .

٤۔ وأما جعفر الحجه بن عبیدالله الأعرج بن الحسین الأصغر من السجاد عليه السلام وفي ولده الامرة بالمدينة، ومنهم ملوك بلخ ونقباءها. وجعفر بن عبیدالله من أئمة الزيدية وكان له شيعة يسمونه الحجة. وكان القاسم الرسی بن ابراهیم طباطبا يقول: جعفر بن عبیدالله من أئمة آل محمد صلى الله عليه وآله وكان فصيحاً. فأعقب جعفر من رجلين: الحسن والحسين.

آپ کی اولاد میں دو بیٹے ابومحمد الحسن اور ابا عبداللہ الحسین تھے۔ بڑے بیٹے ابوالحسن کی اولاد مدینہ اور مصر وغیرہ میں موجود ہے زیادہ تر لوگ حجاز میں موجود ہیں، جبکہ چھوٹے بیٹے ابا عبداللہ الحسین کی اولاد ترمذ، بلخ، ہمدان، پارہ چنار، غزنی، ماوراالنہر، تاجکستان اور ہندوستان و پاکستان میں موجود ہے۔

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

اولاد جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

ابومحمد الحسن	ابا عبداللہ الحسین
اولاد صفحہ نمبر 40 تا 48 پر ہے	اولاد صفحہ نمبر 49 تا کتاب ہذا کے آخر تک ہے

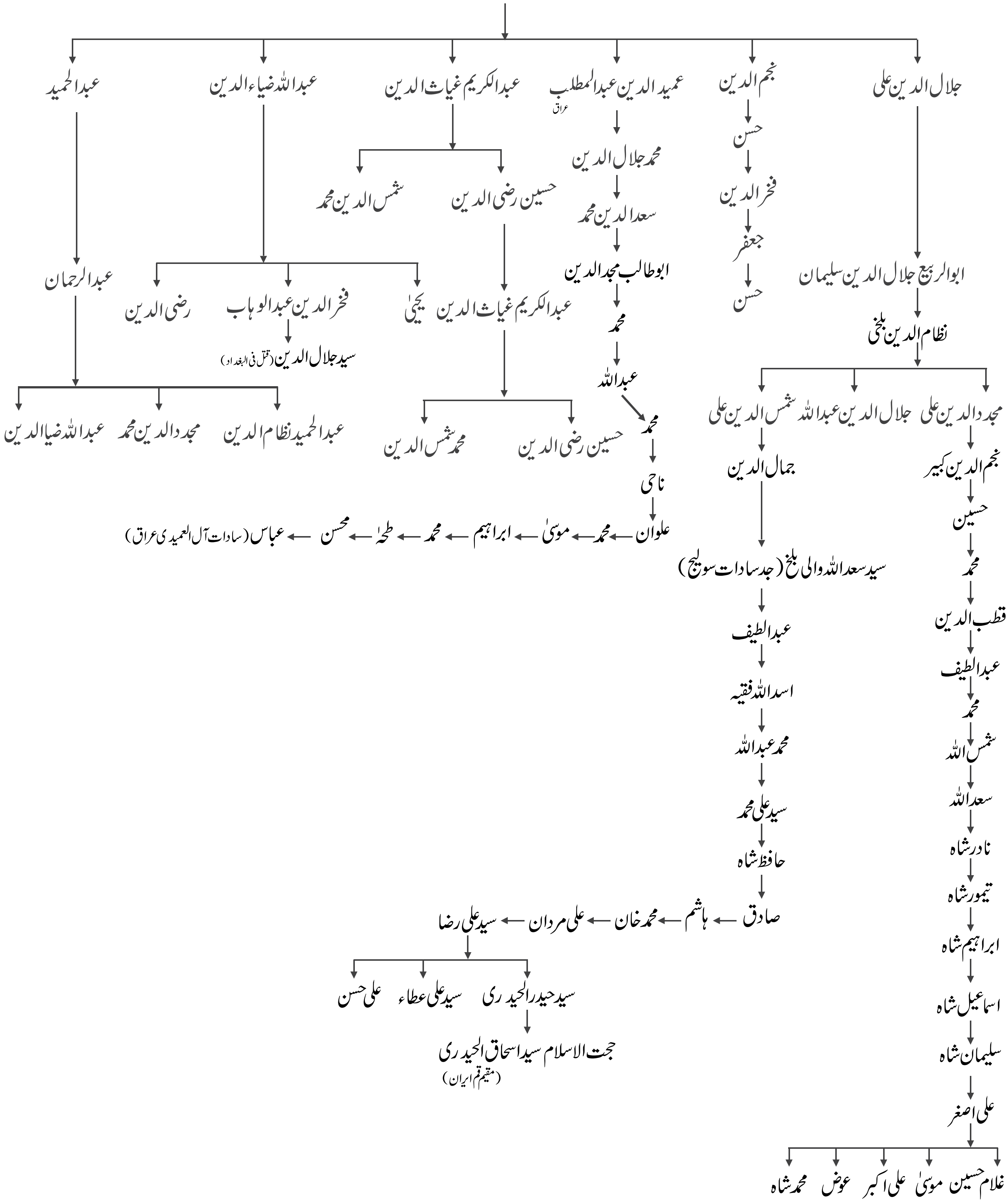
پیچھے صفحہ نمبر 39 سے

اولاد ابومحمد الحسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

- ابوالحسین سید یحیٰ نسابہ (والدہ رقیہ الصالحہ بنت یحیٰ بن سلیمان بن حسین الاصغر / اولاد ابوطالب پر سب سے پہلی کتاب لکھی) (214-277 ہجری)
  - علی (ان کی اولاد حجاز موصل اور بغداد میں ہے)
    - احمد الزائر
      - محمد العمر (المعروف باابن الزائر)
        - الحسن (علاقہ حائر)
          - ابوابراہیم محمد
            - احمد
          - ابوالحسن علی
            - حمزہ
              - علی
                - یحیٰ
                  - محمد
                    - علی
                      - محمد
                        - علی
                        - حسن
                        - (سادات بنوعکۃ)
              - ابراہیم
                - محمد
                  - علی
                    - ابوجعفر
                      - ابوالقاسم
            - فارس (بنوفارس)
            - ابوالفوارس حسن ابومنصور نقیب الحائر
              - فضائل
                - علوان
                  - علی (سادات بنی علوان)
              - ابوالعز محمد
                - برکات
                  - سالم
                    - علی الاعرج (بنوالاعرج)
                      - احمد
                        - محمد
                          - شیخ العالم النسابہ فخرالدین علی الادیب
                            - سید جمال الدین احمد
                              - ابوالطیب محمد (مسافر فی بلاد الروم)
                            - ابوالفوارس مجدالدین محمد (اولاد صفحہ نمبر 41 پر ہے)
    - فوارس
      - ناصر
        - فوارس
          - علی غیلان
        - علی الرغاوی
          - محمد
            - ابوالحسین
              - ثابت (سادات بنوثابت)
  - ابواسحاق ابراہیم
    - محمد
      - ابراہیم
  - ابوقاسم طاہر (اولاد صفحہ نمبر 42 پر ہے)
  - محمد
    - یحیٰ
    - حسن (دوران اعتکاف قتل کئے گئے)
  - ابی الحسین محمد الاکبر
  - احمد عرج
    - قاسم
  - ابوالعباس عبداللہ
    - موسیٰ
      - مسلم
        - حبیب
          - محمد
            - غیاث
              - ہلال
                - محمد
                  - یحیٰ
                    - علی
                      - محمد
          - ہانی
            - محمد
              - عیسیٰ
                - ہانی
                  - عبدالمعنم
                    - کمال (اولاد مصر میں ہے)
        - عبداللہ
          - زوہیب
            - عبدالملک
              - حسن
                - سلطان نقیب مدینہ
                  - حسن نقیب مدینہ
                    - نجم الدین علی
                      - حسن
                        - قطب الدین
                          - نجم الدین
                            - لطف اللہ
                              - اسداللہ
                                - سعیداللہ
                                  - سید حافظ
                                    - سید احمد قاضی
                                      - سید رحیم
                                        - سید جابر
                                          - سید شاہ کامل
                                            - انعام
                                              - اکبر
                                                - سیف الف
                                                  - حسین
                                                    - نبی
                                                      - ناصر
                                                        - حجۃ السلام سید محمد علی مقیم قم ایران
    - ابومحمد الحسن
      - یحیٰ
        - عبداللہ
          - حسین
            - علی
              - حسین

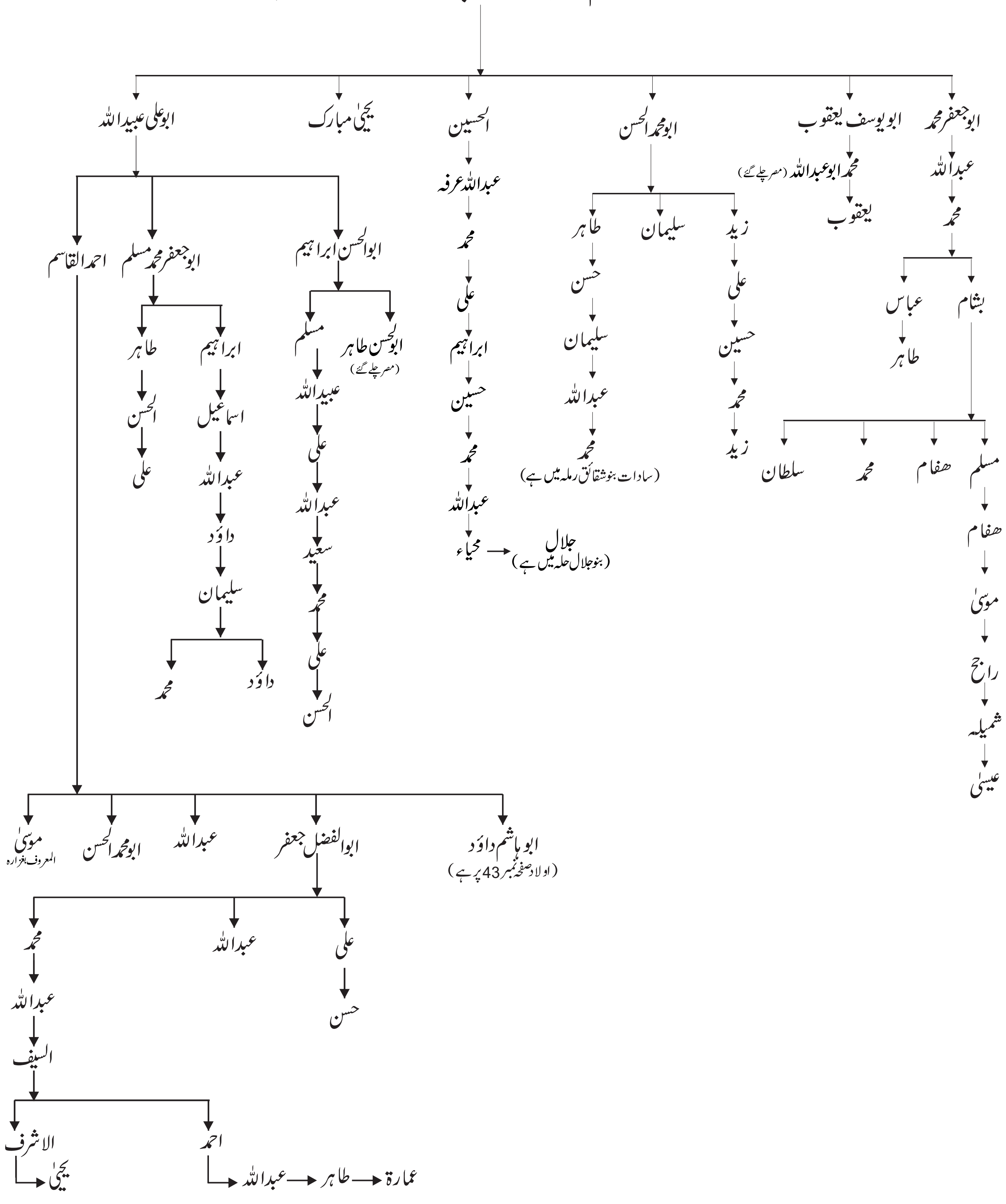
پیچھے صفحہ نمبر 40 سے

اولاد ابوالفوارس مجدالدین محمد بن فخرالدین علی بن محمد بن احمد



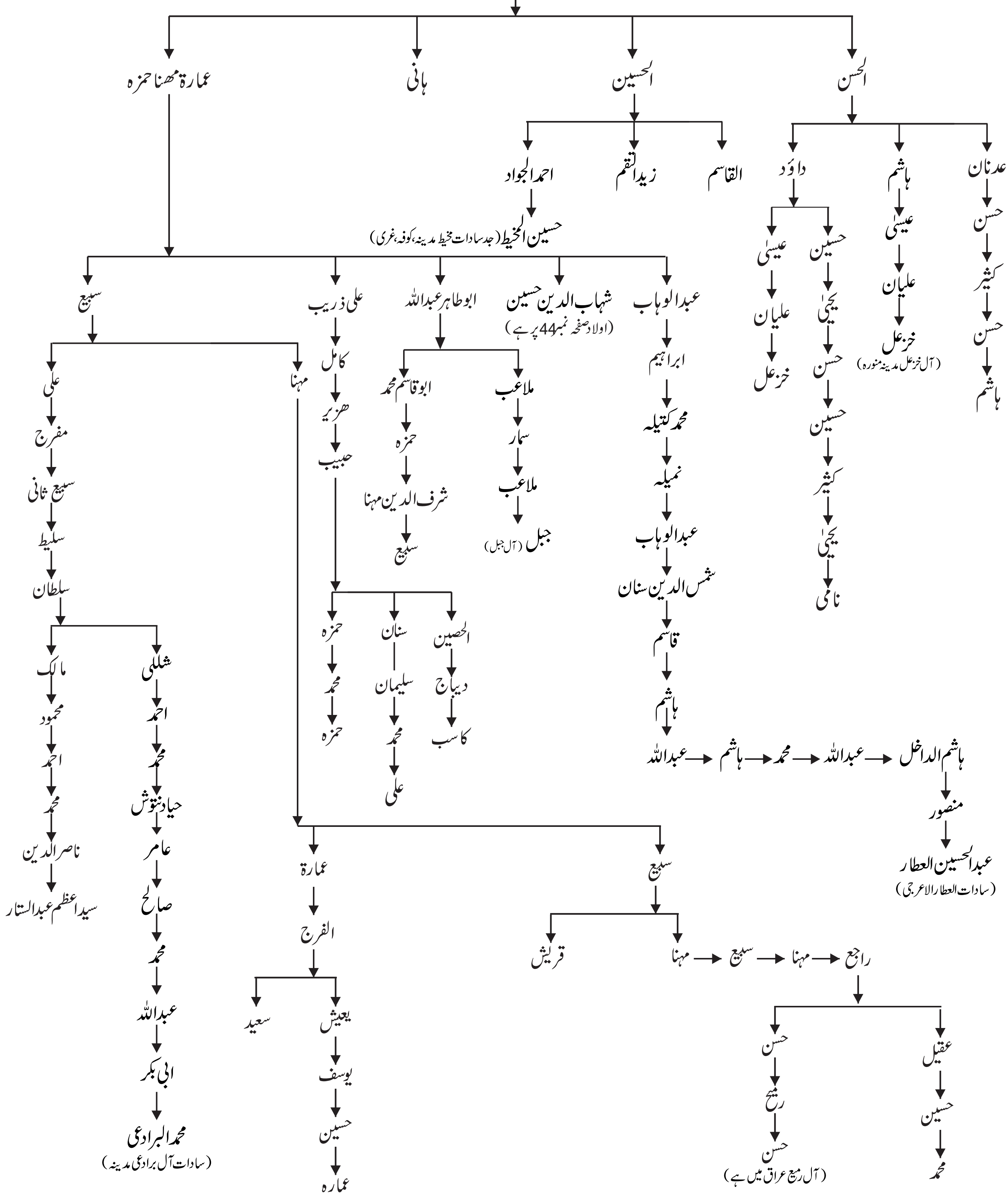
پیچھے صفحہ نمبر 40 سے

اولادابوالقاسم طاہر بن یحییٰ نسابہ بن ابومحمد الحسن بن جعفرالحجۃ



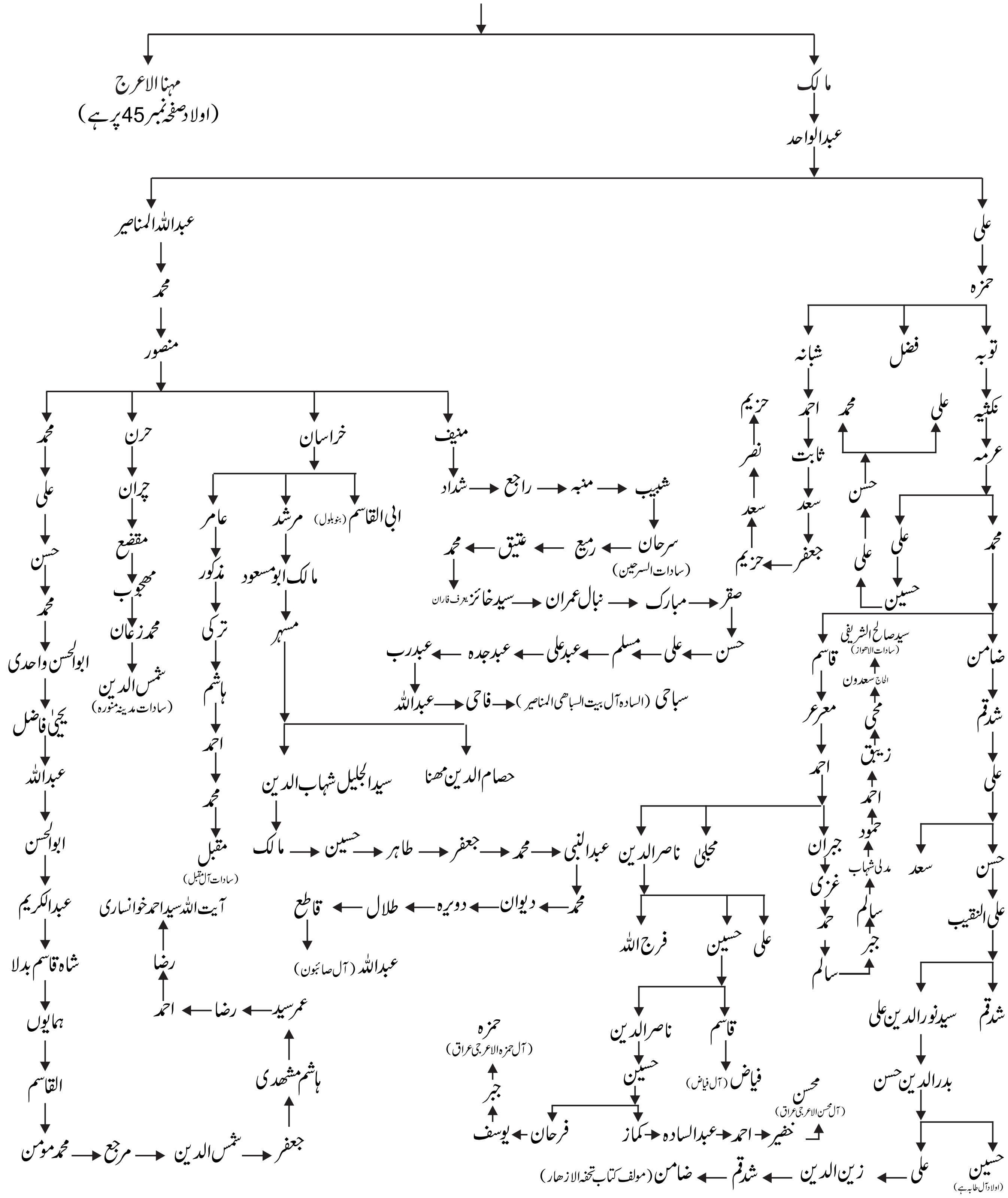
پیچھے صفحہ نمبر 42 سے

اولاد ابو ہاشم داؤد بن احمد القاسم بن ابو علی عبید اللہ بن ابو القاسم طاہر



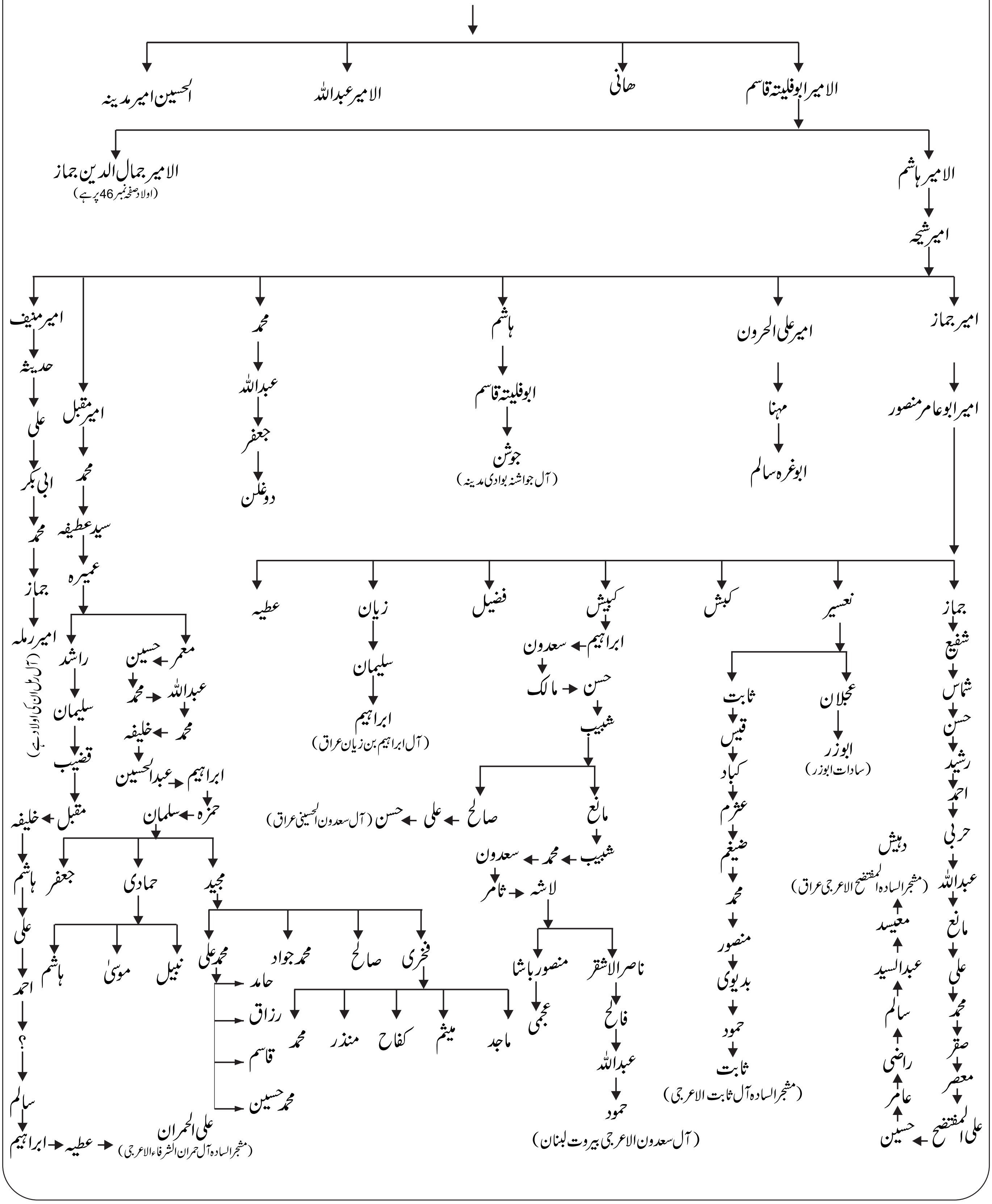
پیچھے صفحہ نمبر 43 سے

اولاد شہاب الدین حسین بن عمارہ مہنا حمزہ بن ابو ہاشم داؤد بن احمد القاسم بن ابو علی عبید اللہ بن ابو القاسم طاہر



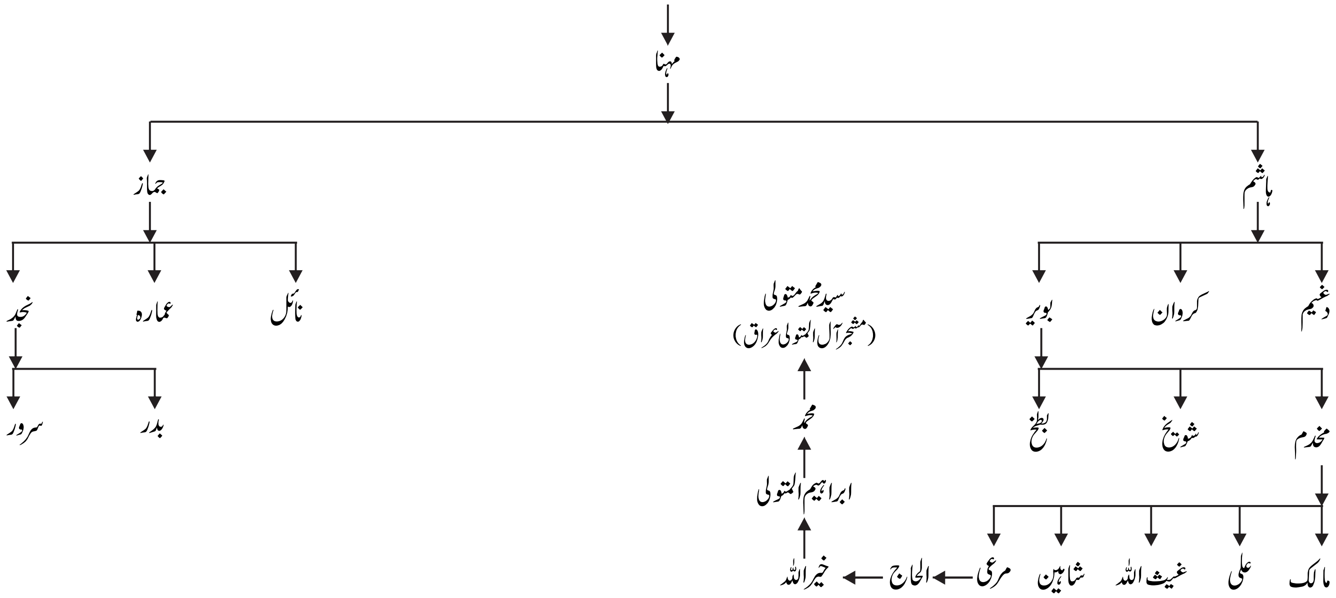
پیچھے صفحہ نمبر 44 سے

اولاد مہنا الاعرج بن شہاب الدین حسین بن ابی عمارہ حمزہ مہنا الاکبر



پیچھے صفحہ نمبر 45 سے

اولاد الامیر جمال الدین جماز بن الامیر فلیتہ قاسم بن مہنا الاعرج بن شہاب الدین حسین



آل جماز الحسینہ الاعرجیہ کے قبائل

1۔الشریف کروان بن ہاشم کی اولاد سے قبائل	آل ابونقرم۔آل البارودی۔آل ہیکل۔آل جلوی۔آل السلح۔آل القویضی۔آل زیدان۔آل مکی۔آل مزرقانی۔آل زنانتہ۔آل حسین آل میسدی۔آل سلالہ۔آل ابوزیدالدیابی۔آل بلال۔آل حمدان۔آل احمد حسن۔آل ابوشکرا۔آل عمران۔آل ابوصویری۔آل عواد آل النویقہ۔آل محمد سالم۔آل المعری۔آل حسان۔آل ابوکلیب۔آل حربی۔آل ابوسلاطین۔آل القصری۔آل محارب۔آل روح۔
2۔شریف دغیم بن ہاشم کی اولاد سے قبائل	آل حفاتہ۔آل حدید۔آل خربوطلی۔آل فراج۔آل الدرعی۔آل دقر۔آل جی۔آل ضاحی۔آل دویدار۔آل الادیب۔آل العبودی۔آل الغراب۔آل المعتوق۔آل المرعی۔آل البعیر۔آل خضر۔
3۔شریف مالک بن مخدم بن بویر کی اولاد سے قبائل	آل قاسم۔آل حمید۔آل عبد۔آل الصعیدی۔آل طبارہ۔آل ابراہیم۔آل بدوی۔آل داؤد۔آل سلطان۔آل رشوان۔آل الدحیش۔آل طالب۔آل وشاضی۔آل عودہ۔آل الھواری۔آل رفاعی۔
4۔شریف مرعی بن مخدم بن بویر کی اولاد سے قبائل	آل ابی سلیم۔آل الاقرع۔آل ابی دویل۔آل البربری۔آل نیسرہ۔آل خیان۔آل البحری۔آل زنانتہ۔آل البال۔آل مصطفیٰ۔آل قناوی۔ آل ابی الحاج۔آل حسین مصطفیٰ۔آل طقری
5۔شریف علی بن مخدم بن بویر کی اولاد سے قبائل	آل علی حسن۔آل احمد مغنم۔آل حسن عثمان۔آل حشاش۔آل حسین عویش۔آل مصطفیٰ حسن۔آل کرار۔
6۔شریف غیث اللہ بن مخدم بن بویر کی اولاد سے قبائل	آل متولی عبدالرحیم۔آل محسن۔آل ابی الکلاب۔آل الطرشہ۔آل ابوسحلی۔آل عثمان۔آل الجداوی۔آل الشیخ۔آل مہدی۔آل حلبی۔ آل شلی۔آل عمیر۔آل عدیسی۔آل سماکی۔آل دقینہ۔
7۔الشریف شاہین بن مخدم بن بویر کی اولاد سے قبائل	آل الخجری۔آل محمد حسین۔آل عبدالرحیم سید۔آل محفوظ۔آل خلیفہ۔آل کحیل۔آل خور۔آل الاحمر۔آل حافظ۔آل صقر۔آل عمارہ۔ آل طلوز۔آل زنانتہ۔آل نصار۔آل رحیم۔آل مخلوف۔آل مقلد۔آل حسین صقر۔آل جادکساب۔آل فراج۔آل الادیب۔

8۔الشریف شوبخ بن بوری کی اولاد سے قبائل۔	آل حمید۔آل ابوالنصر۔آل ابوحسنیٰ۔آل عشری۔آل بشیر۔آل ابودیاب۔آل غزالی۔آل الشاطر۔آل کاشف۔آل قرواش۔آل مفتاح۔آل شاہین۔
9۔شریف بطیخ بن بوری کی اولاد سے قبائل۔	آل القلع۔آل الشحی۔آل صقر۔آل حجازی۔آل ابویوسف۔آل عامر۔آل ابوسیف۔آل الشلخی۔آل العجل۔آل عوض۔آل حامد۔آل مقلد۔آل الھمامی۔آل سوسو
10۔شریف عمارہ بن جماز بن مہنا کی اولاد سے قبائل	آل الناظر۔آل البحری۔آل العلامی۔آل القرآن۔آل الاعرج۔آل القرافیل۔آل الشملول۔آل العماری۔آل الحرز۔آل الشطی۔آل جعری۔آل المریمی۔آل الزعیز۔آل السمھودی۔آل العبور الحصرف۔
11۔شریف نائل بن جماز ثانی بن مہنا کی اولاد سے قبائل	آل قاسم۔آل محارب۔آل مقدم۔آل ابوجودی۔آل الجوامی۔آل المہنا۔
12۔شریف بدر بن نجد بن جماز ثانی کی اولاد سے قبائل	آل جسیل۔آل جہینی۔آل حمدان۔آل عویضہ۔آل مثالی۔آل جبل۔آل حرحوش۔آل قویۃ۔آل علی موسیٰ۔آل المرابط۔آل حمد اللہ۔ آل زمر۔آل جاد اللہ۔آل نارہ۔آل عیارو۔آل ابودیاب۔آل المرعی۔آل المجعل۔آل ابوسنادہ۔آل فارس۔آل راجح۔آل طروش۔ آل عثمان احمد۔
13۔شریف سرور بن نجد بن جماز ثانی کی اولاد سے قبائل	آل کلحی۔آل الطنطاوی۔آل شعبان ناصر۔آل تمام۔آل عمارہ۔آل جمل۔آل زناتہ۔

ابوالحسین سید یحییٰ نسابہ بن ابو محمد الحسن بن جعفر الحجہ بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین کی اولاد سے مدینہ منورہ کے امراء (321-923ھ)

عہد العباسیین

1۔موسس الامارہ الحسینیہ مدینہ منورہ میں عبید اللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجہ (321-329ھ) 2۔القاسم بن عبید اللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ (329-336ھ)

عہد الفاطمین

3۔مسلم (محمد) بن عبید اللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ (336-366ھ) 4۔طاہر بن محمد (مسلم) بن عبید اللہ بن طاہر (366-381ھ) 5۔حسن بن طاہر بن محمد (مسلم) بن عبید اللہ بن طاہر (381-390ھ) 6۔داؤد بن قاسم بن عبید اللہ بن طاہر (401-401ھ) 7۔مہنا بن داؤد بن قاسم بن عبید اللہ (401-408ھ) 8۔الاخوان سلمان و حسین ابنان داؤد بن قاسم بن عبید اللہ نائب شریف المکہ ابوالفتوح (408-428ھ) 9۔حسین بن مہنا بن داؤد بن قاسم (428-469ھ) 10۔(مخیط) حسین بن احمد الجواد بن حسین بن داؤد بن قاسم (469-469ھ) 11۔مالک بن حسین بن مہنا بن داؤد بن قاسم (469-496ھ) 12۔ ابومنصور بن عمار بن سبیع بن مہنا (496-497ھ)

13۔حسین بن مہنا بن حسین بن مہنا بن داؤد (حتیٰ عام 558ھ)

عہد ایوبیین

14۔القاسم بن مہنا بن حسین بن مہنا بن داؤد (558-583ھ) 15۔جماز بن قاسم بن مہنا بن حسین (583ھ) 16۔سالم بن قاسم بن مہنا بن حسین (583-612ھ) 17۔قاسم بن جماز بن قاسم بن مہنا (612-624ھ) 18۔شیحہ بن ہاشم بن قاسم بن مہنا (624-647ھ) 19۔عمیر بن قاسم بن جماز بن قاسم (647ھ)

عہد الممالیک

20۔عیسیٰ بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم (647-649ھ)

21۔منیف بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم (649-659ھ) 22۔جماز بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم (659-700ھ) 23۔منصور بن جماز بن شیحہ بن ہاشم (700-725ھ)

24۔کبش بن منصور بن جماز بن شیحہ (728-736ھ) 25۔ودی بن جماز بن شیحہ (736-743ھ) 26۔طفیل بن منصور بن جماز بن شیحہ (743-750ھ)

27۔ہمیان بنت مبارک بن مقبل بن جماز (750-750ھ) 28۔سعد بن ثابت بن جماز بن شیحہ (750-752ھ) 29۔فضل بن قاسم بن جماز بن شیحہ (752-754ھ)

30۔مانع بن علی بن مسعود بن جماز (754-759ھ) 31۔جماز بن منصور بن جماز بن شیحہ (759-759ھ) 32۔عطیہ بن منصور بن جماز (760-773ھ)

33۔ہبۃ بن جماز بن منصور بن جماز (773-783ھ) 34۔عطیہ بن منصور بن جماز (783-783ھ) 35۔جماز بن ہبۃ بن جماز (783-785ھ) 36۔محمد بن عطیہ بن منصور (785-789ھ) 37۔جماز بن ہبۃ بن جماز (789-798ھ) 38۔ثابت بن نعیر بن منصور (798-805ھ) 39۔جماز بن ہبۃ بن جماز (805-811ھ)

40۔ثابت بن نعیر بن منصور (811-811ھ) 41۔عجلان بن نعیر بن منصور (811-816ھ) 42۔غریر بن ہیازع بن ثقبہ (816-514ھ) 43۔عجلان بن نعیر بن منصور (824-829ھ) 44۔ثابت بن نعیر بن ہبۃ بن جماز (829-829ھ) 45۔خشرم بن دوغان بن ہبۃ بن جماز (829-831ھ) 46۔مانع بن علی بن عطیہ بن منصور (831-839ھ) 47۔امیان بن علی بن عطیہ بن منصور (839-842ھ) 48۔سلیمان بن غریر بن ہیازع بن ہبۃ (842-846ھ) 49۔موسیٰ بن کبش بن ہبۃ (846-847ھ) 50۔ضیغم بن خشرم بن نجاد بن ثابت (848-850ھ) 51۔عمیان بن مانع بن علی (850-855ھ) 52۔زبیری بن قیس بن ثابت (855-865ھ) 53۔زہیر بن سلیمان بن ہبۃ بن جماز (865-869ھ) 54۔ضیغم بن خشرم بن نجاد بن ثابت (869-869ھ) 55۔زہیر بن ہبۃ بن جماز بن منصور (869-870ھ) 56۔ضیغم بن خشرم بن نجاد (870-870ھ) 57۔زہیر بن سلیمان بن ہبۃ بن جماز (870-874) 58۔ضیغم بن خشرم بن نجاد (874-883ھ)

59۔فسیطل بن زہیر بن ہبۃ بن جماز (883-887ھ) 60۔زبیری بن قیس بن ثابت بن نعیر (887-888ھ) 61۔حسن بن زبیری بن قیس بن ثابت (888-901ھ)

62۔فارس بن شامان بن زہیر بن سلیمان (901۔903ھ) 63۔ثابت بن ضیغم بن خشرم بن نجاد (903۔906ھ) 64۔مانع بن زبیری بن قیس (906۔910ھ)
65۔فارس بن شامان بن زہیر بن سلیمان (910۔915ھ) 66۔مانع بن زبیری بن قیس (916۔919ھ) 67۔ثابت بن ضیغم بن خشرم بن نجاد (919۔923ھ)

کتاب الباحث فایز بن موسیٰ البدرانی الحربی میں سادات حسینیہ مدینہ منورہ کا 960 ہجری اور 1187ھ تک بھی امارت کا ذکر ملتا ہے۔ جو کہ نعیر بن منصور بن جماز اور زبیری بن قیس الجمازی کی اولاد میں رہی ہے تاہم پھر بھی ان چند امراء کے نام یہ ہیں۔ 68۔منصور بن ضیغم بن خشرم 976ھ۔ 69۔شریف میزان بن علی بن محمد بن حسن بن زبیری 997ھ 70۔شریف راجح بن میزان بن علی بن محمد بن حسن 1040ھ۔ 71۔شریف میزان بن علی بن محمد بن حسن بن زبیری 1042ھ۔ 72۔شریف مانع بن حسین بن حبشی بن جرائیل بن مانع بن زبیری 1062ھ۔ 73۔شریف نافع بن راجح بن میزان بن علی 1092ھ۔ 74۔شریف صلاح بن نافع بن راجح بن میزان 1124ھ۔

تذکرہ اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

نام حسین کنیت اباعبداللہ والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسن بن حسین الاصغر تھیں۔تقریباً انساب کی تمام کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے۔آل ابوطالب پر پہلی کتاب لکھنے والے ابوالحسین سید یحییٰ نسابہ آپ کے سگے بھتیجے تھے۔عالم فاضل اور محدث تھے۔آپ جہاں جاتے لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوجاتے۔آپ کے عقیدت مند زیادہ تر ابواء اور عریض میں تھے۔آپ اپنی زندگی میں پانچ مرتبہ کربلا گئے واقع کربلا یعنی غم حسین پر کثرت سے گریہ کرتے تھے۔آپ کو اباعبداللہ الحسین اس لیے بھی کہتے ہیں کہ آپ خلق وخو میں امام حسین علیہ السلام کے مشابہ تھے۔صاحب المجدی فی الانساب الطالبین نے صفحہ نمبر 406 پر آپ کا ذکر کیا آپ بہت زیادہ سخی تھے۔جو کچھ پاس ہوتا راہ خدا میں دے دیتے آپ کی ولادت 178 ہجری جب کہ وفات 226 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کی عمر مبارک 48 برس تھی۔(94) المراثی نے آپ سے ملاقات کی تھی اور آپ کی وفات پرغم کے اظہار میں اشعار بھی کہے تھے۔آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا **ابومحمد حسن الامیر** تھے۔کتاب العمدہ کے صفحہ 283 تا 304 آپ کا ذکر ملتا ہے۔

حسین بن جعفر الحجۃ فدخل بلخ اواعقابھا (حوالہ عمدہ الطالب صفحہ 201 چاپ جدید صفحہ 403)

حسین بن جعفر الحجۃ کے پیچھے ایک فرزند ابومحمد حسن الامیر تھے۔حسن کی والدہ زبیریہ تھیں۔(حوالہ کتاب شجرہ المبارکہ چھاپ قم صفحہ 166)

ابوعلی عبیداللہ، محمد ابوالعباس، ابواحمد عبداللہ وحسن انتقل من سمرقند الی بلخ (حوالہ کتاب الفخری فی النساب الطالبین از حسن بن احمد المروزی الازورقانی صفحہ نمبر 62)

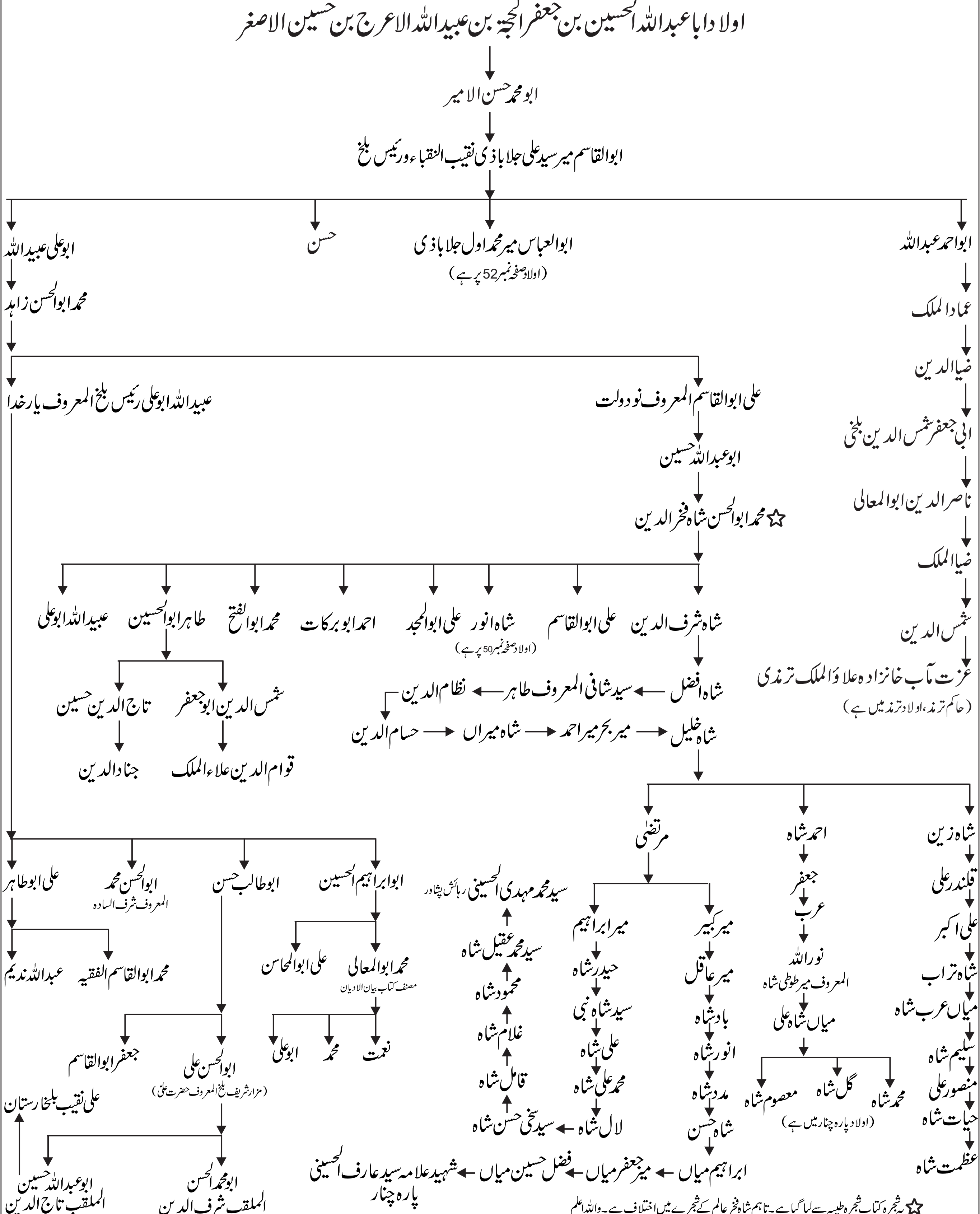
تذکرہ ابومحمد حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

آپ کا نام حسن کنیت **ابومحمد** اور لقب الامیر تھا۔آپ کی والدہ زبیریہ تھیں۔آپ کی ولادت 194 ہجری بمقام مدینہ منورہ میں ہوئی۔کتاب المجدی میں عمری نے صفحہ نمبر 406 پر جبکہ عمدۃ الطالب میں سید جمال الدین نے صفحہ 283 تا 304 پر آپ کا ذکر کیا ہے۔آپ کی قبر بلخ میں ہے۔آپ شاہ عبدالعظیم حسنی کے ہم عصر تھے معتصم عباسی کی وفات کے بعد متوکل عباسی تخت نشین ہوا تو اس نے آتے ہی سادات بنی فاطمہ کو تنگ کرنا شروع کردیا۔تب آپ کو مدینہ چھوڑنا پڑا اور امام علی النقی علیہ السلام کہ ہدایت پر مدینہ سے نکلے کربلا 236 ہجری کو منہدم ہوئی بحکم متوکل عباسی جبکہ آپ نے ایک سال قبل 235 ہجری کو مدینہ چھوڑا۔ بقول سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی در کتاب سراج الانساب صفحہ نمبر 142 لکھتے ہیں کہ آپ نے متوکل کے زمانہ حکومت میں سن 235 ہجری کو مدینہ چھوڑا اور سمرقند چلے گئے۔اور وہاں سے 241 ہجری کو بلخ آمد ہوئی آپ 251 ہجری کو بلخ میں وفات پاگئے۔آپ بہت بڑی شان والے تھے آپ کی اولاد میں ایک بیٹا ابوالقاسم میر سید علی جلا آبادی تھے۔سراج الانساب میں آپ کا ذکر اس طرح ملتا ہے۔ ونسل أبوعبدالله الحسين از پسرش حسن الامير ، ودر زمان خلافت متوكل
عباسي در شهور سنة خمس وثلاثين ومائتين به سمرقند رفت ، ودر سنة احدى
وأربعين ومائتين به بلخ آمد ، به غايت عالى شأن بودند . وسادات عظام عالى
مقدار ترشير از نسل اويند .

تذکرہ ابوالقاسم میر سید علی الجلا آبادی بن حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ

آپ کا نام علی کنیت ابوالقاسم والدہ سیدہ خدیجہ الکبری بنت سید علی المرعش تھیں۔ پیدائش کے سن میں اختلاف ہے تاہم وفات بلخ محلّہ جلا آباد میں ہوئی۔کتاب اساس الانساب الناس کے صفحہ 296 پر آپ کا ذکر سید جعفر الاعرجی نے کیا ہے۔آپ کی اولاد بلخ، ترمذ، غزنی، ھمدان اور پاک وہند میں موجود ہے۔

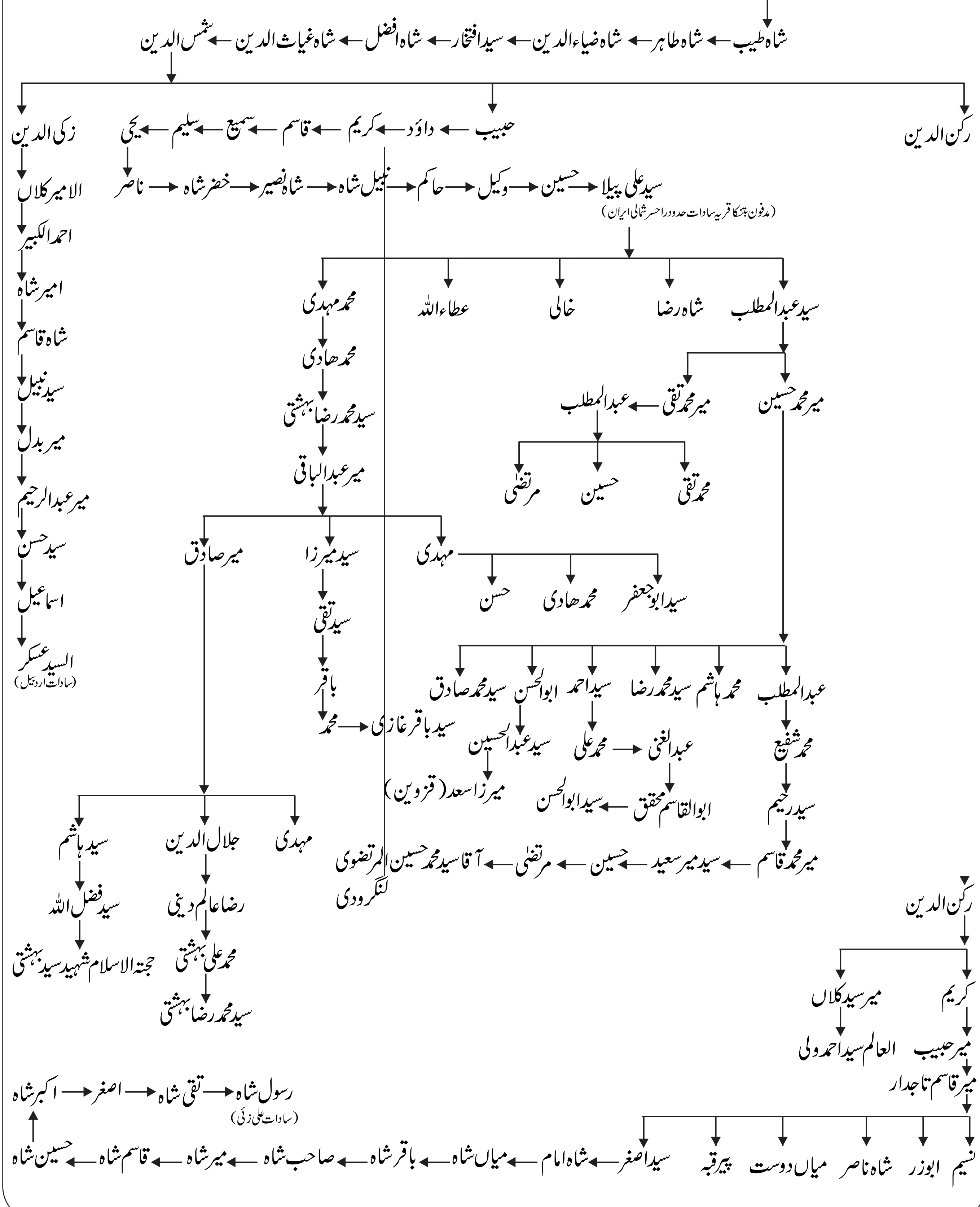
پیچھے صفحہ نمبر 39 سے



☆ یہ شجرہ کتاب شجرہ طیبہ سے لیا گیا ہے۔ تاہم شاہ فخر عالم کے شجرے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

پچھلے صفحہ نمبر 49 سے

اولاد سید شاہ انور بن ابوالحسن شاہ فخرالدین بن ابوعبداللہ حسین بن علی ابوالقاسم



مختصر تذکرہ اجداد میر سید علی ھمدانی المعروف علی ثانی شاہ ھمدان

تذکرہ میر سید محمد اول جلاآبادی بن ابوالقاسم میر سید علی الجلاآبادی بن علی حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ

آپ کا نام محمد کنیت ابوالعباس، والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت سید ابوالقاسم طاہر تھیں۔ آپ اپنے والد کے وصی تھے۔ ثمرقند بخارہ اور بلخ، بدخشان میں آپ کے عقیدت مند کثرت سے موجود تھے۔ الاساس الانساب الناس میں سید جعفر الاعرجی نے آپ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ صفحہ نمبر 503 اور حاشیہ نمبر 828 میں کیا ہے۔ آپ کی پیدائش بلخ محلّہ جلاآباد میں ہوئی اور وفات بھی وہیں پائی۔ آپ کی اولاد کتاب ہذا کے آخر تک چلے گی۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ سید احمد بلخی، محمد اور عبداللہ بلخی الجلاآبادی۔

تذکرہ میر سید عبداللہ بلخی الجلاآبادی بن میر سید محمد اول جلاآبادی بن ابوالقاسم میر سید علی الجلاآبادی بن علی حسن الامیر

آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ صفیہ بنت عبید اللہ بلخی، پیدائش بلخ اور وفات بھی بلخ ہے۔ آپ کی اولاد میں ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلاآبادی ہیں۔

تذکرہ ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلاآبادی بن میر سید عبداللہ بلخی الجلاآبادی بن میر سید محمد اول جلاآبادی

آپ کا نام جعفر، کنیت ابوالکامل، والدہ سیدہ شہربانو بنت سید ابوالحسن محمد زاہد بلخی۔ مولد و مدفن محلّہ جلاآباد، بلخ۔ اولاد میں سید زاہد ثانی اور سید محمد محبّ اللہ بلخی ہیں۔

تذکرہ سید محمد محبّ اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلاآبادی بن میر سید عبداللہ بلخی الجلاآبادی

آپ کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب محبّ اللہ ہے۔ آپ کا یہ لقب بہت مشہور ہوا۔ حتیٰ کہ کئی شجروں میں محبّ اللہ ہی لکھا ہے اور کئی شجروں میں محمد۔ آپ کی والدہ سعیدہ بنت سید محمد الاعرجی تھیں۔ مولد و مدفن محلّہ جلاآباد، بلخ۔ اولاد میں عبداللہ، عزیز، یوسف اور سید محمد شرف الدین ہیں۔

تذکرہ سید محمد شرف الدین بن سید محمد محبّ اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلاآبادی

آپ کا نام محمد، لقب شرف الدین اور کنیت ابو یوسف تھی۔ آپ کا بھی لقب اصل نام سے زیادہ مشہور ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ رملہ بنت سید عبداللہ ثانی تھیں۔ آپ کا مولد بلخ اور مدفن ہمدان ہے۔ آپ ہی سادات حسینیہ الاعرجیہ میں سے سب سے اول بلخ سے ہمدان ہجرت کرآئے اس وقت ہمدان پر عہد سلجوقیہ کے حکمران غیاث الدین محمد اول تاپر (1105 تا 1118 سن عیسوی) کی حکومت تھی۔ جو پانچویں صدی ہجری کا پہلا یا دوسرا عشرہ بنتا ہے۔ اولاد میں ایک بیٹا میر سید یوسف الحسینی ہے۔

تذکرہ میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین بن سید محمد محبّ اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلاآبادی

آپ کا نام یوسف، کنیت ابوالحسین، والدہ سیدہ حدیثہ خاتون بنت سید ناصر الدین غضارتی تھیں۔ مولد و مدفن ہمدان۔ اولاد میں عبداللہ، سالم، حسین اور میر سید علی الاکبر الوندی ہیں۔

تذکرہ میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین بن سید محمد محبّ اللہ بلخی

آپ کا نام علی الاکبر، کنیت ابومحمد، والدہ اسماء بنت مالک الدین غزنوی۔ آپ سیلانی طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ کوہ الوند پر گزرا۔ آپ اولیائے کرام کی اہل حق جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ غالباً آپ عین القضاۃ ہمدانی کے ہم عصر تھے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ آپ کا مدفن کوہ الوند کے دامن میں عباس آباد میں کہیں ہے۔ آپ کی اولاد میں میر سید احمد الوندی اور میر سید محمد الباقر الحسینی ہیں۔

تذکرہ میر سید محمد الباقر الحسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین

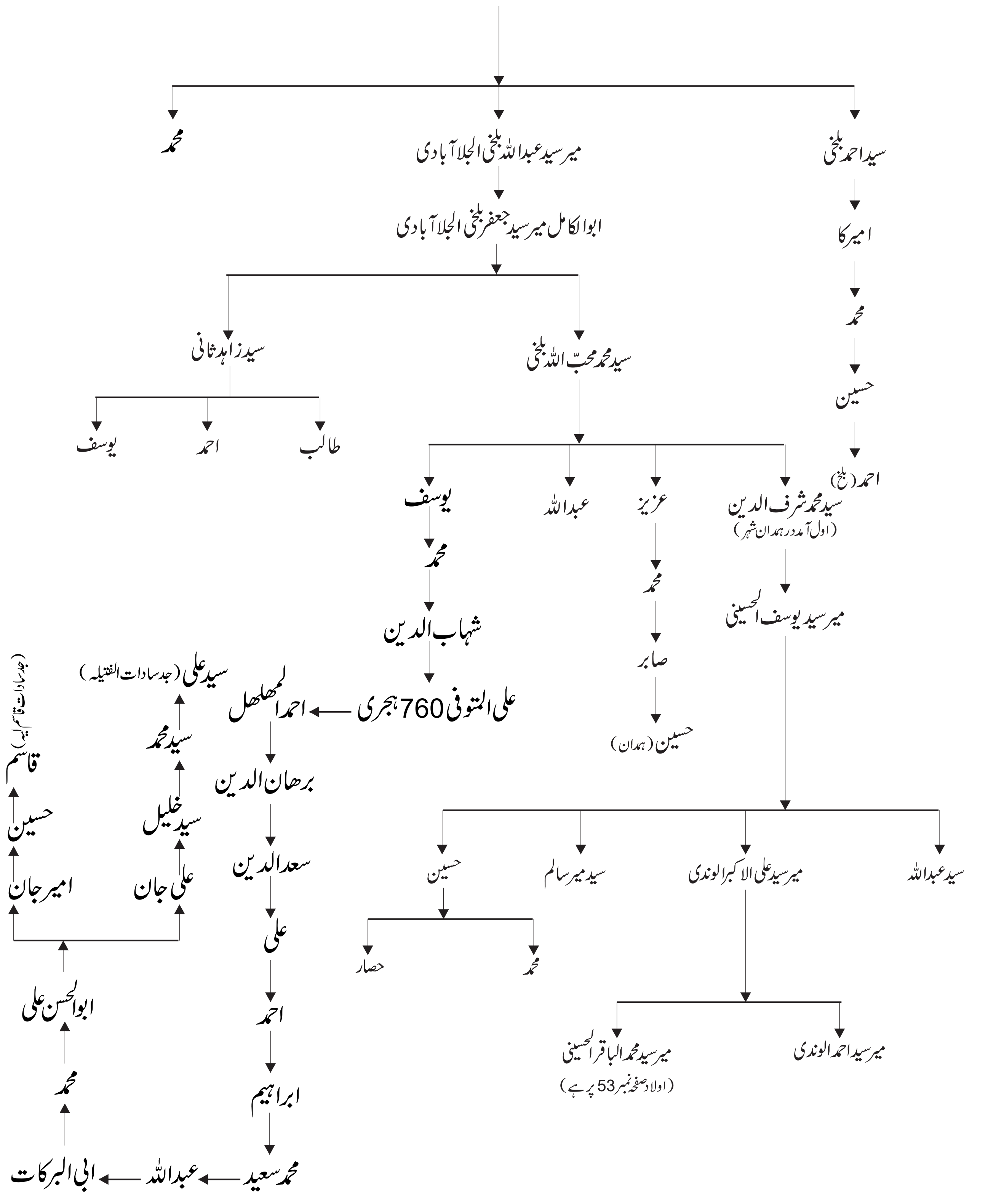
آپ کا نام محمد الباقر، کنیت ابوالحسن، والدہ سیدہ طاہرہ بنت سید عبدالمطلب نیشاپوری تھیں۔ مولد ہمدان اور مدفن گنبد علویان کے نزدیک باغ علی میں ہے۔ آپ گنبد علویان میں بہت عبادت کرتے تھے۔ یہ عمارت سلاطین سلجوقیا نے آپ کے خاندان کے اعزاز میں بنوائی تھی۔ آپ کی اولاد میں سید حسن الحسینی، یوسف اور میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش۔

تذکرہ میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش بن میر سید محمد الباقر الحسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی

آپ کا نام شہاب الدین، کنیت ابوالقاسم، اور خاندانی طور پر سیاہ بزاش مشہور تھے۔ آپ کی والدہ سیدہ رقیہ بنت سید امیر الدین عقیقی الحسینی آف رے (تہران) تھیں۔ آپ کا ذکر سید جعفر الاعرجی صاحب اساس الانساب الناس میں صفحہ نمبر 507 اور حاشیہ نمبر 841 پر کیا ہے۔ آپ ایلخانی زمانہ میں ہمدان کے افسر اعلیٰ تھے۔ (103) سید شہاب الدین ہمدانی علوی کے خاندان کو اگر حکومت ملی ہوئی بھی تو وہ 620 تا 720 ہجری کے درمیان ہوسکتی ہے۔ (104) ان کا خاندان 500 ہجری سے دولت مندار کان میں شمار ہوتا ہے۔ (105) آپ کی اولاد میں ایک بیٹا قاسم بچپن میں فوت ہوگیا جبکہ دوسرا بیٹا میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان ہیں۔

پیچھے صفحہ نمبر 49 سے

اولاد میر سید محمد اول جلاآبادی بن ابوالقاسم میر سید علی جلاآبادی بن ابومحمد حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ



پیچھے صفحہ نمبر 52 سے

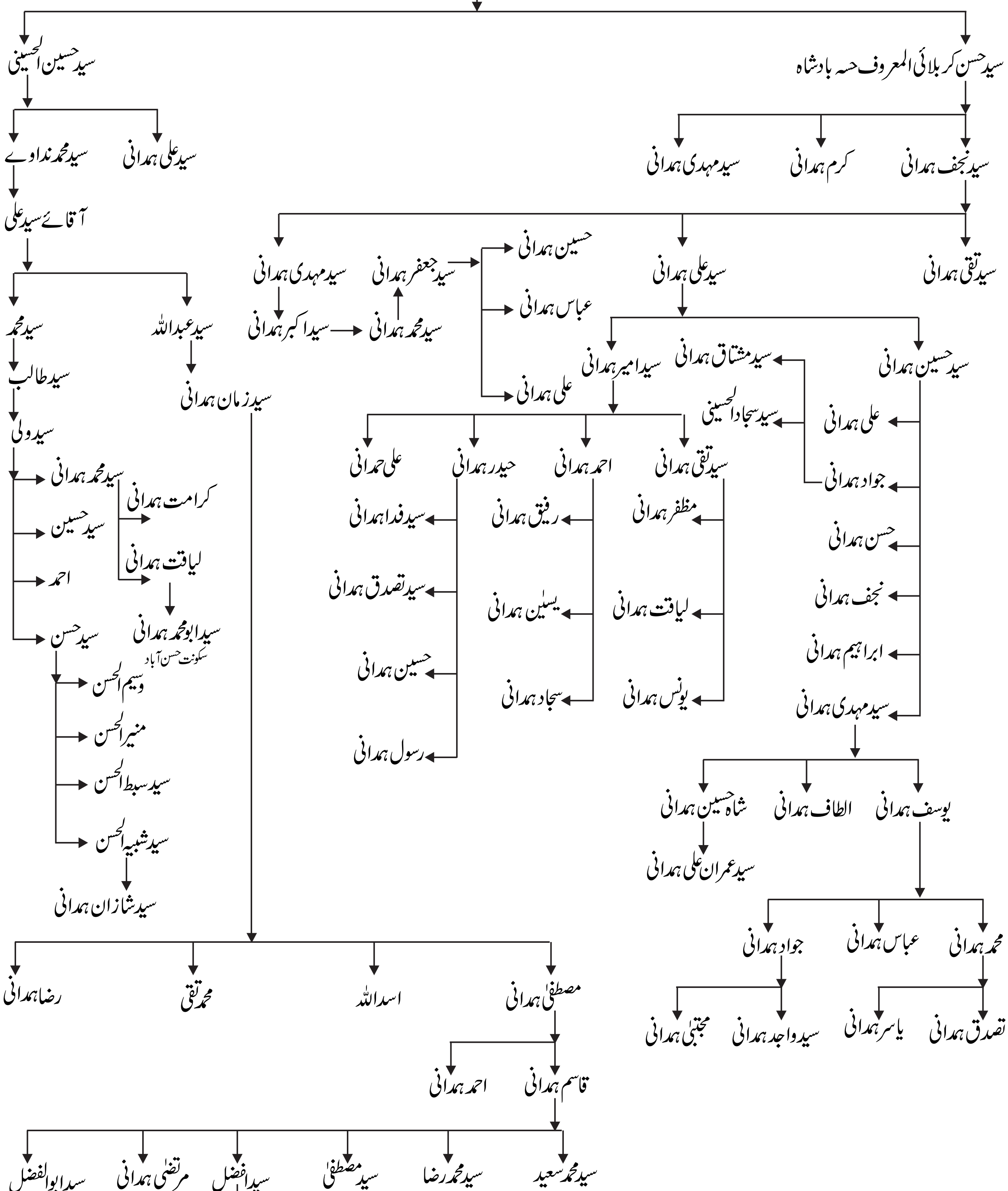
اولاد میر سید محمد الباقر الحسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین

- سید حسن الحسینی
  - سید تاج الدین ہمدانی (مزار محلہ شہام پورہ سری نگر، کشمیر)
    - سید حیدر ہمدانی
    - سید حسن بہادر (رستم ہند) ← سید کمال الدین ← سید جمال الدین ← سید نعمت اللہ
      - سید شمس الدین
        - سید غیاث الدین
        - سید علی ہمدانی
          - سید محمد ہمدانی
            - سید یوسف ہمدانی
              - سید احمد ہمدانی (اولاد صفحہ نمبر 54 پر ہے)
      - سید احمد ہمدانی
        - حسن ہمدانی
          - میر سید علی یحییٰ
            - سید محمد ہمدانی
              - میر سید علی
                - میر سید صالح
                  - میر سید عطاء اللہ
                    - محمد علی شاہ
                    - امانی شاہ (اولاد صفحہ نمبر 58 پر ہے)
                    - علی اکبر شاہ (اولاد صفحہ نمبر 59 پر ہے)
                  - میر سید عارف (اولاد صفحہ نمبر 63 پر ہے)
                  - میر سید ابوالبقاء
                    - میر سید محمد حنیف (اولاد صفحہ نمبر 70 پر ہے)
              - سید احمد ہمدانی
                - سید داؤد (اولاد صفحہ نمبر 55 پر ہے)
                - سید یوسف (اولاد صفحہ نمبر 56 پر ہے)
              - سید ماہ روشن
      - سید جعفر ہمدانی
  - میر سید حسین سمنانی (مزار کولہ گام کشمیر)
    - سید حسن سمنانی (مزار کولگام، کشمیر)
- میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش
  - **قطب الاقطاب میر سید علی ہمدانی المعروف علی ثانی شاہ ہمدان**

    (اولاد صفحہ نمبر 85 سے کتاب ہذا کے آخر تک موجود ہے) (106, 107)
- سید یوسف العلوی الحسینی
  - سید خلیل
    - سید میر قاسم
      - سید میر ابراہیم
        - سید میر افضل
          - سید میر حسین
            - سید احمد
              - سید علی
                - سید محمد
                  - سید حسین
                    - سید محمود
                      - سید محمد باقر
                        - سید محمد عاقل
                          - سید ہدایت اللہ
                            - سید عبداللہ
                              - سید عصمت اللہ
                                - سید قدرت اللہ
                                  - سید محمد افضل
                                    - کرم شاہ
                                      - سید احمد شاہ ہمدانی (دفن مجھوئی گڑی دوپٹہ آزاد کشمیر) (اولاد صفحہ نمبر 71 پر ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

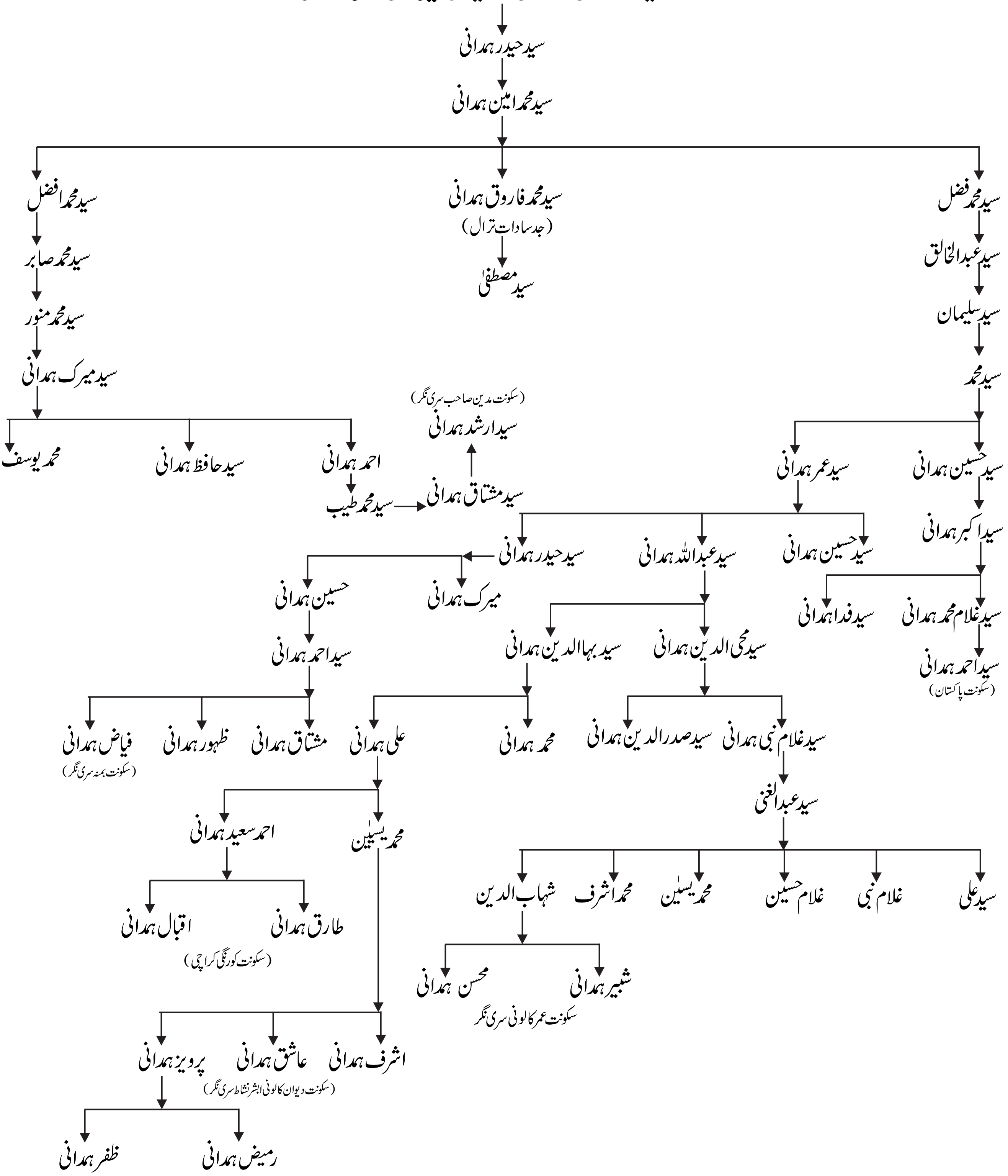
اولادسید احمد ہمدانی بن سید یوسف ہمدانی بن سید محمد ہمدانی بن علی ہمدانی



کشمیر (سادات ہمدانیہ خانقاہ سوختہ نوا کدل سری نگر مقبوضہ کشمیر)

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

اولاد سید داؤد بن احمد بن محمد سید علی یحییٰ بن حسن ہمدانی



پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

اولاد سید یوسف احمد بن محمد بن سید علی یحییٰ بن سید حسن ہمدانی

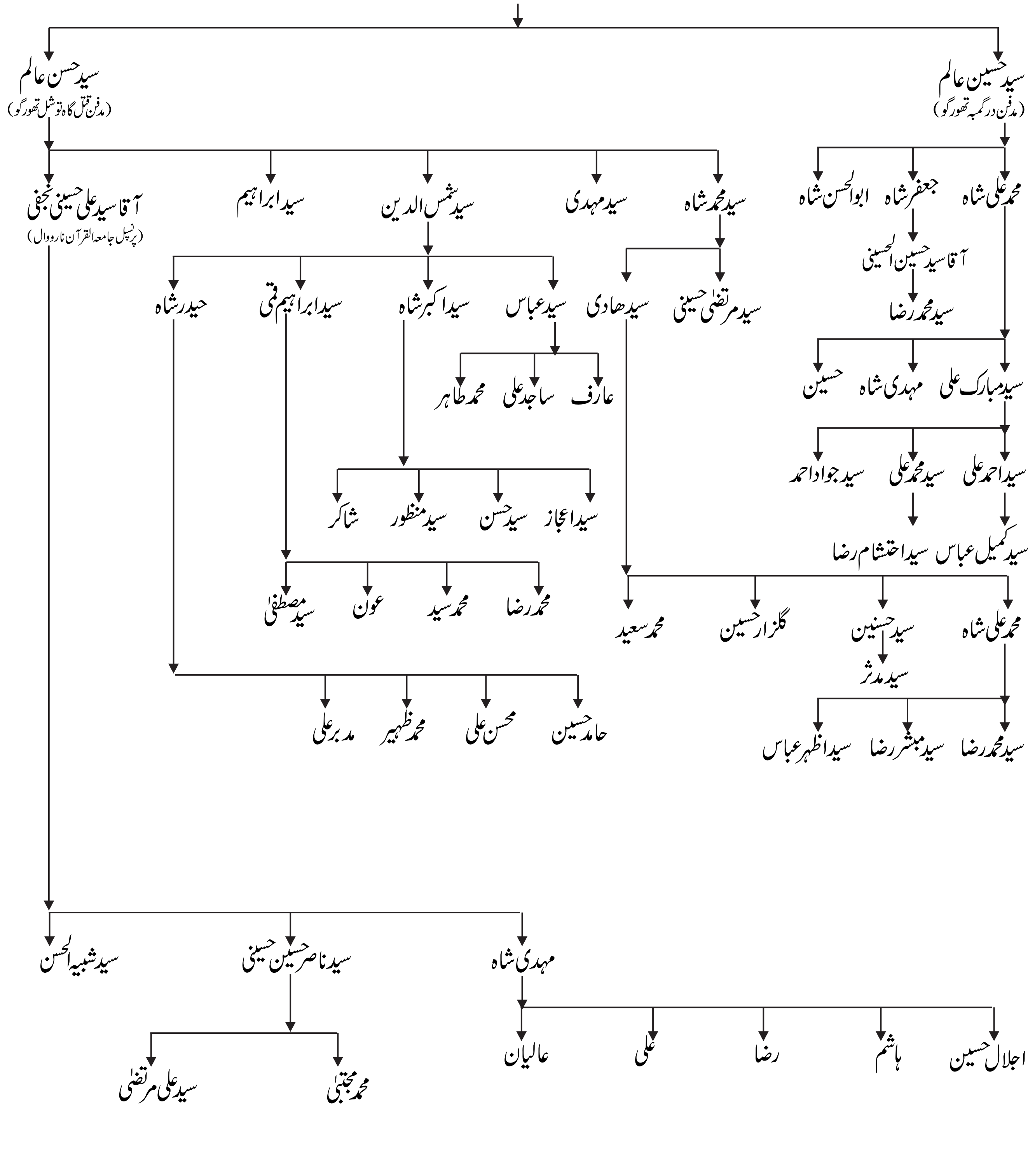
سید ابراہیم ← مراد ← یوسف ← صادق

- سید جعفر ← سید باقر ← سید اعظم ← اکبر ← ابراہیم ← یوسف ← ولی ← کاظم ← ہادی ← قاسم ← فضل علی ← صفدر ← سید ثانی حسین ← سید رضا ← سید نقی شاہ (مقبرہ در گمبہ سکردو بلتستان)
  - سید نجف شاہ حسینی
    - سید حسین شاہ
      - سید محمد شاہ
        - سید مصطفیٰ شاہ
          - سید صادق شاہ
            - منیر
            - علی
            - محمد
            - مصطفیٰ
          - محمد شاہ
            - احمد علی شاہ
            - عباس
            - زاہد حسین
            - عابد
      - سید احمد شاہ
        - حسن شاہ
        - جعفر شاہ
          - علی شاہ
            - احمد علی شاہ
            - محمد علی شاہ
            - ممتاز شاہ
            - عابد حسین شاہ
            - نجم الحسن
            - ناصر حسین
            - سید یسٰین (سادات حسینی گمبہ سکردو بلتستان)
    - سید نقی شاہ
    - سید رضا شاہ
      - سید مصطفیٰ شاہ
        - سید محمد شاہ
    - حسن شاہ
      - محسن شاہ
      - نجف شاہ
        - احمد شاہ
        - محمد شاہ
        - اکبر شاہ
        - شمس الدین
        - علی شاہ
        - محسن شاہ
        - حسن شاہ
      - کاظم شاہ
        - امیر شاہ
        - محمد شاہ
  - سید تقی شاہ
    - علی شاہ
    - قاسم شاہ
      - علی شاہ
        - تقی شاہ
          - علی شاہ
          - محمد ہادی
      - حسین شاہ
        - امیر شاہ
        - عبداللہ شاہ
          - مہدی شاہ
          - ذاکر حسین
          - مصطفیٰ
          - مرتضیٰ
  - سید اکبر شاہ حسینی
    - سید امیر شاہ عالم فاضل (مدفن سکیل فورحوتو سکردو بلتستان)
      - محمد شاہ
        - عباس شاہ
        - فضل شاہ
          - مختیار حسین شاہ
      - محمد شاہ
      - حکیم صادق شاہ
        - آغا حسن نجفی
        - حکیم سید احمد
        - سید ہادی
        - سید سرور
      - یوسف شاہ
- سید محمد حسینی ← سید محمد ← سید عبدالنبی ← سید رضا ← سید علی ← سید محمد (اولاد صفحہ نمبر 57 پر ہے)

(نوٹ سادات ہمدانیہ بلتستان کی پشتیں زیادہ نظر آتی ہیں جو کہ شجرہ کی نقل کرنے میں غلطی لگتی ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 56 سے

اولاد سید محمد بن سید علی بن سید رضا بن سید عبدالنبی

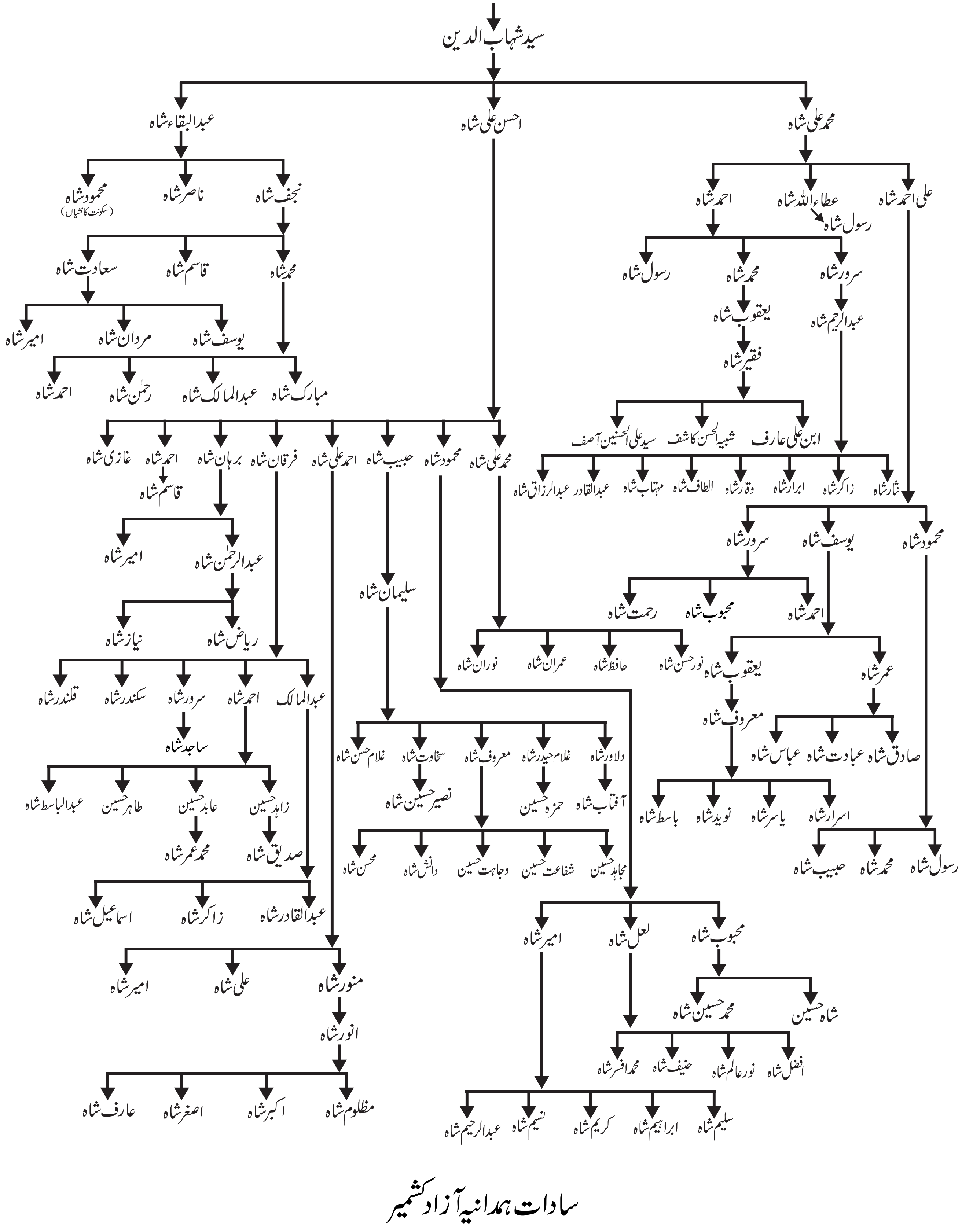


سادات حسینیہ تھورگو بلتستان

(ان سادات کے شجرے میں غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ شجرے کی پشتیں زیادہ ہیں واللہ اعلم)

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

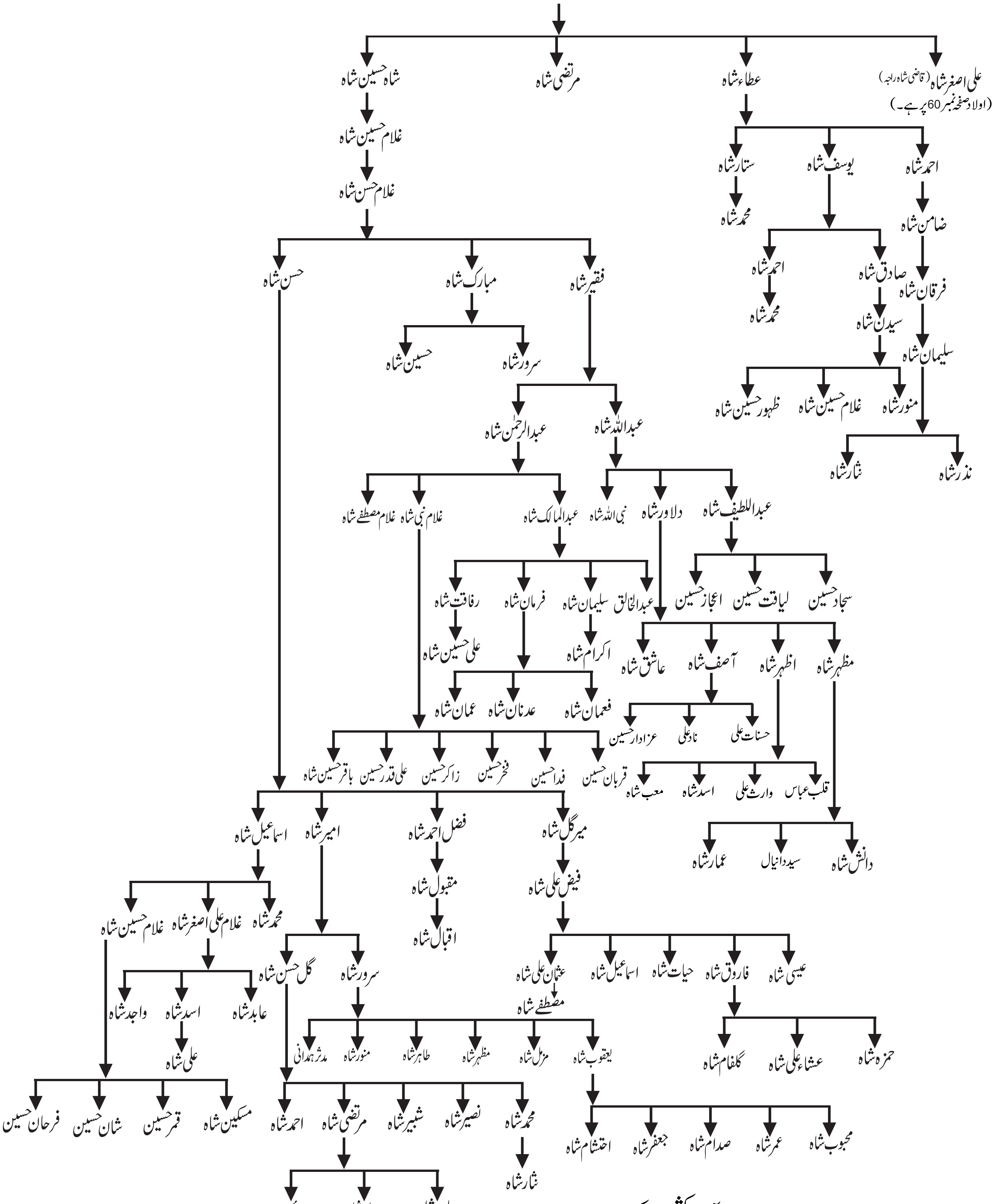
اولاد امانی شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن میر سید علی یحییٰ



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

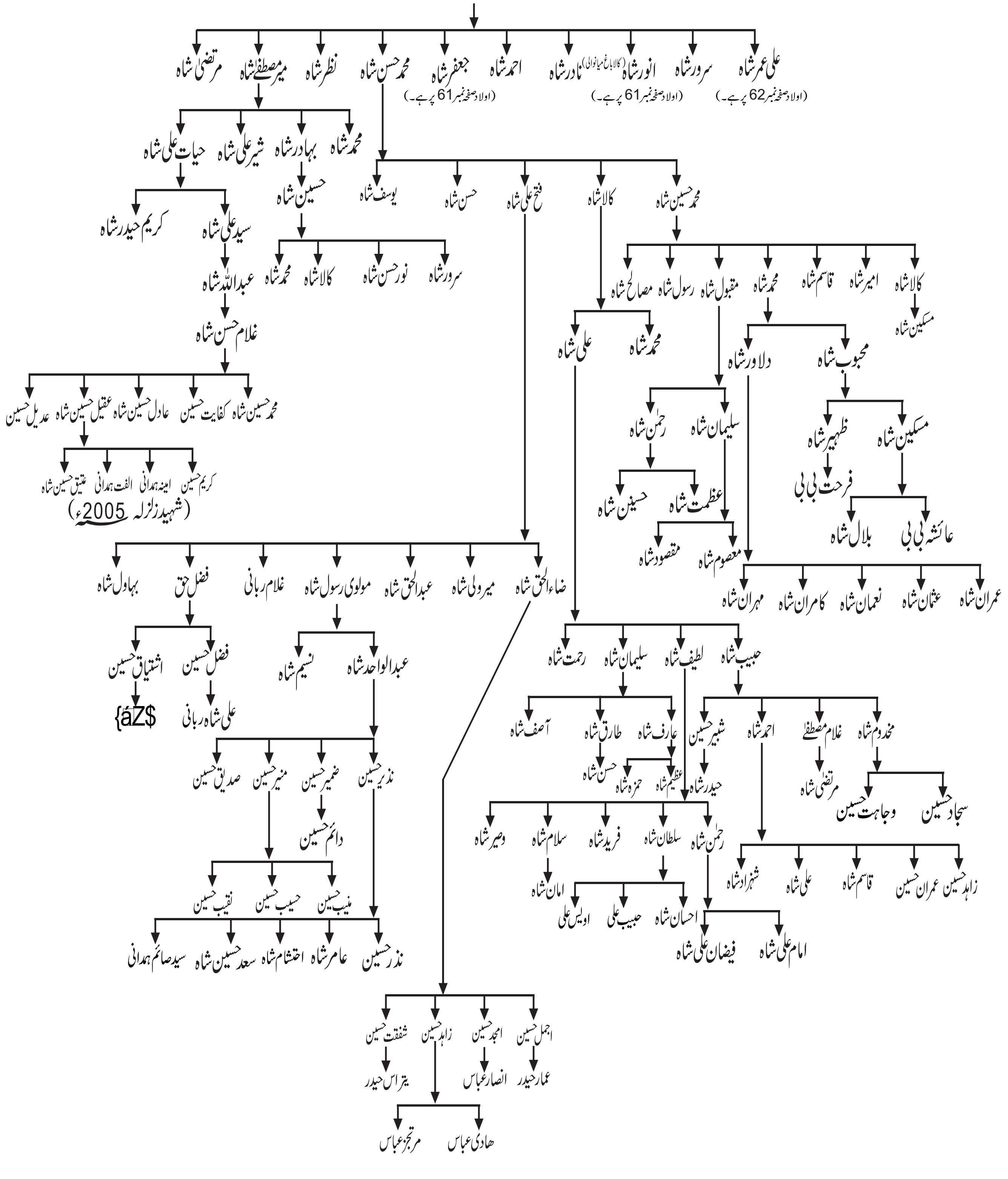
اولاد سید علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن علی ثیجی



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 59 سے

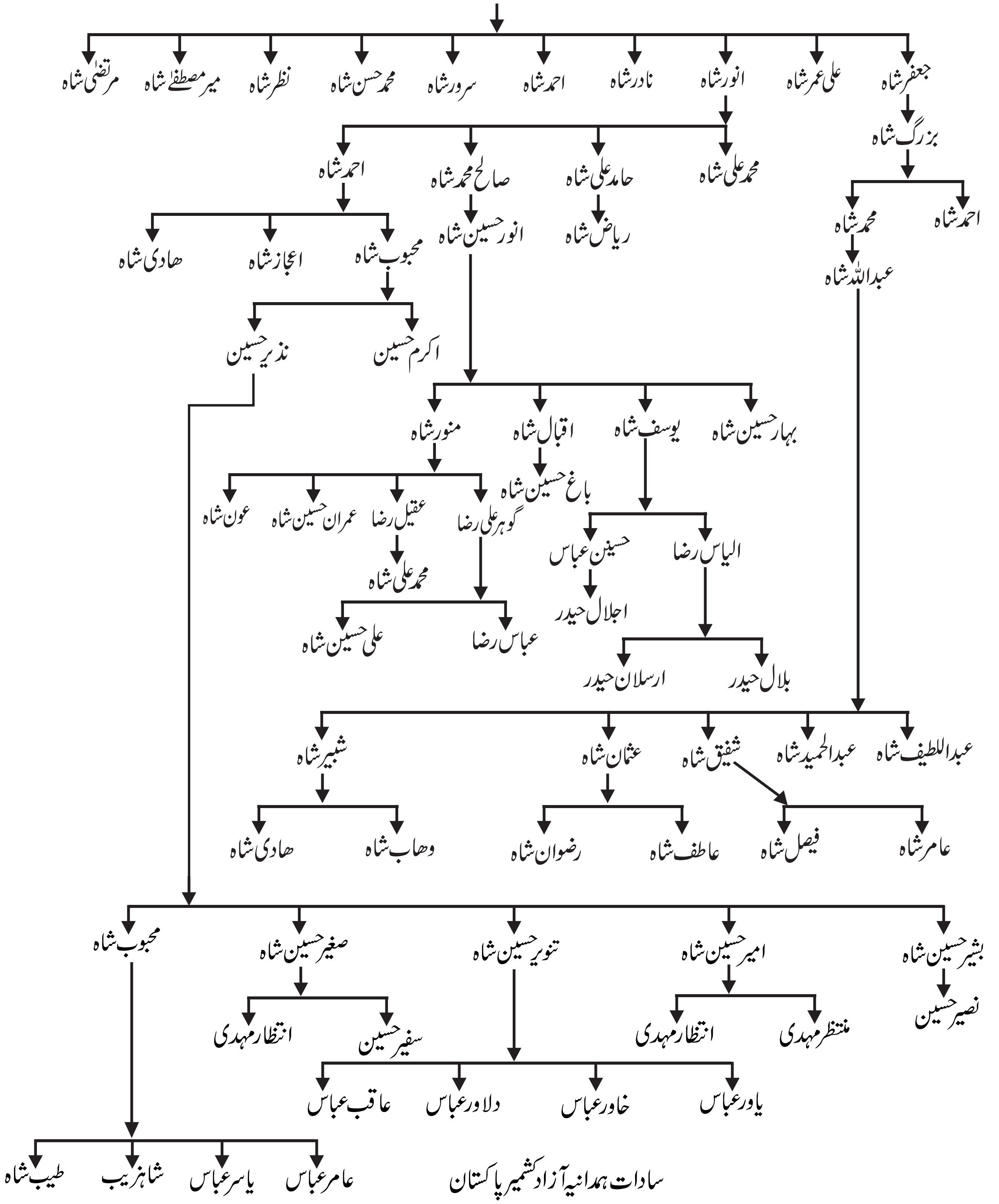
اولادسید علی اصغر شاہ بن علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن علی یحیٰی



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 60 سے

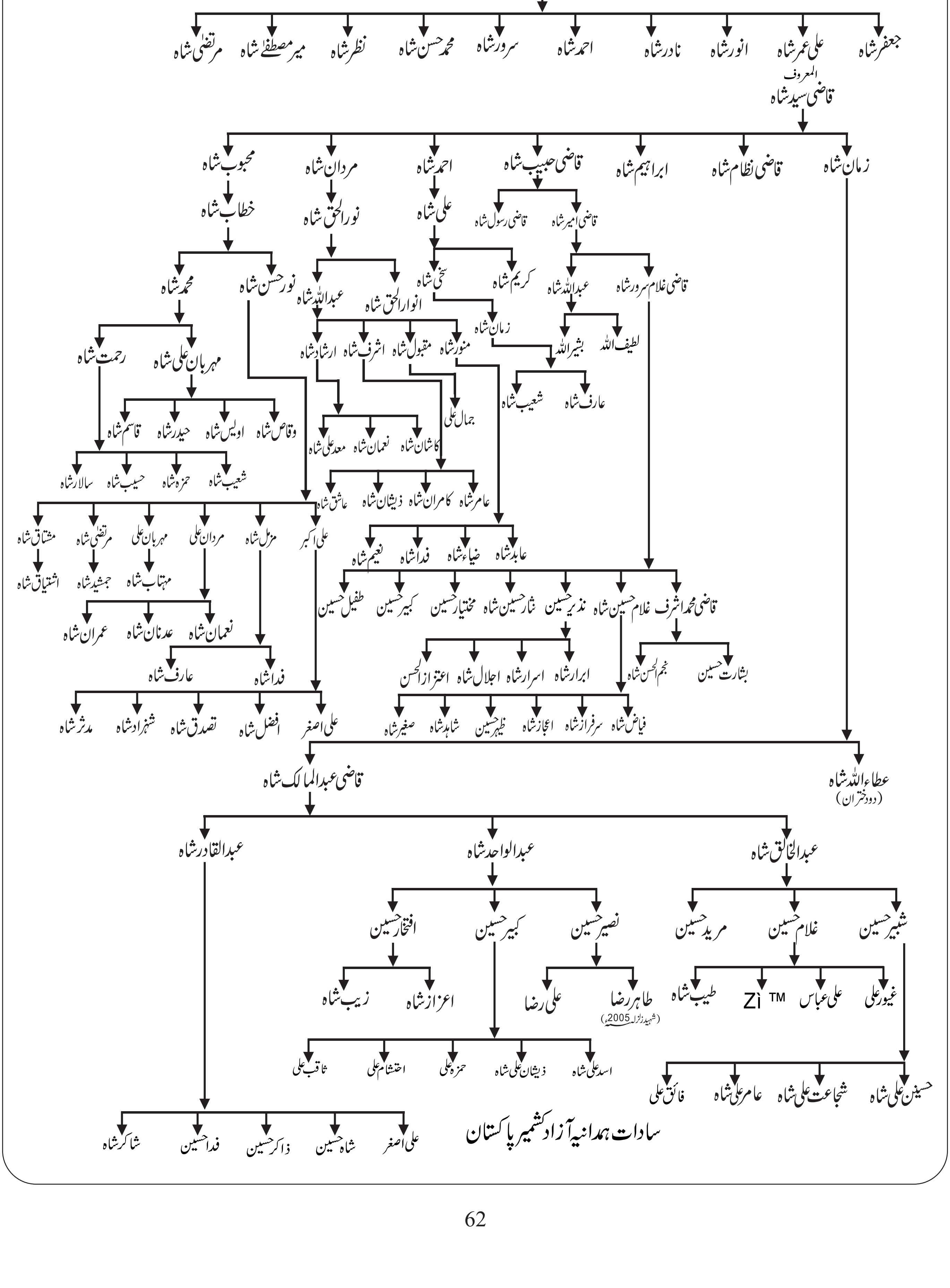
اولاد سید علی اصغر شاہ بن علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن علی یحییٰ



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 60 سے

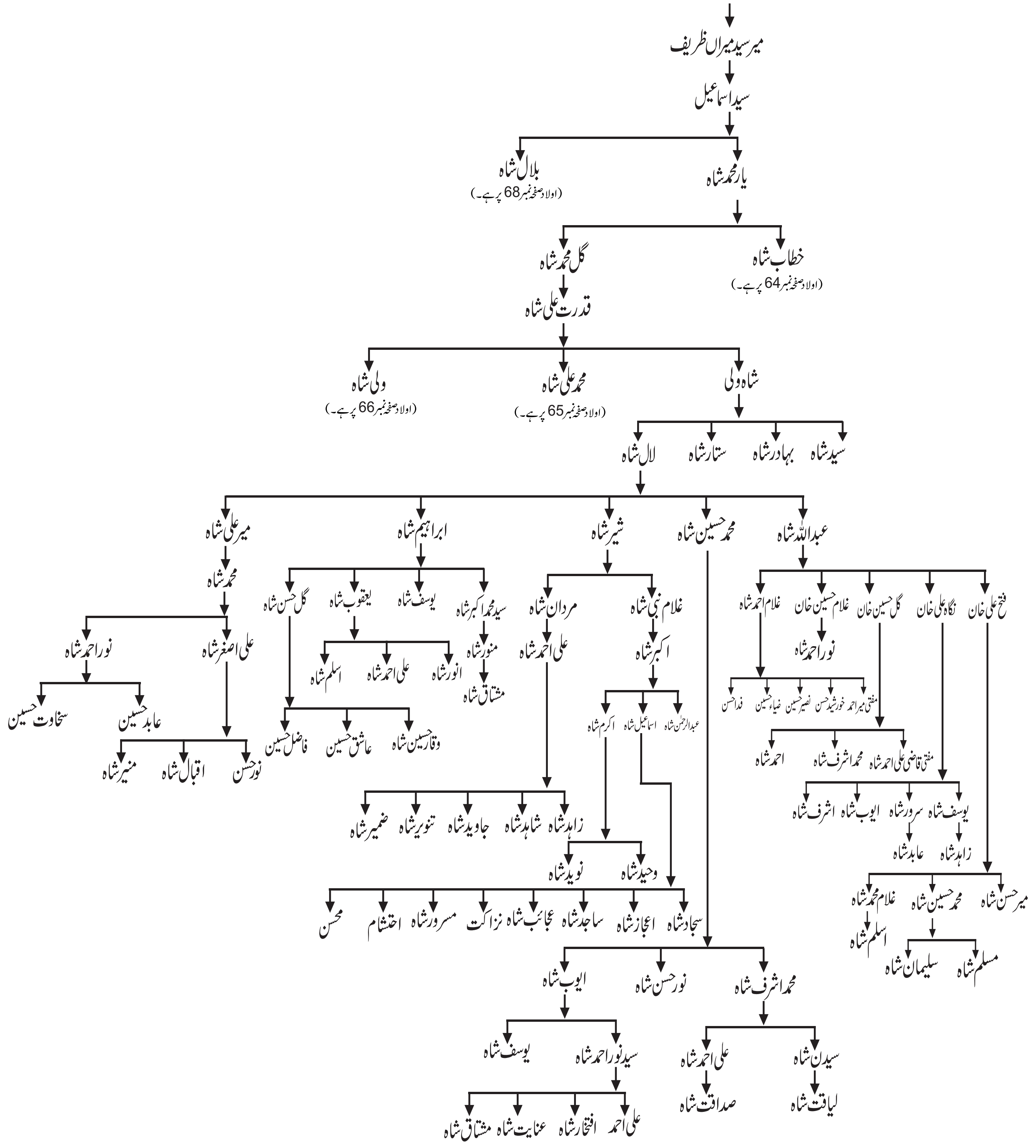
اولاد سید علی اصغر شاہ بن علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ 0 ÷ ؛صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

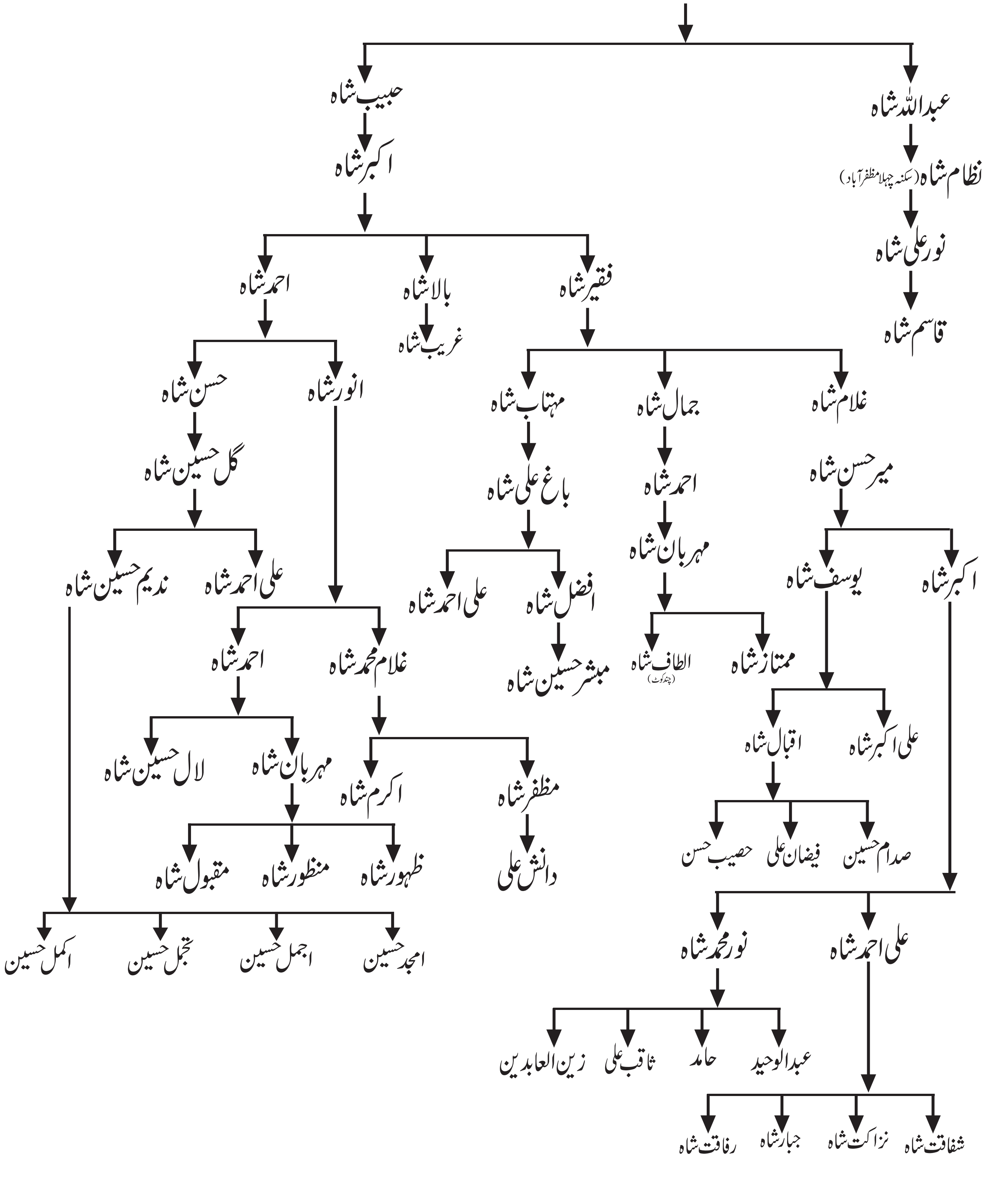
پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

اولاد میر سید عارف بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن میر سید علی یحیٰ



پیچھے صفحہ نمبر 63 سے

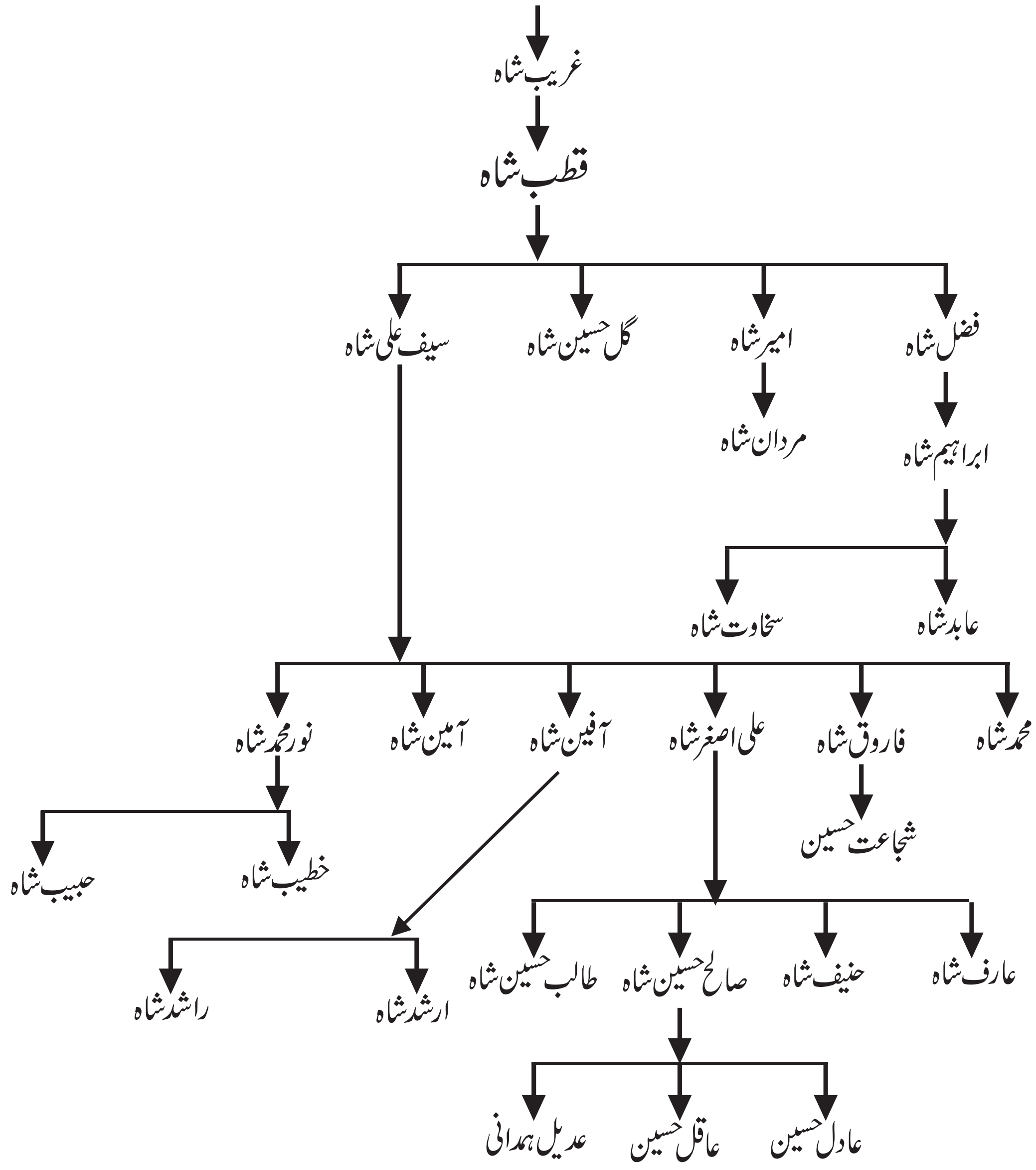
اولاد خطاب شاہ بن یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میراں ظریف بن میر سید عارف بن میر سید صالح



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

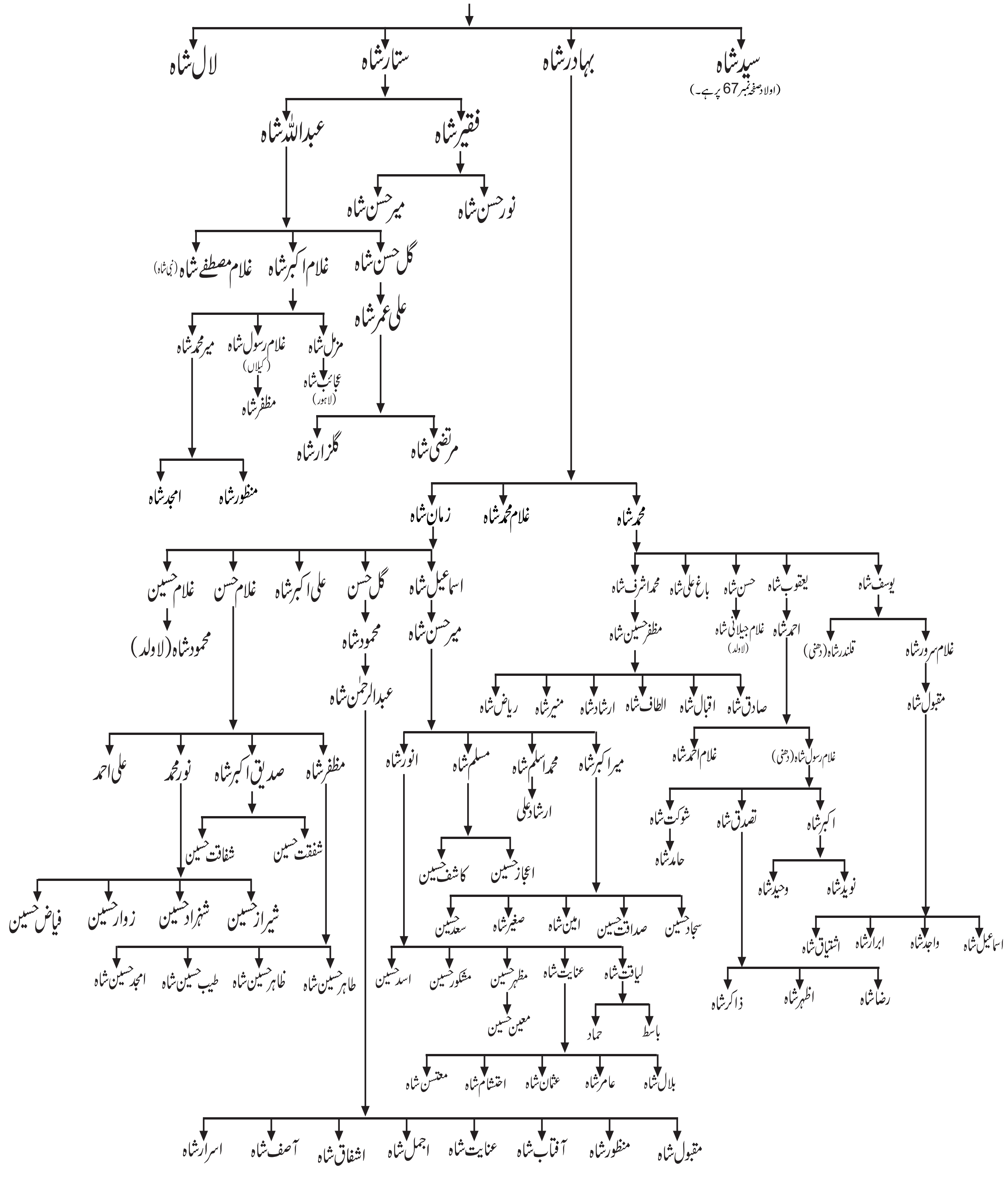
پیچھے صفحہ نمبر 63 سے

اولاد محمد علی شاہ بن قدرت علی شاہ بن گل محمد شاہ بن یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میراں ظریف بن میر سید عارف رحمۃ اللہ



پیچھے صفحہ نمبر 63 سے

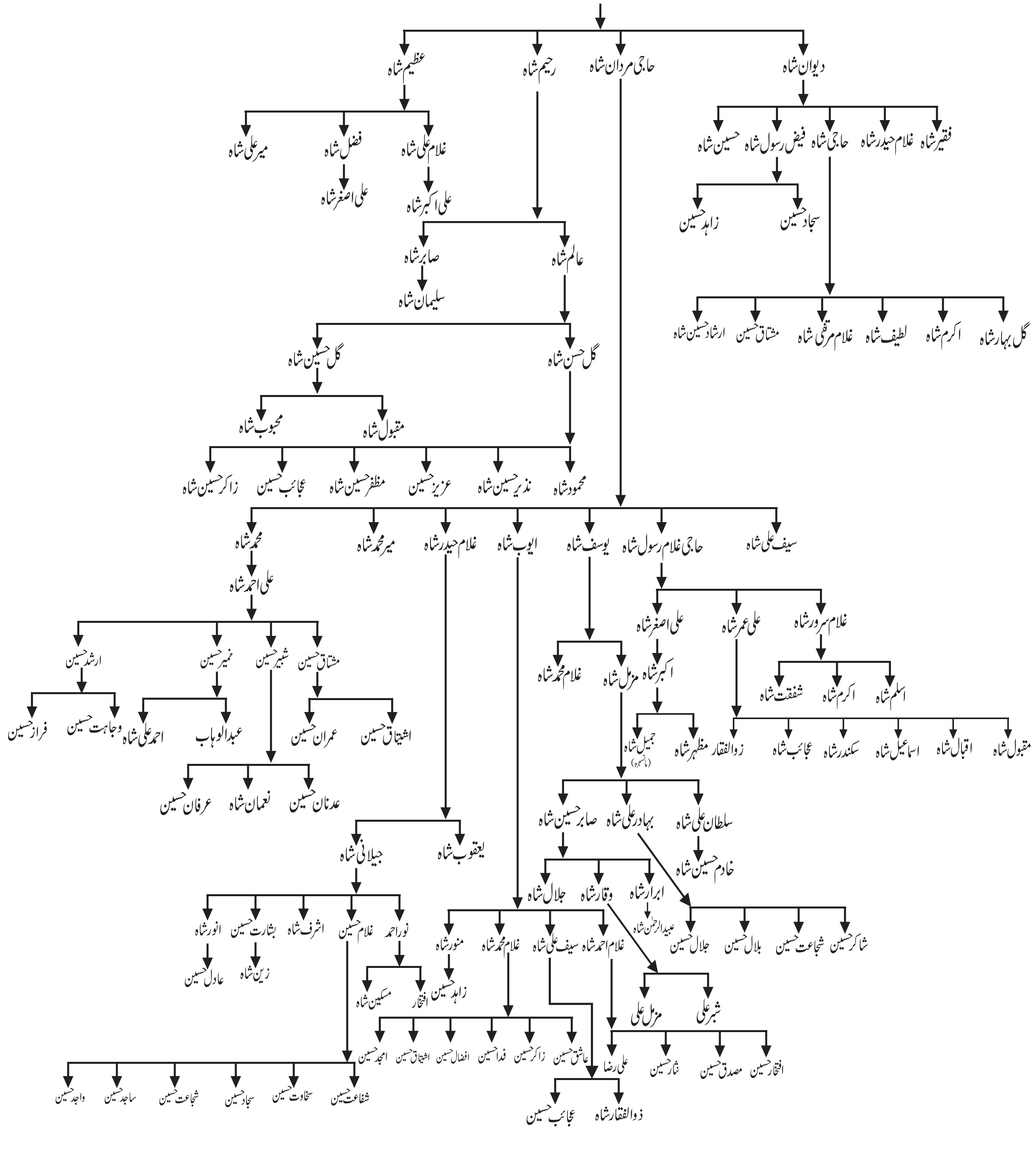
اولاد سید شاہ ولی بن قدرت علی شاہ بن گل محمد شاہ بن یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میران ظریف



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

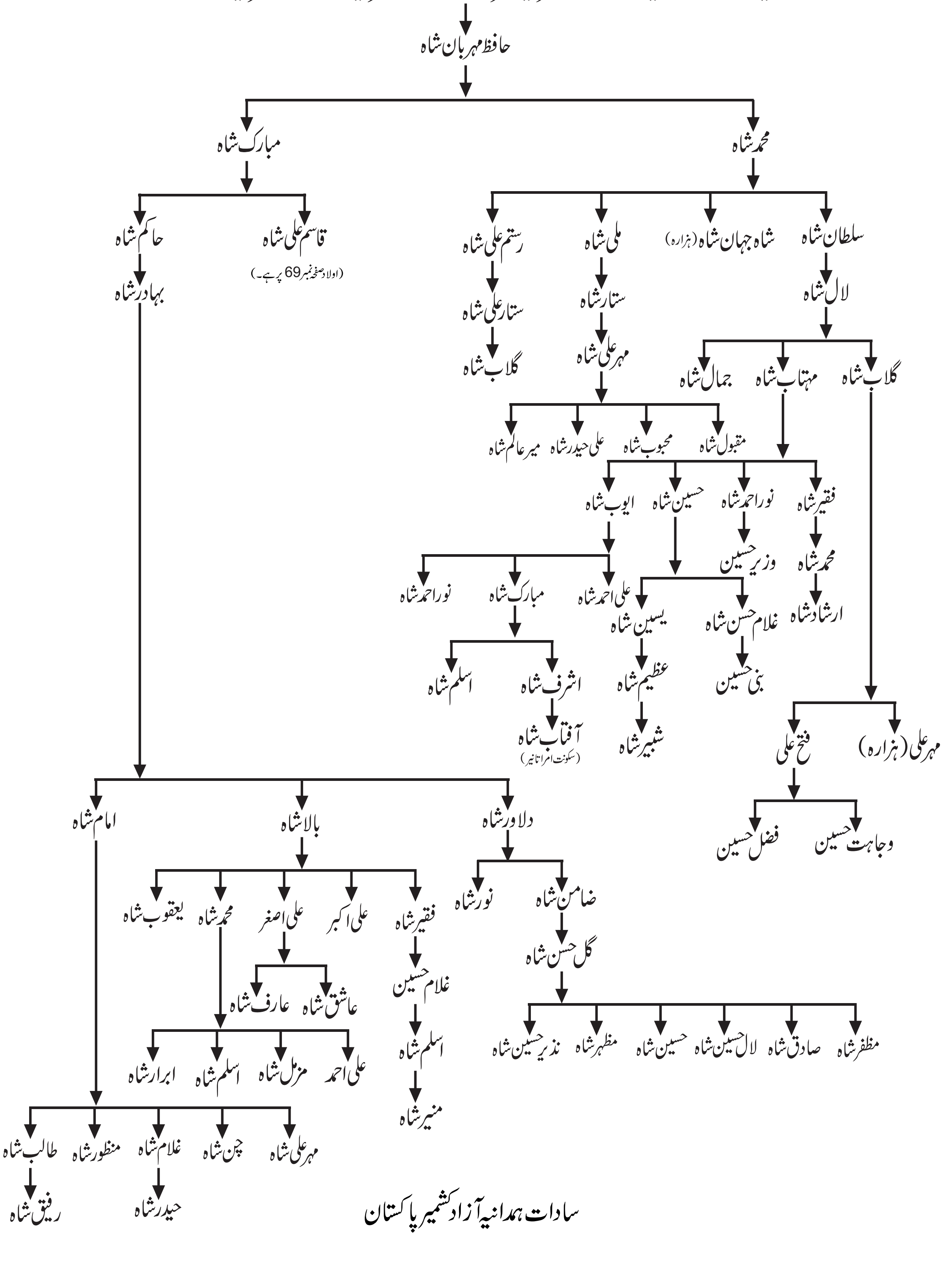
پیچھے صفحہ نمبر 66 سے

اولاد سید شاہ بن سید شاہ ولی بن قدرت علی شاہ بن گل محمد شاہ یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میر سید میراں ظریف رحمۃ اللہ



پیچھے صفحہ نمبر 63 سے

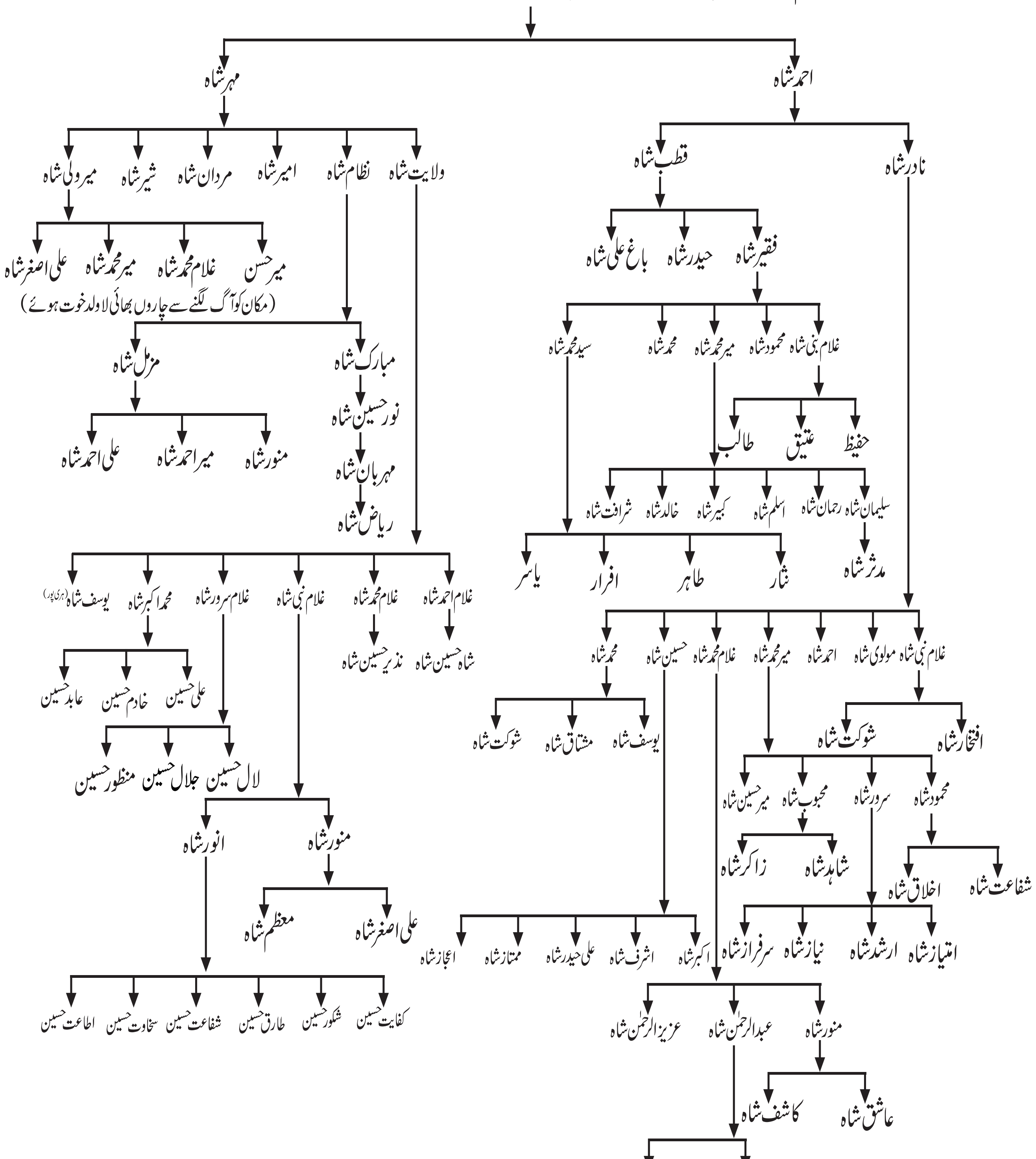
اولاد سید بلال شاہ بن سید اسماعیل بن میر سید میراں ظریف بن میر سید عارف بن میر سید صالح رحمۃ اللہ



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 68 سے

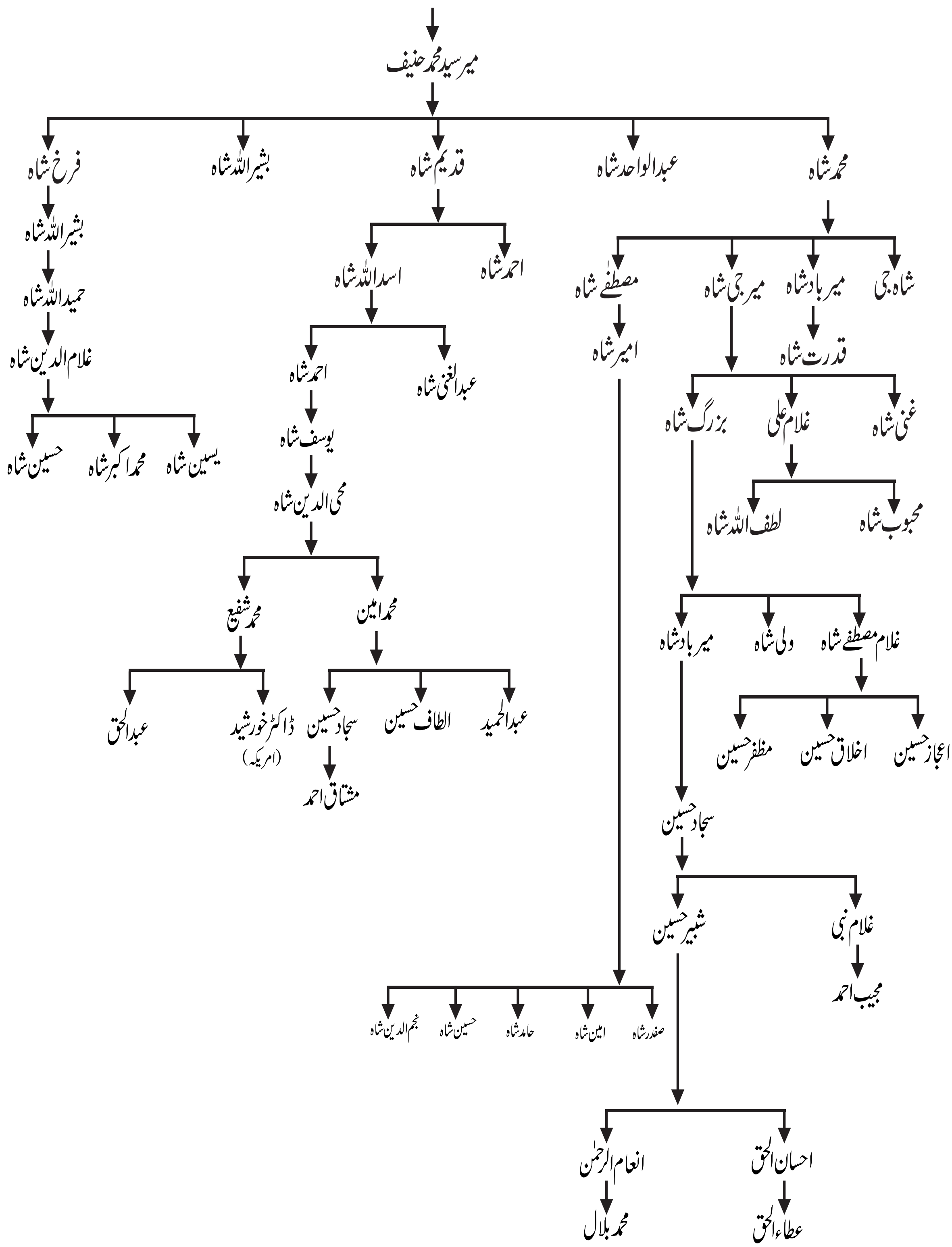
اولاد قاسم علی شاہ بن مبارک شاہ بن حافظ مہربان شاہ بن بلال شاہ بن سید اسماعیل بن میر سید میراں ظریفؒ



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

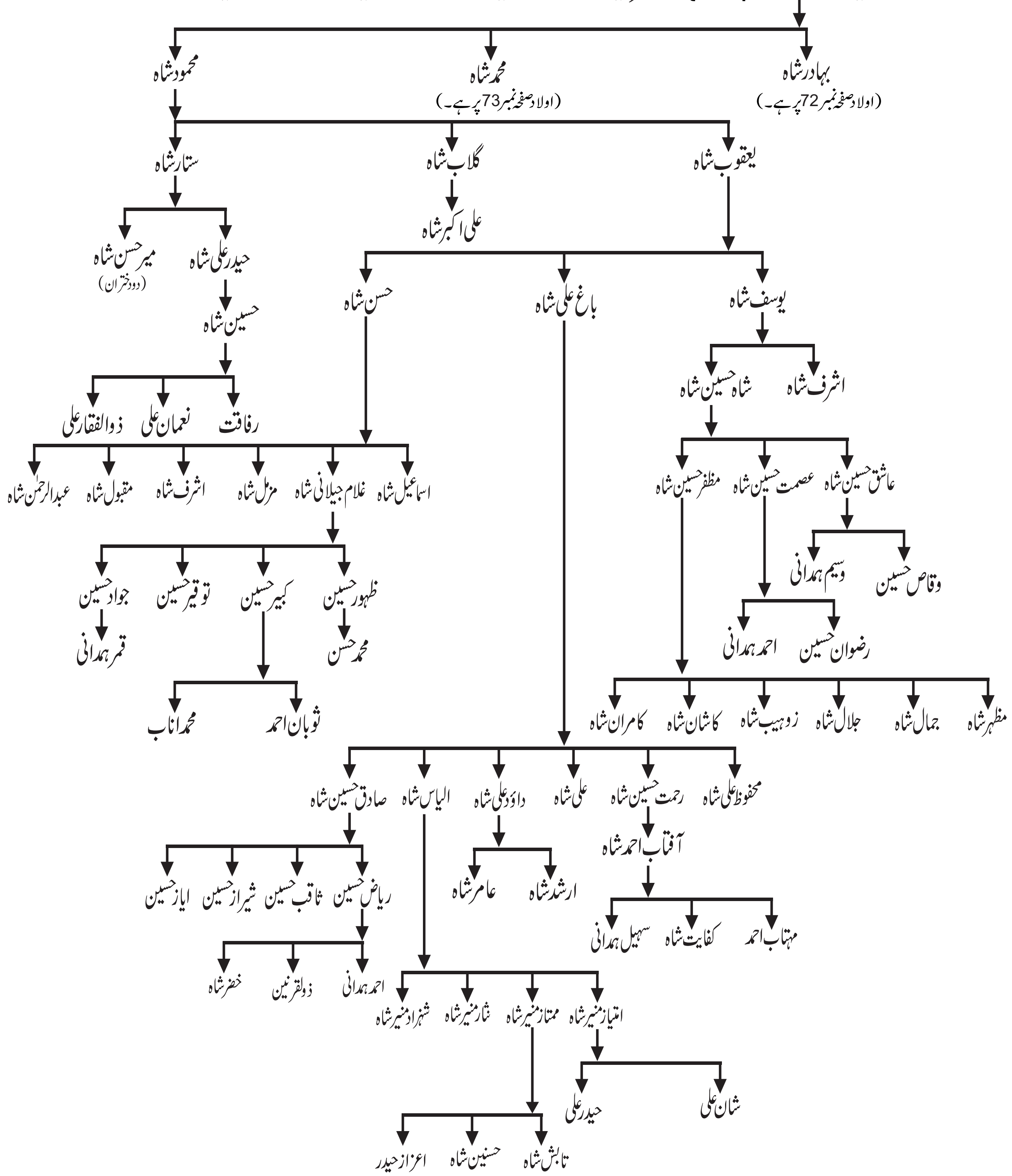
اولاد میر سید ابوالبقاء بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن میر سید علی تحیٰی



سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

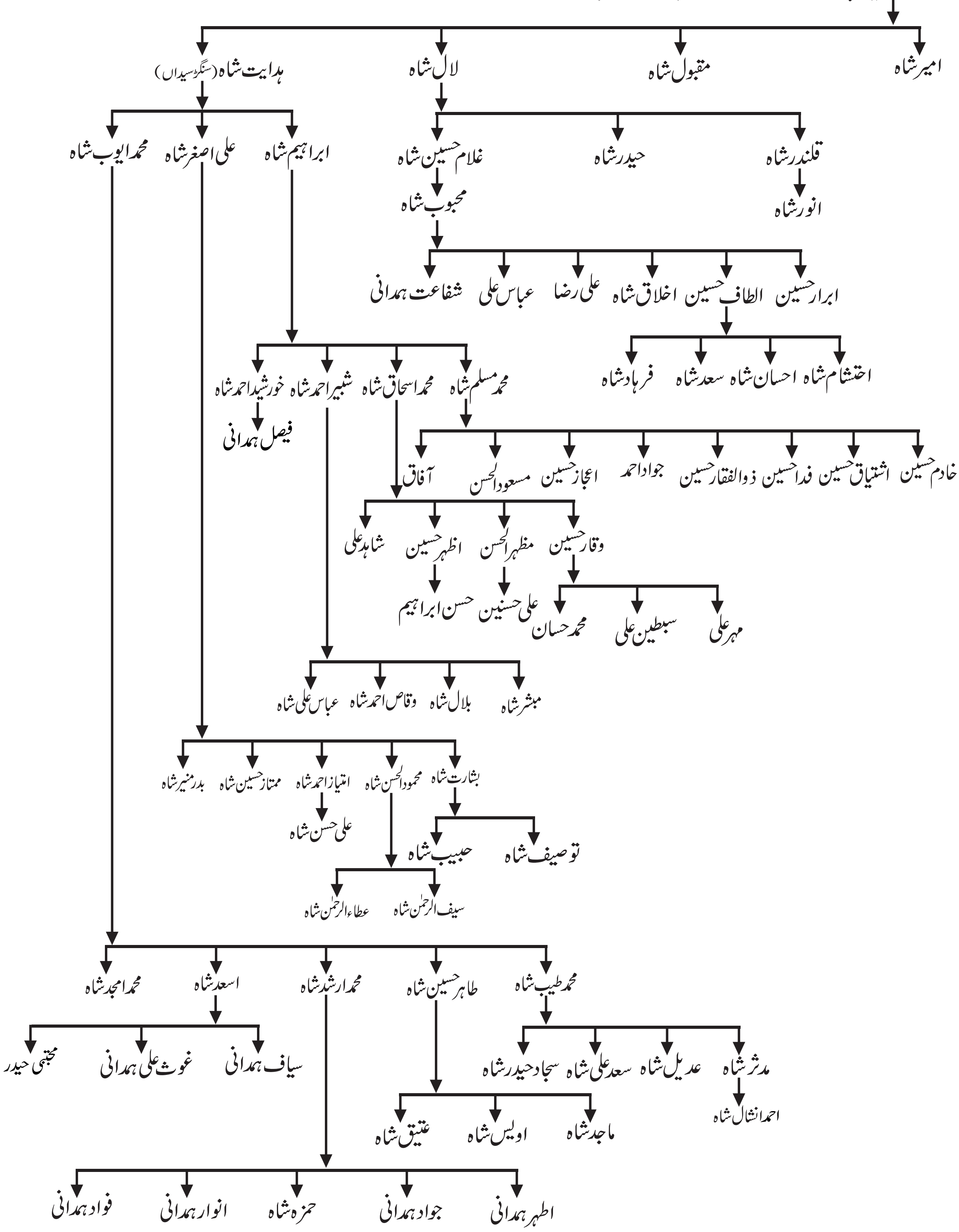
اولاد سید احمد شاہ بن ăx™ }بن میر سید محمد افضل بن سید قدرت اللہ بن سید عصمت اللہ بن سید عبداللہ رحمہ اللہ



سادات ہمدانیہ سنگڑ سیداں آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 71 سے

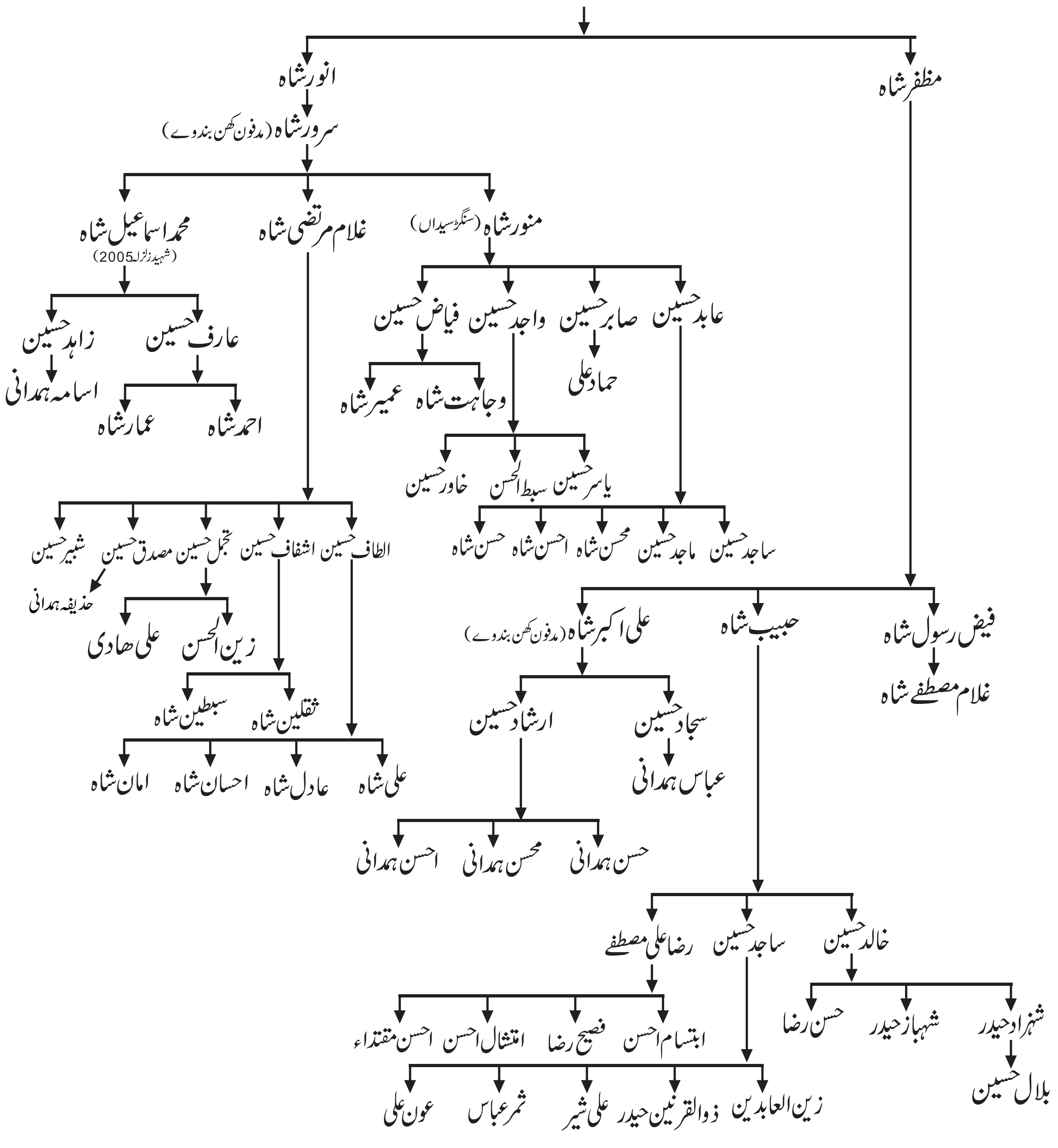
اولاد سید بہادر شاہ بن احمد شاہ بن کرم شاہ بن میر سید محمد افضل بن سید قدرت اللہ بن سید عصمت اللہ بن سید عبداللہ



سادات ہمدانیہ سنگڑ سیداں آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 71 سے

اولاد سید محمد شاہ بن احمد شاہ بن کرم شاہ بن میر سید محمد افضل بن سید قدرت اللہ بن سید عصمت اللہ بن سید عبداللہ



سادات ہمدانیہ سنگڑ سیداں آزاد کشمیر پاکستان

تذکرہ سرزمین ہمدان

قدیم شاہراہ پر جو عراق کی نشیبی زمین (میسوپوٹیمیا) کو ایران سے ملاتی ہے۔ کوہ الوند یونانی ماؤنٹ اورنٹز کی شمالی اترائی پر ایک قدیم شہر واقع ہے جس کا نام اس کے بانی جمشید نے ہگمتانہ رکھا تھا۔ 1923 سن عیسوی میں یہاں چاندی اور سونے کی دو تختیاں ملی تھیں۔ جن پر دارا اول (485/521ق م) کا نام درج تھا۔ اخمنین بادشاہ اس شہر مین موسم گرما میں رہائش پذیر ہوا کرتے تھے۔ اور یہاں اپنا خزانہ رکھتے تھے۔ ساسانی بادشاہ یزدگرد اول کی بیوی شوش دخت بھی یہیں پر مدفون ہے۔ یہودیوں کے نزدیک یہی Esther تھیں اور یہاں اس کے انکلMordecai بھی مدفن ہیں یہ عمارت اینٹوں سے بنی ہے۔ پارتھین عہد کا ایک مجسمہ جو کہ شیر کا ہے آج تک محفوظ ہے۔Xerxer بھی یہاں پر رہا۔ سکندر اعظم نے جب ایران پر حملہ کیا تو وہ بھی یہاں پر رہا اور اسی راستے سے مصر کی طرف گیا۔ کئی بادشاہوں کے دور میں یہ دارالسلطنت بھی رہا آج کا صوبے کا صدر مقام ہے۔

ہمدان شہر تہران سے 336 کلومیٹر جنوب مغرب میں ہے کرمان شاہ سے 190 کلومیٹر مشرق میں ہے۔ اصفہان سے 530 کلومیٹر شمال پر واقع ہے۔ یہ دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ ہمدان شہر ستارے کی شکل پر بنا ہوا ہے۔ جو کوہ الوند کے دامن میں ہے۔ ہمدان کے شمال میں زنجان، اردبیل، آذربائیجان شرقی اور گیلان آتا ہے۔ جبکہ شمال مشرق میں قذوین، تہران اور مازندان آتا ہے۔ جبکہ مشرق میں قم، مرکزی اور سمنان آتا ہے۔ جبکہ جنوب مشرق میں اصفہان، فارس، لرستان اور ہوزستان بھی آتا ہے۔ جبکہ جنوب مغرب میں ایلام اور کرمانشاہ آتا ہے۔ مغرب میں کردستان اور شمال مغرب میں آذربائیجان غربی آتا ہے۔

ہمدان صوبے میں مندرجہ ذیل شہر موجود ہیں۔ ہمدان، اسد آباد، بہار، کبودر آھنگ، رزن، نہاوند، ملایر اور تویسرکان۔ مرکز میں شہر ہمدان ہے اس میں دو علاقے ہیں۔ فامنین اور سہارا۔ مرکزی شہر ہمدان جو کوہ الوند کے دامن میں ہے کے شمال میں شہر رزن اور کبودر آھنگ آتا ہے، جبکہ مغرب میں شہر بہار اور شہر اسد آباد آتا ہے اور جنوب میں شہر تویسرکان اور شہر نہاوند اور شہر ملایر آتا ہے۔ ہمدان کے مشہور مقامات درج ذیل ہیں۔

کوہ الوند:

الوند پہاڑ کبھی بھی قطب اور ابدال سے خالی نہیں رہا اس کے دامن میں کم و بیش چار سو اولیا مرتبہ کمال تک پہنچے اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کی ملاقات بھی اسی پہاڑ پر ہوئی۔ (109) یہ سبز پہاڑ ہے، اکثر ہمدانی لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے اور ایک واقع یہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ امام نے دریافت کیا: ''کہاں سے آئے ہو'' تو انہوں نے جواب دیا: ''کوہستان سے'' امام نے پھر پوچھا: ''کون سے شہر سے آتے ہو'' لوگوں نے جواب دیا: ''شہر ہمدان سے'' امام پاک علیہ السلام نے فرمایا: ''اس پہاڑ کو پہچانتے ہو جس کو کوہ الوند کہتے ہیں'' لوگوں نے جواب میں کہا: ''جی ہاں'' حضرت نے فرمایا: ''اس پر ایک بہشتی چشمہ ہے'' ہمدان کے لوگ کہتے ہیں کہ اس میں ایک چشمہ ہے جو ہر سال جاری ہوتا ہے اور پھر منقطع ہو جاتا ہے۔ (110)

گنبد علویان:

سادات العابدیہ الحسینیہ الاعرجیہ الھمد انیہ العلویہ کی عظیم یادگار اس عمارت کی تعمیر کے سن پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ عہد سلجوقیہ میں سادات علویہ یعنی اولاد سید علی الاکبر الوندی کے لیے بنائی گئی۔ عہد سلجوقیہ ہمدان میں 1037 تا 1157 سن عیسوی تک رہا۔ اس میں سادات کی قبرین بھی پائی جاتی ہیں۔ ابتداء میں اس کا رنگ سرخ تھا اور کوفی رسم الخط میں سورۃ الداہر کی آیات نقش تھیں۔ تاہم کافی عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آیات با آسانی پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ عمارت اینٹ اور چونے سے تیا ہوئی۔ یہ عمارت مربع وضع کی ہے اور اندر سے چوکور دالان کی مانند ہے۔ جو کہ خانہ کعبہ کی ترسیم پر بنایا گیا۔ اس کا طول وعرض 25X25 کا ہے فرش پر تین چار آہنی سلاخ دار روشن دان

ہیں۔ بجانب قبلہ ایک محراب ہے جہاں سے زیرزمین منزل (سردابی) کو سیڑھیاں جاتی ہیں۔ سردابی کے تقریباً وسط میں ایک اونچا چبوترا فروزی رنگ کی اینٹوں سے بنا ہے۔ جس پر دو بزرگوں کے مزارات موجود ہیں۔ شمالی جانب ایک کھڑکی کی جگہ بند کی ہوئی ہے۔ جہاں سے حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان اپنے گھر سے تشریف لاتے تھے۔ اس معبد کا زیریں حصہ میں ایک خفیہ راستہ ہے جو حضرت میر سید علی ہمدانی کے گھر تک جاتا تھا۔ اور آپ اسی راستے سے عبادت کے لیے آیا کرتے تھے۔ ان دو قبروں کے متعلق علی اصغر حکمت نے لکھا ہے کہ یہ دونوں مزار میر سید علی ہمدانی کی اولاد میں سے دو بزرگوں کے ہیں جن کا نام ابوالحسن (نورالدین کمال) اور سید علی (سیاہ پوش) ہیں۔ بعض لوگ اس معبد کو خانہ کعبہ تصور کرتے ہیں۔ اس تاریخی عمارت کو ادارہ کل پاستان شناسی نے 1922 سن عیسوی کو قومی آثار میں شامل کر دیا اور 39-1938 میں وزارت فرہنگ نے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کیے اور اس پر حفاظتی چھت تعمیر کروائی۔ (111) ایک روایت ہے کہ اس عمارت کے نیچے ایک راستہ ہے جو خانہ کعبہ تک جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ وہی راستہ ہو جو سید علی ہمدانی کے گھر تک جاتا ہو۔ ایک اور روایت میں موجود ہے کہ اگر کوئی مسافرت پر گیا ہو اور اس کی حیات کی کوئی اطلاع نہ آئی ہو تو نچلے حصہ میں اس کا نام با آواز بلند پکارا جائے اگر ہنسنے کی آواز آئے تو زندگی کی دلیل ہے اور اگر رونے کی آواز آئے تو موت کی دلیل ہے۔ اگر وہاں دیگ پکا کر فقراء میں تقسیم کی جائے تو ہر حاجت پوری ہوگی۔ بانجھ عورتیں اکثر وہاں جاتی ہیں اور اولاد کی تمنا کرتی ہیں۔ (112)

ڈاکٹر محمد ریاض پروفیسر شعبہ ادبیات فارسی سینٹرل کالج اسلام آباد جنہوں نے حضرت میر سید علی ہمدانی پر ایک تحقیقی رسالہ لکھ کر تہران یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا نے صاحب سالار عجم ڈاکٹر سید عبدالرحمان ہمدانی کو بتایا کہ گنبد علویان کی دو قبریں اسی خاندان کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ ہمدان میں چار مربع میل پر محیط ایک وسیع قبرستان تھا جس میں سے ہر وہ قبر جو پچاس سال سے زائد عرصہ کی تھی مسمار کر دی گئی اور حکومت نے پارک بنا دیئے یہ سیرگاہ باغ علی کی جگہ پر بنائی گئی اور اس قبرستان میں قبریں بھی اسی سادات خاندان کی تھیں اور یہ باغ میر سید علی ہمدانی کی ملکیت تھا۔ (113)

گنج نامہ:

گنج نامہ دارا نے کوہ الوند میں کھدوایا اور یہ آج بھی موجود ہے۔ آجکل یہ ایک دلکش وادی میں ہے جس کا نام عباس آباد ہے۔ اس کے قریب آبشار بھی ہے۔

غار علی الصدر:

ہمدان سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر علی الصدر کا مشہور اور تاریخی غار ہے جو دنیا کے چند تاریخی غاروں میں آتا ہے۔

باباطاہر عریان ہمدانی:

باباطاہر عریان ہمدانی ایک شاعر اور درویش تھے آپ اولیا کی جماعت اہل حق سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا شجرہ کہیں سے دستیاب نہ ہوسکا۔ آپ کا مدفن بھی باغ علی کے قریب ہی ہے۔ آپ فارسی لری اور کردی زبان کے صوفی شاعر ہیں۔ آپ کی ملاقات طغرل سے بھی ہوئی تھی۔

شیخ رئیس بوعلی سینا:

بوعلی سینا خورمیسن میں پیدا ہوئے اور آخری عمر میں امیر شمس الدولہ کے دور میں ہمدان میں وفات پائی اور یہیں دفن ہوئے۔

عین القضاۃ ہمدانی:

آپ کا اصل نام عبداللہ بن محمد ہمدانی تھا۔ 492 ہجری کو پیدا ہوئے اور 525 ہجری کو پھانسی پر لٹکا دیئے گئے۔ آپ اولیا کی اہل حق جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔

امام زادہ ہادی بن امام زین العابدین علیہ السلام: ہمدان

امام زادہ ہود: ینگی گاؤں میں مزار ہے۔

آغا خان بلاکی: اسدآباد

میر ریاض الدین ارطمانی: تویسرکان میں مزار واقع ہے۔

حباقوق علیہ السلام: مزار تویسرکان میں ہے۔اورآپ سلیمان علیہ السلام کے دور میں بیت المقدس کے چوکیدار تھے۔

امام زادہ عبداللہ بن احمد

امام زادہ اسماعیل اور امام زادہ عبداللہ: ہمدان

امام زادہ محسن: کا مزار فران گاؤں میں ہے یہ بھی وادی الوند میں ہے۔ان کو امام زادہ کوہ بھی کہتے ہیں۔مزار منگول عہد کا ہے۔

سید محسن بن علی بن حسین بن زید بن امام حسن آپ امام زادہ کوہ کے نام سے مشہور ہیں۔مولاعلیؑ کے اصحاب میں سے ابودجانہ انصاری بھی یہیں دفن ہیں۔

حاجی سیف الدولہ: ملایر

محمود صاحب نزول السائرین: ہمدان

بابا پیر (نومان بن مکران): نہامند

دار شیخ ابوالعباس نہاوندی: نہاوند

حافظ ابوالعالیٰ: ہمدان شہر

امام زادہ خضر: ہمدان

امام زادہ یحییٰ: کبودرآہنگ یحیٰ بن علی بن سعید بن علی الارزق بن داؤد بن سلیمان بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنی ابن امام حسن بن امام علی۔

امام زادہ حسین: کبودرآہنگ امام زادہ حسین کا شجرہ امام علی نقی علیہ اسلام سے بتایا جاتا ہے ان کے مزار کے احاطے میں آبا قاخان فرزند ہلاکو خان اور سلطان شاہ حسین صفوی دفن ہیں۔

امام زادہ اہل بن علی: کبودرآہنگ

امازادہ ازنوو: کبودرآہنگ

اس کے علاوہ چند قلعے بھی ہیں جن میں قلعہ ہفت حصار بہت مشہور ہے۔

از مجالس المومنین ہمدان بقول قاضی نوراللہ شوستری

مجالس المومنین کے اردو ترجمے کے صفحہ نمبر 153 پر قاضی نو اللہ شوستری ہمدان کے معروف سادات خانوادوں میں شیخ اجل راوندی کو روایت کرتے ہیں کہ ہمدان میں میر سید علی ہمدانی صوفیاء شیعہ اوراہل بیت کے محبان میں سے ہیں۔عین القضاۃ بھی محبِّ اہل بیت ہیں۔(114)

دوسرا ہمدان ملک یمن والا

مجالس المومنین میں قاضی نوراللہ شوستری دوسرے ہمدان کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ہمدان ملک یمن میں اورایک قبیلہ بنی ہمدان سے اس کا نام رکھا گیا۔یہاں سے کچھ ہمدانی کوفہ میں منتقل ہوئے اور یہ عام یمنی نژاد ہیں۔

عرض مصنف

ایران کے شہر ہمدان سے تعلق رکھنے والے افراد نام کے ساتھ ہمدانی لکھاتے ہیں۔اس شہر سے سادات ہو یا غیر سید وہ اپنے نام کے ساتھ ہمدانی لکھتا ہے۔سارے عجم اور عرب میں اس کا رواج موجود ہے کہ لوگ اپنے شہروں کے نام اپنے نام سے منسوب کرتے ہیں،جبکہ پاکستان میں ایسا نہیں پایا جاتا۔یہاں زیادہ تر لوگ وہی نام استعمال کرتے ہیں جوان کے آباؤاجداد کے ناموں کے ساتھ آتا ہے ہمدانی سادات وہ ہیں جو کہ میر سید علی ہمدانی کی اولاد سے ہیں۔اور یہ ہمدان ایران کا تاریخی شہر ہے۔بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں۔کہ یہ ہمدانی بھی شاید قبیلہ بنی ہمدان سے تعلق رکھتے ہیں۔جبکہ ایسا نہیں ہے،یہ ہمدانی سادات اپنے مورث اعلیٰ میر سید علی ہمدانی جو کہ ہمدان سے ہجرت کر کے آئے اور کولاب (تاجکستان)،روستاق بازار (افغانستان)،کشمیر،لداخ بلتستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں اسلام کے بانی ہیں۔اسی نسبت سے یہ لوگ ہمدانی سید کہلاتے ہیں۔جبکہ حقیقت میں یہ سادات الحسینیہ الاعرجیہ ہیں۔قبیلہ بنی ہمدان کے لوگ عرب کی سیاست میں کافی سرگرم رہے۔اوران میں محبان علی بھی تھے۔جن میں حارث ہمدانی مشہور ہیں۔اسی طرح کربلا میں بریرخضیر ہمدانی اور شوزب ہمدانی بھی قبیلہ بنی ہمدان سے تعلق رکھتے تھے،جبکہ یہ قبیلہ غیر سادات ہے۔

اب دنیا میں ہمدان قبیلہ کے ہمدانی بھی موجود ہیں،ایران کے شہر ہمدان سے تعلق رکھنے والے غیر سادات ہمدانی بھی موجود ہیں۔اور میر سید علی ہمدانی کی اولاد ہمدانی سید بھی موجود ہیں۔بعض افراد سادات ہمدانیہ کے بارے میں کم علمی کی بنیاد پر غلط فہمی کا شکار بھی ہیں اور چکوال اور راولپنڈی میں کئی افراد ایسے پائے جاتے ہیں جو سوچے سمجھے بغیر لوگوں کے نسب کا لعدم قرار دے دیتے ہیں۔سادات ہمدانیہ کے مورث اعلیٰ کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ان پر لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور کئی ہزار افراد شاہ ہمدان پر تحقیق کے سلسلہ میں پی ایچ ڈی ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔میر سید علی ہمدانی پر ہندستان،پاکستان،ایران اور تاجکستان میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ان ممالک کے نساب میں بھی کہیں نہ کہیں شاہ ہمدان میر سید علی ہمدانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔خاص کر کشمیر کے نصاب میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔اس کے علاوہ آپ کی کتابیں لندن میوزیم میں محفوظ ہیں۔آپ کی تصانیف تین سو سے زائد ہیں اور آپ پر لکھی جانے والی کتابیں بے شمار ہیں۔آج بھی آپ کے نام کا نوٹ تاجکستان میں چلتا ہے۔اہل مغرب کے نزدیک آپ مشہور ترین مبلغ اسلام ہیں اور بعض حضرات تو آپ کو اسلام کا سب سے بڑا مبلغ مانتے ہیں۔آپ کی شہرت دنیا کے ہر ملک میں ہے۔جہاں بھی علم پایا جاتا ہے۔وہاں آپ کا تذکرہ ہے۔

اتنی شہرت کے باوجود سرزمین پاکستان میں لوگ ان کی اولاد کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔کتاب ہذا میں استعمال ہونے والے تمام حوالہ جات درست ہیں اوران کی باقاعدہ چھان بین کی گئی ہے۔ایران اور عراق کے علمائے انساب کی کتب میں میر سید علی ہمدانی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اولاد میں سے ان لوگوں میں ہیں۔جو دنیا میں نامور ہوگزرے ہیں۔کتاب ہذا میں جو کچھ تحریر ہے اس سے دس گنا اور بھی تحریر کیا جاسکتا ہے مگر یہ کتاب ہے محفل مناظرہ نہیں ہمیں صرف اپنے اسلاف کا نسب محفوظ رکھنا ہے۔

میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان (786ہجری م) کے مرشد شیخ محمود مزدقانی (766ہجری م) کے مرشد شیخ علا الدولہ سمنانی (760ہجری م) کے مرشد شیخ عبد الرحمان اسفرائینی (700ہجری م) کے مرشد شیخ احمد جوزقانی (690ہجری م) کے مرشد رضی الدین علی لالا (647ہجری م) کے مرشد شیخ عمار یاسر (582ہجری م) کے مرشد شیخ نجم الدین کبریٰ (618ہجری م) کے مرشد شیخ ابونجیب سہروردی (563ہجری م) کے مرشد شیخ احمد غزالی (514ہجری م) کے مرشد شیخ ابوبکر نساج (487ہجری م) کے مرشد شیخ ابو القاسم جرجانی (450ہجری م) کے مرشد شیخ ابوعثمان مغربی (372ہجری م) کے مرشد شیخ ابوعلی الکاتب (346ہجری م) کے مرشد شیخ ابوعلی الرود باری (321ہجری م) کے مرشد شیخ ابو القاسم جنید بغدادی (297ہجری م) کے مرشد شیخ سری سقطی (251ہجری م) کے مرشد شیخ معروف کرخی (200ہجری م) کے مرشد امام علی رضا علیہ السلام (203ہجری م) کے مرشد امام موسی کاظم علیہ السلام (159ہجری م) کے مرشد امام جعفر صادق علیہ السلام (148ہجری م) کے مرشد امام محمد باقر علیہ السلام (114ہجری م) کے مرشد امام زین العابدین علیہ السلام (94ہجری م) کے مرشد امام حسین علیہ السلام شہید کربلا (61ہجری م) کے مرشد امیر المومنین امام علی علیہ السلام (40ہجری م) کے مرشد سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (10ہجری م)(119)

آپ نے لباس فتوت جو خرقہ مبارک کا جزو ہے اس طرح حاصل کیا،

سلسلہ فتوت

آپ نے سلسلہ فتوت ابوالیمامن محمد بن محمد ازکانی سے حاصل کیا۔انہوں نے شیخ عارف محمد بن جمال سے حاصل کیا۔انہوں نے نورالدین سالار سے حاصل کیا۔انہوں نے شیخ نجم الدین کبریٰ سے حاصل کیا۔انہوں نے اسماعیل القصیدی سے حاصل کیا۔انہوں نے محمد المالکیل سے حاصل کیا۔انہوں نے داؤد بن محمد سے حاصل کیا۔انہوں نے ابوالعباس بن ادریس سے حاصل کیاانہوں نے ابوالقاسم بن رمضان سے حاصل کیا۔انہوں نے ابویعقوب طبری سے حاصل کیا۔انہوں نے عبداللہ عمر بن عثمان سے حاصل کیا۔انہوں نے ابویعقوب النہرجوری سے حاصل کیا۔انہوں نے ابویعقوب السوسی سے حاصل کیا۔انہوں نے عبدالواحد بن زید سے حاصل کیا۔انہوں نے کمیل بن زیاد سے حاصل کیا۔انہوں نے امیر المومنین جناب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حاصل کیا۔اورانہوں نے خاتم المرسلین رحمت اللعالمین جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔(120)

شیخ نجم الدین محمد بن محمد ازکانی نے خرقہ فتوت کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کا فرش مبارک اور ستون مبارک بھی دیا تھا۔ یہ دونوں تبرکات امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تھے۔آپ کی شہادت کے بعد دوسروں کو پہنچے اوراب خانقاہ معلیٰ سری نگر کشمیر میں ہیں۔حضرت نے اپنی زندگی میں 1400 اولیائے کرام سے ملاقات کی اور فیض حاصل کیا۔جن میں سے 400 اولیائے کرام سے ایک مجلس میں فیض حاصل کیا۔ایک روایت میں یہ اجتماع سلطان محمد خدا بندہ (717 سن ہجری م) سے منسوب ہے جس میں حضرت میر سید علی کی عمر مبارک تین یا چار سال بنتی ہے۔(121) جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ اجتماع سلطان ابوسعید بہادر خان بن الجائتو سلطان بن ارغون خان بن اباقا خان (717ہجری سے 732ہجری) کے فرمان سے ہوا۔(122)

یہ محفل جب ہوئی سید کی حیات مبارک 7 سال تھی اور یہی درست بھی ہے۔اس اجتماع میں تمام سادات علمائے کرام اور مشائخ نے آپ کو ایک ایک سطر دعا کی تعلیم فرمائی بعد میں آپ کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اورادفتیحہ کا تحفہ دیا تو وہ یہی کلمات تھے۔

سیر وسیاحت (733 تا 753 سن ہجری)

آپ نے بیس سال مسلسل سیاحت کی جو کہ بہت طویل ہے اس میں بہت سے واقعات شامل ہیں جو ہم تحریر نہیں کر رہے۔اگر ان واقعات کو تحریر کرنا شروع کر دیا جائے تو آپ کی سوانح عمری پر پی ایچ ڈی کی جاسکتی ہے۔تاہم خلاصۃ المناقب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان علاقوں میں سفر کرتے رہے۔مزدقان، ختلان، بلخ، بدخشان، ختا، یزد، شام، بغداد، حجاز، روم، ماوراالنہر، سراندیپ، ہندستان، چین، مشہد، کربلا، نجف، فرنگستان، ترکستان، لداخ، مکہ، مدینہ، قپچاق، جبل القاف، اسفرائن، کشمیر وغیرہ انسائیکلوپیڈیا سے اسلام میں لکھا ہے کہ آپ نے تمام اسلامی ممالک کی سیاحت فرمائی۔(123)

ہمدان میں مراجعت اور تزویج (753 سے 773 ہجری)

753 ہجری یعنی 1352 عیسوی میں بمطابق تحائف الابرار اکیس یا بیس برس کے سفر کے بعد وطن مالوف میں مراجعت فرمائی۔ رسالہ مستورات میں ہے کہ آپ اسفرائن میں تھے۔ آپ کے مرشد نے آپ کو فرزند کی بشارت دی۔ اس وقت آپ کی عمر 40 سال تھی آپ کی تزویج ہمدان کے ہی ایک سید گھرانے میں ہوئی آپ کی زوجہ سیدہ حمیدہ بنت سید شرف تھیں۔ بعد کے بیس سال (753 تا 773 ہجری) آپ نے وطن مالوف ہمدان میں گزارے اور اپنی شہرآفاق تصانیف قلمبند کیں اور سالکان کی تربیت کی اس دوران آپ کا زیادہ وقت گنبد علویان میں گزرا اور آپ یہاں سے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔

ختلان میں اقامت (773 ہجری سے 780 ہجری)

اخی حاجی ختلانی نے قچاق میں ایک عمارت تعمیر کروائی تھی یہاں پر میر سید علی ہمدانی نے 773 ہجری میں موسم گرما کے تین ماہ گزارے اسی سال آپ نورالدین جعفر بدخشی (صاحب خلاصۃ المناقب) کے وطن بدخشان تشریف لے گئے۔ 773 ہجری کے بعد آپ کا واپس ہمدان جانے کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملتا شوال 773 ہجری آپ بدخشان گئے اور تین ماہ بعد واپس ختلان آئے اسی سفر کے دوران آپ ربیع الاول 774 ہجری کو کشمیر تشریف لائے آپ نے ختلان میں ایک مسجد اور خانقاہ بھی تعمیر کروائی ختلان اور اس کے اطراف میں دعوت الی اللہ دیتے رہے۔

کشمیر میں اقامت

حضرت شاہ ہمدان پہلی مرتبہ 741 ہجری میں کشمیر آئے جو آپ کی بیس سالہ سیاحت کا ایک حصہ ہے پھر 760 ہجری کو آپ نے اپنے دو چچازاد بھائی سید تاج الدین ہمدانی اور میر سید حسین سمنانی کو کشمیر بھیجا تا کہ مقامی حالات دریافت کریں۔ یہ لوگ سلطان شہاب الدین (750 سے 771 ہجری) کے اہل حکومت میں تشریف لائے اور یہاں قیام فرمایا۔ میر سید حسین سمنانی نے کشمیر کے حالات شاہ ہمدان کو ختلان میں جا کر بتائے اور دوبارہ شاہ ہمدان نے انہیں 773 ہجری کو جب سید ختلان میں تھے۔ انہیں کشمیر بھیجا۔(124) ربیع الاول 774 ہجری کو شاہ ہمدان جب ختلان سے ختا روانہ ہوئے تو پیر پنجال کے راستے کشمیر آئے اور محلّہ علاء الدین پورہ میں میر سید حسین سمنانی کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔(125) آپ کے ساتھ آپ کے چچازاد میر خلیل بھی تھے۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں آپ کی آمد کی تاریخ 12 ربیع الاول 774 ہجری درج ہے۔ احمد راضی نے ہفت اقلیم میں لکھا ہے کہ عہد قطب الدین (772 تا 781 ہجری) میں آئے تھے۔ تاریخ فرشتہ اور سیر المتاخرین میں بھی یہی ہے کہ قطب الدین کی استدعا پر آئے اور یہ بھی تحریر ہے کہ آپ غیبی اشارہ سے کشمیر آئے اس دوران آپ نے کشمیر میں تبلیغ فرمائی اور صرف ایک دن میں ہی 37000 لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے بہت سے بت کدے توڑ ڈالے راجہ پرور دسین کے بت خانے کو توڑا جس میں تین سو اسی بت تھے۔ یہاں پر ایک چبوترا بنوایا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ آپ کو کشمیر میں اسلام کا بانی تسلیم کیا گیا ہے۔

لداخ اور ترکستان میں سفر

781 یا 783 ہجری میں آپ لداخ اور ترکستان میں تبلیغی دوروں پر گئے اور شہر اپیفوس میں بھی گئے اور لداخ اور ترکستان میں اسلام کی اشاعت کی۔ کشمیر کی طرح یہاں بھی آپ کو اسلام کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ لداخ میں پہلی مسجد شے (Shey) کے مقام پر میر سید علی ہمدانی نے بنوائی یہ روایت 1381 یا 1382 عیسوی کی ہے۔ آپ کو لداخ کی ملکہ نے دعوت دی تھی۔ جس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کی دعا سے اس کی اولاد ہوئی اور دریائے شے سیلاب کے دنوں میں اس کے محل کو نقصان پہنچاتا تھا۔ آپ نے دریا پر چھڑی ماری آج تک دریا اس مقام پر خاموشی سے گزرتا ہے۔ ملکہ لداخ نے آپ کو جاگیر بھی مراحمت فرمائی۔ لداخ میں بھی آپ کو اسلام کا بانی تسلیم کیا گیا ہے۔

لداخ کا دارالحکومت لیے تھا یہاں مرکزی جامع مسجد اس کے قریب گھر بھی ہیں جو شاہ ہمدان کے نام سے مشہور ہیں۔ کتاب

(Recent Research on Ladakh four and Fifth proceding of four and fifth international colloquia on ladakh edit by Henry Osmaston and Phillip Danwood)

کے صفحہ نمبر 189 پر عبدالغنی شیخ کی طرف سے لکھا ہے کہ شاہ ہمدان کے اپنے کشمیر کی طرف دوسرے دورے میں جب وہ لداخ سے گزرے جب وہ کہ شگر جا رہے تھے۔ لداخ میں بھی راوئیتی طور پر شاہ ہمدان کو اسلام کا بانی مانا جاتا ہے۔ اور بہت سی جامعہ مسجد بھی ان سے منسوب ہے۔

شاہ ہمدان کی آپ بلتستان میں آمد

☆ شاہ ہمدان کی بلتستان میں آمد اور اسلام کی بنیاد رکھنے کا ذکر بہت سے حوالوں سے ملتا ہے۔ مثلاً بلتستان میں اسلام میر سید علی ہمدانی لے کر آئے۔(126)

☆ جب اللہ کی دریائے رحمت میں اس کا فضل موجزن ہوا تو ہجرت نبویؐ کے 783 سال بعد مقیم خان والی چپلو کے عہد میں یہاں آفتاب اسلام طلوع ہوا۔ میر سید علی ہمدانی کشمیر سے یہاں پہنچے ان کے ہاتھ میں عصاء اور جسم پر گلیم تھا۔(127)

☆ 783 ہجری میں میر سید علی ہمدانی بلتستان آئے ڈیڑ سال یہاں رہے اور یارقند چلے گئے۔(128)

☆ جس بزرگ نے بلتستان کے بدھمت کے پیرا کاروں کو مذہب اسلام میں داخل کیا اور یہاں نور وحدت پھیلا کر کفر اور ظلمت کو دور کیا وہ میر سید علی ہمدانی تھے۔(129)

☆ شاہ ہمدان لداخ بلتستان گلگت اور نگر وغیرہ کے علاقوں میں اور یہاں پہلی بار اسلام کی آواز پہنچائی۔ بلتستان میں آپ پہلے مبلغ جانے جاتے ہیں۔(130)

☆ سرزمین بلتستان میں اسلام میر سید علی ہمدانی اور ان کے مریدوں کی وجہ سے پھیلا اور کفر و شرک کے تاریکیاں دور ہوئی۔(131)

☆ میر سید علی ہمدانی اور ان کے مریدوں کی کوششوں سے بلتستان کا طول وعرض اسلام کے نور سے منور ہوا۔(132)

شاہ ہمدان کی بلتستان میں آمد کے واقعات کتاب تحفۃ الاحباب جو شمس الدین عراقی کے سوانح عمری پر کتاب ہے۔ میں تفصیلی ذکر موجود ہے۔ یہ کتاب نویں اور دسویں ہجری کی مسلک نوربخشیہ کی بہترین کتاب ہے۔ جسے 1992 پہلی بار برادر محمد رضا نے شائع کیا۔ 2009 میں یہ دوبار شائع ہوئی۔ اس کا فارسی تحقیقی متن ڈاکٹر غلام رسول جان نے سری نگر سے شائع کیا۔ اس کے مشہور قلمی نسخے مولوی محمد ابراہیم چھچن پاپولو کے پاس ہے اور مولوی محمد علی غربو چنگ چپلو کے پاس موجود تھا۔ ہم ان کتابوں کی روشنی میں شاہ ہمدان کی بلتستان کی آمد پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

شاہ ہمدان سکردو میں

میر سید علی ہمدانی پہلے بارزوجی لا پاس کے ذریعے بلتستان میں داخل ہوئے۔(133)۔ میر سید علی ہمدانی غبیار سا یعنی سطح مرتفع دیوسائی کے ذریعے سکردو پہنچے بادشاہ وقت کو اسلام کی دعوت دی۔ حسین آبادی رقم طراز ہیں کہ آپ کی تبلیغ سے لوگ رفتہ رفتہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہاں تک کے پہلی مسجد کھری ڈونگ پر تعمیر کی گئی پھر گمبہ سکردو میں جامع مسجد تعمیر کی (134)۔ کھری ڈونگ اب بھی موجود ہے مگر مسجد کے آثار باقی نہیں۔ سکردو سے آپ موجودہ حسین آباد پہنچے جو پہلے کفچوں کہلاتا تھا۔ آپ نے یہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو محلّہ بیورنگ میں موجود ہے اور اس کی تعمیر نو ہو چکی ہے۔ (نسخہ مولوی ابراہیم)

شاہ ہمدان شگر میں

جب آپ شگر پہنچے تو شگر میں بہت بڑا میلہ ہو رہا تھا۔ لوگ چوگان بازی (پولو) دیکھ رہے تھے۔ میر سید علی ہمدانی نے موقع کو غنیمت جان کر یہاں صدائے حق بلند کی اور دعوت اسلام دینے لگے۔ روسائے شگر میں آپ سے کرامت کا مطالبہ کیا اور کہا کہ میدان میں ایک ابھری ہوئی چٹان ہے جو گھوڑوں کے لئے خطرہ ہے جسے کوشش کے باوجد ختم نہ کیا جا سکا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر چٹان پر اپنا عصاء مارا تو وہ زمین میں دھنسنے لگی اور چٹان ہموار ہوگئی۔ شگر کے لوگ بتاتے ہیں اسی جگہ اب بھی گھڑا پڑ جاتا ہے۔ شگر میں آپ نے دو مساجد کی بنیاد رکھی۔ ایک چھ برونجی کے محلے میں اور دوسری ام بوڈک میں (نسخہ مولوی ابراہیم)۔

شاہ ہمدان تھلے اور بلغار میں

میر سید علی ہمدانی شگر کے بعد تھلے پہنچے۔ ربیع کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت تھا۔ آپ کو سخت پیاس محسوس ہوئی ساتھ ہی کھیت میں چند عورتیں گھاس پھوس اکھیڑنے میں مصروف تھیں۔ شاہ ہمدان نے پانی پلانے کو کہا تو ان میں سے ایک عورت نے کہا آپ کسی اور سے کہیں ہم یہاں کھیتوں میں مصروف ہیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں۔ آپ کو جلال آ گیا اور زبان مبارک سے نکل گیا خدا تم سب کو ہمیشہ مصروف رکھے۔ اس کے بعد اس علاقے میں عورتوں کے درگت بنی ہوئی ہے۔ جتنا گھاس پھوس اکھاڑا جائے پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ موضع تھلے کے

دلتر گاؤں کے پاس بید مجنوں کا ایک درخت ہے یہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہ درخت دراصل سید علی ہمدانی کا عصاء ہے۔ جسے آپ نے اس مقام پر رکھا اور وہ پودا بن گیا۔
یہاں کے لوگوں کو مسلمان بنانے کے بعد سید علی ہمدانی موضع بلغار پہنچے۔ یہاں کے سرگردان لوگ آپ کے پاس آئے اور با خوشی اسلام قبول کیا۔ یہاں سے آپ موضع ڈوغنی گئے۔شاہ ہمدان خپلو میں موضع ڈوغنی سے آپ وادی خپلو میں داخل ہوئے اس وقت خپلو کے حکمران کا پایہ تخت سلینگ تھا۔آپ نے وہاں تبلیغ کا کام شروع کیا یہاں کے راجہ مقیم نے اسلام قبول کرلیا۔ یہاں پر ایک بدھ مت کا گرو تھا جو آپ کے کمالات سے خائف ہوگیا۔(نسخہ مولوی علی)

شاہ ہمدان سلتورمیں

اسکے بعد شاہ ہمدان چھور بٹ روانہ ہوئے اور جگہ جگہ لوگوں کو مسلمان بناتے گئے۔ بدھ مت اور بون چھوس کے مراکز منہدم کراتے گئے اور مساجد تعمیر کرتے گئے۔آپ نے سرموں اور کواس (امیر آباد) میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی اور چھور بٹ کے ایک گاؤں چولونگ پہنچے یہاں سے نالہ چولونکھا کے ذریعے سلتور میں داخل ہوئے۔(مولوی علی)
یہاں آپ کو سخت پیاس لگی ایک عورت پاس ہی کھیت میں کام کررہی تھی۔آپ نے اس سے پیاس کا ذکر کیا تو وہ خوشی خوشی گھر گئے اور دودھ اورلسی لے آئے۔آپ اس سے خوش ہوئے اور دعا دی اللہ تم سب کو اس کام کی کلفت سے نجات دلائے۔اس وقت سے اس علاقے میں گوڈی کرنے کی ضرورت پیش نہیں پڑی۔ جونہی گوڈی کرنے کا موسم آتا ہے سارے گھاس پھوس خد بخود سٹر کر کھاد بن جاتے ہیں۔اس کے بعد آپ کندولس پہنچے۔ یہاں تھولدی اور برق گھو کے درمیان کسی شخص نے آپ کی دعوت کی اور دھوکے سے کتا پکا کر آپ کو کھلانے لایا۔آپ نے ایک نظر دیکھا تو کتا زندہ ہوگیا۔کچھ مدت بعد یہاں سیلاب آیا اور یہ علاقہ تا حال ویران ہے۔اس کے بعد مسجد موضع پھڑاوا میں مسجد بنائی ان علاقوں میں اسلام کی اشاعت کے بعد آپ سیاچن گلیشیئر کے ذریعے ترکستان کے شہر یارقند چلے گئے۔شاہ ہمدان وہاں سے ختلان چلے گئے۔

شاہ ہمدان دوبارہ بلتستان میں

ترکستان میں ڈیڑھ سال گزارنے کے بعد آپ 785ہجری میں شگر کے علاقے برالہ پہنچے۔اس بار آپ قراقرم اور سیاچن کے بجائے درہ مفتاغ پار کرتے ہوئے آئے۔تو غوری تھم کو اسلام نصیب ہوا۔ جو یہاں کا حکمران تھا۔ پہلے دورے میں جس مساجد کی بنیاد رکھی وہ مکمل ہوچکی تھیں۔قیام شگر کے دوران مسجد چھ برونچی مکمل کروائی۔اس کی دیواروں میں سورہ مزمل تحریر فرمائی۔مولوی حشمت اللہ دوران وزارت تک یہ تحریر موجود تھی۔(135)

وصال مبارک

ذالقعدہ 786ہجری کو کنار میں شاہی مہمان کی حیثیت سے رہے یکم ذوالحجہ 786ہجری کو آپ علیل ہوئے اور پانچ روز اسی طرح علالت میں گزرے۔سید کی وفات 6ذوالحجہ 786ہجری 19جنوری 1385سن عیسوی کو ہوئی۔خلاصۃ المناقب میں آپ کی وفات کنار کے علاقہ میں بتائی گئی۔اس سے کچھ دن قبل آپ پکھلی میں بھی رہے۔ رسالۃ المستورات میں لکھا ہے کہ شاہ ہمدان میں ختلان میں ایک خطہ زمین خرید کر مریدین کو نصیحت فرمائی تھی کہ ان کو یہیں پر دفن کیا جائے۔ جب کہ سلطان محمد خضر شاہ چاہتا تھا کہ حضرت کو پکھلی میں دفن کرے اور مریدین جو ہم رکاب تھے ختلان لے جانا چاہتے تھے۔ بقول مفتی غلام سرور طرفین کا اصرار بڑھا تو شیخ قوام الدین بدخشی نے کہا جو جماعت تابوت اٹھا سکے وہی اپنی مرضی کے مطابق دفن کرے۔سلطان کے ملازمین پوری قوت کے باوجود تابوت نہ اٹھا سکے۔اور آپ کے مریدین نے یک بارگی میں تابوت اٹھالیا قاضی نوراللہ شوستری لکھتے ہیں کہ جب تابوت ختلان پہنچا تو اس قدر خوشبو آرہی تھی کہ فضا معطر ہوگئی۔مزید فرشتے سفید ابر کی مثل جنازہ پر سایہ فضل تھے۔(136) خلاصۃ المناقب میں ہے کہ 25 جمادی الاول سن 787ہجری کو تابوت ختلان میں پہنچا اور آپ کو کولاب میں دفن کیا گیا۔

مزار مبارک

آپ کا مزار ختلان کے علاقے کولاب میں ہے۔آج کل یہ شہر تاجکستان میں ہے۔مزار کے نو گنبد ہیں دو بڑے اور سات چھوٹے ہیں۔مزار کے ساتھ ایک خوبصورت باغ ہے۔مزار میں آپ کے علاوہ آپ کے بیٹے میر سید محمد ہمدانی آپ کی بہن سیدہ ماہ خراسانی اور اولاد میں سے دیگر افراد بھی دفن ہیں اس کے علاوہ باہر ایک چبوترے میں طلقان کے ایک فرد کی قبر بھی ہے۔یہ بزرگ سید کے مزار کے متولی کی حیثیت سے رہتے تھے۔

خانقاہ معلیٰ

کشمیر میں محلّہ علاءالدین پورہ جہاں آپ قیام پذیر ہوئے آپ نے وسیع وعریض خطہ خرید کر مسجد تعمیر کروائی اور یہ خانقاہ معلیٰ کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔یہ خانقاہ کشمیر میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔آپ کی شان میں شاعر مشرق علامہ اقبال اس طرح منظوم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سید السادات سالار عجم | دست او معمار تقدیر امم
تا غزالی دست اللہ ہو گرفت | ذکر و فکر از دو دمان او گرفت
مرشد آں کشور مینو نظیر | میر و درویش و سلاطین را مشیر
خطہ را آں شاہ دریا آستین | داد علم و صنعت و تہذیب و دیں
آفرید آں مرد ایران صغیر | باہنر ملتے غریب و دل پذیر
یک نگاہ او کشاید صد گرہ | خیز و ترش را بدل راہے بدہ

میر سید علی ہمدانی کے ارباب اختیار مریدین

سلطان قطب الدین۔حاکم کشمیر | علی الدین۔حاکم پکھلی ہزارہ | سلطان محمد شاہ۔حاکم بلخ | راجہ مقیم خان۔حاکم حپلو
غیاث الدین۔حاکم ہرات | فیروز شاہ تغلق۔حاکم ہندوستان | بہرام شاہ۔حاکم بدخشان | غوطہ چو سنگے۔حاکم سکردو
غوری تھم۔حاکم شگر | سلطان محمد خضر شاہ۔حاکم کنار

تذکرہ میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی بن میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش

آپ کی ولادت 774 سن ہجری بمطابق 1372 سن عیسوی میں ہوئی۔ والدہ کا نام سیدہ حمیدہ بنت سید شرف تھا۔ میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان کے وصال کے وقت آپ کی عمر 12 سال تھی۔

ورود کشمیر

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کی وفات کے دس سال بعد 22 سال کی عمر میں 796 سن ہجری بمطابق 1393 سن عیسوی آپ 300 مریدین کے ساتھ کشمیر آئے سلطان سکندر نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی سلطان نے آپ کی رہائش کے لیے محلّہ نوہٹہ میں ایک عالیشان مکان تعمیر کروایا۔ آپ کے فرمان کی تکمیل میں اس نے بت خانہ کالی شور کی جگہ خانقاہ تعمیر کروائی۔ یہاں پر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کا چغہ اور عصا بھی محفوظ ہے جس کی زیارت کے لیے ہر سال اہل کشمیر جمع ہوتے ہیں۔ حضرت میر سید محمد ہمدانی کے پاس ایک بدخشانی لعل تھا جو انہوں نے سلطان کو تحفہ کے طور پر پیش کیا، سلطان نے اس کی قدر کرتے ہوئے تین گاؤں جن میں قصبہ ترال، نونہ اور واچی حضرت کی نذر کئے جو آپ نے درویشوں اور خانقاہ کے اخراجات کے لیے دے دیے۔ آپ نے وقف نامہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کیا اور سلطان نے بھی اپنی سند تیار کی اور دونوں کا غذات اپنی اصلی حالت میں آج بھی موجود ہیں۔

ازدواجی زندگی

آپ کا نکاح سیدہ تاج خاتون بنت سید حسن بہادر بن سید تاج الدین ہمدانی بن سید حسن الحسینی بن سید محمد الباقر حسینی سے ہوا۔ جو کہ آپ کے جدی رشتہ داروں میں سے تھیں۔ سیدہ تاج خاتون فیروز شاہ تغلق کی نواسی بھی تھیں۔ سید حسن بہادر کی شادی تغلق خاندان میں ہوئی تھی اور سید حسن بہادر سلطان شہاب الدین کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ اور سلطان نے آپ کو رستم ہند کا خطاب دیا تھا۔ سیدہ تاج خاتون سے ہی میر محمد ہمدانی کی اولاد چلی مگر پانچ سال بعد اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ آپ کا مدفن محلّہ فتحکدل سری نگر میں ہے

آپ بہت عبادت گذار خاتون تھیں۔اس کے بعد میر سید محمد ہمدانی کا دوسرا نکاح ملک سیف الدین جو سلطان سکندر کا وزیر تھا کی بیٹی بارعہ خاتون سے ہوا۔کچھ عرصہ بعد وہ بھی فوت ہوگئیں۔کوتھروان کے ایک باغ کے اندر جو حضرت کی ذاتی ملکیت تھا میں دفن ہوئیں۔یہ جگہ سری نگر سے 5 میل دور چرار روڈ پر کرالہ پورہ ودماجی کے نام سے مشہور ہے۔

حج بیت اللہ سے واپسی اور ختلان میں وفات

آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے کر گئے اور واپسی پر ختلان چلے گئے۔جہاں 17 ربیع الاول 854 ہجری میں بمطابق 1452 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور اپنے والد کے ساتھ دفن ہوئے۔اہل کشمیر تر ال میں 17 ربیع الاول کے دن آپ کا عرس مناتے ہیں۔

اولاد

آپ کی اولاد میں سید حسن ہمدانی،سید حسین ہمدانی، علاؤالدین اور ابوعلی عمر ہمدانی ہیں۔

تذکرہ میر سید حسن ہمدانی بن محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی بن میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش

آپ کی ولادت کشمیر میں ہوئی، والدہ کا نام سیدہ تاج خاتون بنت سید حسن بہادر تھا۔آپ نے زندگی کا زیادہ عرصہ کولاب میں گزارا روایت ہے کہ تیموری خاندان میں اچانک وبا پھوٹ پڑی اور کئی شہزادے اور شہزادیاں اس کی لپیٹ میں آ گئے تب کئی حکیموں اور طبیبوں سے علاج کروانے کے بعد جب کوئی بات نہ بنی تو کسی درویش کے کہنے پر خانوادہ شاہ ہمدان سے معافی مانگی کیونکہ امیر تیمور نے ناحق شاہ ہمدان کو تنگ کیا تھا۔آپ کی دعا سے تیموری خاندان صحت یاب ہوا پھر اسی تیموری خاندان میں آپ کے دادا حضرت شاہ ہمدان کا مزار بھی بنوایا۔آپ کا انتقال 53 سال کی عمر میں کولاب میں ہوا اور اپنے دادا کے قریب ہی دفن ہوئے۔آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔آپ کی اولاد میں سید احمد قتال، میر کرم علی ہمدانی اور قاسم ہیں۔

تذکرہ سید احمد قتال بن میر سید حسن ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

آپ کا نام احمد،لقب قتال،مولد کولاب اور کنیت ابوعبداللہ تھی۔والدہ سکینہ المعروف زلیخا بنت عبدالرحمان جعفری تھیں۔آپ نے فرغانہ میں بدھ مت کے خلاف جہاد بھی کیا۔جس کی وجہ سے سلطان عمر شیخ مرزا آپ پر بہت اعتماد کرتا تھا، کیونکہ فرغانہ میں بدھ مت کا کافی اثر ورسوخ تھا اور سلطان کی فوج ان سے عاجز تھی۔سید احمد قتال نے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسی لیے آپ کے نام کے ساتھ قتال آتا ہے۔آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کو ہمدان جو آپ کے اجداد کا علاقہ تھا کا رئیس اعلیٰ بنا دیا گیا۔تاریخ ایران میں حسنی خاقانی نے لکھا ہے کہ سلطان عمر شیخ آپ پر اعتماد کرتا تھا۔آپ کی وفات 102 سال کی عمر میں ہمدان میں ہوئی اور مدفن باغ علی میں ہوئے۔اولاد میں سید نور الدین کمال،سید باقر،سید ناصر،سید شیث،سید رکن الدین ہیں۔

تذکرہ سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال بن میر سید حسن ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی

مولد فرغانہ، نام نور الدین،لقب کمال کنیت ابوالحسن تھی۔والدہ ام کلثوم بنت ضیاالدین سبزواری تھیں۔آپ نے اپنے والد کی چھوڑی ہوئی مہم کو جاری رکھا اور ماوراالنہر کے دور دراز علاقوں تک بدھ مت کے مندروں کو مسمار کیا۔آخری عمر میں ہمدان آئے اور ہمدان میں انتقال فرمایا اور گنبد علویان میں دفن ہوئے۔عوام الناس میں ابوالحسن سے شہرت رکھتے ہیں جو آپ کی کنیت تھی۔آپ کی عمر 57 سال تھی۔اولاد میں سید شاہ محمد جعفر،سید احمد کبیر الدین،اسحاق،نوح،ابراہیم اور مرتضٰی ہیں۔

پیچھے صفحہ نمبر53 سے

دفتر العابدیہ الحسینیہ الاعرجیہ الھمدانیہ

اولاد میر کبیر سید علی ہمدانی بن سید شہاب الدین سیاہ بزاش

میر سید محمد ہمدانی من نور حقانی

حسین — علاؤالدین — میر سید حسن ہمدانی — سید ابو علی العمر ہمدانی

سید ابو علی العمر ہمدانی ← سید احمد ہمدانی ← میر سید کمال الدین حسین ہمدانی (اولاد صفحہ نمبر92 پر ہے)

میر سید حسن ہمدانی: قاسم — سید احمد قتال — میر کرم علی

سید احمد قتال: شیث — سید نورالدین کمال — ناصر — رکن الدین — باقر

سید نورالدین کمال: سید شاہ محمد جعفر — سید اسحاق — نوح — مرتضٰی — سید احمد کبیر الدین (اولاد صفحہ نمبر113 سے کتاب ہذا کے آخر تک موجود ہے) — ابراہیم

سید شاہ محمد جعفر ← سید سیف الدین ← سید کمال الدین ← سید علاؤالدین ہمدانی المعروف شاہ علاول وڈا شہید (تذکرہ نمبر1) ← حافظ سید محمد شاہ ہمدانی (تذکرہ نمبر2) ← قاضی سید منور شاہ ہمدانی (تذکرہ نمبر3) ← سید شاہ ملوک ہمدانی ← سید شاہ عبدالشکور ہمدانی ← سید شاہ ایوب ہمدانی ← سید علی احمد المعروف عین الدین ← سید جمال الدین ہمدانی ← سید شاہ محمد ہمدانی ← سید شاہ مرتضٰی ہمدانی

سید شاہ مرتضٰی ہمدانی: سید شاہ ابوطالب ہمدانی — سید شاہ رحمت اللہ ہمدانی (اولاد صفحہ 90 پر ہے)

سید شاہ ابوطالب ہمدانی ← سید شاہ محمد اشرف ← سید شاہ محمد قاسم ← سید شاہ محمد زاہد (تذکرہ نمبر4)

سید شاہ محمد زاہد: سید کامل شاہ (اولاد صفحہ نمبر 89 پر ہے) — سید ہاشم شاہ خیر پوری (تذکرہ نمبر5) (اولاد صفحہ نمبر 88 پر ہے)

میر کرم علی ← میر مہر علی ہمدانی ← میر حسن علی ہمدانی ← میر نادر علی ہمدانی ← میر محبّ علی ہمدانی ← میر حُب علی ہمدانی

میر حُب علی ہمدانی: میر سید ولی ہمدانی — میر خاک علی ہمدانی

میر خاک علی ہمدانی: میر شاہو ہمدانی — میر باہو ہمدانی — میر آہو ہمدانی

میر آہو ہمدانی ← میر لالا ہمدانی

میر لالا ہمدانی: میر خوشحال ہمدانی — میر درویش ہمدانی — میر برقا ہمدانی

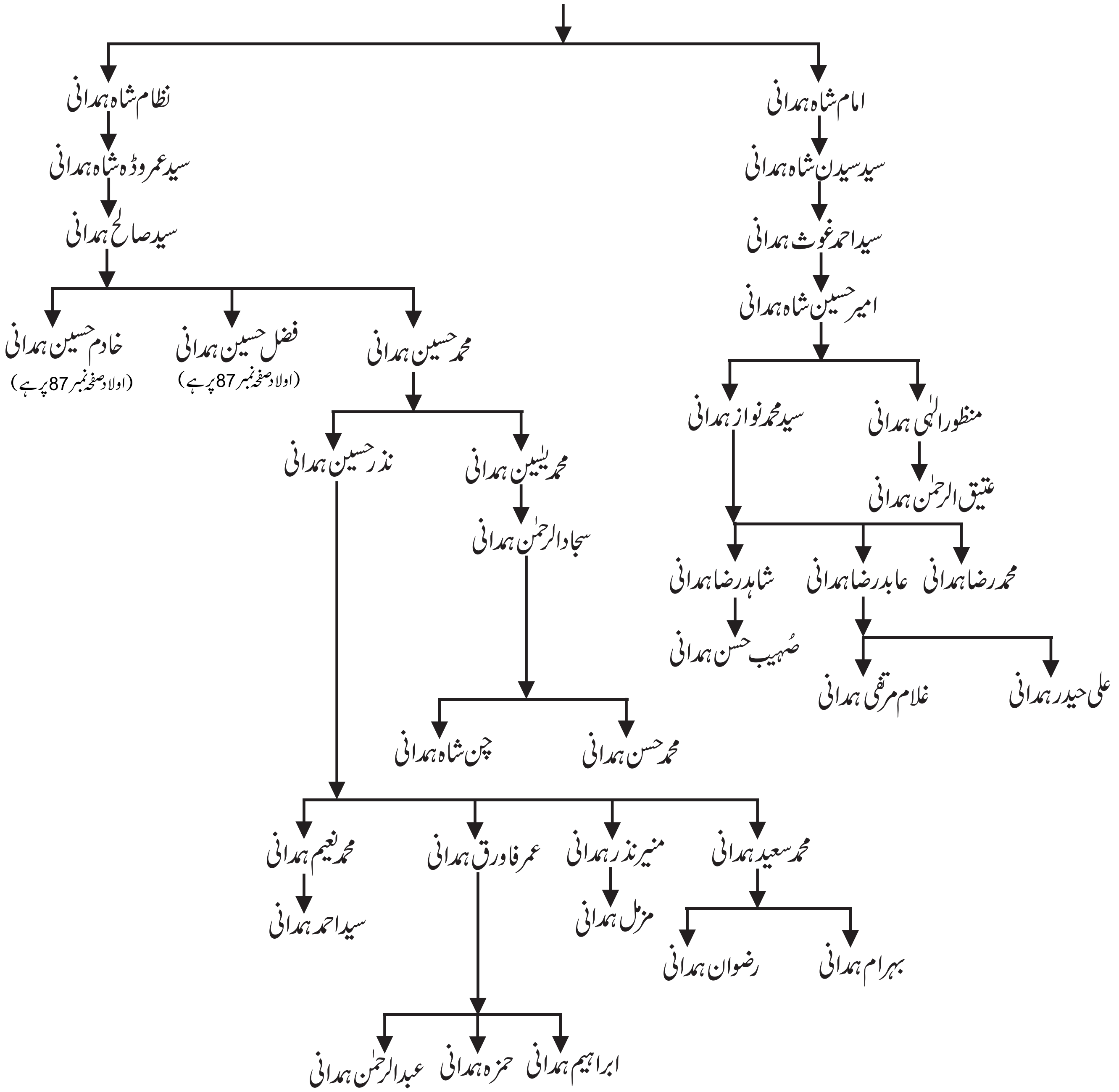
میر برقا ہمدانی ← مصلحت اللہ المعروف میر عوض علی ہمدانی

مصلحت اللہ المعروف میر عوض علی ہمدانی: سید علی ہمدانی — حامد شاہ — راجن ہمدانی — شاہنواز ہمدانی — شاہ امیر ہمدانی (اولاد صفحہ نمبر86 پر ہے)

شجرہ بمطابق سالار عجم و قلمی نسخہ جات سادات ہمدانیہ (صفحہ نمبر273)

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے

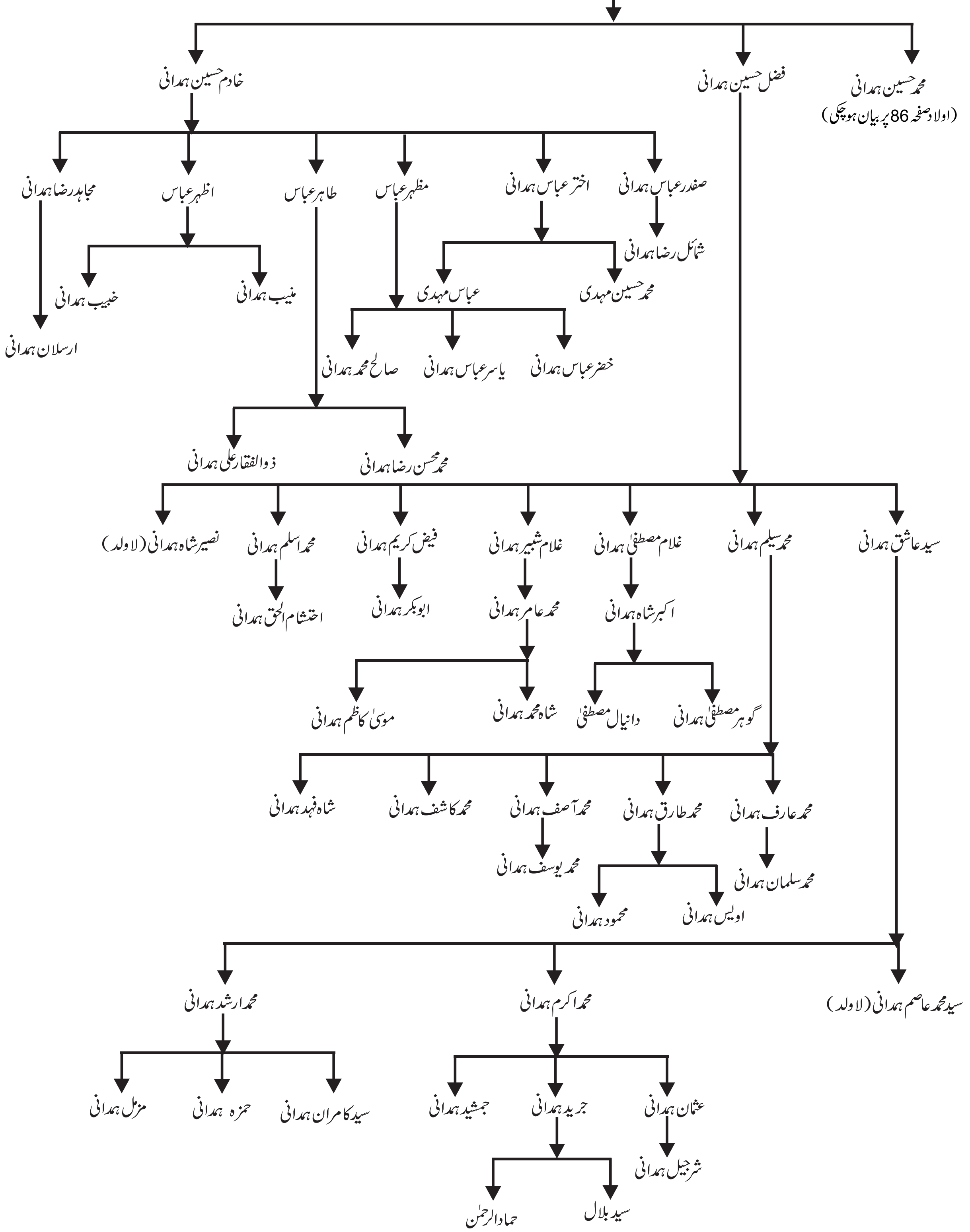
اولاد امیر شاہ ہمدانی بن میر مصلحت اللہ المعروف میر عوض علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ



سادات ہمدانیہ موضع ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ پنجاب

پیچھے صفحہ نمبر 86 سے

اولاد سید صالح ہمدانی بن عمروڈہ شاہ ہمدانی بن نظام شاہ ہمدانی



سادات ہمدانیہ موضع ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ پنجاب

پیچھے صفحہ نمبر85 سے

اولاد سید ہاشم خیر پوری بن سید شاہ محمد زاہد الصمدانی

- سید حافظ محمد شاہ صمدانی
  - سید محمود شاہ المعروف شاہ بلاق
    - سید احمد شاہ
      - سعادت علی شاہ
        - سید محمد شاہ
          - سید مرتضیٰ حسن شاہ
          - ڈاکٹر قبلہ سید عبدالرحمان ہمدانی (تذکرہ نمبر 6)
          - (ان حضرات کی اولاد خیر پور ٹامیوالی بہاول پور میں ہے)
        - سید محمود شاہ
          - سید مسعود ہمدانی
          - سید امجد شاہ ہمدانی
      - ممتاز علی شاہ
        - عبداللہ شاہ
          - سید عطااللہ
          - حبیب اللہ
          - محمد زاہد
          - عبیداللہ
          - ممتاز علی شاہ
        - عبدالماجد شاہ
          - سید عبدالباسط
        - سید عبدالرشید
          - سید ہاشم شاہ
          - سید بلاول شاہ
      - امانت علی شاہ
    - سید محمد زمان شاہ
      - سید غلام محی الدین شاہ
        - سید محبوب نبی شاہ
          - عبدالمالک
          - سید منظور الحسن
          - سید عبدالستار
        - سید عباس علی شاہ
          - سید عبدالسلام
          - خلیل الرحمٰن
          - عمر فاروق
          - محمد احمد
          - مظہر صدیق
          - جمیل الرحمان
          - (ان حضرات کی اولاد خیر پور ٹامیوالی بہاول پور میں ہے)
  - سید عباس علی شاہ

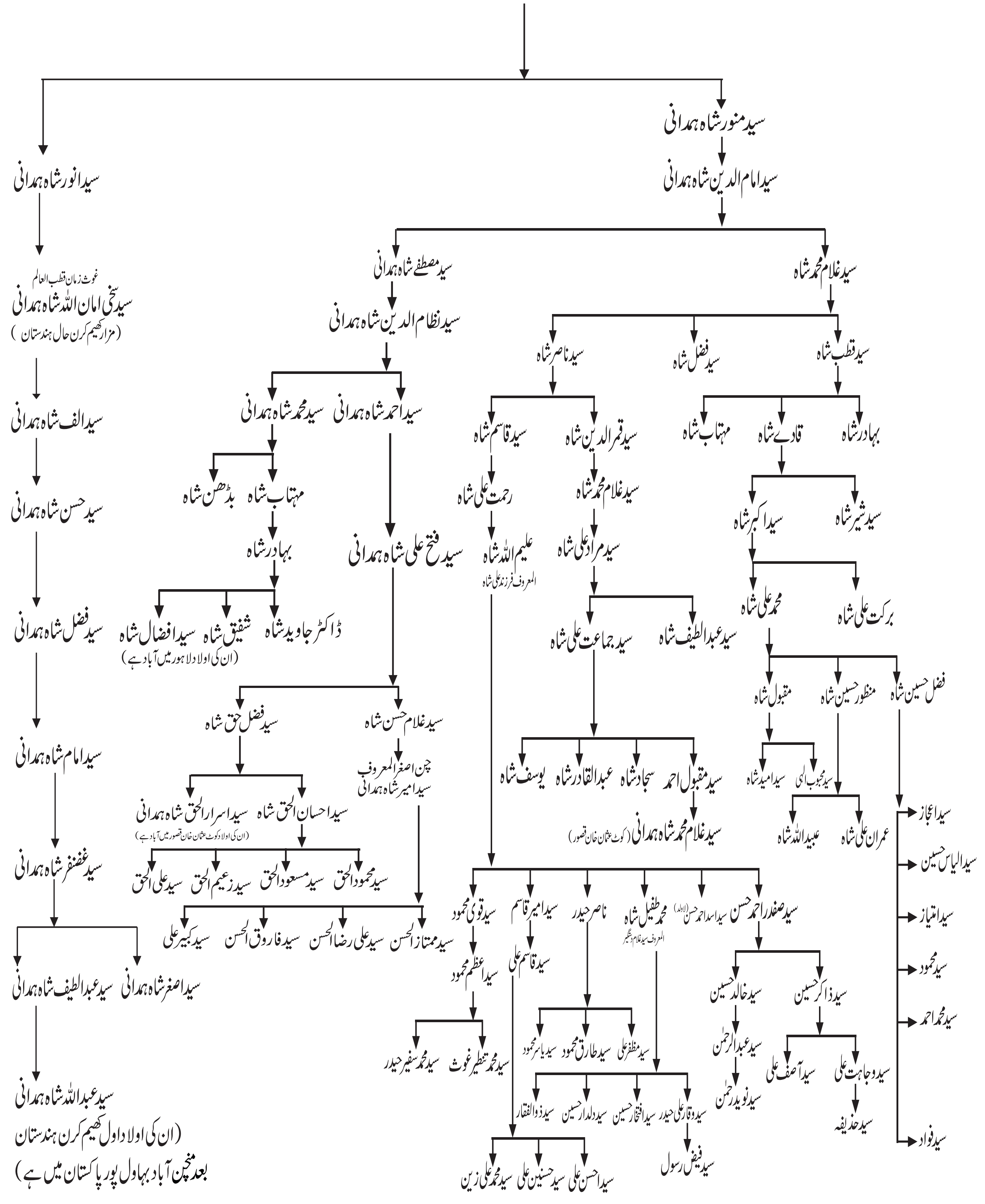
پیچھے صفحہ نمبر 85 سے

اولاد سید کامل شاہ بن سید محمد زاہد بن سید محمد قاسم الصمدانی

- سید چراغ شاہ صاحب
  - سید ولائیت شاہ ہمدانی
    - سید عبدالحق شاہ
      - سید مبارک علی شاہ
        - نعمت اللہ
        - سید محمد طیب
          - خبیب شاہ
          - صہیب شاہ
          - زبیر شاہ
        - سید محمد
        - فیض الرحمان
          - حبیب الرحمان
          - خلیل الرحمان
          - حفیظ الرحمان
          - سید علی ہمدانی
          - (انکی اولاد حال کوٹ مرداخان قصور میں رہائش پذیر ہیں)
        - رشید احمد
          - سید فرید احمد
          - نجم الرشید
        - حبیب اللہ
        - عبدالشکور
          - سید عبدالغفور شاہ
      - سید معروف علی شاہ
        - محمد قاسم
          - سید کاشف عروف
        - محمد یحییٰ
        - محبوب الحق
    - سید شہاب الدین شاہ
      - منصور علی شاہ
      - منور علی شاہ
        - محمد علی شاہ
          - سید محمد کوثر شاہ
          - سید راشد شاہ ہمدانی
          - سید خلیل احمد
          - خالد شاہ
          - شاہد شاہ
          - فرخ شاہ
          - (انکی اولاد حال کوٹ مرداخان قصور میں رہائش پذیر ہیں)
        - محمود علی شاہ
          - سید عدنان
          - ریحان شاہ
          - فرحان شاہ
        - عطاءاللہ شاہ ہمدانی
          - سید منور شاہ
        - انور علی شاہ
          - سید محمد احمد
          - وسیم شاہ
          - یوسف شاہ
          - عمران شاہ
          - شکیل شاہ
        - مظہر علی شاہ
          - شہزاد شاہ
          - شہناز شاہ
        - احمد علی شاہ
          - ندیم شاہ
      - منظور حسین
      - نور علی
      - سید عبدالوہاب شاہ ہمدانی
        - اشرف شاہ
          - اسد شاہ
        - سید مظہر علی شاہ
          - سید سیف اللہ شاہ
          - سید عبداللہ شاہ
        - سید عبداللطیف
    - سید جلال الدین شاہ
      - اکرم شاہ
      - کامل شاہ
      - حسین شاہ
        - سید حامد علی
        - سید منور علی
        - سید محمد ہاشم
        - سید فردوس علی
        - سید ذوالفقار شاہ
        - (انکی اولاد حال کوٹ مرداخان قصور میں رہائش پذیر ہیں)
      - حسن علی شاہ
        - سعیداللہ شاہ
        - سید ناصر شاہ
        - سید قاسم شاہ
        - سید زاہد شاہ
      - محسن شاہ
        - سید امجد شاہ ہمدانی
        - سید جاوید شاہ
        - سید ممتاز شاہ
        - سید کامل شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے

اولاد سید رحمت اللہ بن سید شاہ میر مرتضیٰ بن سید شاہ محمد ہمدانی



تذ کرہ نمبر 1: سید علاء الدین ہمدانی المعروف وڈا شہید بن سید کمال الدین بن سید سیف الدین

آپ کا نام سید علاء الدین ہمدانی تھا۔ آپ سید احمد قتال کی تحریک کو آگے لے کر بڑھے جو نسل بہ نسل آپ تک پہنچی۔ آپ کا ذکر ایک گورمکھی کتاب جا کا مؤلف گھمبیر سنگھ ہے میں ملتا ہے اور اس کے مطابق آپ ہندوؤں اور سکھوں سے لڑتے ہوئے بمقام تلہ گنگ شہید ہوئے۔ آپ کا قاتل کرتار سنگھ تھا۔ آپ عوام میں علاول مشہور ہوئے اور بعد شہادت وڈا شہید کہلائے۔ مقام جنگ و شہادت طلقا تھا۔ جو موجودہ تلہ گنگ سے قریباً سوا میل بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ آپ کا مزار طلقا قبرستان میں اب بھی ایک حویلی کے اندر موجود ہے۔ طلقا کی آبادی 1700 سو عیسوی میں تلہ گنگ منتقل ہوئی اور سرسری بندوبست سے پہلے اس کا نام طلقا کی مناسبت سے طلہ گنگ رکھا گیا۔ جو اب تلہ گنگ ہے۔ (سرکاری گزٹ کیمبلپور حال ضلع چکوال) (137) یہ مشن آپ کو آباؤ اجداد سے ملا جو نورالدین کمال کے بعد شاہ محمد جعفر سے ہوتا ہوا سید سیف الدین تک آیا اور پھر سید کمال الدین سے آگے دو بیٹے سید علاء الدین اور سید جان محمد۔ سید جان محمد علی گڑھ چلے گئے اور سید علاء الدین تلہ گنگ آ گئے۔ آپ سادات ہمدانیہ میں اول تھے جو ہندستان آئے۔

تذ کرہ نمبر 2: حافظ سید محمد ہمدانی المعروف حافظ سید بن سید علاء الدین ہمدانی المعروف وڈا شہید

صاحب سالار عجم سید عبدالرحمان ہمدانی نے صفحہ نمبر 186 پر تحریر کیا ہے کہ آپ اپنے والد کے شانہ بشانہ سکھوں سے لڑائی میں شریک تھے۔ والد ماجد کی شہادت کے بعد بہمراہ افغانان کشمیر و سرحد جو آپ کے خاندان کے معتقد تھے غالباً 1570 سن ہجری میں نقل مکانی کر کے قصور تشریف لے آئے۔ قصور کے اکثر علماء آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کی تصانیف میں فتاویٰ، بر ہنہ کی مبسوط شرح ہے۔ آپ کا مزار شہر قصور کے بڑے قبرستان کے شمالی حصہ میں کھیم کرن جاتے ہوئے صدر دیوان سے آگے سڑک کے بائیں ہاتھ پر واقع ہے۔

تذ کرہ نمبر 3: قاضی سید منور ہمدانی بن حافظ سید محمد ہمدانی

آپ مغل دور میں قصور کے قاضی تھے۔ آپ شریعت کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔ قصور کے افغان سرداروں میں سے اکازئی آپ کے مریدوں میں سے تھے۔ آپ صاحب ارشاد بزرگ تھے۔ مدفن قصور کے بڑے قبرستان میں شمال مغربی جانب ہیں۔

تذ کرہ نمبر 4: سید شاہ محمد زاہد بن سید شاہ محمد قاسم ہمدانی

آپ بھی شاہان دہلی کی طرف سے قاضی مقرر تھے اور قاضی سعد الدین کے نائب تھے۔ علوم دینیہ اور عربی میں دست گاہ کامل رکھتے تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ خط نسخ کے بھی ماہر تھے۔ آپ کا نقش نگین الھمہ اجعلنی زاہد تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ کے انتقال کے وقت علماء ان کے ظاہری حالات کی وجہ سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت سے گریز کر رہے تھے۔ عمائدین شہر نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حال بیان فرمایا تو آپ پر ایک رقت طاری ہوگئی آپ نے فرمایا: ''خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تو پھر چوں چرا کی کیا گنجائش ہے۔'' پھر علماء نے آپ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

تذ کرہ نمبر 5: سید ہاشم شاہ خیر پوری بن سید شاہ محمد زاہد ہمدانی

آپ کی پیدائش کوٹ مراد خان قصور میں 1169 سن ہجری بمطابق 1752 عیسوی کو ہوئی۔ آپ ولی الکامل قادر الکلام شاعر اور فنافی اللہ تھے۔ کوٹ مراد خان کے جنوبی قبرستان میں کئی لوگوں نے آپ کو متفرق الاعضاء دیکھا۔ (138) بیعت اول اپنے سسر سید شاہ امان اللہ ہمدانی سے تھے اور بیعت ثانی سید محمد گیلانی سے تھے۔ آپ کا تذکرہ شاہ ولی اللہ محدث نے تحفۃ الامیر میں کیا ہے۔ نواب بہاول خان ثانی کے عہد 1198 سن ہجری میں آپ قصور سے خیر پور ٹامے والی بہاول پور ہجرت کر گئے۔ آپ کا انتقال 72 سال کی عمر میں 27 محرم الحرام 1241 سن ہجری بمطابق 1822 سن عیسوی میں خیر پور ٹامے والی میں ہوا۔ آپ کا مزار شہر کی مشرقی جانب چاردیواری کے اندر موجود ہے۔

تذ کرہ نمبر 6: ڈاکٹر سید عبدالرحمان ہمدانی بن سید محمد شاہ ہمدانی مؤلف کتاب سالار عجم

آپ کی پیدائش 4 صفر 1344 ہجری بمطابق 25 اگست 1925 سن عیسوی کو خیر پور ٹامے والی بہاول پور میں ہوئی۔ آپ MBBS، MRCP، NRPC کی ڈگریاں رکھتے تھے۔ آپ نے سادات ہمدانیہ پر کتاب سالار عجم تحریر فرمائی جس کا دوسرا ایڈیشن جنوری 1990 کو ہوا اور کتاب ہذا کے لیے سالار عجم ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ آپ کر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اس کتاب پر آپ کو ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران اسلام آباد سے اعزازی سرٹیفکیٹ بھی ملا۔ جو پیغام آشنا شمارہ 13-14 ربیع الثانی 1424 ہجری خرداد ماہ 1382 ش جون 2003 میں سرورق پر آپ کو یاد رکھا گیا ہے۔

میر سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن ابو علی عمر ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

میر سید کمال الدین ہمدانی ہمایوں بادشاہ کے عہد میں وارد جلالی (ضلع علی گڑھ ہندوستان) ہوئے جبکہ مرزا حیدر دوغلت نے کشمیر میں سادات ہمدانیہ شیعہ اثنا عشری پر ظلم ستم کا دروازہ کھول دیا۔ جلالی میں آپ قاضی کی عہدے پر سرفراز ہوئے اور جامعہ مسجد حصار جلالی جس کو سلطان غیاث الدین بلبن نے بنایا۔ آپ کے انتظام میں رہی۔ آپ نے میر سید علی ہمدانی کے مشن کو جاری رکھا اور اوراد فتحیہ کو رواج دیا اور تعزیہ داری اور علم داری شروع کی۔ (108) شاہ ہمدان کی اولاد سے یہ شاخ کولاب سے کشمیر اور کشمیر سے ہندوستان جلالی وارد ہوئی۔ جبکہ باقی شاخوں کا ذکر بعد میں آئے گا۔ آپ کی اولاد میں سے استاد قمر جلالوی نے آپ کی شان میں یہ قطعہ لکھا ہے۔

سید علی ہمدانی کے راحت جان و نور العین

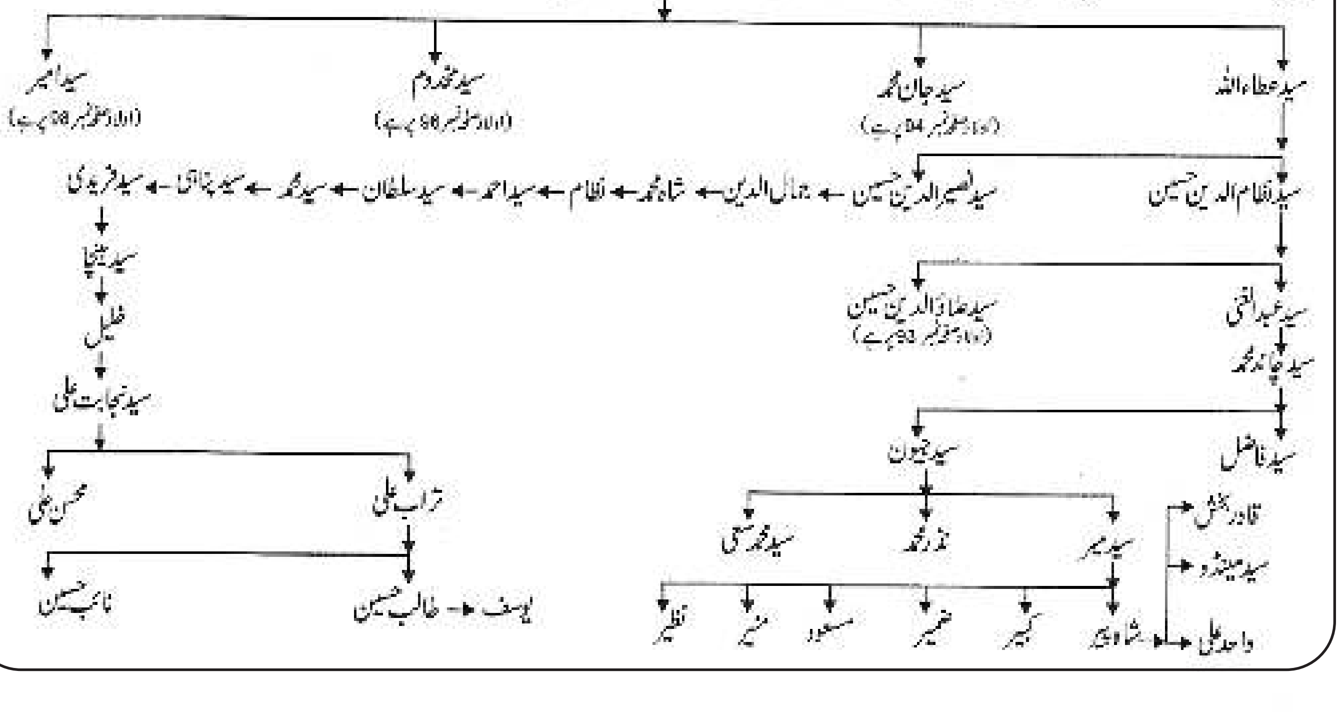
ہند میں تبلیغ دین کو گھر سے چلے تھے چھوڑ کے چین

قصبہ جلالی کے سیدان ہی کی اولاد میں ہیں

مورث اعلیٰ ہیں سب کے میر کمال الدین حسین

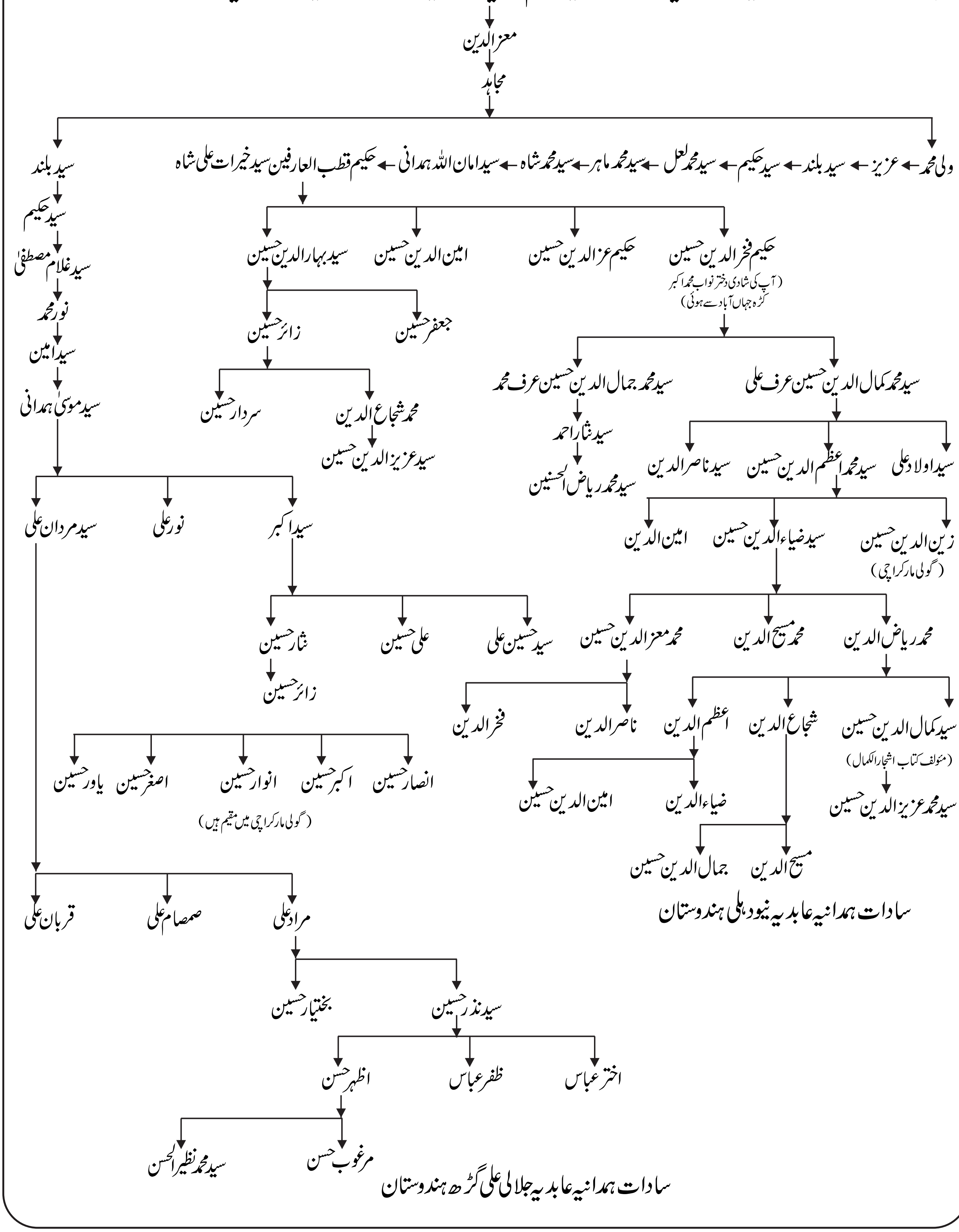
سادات ہمدانیہ جلالی ضلع علی گڑھ ہندوستان کے شجروں کو پہلی مرتبہ سید کرم حسین مجتہد نے مرتب کیا اس کتاب کا نام نسب نامہ سادات جلالیہ المعروف خلاصۃ الانساب کے فارسی زبان میں لکھی کتاب ہے۔ کرم حسین مجتہد نے 1888 عیسوی بمطابق 1305 ہجری کو دنیا سے رحلت فرمائی۔ اس کتاب کے نسخے سادات جلالیہ ہمدانیہ کے پاس موجود ہیں۔ سید کرم حسین مجتہد ہندوستان میں شیعہ مجتہد علماء میں سے تھے۔ آپ کا کمرہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں موجود ہے۔ آپ کی کتاب پر بعد میں حکیم سید کمال الدین حسین نے کام کیا اور اس فارسی کتاب کو اردو میں مرتب کر کے اس میں جدید اضافہ بھی کیا۔ اور اس کتاب کا نام اشجار الکمال رکھا۔ اس کو ادارہ ہمدانیہ امام باڑہ خیرات علی شاہ گڑھی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان نے شائع کیا۔ سادات جلالیہ کے جو شجرے اس کتاب میں پیش کیے جا رہے ہیں وہ تمام اسی کتاب اشجار الکمال سے لیے گئے ہیں جو کے مؤلف کے بیٹے سید محمد عزیز الدین حسین ہمدانی نے فراہم کیے۔ سید عزیز الدین حسین رضا لائبریری رام پور کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ مؤلف کتاب ہذا سید قمر عباس الاعرجی نے موصوف سے رابطہ کیا اور اپنی کتاب انساب السادات الحسینی بھی رضا لائبریری میں بھیجی۔

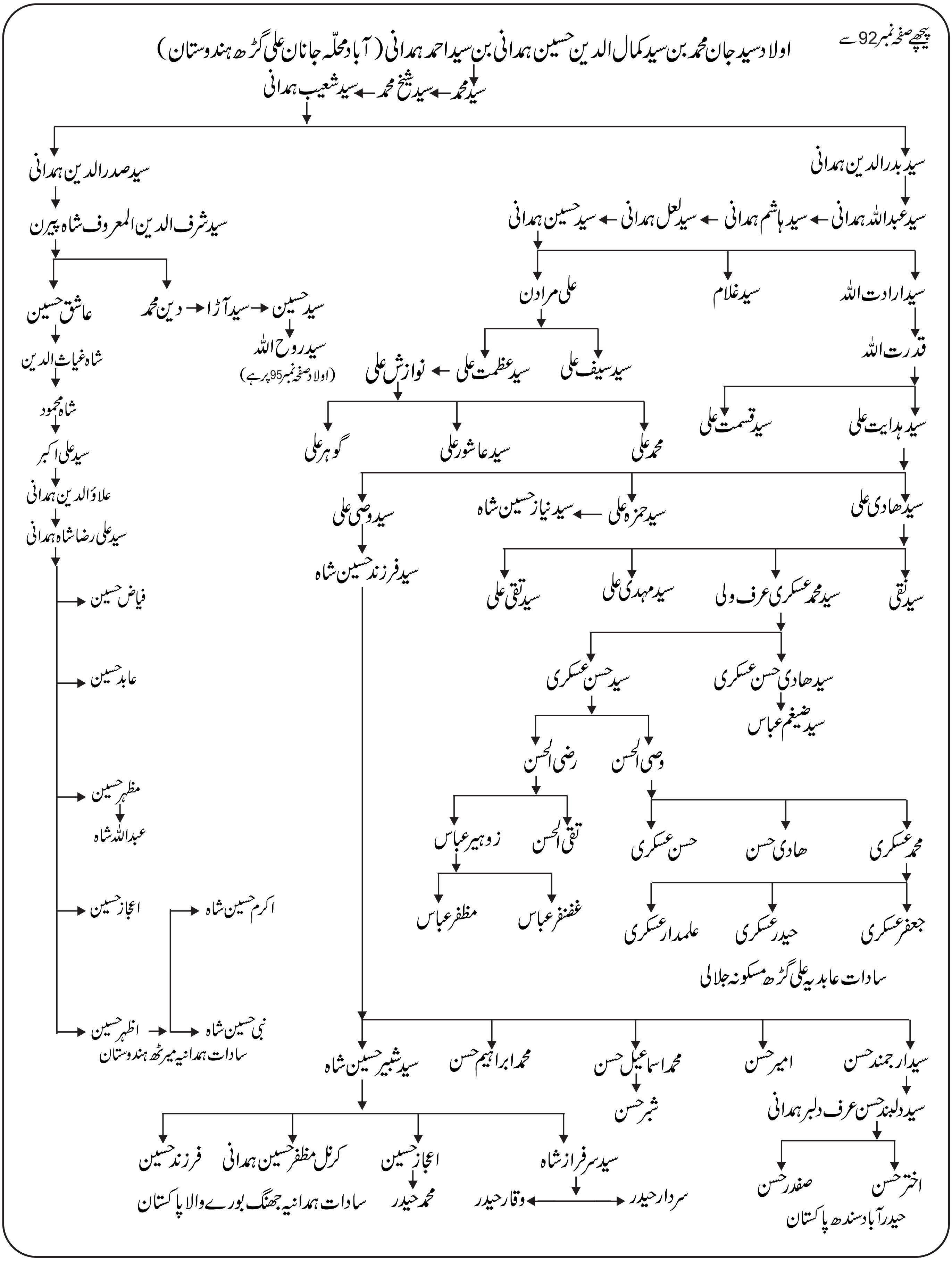
پیچھے صفحہ نمبر 85 سے اولاد میر سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن ابو علی عمر ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی



پیچھے صفحہ نمبر 92 سے

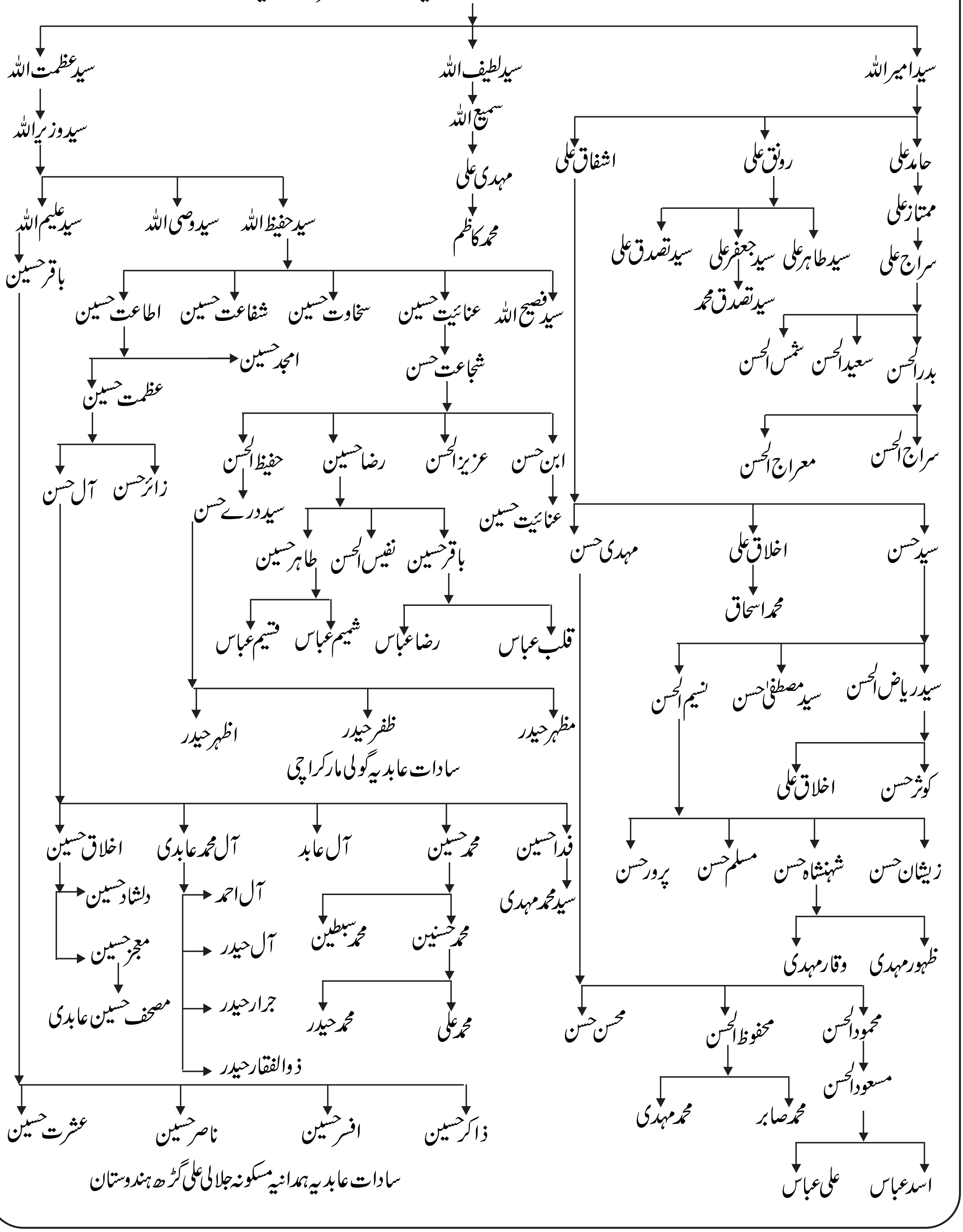
اولاد سید علاؤ الدین حسین بن سید نظام الدین بن سید عطاء اللہ بن سید کمال الدین حسین




پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولادسید جان محمد بن سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی (آباد محلّہ جانان علی گڑھ ہندوستان)
سید محمد ← سید شیخ محمد ← سید شعیب ہمدانی
سید بدرالدین ہمدانی
سید صدرالدین ہمدانی
سید عبداللہ ہمدانی ← سید ہاشم ہمدانی ← سید لعل ہمدانی ← سید حسین ہمدانی
سید شرف الدین المعروف شاہ پیرن
سید ارادت اللہ
سید غلام
علی مرادن
عاشق حسین
دین محمد ← سید آڑا ← سید حسین
سید روح اللہ
(اولاد صفحہ نمبر 95 پر ہے)
قدرت اللہ
سید سیف علی
سید عظمت علی ← نواز ش علی
شاہ غیاث الدین
شاہ محمود
سید ہدایت علی
سید قسمت علی
محمد علی
سید عاشور علی
گوہر علی
سید علی اکبر
علاؤالدین ہمدانی
سید علی رضا شاہ ہمدانی
سید ھادی علی
سید حمزہ علی ← سید نیاز حسین شاہ
سید وصی علی
سید فرزند حسین شاہ
سید نقی
سید محمد عسکری عرف ولی
سید مہدی علی
سید تقی علی
فیاض حسین
سید ھادی حسن عسکری
سید ضیغم عباس
سید حسن عسکری
عابد حسین
وصی الحسن
رضی الحسن
مظہر حسین
عبداللہ شاہ
محمد عسکری
ھادی حسن
حسن عسکری
تقی الحسن
زوہیر عباس
اعجاز حسین
اکرم حسین شاہ
جعفر عسکری
حیدر عسکری
علمدار عسکری
غضنفر عباس
مظفر عباس
سادات عابدیہ علی گڑھ مسکونہ جلالی
اظہر حسین
نبی حسین شاہ
سادات ہمدانیہ میرٹھ ہندوستان
سید ارجمند حسن
امیر حسن
محمد اسماعیل حسن
محمد ابراہیم حسن
سید شبیر حسین شاہ
شبر حسن
سید دلبند حسن عرف دلبر ہمدانی
اختر حسن
صفدر حسن
حیدرآباد سندھ پاکستان
سید سرفراز شاہ
سردار حیدر
وقار حیدر
اعجاز حسین
محمد حیدر
کرنل مظفر حسین ہمدانی
فرزند حسین
سادات ہمدانیہ جھنگ بورے والا پاکستان

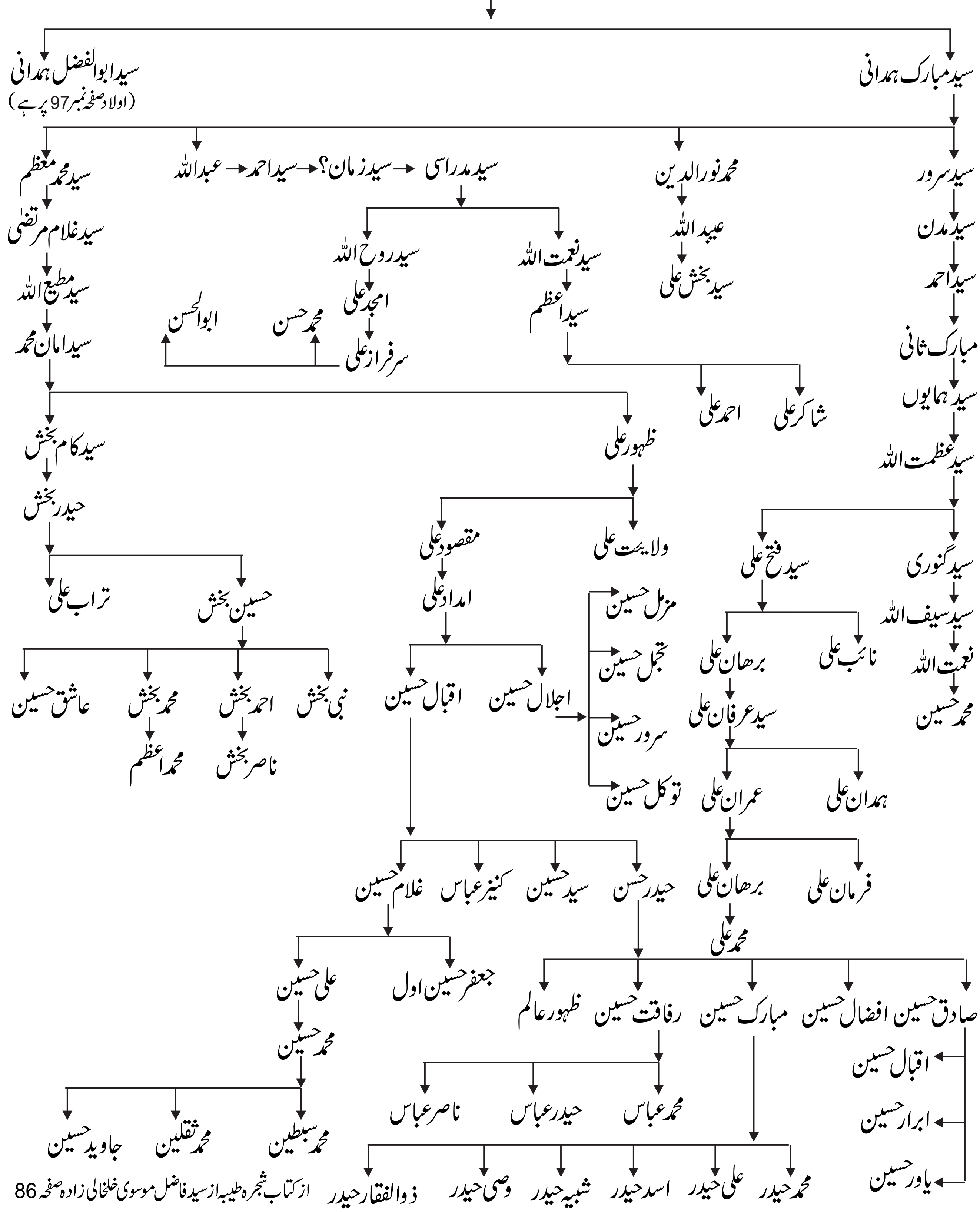
پیچھے صفحہ نمبر 94 سے

اولاد سید روح اللہ بن سید حسین بن سید آڑا بن دین محمد بن سید شرف الدین شاہ پیرن



پیچھے صفحہ نمبر 92 سے

اولاد سید مخدوم بن سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن سید ابو علی عمر بن میر محمد ہمدانی

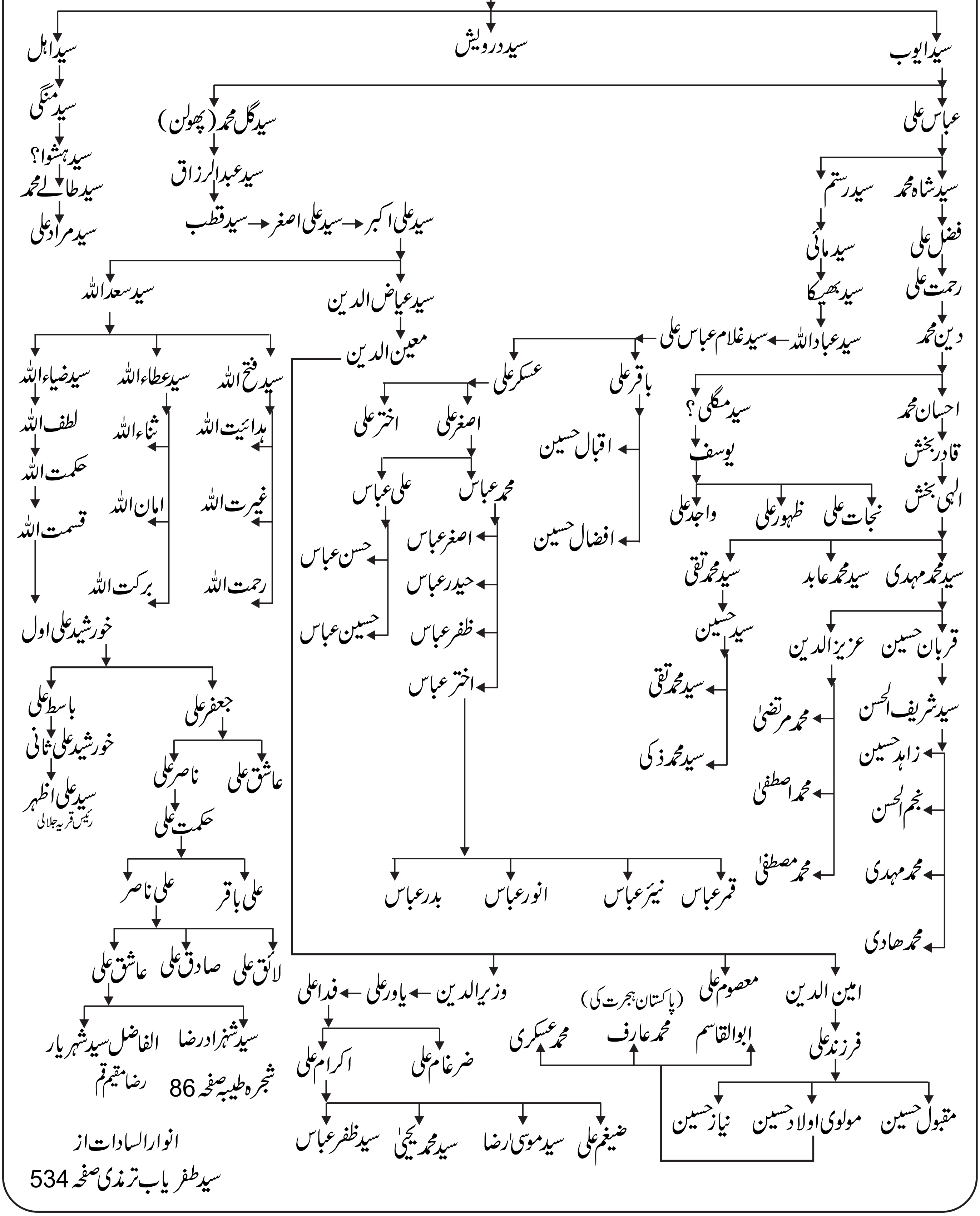


از کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل موسوی خلخالی زادہ صفحہ 86

سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان

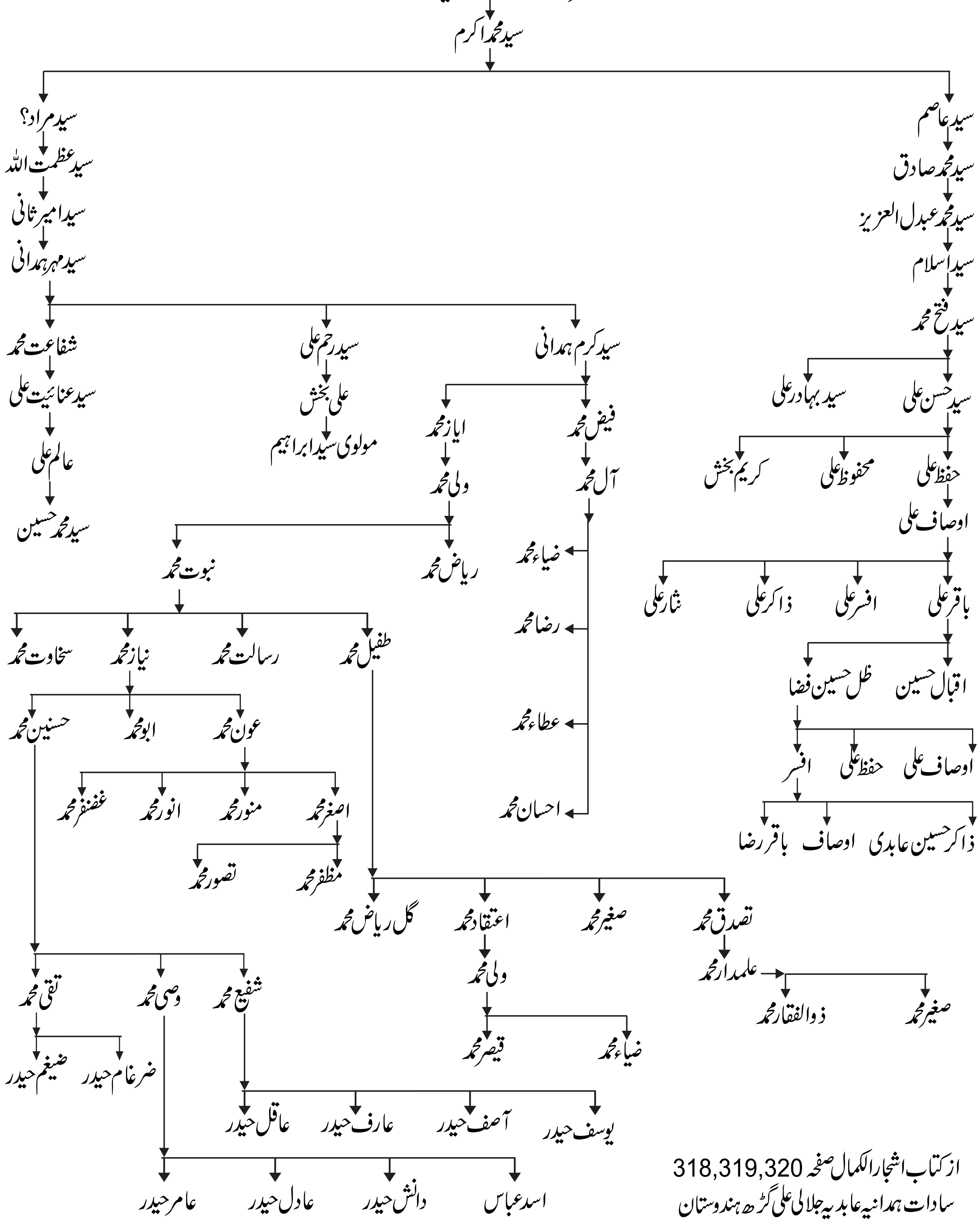
پیچھے صفحہ نمبر 96 سے

اولاد سید ابوالفضل بن سید مخدوم بن سید کمال الدین حسین ہمدانی



پیچھے صفحہ نمبر 92 سے

اولاد سید امیر بن سید کمال الدین حسین بن سید احمد ہمدانی



از کتاب اشجار الکمال صفحہ 318,319,320
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

مختصر تذکرہ اجداد سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری الحسینی الہمدانی

تذکرہ سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال

آپ کا نام احمد، لقب کبیر الدین اور کنیت ابو طالب تھی۔ آپ کی والدہ سیدہ بصری بنت سید محمود یمانی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ کی زندگی بدخشان، ہمدان، رے، مدینہ، کوفہ اور مشہد کے سفر میں گزری۔ آپ نے اپنے بیٹے میر سید علی المعروف سیاہ پوش ہمدانی کو وصیت کی کہ مقررہ تاریخ پر بچوں سمیت وطن مالوف ہمدان ہجرت کر جائیں۔ میں مقررہ تاریخ تک پہنچ جاؤں گا۔ مگر پہنچ نہ سکے آپ کے بیٹے آپ کی وصیت کے مطابق ہمدان چلے گئے۔ آپ فرغانہ، بخارا، ختلان کے عقیدت مندوں جو شاہ ہمدان کے ماننے والے تھے کے روحانی مرشد تھے۔ (صدری روایت) آپ کا انتقال 42 سال کی عمر میں ماوراالنہر کے کسی علاقے میں ہوا آپ کی اولاد میں میر سید علی سیاہ پوش، سید حمزہ اور سید عباس شامل ہیں۔

تذکرہ میر سید علی ہمدانی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیر الدین

آپ کا نام علی، لقب سیاہ پوش، کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ زلیخا بنت سید ابراہیم تبریزی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ صاحب خوارق العادات اور حامل علم لدنی تھے۔ وجہ تسمیہ سیاہ پوش اس لیے تھی کہ تاحیات غم حسین ابن علی علیہ السلام میں سیاہ لباس میں ملبوس رہے۔ اولاد امیر کبیر سید علی ھمدانی میں آپ ہی تھے جو باقاعدہ ہمدان میں سکونت کے لیے ماوراالنہر سے ہجرت کر گئے۔ آپ کے بھائی حمزہ اور عباس کی اولاد بلخاب میں ہے۔ مگر آپ اپنے والد کی وصیت پر ہمدان چلے گئے اور 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ اپنے اجداد کے معبد گنبد علویان میں دفن ہوئی جہاں آج بھی مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں سید جمال الدین حسین، باقر، طلحہ، زبیر، سامحہ شامل ہیں۔

تذکرہ سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف سیاہ پوش

آپ کا نام جمال الدین لقب حسین اور کنیت ابوعبدالرحمان تھی۔ آپ کے والدہ سیدہ سکینہ بنت سید عبدالرحمان تبریزی تھیں۔ آپ کا مولد ہمدان ہے۔ آپ نے 40 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید محمود ہمدانی، سید محبّ اور سید عبدالرزاق شامل ہیں

تذکرہ میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی سیاہ پوش

آپ کی ولادت ہمدان میں ہوئی۔ نام محمود، کنیت ابو یوسف، والدہ سیدہ رحیمہ بنت سید سلیمان ترمذی تھیں۔ آپ نے 51 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں میر سید شاہ حسین، زکریا اور جعفر ہیں۔

تذکرہ میر سید شاہ حسین ہمدانی بن میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین

آپ کا نام حسین، کنیت ابو محمد، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید اعظم مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان۔ آپ شاہ ہمدان کے سلسلہ طریقت سے بھی منسلک تھے اس لیے مشہد میں سید عبد اللہ برزش آبادی المشہدی کی اولاد کے ہاں آتے جاتے تھے۔ آپ کی والدہ بھی ان کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کی وفات 108 سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کو باغ علی میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں سید شاہ فتح اللہ، موسیٰ اور عبدالرحیم ہیں۔

تذکرہ شاہ سید فتح اللہ ہمدانی بن میر سید شاہ حسین ہمدانی

آپ کا نام فتح اللہ، کنیت ابو حنیف، والدہ سیدہ زینب خاتون بنت سید بدر الدین قذوینی تھیں۔ 47 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں

سید شاہ نوراللہ، سید علی محمد اور سید شرف شامل ہیں۔

تذکرہ شاہ سید نوراللہ بن شاہ سید فتح اللہ ہمدانی

آپ کا نام نوراللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ رابعہ بنت سید محمد بلخی، پیدائش ہمدان، آپ 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں سید زبیر ہمدانی، سید قاسم، عبدالرحمان، محبّ اور احمد شامل ہیں۔

تذکرہ شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نوراللہ ہمدانی

آپ کا نام زبیر، کنیت ابوطالب، والدہ زلیخا بنت عبدالرزاق مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید اسماعیل ہمدانی، سید اکبر ہمدانی اور سید احمد ہمدانی ہیں۔

تذکرہ سید اسماعیل ہمدانی بن شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نوراللہ ہمدانی

آپ کا نام اسماعیل، کنیت ابواسحاق، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید احمد مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان، احمد کرخی نے سیر المتاخرین میں لکھا ہے: ''ترک حاکم بیجاپور محمد عادل شاہ کی وفات کے بعد جب اس کے بیٹے علی عادل دوئم اور ولی عادل کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا ہوا تو علی عادل کے بھائی ولی عادل نے اس کے قتل کا حکم سنایا تو علی عادل ہمدان میں سید اسماعیل کے ہاں پناہ گزیں ہوا بعد میں جب اس نے بیجاپور کا تخت حاصل کیا تو سید اسماعیل کو ہندستان آنے کی دعوت دی(120) جو آپ نے قبول نہ کی اور اپنے بیٹے سید احمد شاہ بلاول کو بھیج دیا۔ تاہم تاریخ فرشتہ کے مطابق اس خاندان کا ایک فرد پہلے بھی ہندستان آیا جن کا نام میر صالح ہمدانی تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیجاپور کے حکمران سادات حسینیہ ہمدانیہ کے معتقد تھے۔ آپ کے اولاد میں سید احمد المعروف شاہ بلاول، سید محمد مقیم، سید محسن، سید عبدالرحمان اور سید محمد جعفر شامل ہیں

تذکرہ سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری الحسینی الہمدانی بن سید اسماعیل ہمدانی

آپ کا نام سید احمد ہمدانی، کنیت ابومحمد اور لقب سلطان شاہ بلاول نوری ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ سلطان خاتون بنت سید احمد رومی تھیں۔ مولد ہمدان، آپ کا شجرہ یوں ہے سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن سید شاہ اسماعیل ھمدانی بن سید شاہ زبیر ھمدانی بن سید شاہ نوراللہ ھمدانی بن سید شاہ فتح اللہ ھمدانی بن سید شاہ حسین ھمدانی بن سید شاہ محمود ھمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیرالدین بن سید نورالدین کمال بن سید شاہ احمد قتال بن میر سید حسن ھمدانی بن میر سید محمد ھمدانی بن قطب الاقطاب میر سید علی ھمدانی المعروف شاہ ھمدان بن سید شاہ امیر شہاب الدین سیاہ بزاش بن میر سید محمد الباقر حسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن میر سید محمد شرف الدین بن میر سید محمد محبّ اللہ بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی بن میر سید عبداللہ بلخی بن میر سید محمد اول جلاآبادی بن ابوالقاسم میر سید علی جلاآبادی بن ابومحمد حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن امام زادہ جعفر الحجۃ بن امام زادہ ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن امام زادہ اباعبداللہ حسین الاصغر بن امام علی زین العابدین السجاد علیہ السلام بن سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آپ کے شجرے کے مصادر میں سب سے پہلے کتاب المعقبین من اولاد امیر المومنین از سید یحیٰی نسابہ متوفی 270 ہجری صفحہ نمبر 98 کتاب سرالانساب العلویہ از نصر بخاری کتاب المجدی از عمری کتاب عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304 سراج الانساب صفحہ 159 اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی انساب الطالبین از ڈاکٹر عبدالجواد کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل الموسوی الصفوی خلخالی زادہ صفحہ نمبر 84 مطبوعہ الصدر قم اسلامی جموریہ ایران شامل ہیں۔ آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب انساب السادات الحسینی میں کچھ خاص نہیں لکھا گیا۔ کیونکہ مقام روائیتوں پر اکتفا کیا گیا۔ مگر اب آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ کی تحقیق پیش کی جاری ہے۔ جو ہندوستان اور ایران کی مستند کتابوں سے اخذ کی گئی ہے۔ ہم اس کو من وعن اپنی کتاب میں شامل کر رہے ہیں اور وہ اس شامل کر رہے ہیں جو سلطان سید احمد ہمدانی المعروف شاہ بلاول سے مخصوص ہیں۔

کتابیات

1۔ بندوبست ثانی 1877ء تاریخ جہلم مسٹر راٹرب جارج ٹامسن سیٹلمنٹ افسر ضلع جہلم آریہ پریس لاہور منشی سالگ رام

2۔ سرکاری رپورٹ از مرزا احمد بیگ پرگنہ تلہ گنگ از 1875ء تا 1876

3۔ سرکاری رپورٹ از منشی ڈھیرومل پرگز تلہ گنگ 1876ء تا 1877

4۔ تاریخ کوہستان محل از لالہ دنی چند 1899ء

5۔ سکھا شاہی از گھبیر سنگھ 1901 امرتسر

6۔ تاریخ بیجاپور از نورالدین بدری 1796

7۔ تاریخ عادل شاہی از رفیق عادلی 1802

8۔ تاریخ کشمیر از ملا صمد کشمیری

9۔ تاریخ کبیر کشمیر از ابومحمد حاجی محی الدین مسکین

10۔ تاریخ اشارک از علی جعفر شمس

11۔ سفینۃ الاولیاء از شہزادہ داراشکوہ

12۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور 1914

13۔ سیر الاولیاء از محمد مبارک دھلوی دہلی 1884

14۔ زبان اعوان کاری از مسٹر واکر 1902ء بحوالہ پنجاب دیاں بولیاں از دیوان گنڈہ سنگھ سوہنا 1889ء

15۔ سوانح حیات مہاراجہ رنجیت سنگھ از رانا گوبند سنگھ سری

16۔ تاریخ ایران از محمد بن حیدر

17۔ سرکاری گزٹ 1880ء از ایڈورڈ جارج دیں

18۔ اعونان دا مذہب از قاضی عمر نعمانی 1940ء

19۔ زاد الاعون نورالدین سلیمانی

20۔ باغ سادات از تجمل حسین

21۔ ہم اور ہمارے اسلاف از ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی

سید احمد ہمدانی المعروف سید سلطان بلاول دندہ

سید احمد ہمدانی کی تاریخ ولادت

سید احمد ہمدانی کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ خاقانی لکھتا ہے کہ سولویں صدی کے وسط میں ہوئی۔ مگر قیاس یہ ہے کہ جب آپ شہزادہ اکبر بن اورنگ زیب کے ساتھ 1685ء کے شروع میں بیجاپور ریاست میں تشریف لائے تو آپ کی عمر مطابق تحریر بدری تیس سال تھی۔ اس حساب سے 1655ء ہی ہوسکتی ہے۔

مقام ولادت

آپ ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے یہ وہ آبادی ہے جن کی بنیاد کیقباد بن زاب کیانی نے 742 قبل مسیح رکھی۔ ملکہ مڈیا نے قریباً بیس سال تک آپنا دارالخلافہ بنایا۔ اس کے گرد نواح کو کوہ الوند کی ندیاں سیراب کرتی تھیں۔ اس کا رقبہ ایک فرسخ مکعب تھا اور ارد گرد بڑی مستحکم شہر پناہ تعمیر تھی۔ اس خوزرستان کے مشہور شہر کو سب سے پہلے حدیفہ گورنر حضرت عمرؓ نے 642ء میں فتح کیا۔ اسی سال ہمدان کے گورنر خسر وسوم نے بغاوت کر دی۔ تو پھر دوبارہ نعیم بن مقرن آیا اور فتح کیا۔ یہ شہر حضرت علیؑ کے قبضہ میں بھی رہا۔ ان کی طرف سے محنف بن سلیم گورنری کے فرائض کرتا رہا اس شہر نے کئی دور دیکھے جو میں نے بوجہ طوالت پر تحریر نہیں کئے۔ تاریخوں میں مکمل لکھے گئے ہیں۔ (تاریخ اسلام شوق)

ایران کی مذہبی حالت

آپ نے اپنی جوانی ایران کے بادشاہ سلیمان صفوی ☆1667ء تا 1694 کے عہد میں بسر کی۔ خاندان صفوی کا دستور تھا کہ جو اس زمانہ میں بڑا عالم ہوتا اس کو شیخ الاسلام مقرر کر کے تمام بادشاہی میں اس کے احکام نافذ کرتے اور جب رسم تاج پوشی ادا ہوتی تو یہی ان کے سر پر تاج رکھتے۔ سلیمان صفوی کے زمانے میں شیخ الاسلام اور نائب امام ملا آقا حسین خوانساری تھا۔ اس نے تمام ملک میں اپنے کئی نائب مقرر کئے ہوئے تھے۔ جن کی تحویل میں مساجد ہوتی تھیں۔ ان دنوں آقا محمد قلی ہمدان شہر کے نائب شیخ الاسلام تھے۔ جامع مسجد میں باجماعت نماز بھی پڑھاتے اور اقرآن وحدیث کا درس بھی دیتے۔ اس زمانہ میں شیعہ مذہب کا عین عروج تھا۔ یہ تین گروہ میں بٹا ہوا تھا۔ اثنا عشری۔ شافعی المذہب اور شش امامیہ اکثریت شیعوں کی تھی۔

☆ سلیمان صفوی بن عباس ثانی بن صفی بن سام بن طہماسپ اول صفوی بن شاہ اسمعیل صفوی بن سلطان بن شیخ جنید بن صدر الدین بن ابراہیم بن خواجہ علی بن صدر الدین اول بن صفی الدین ان کا شجرہ امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق سے ملتا ہے۔

ہمدان کیوں چھوڑا

سلیمان صفوی نے اپنے لڑکے سلطان حسین صفوی کو ملا محمد باقر المجلسیؒ الاصفہانی مصنف بحار انوار کی شاگردی میں دیا۔ شہزادہ روز آتا۔ مذہبی درس وتدریس میں دلچسپی لیتا۔ جلد ہی تاریخ اور شرعی علوم میں عبور حاصل کر لیا۔ ملا نے سلطان حسین صفوی کے کردار پر اپنی مہر ثبت کرنی چاہی مگر اس کے دماغ سے غرور نہ نکال سکا۔ وہ اس پہاڑ کی مانند

ہوگیا۔جس کے سطح دلکش اورخوش رنگ پھولوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔اور باطن میں غرور کالاوہ ابال کھار ہا ہو۔اس کوتقریر کرنے کا از حد شوق تھا۔جب شرعی فلسفہ پر بحث کرتا تو ملا مجلس جھوم اٹھتے جب عملی قدم اٹھاتا تو عوام سمجھ نہ پاتے اس متضاد قول وفعل کی جنگ نے عوام کے دلوں میں ایک ایسی نفرت انگیز آگ سلگا دی جو اندر ہی اندر اپنا کام کرتی رہی۔

حسین خوانساری شاہی اصفہانی مسجد کے خطیب اعلیٰ تھے۔جب یہ باجماعت نماز پڑھاتا تو شہزادہ اسی وقت الگ تھلگ نماز شروع کر دیتا۔ابھی زیارت پڑھائی جارہی ہوتی یہ غسل میں مشغول ہوجاتا۔اگر اتفاقیہ ملا غیر حاضر ہوتا تو ابھی آدھی اذان باقی ہوتی یہ نماز پڑھنے لگتا۔(بدری)۔اس کے عجیب وغریب حرکات کو حسین خوانساری روز دیکھتا مگر خاموش تھا گویا اسلامی اصولوں کو بادشاہ کی خوشنودی پر قربان کر رہا تھا۔نہ لوگوں سے کہتا نہ نمازی شکایت کرتے۔خاندان بویہ نے ایران میں شیعت کی باقاعدہ بنیاد رکھی تھی۔785 سال تک مساجد اثناعشر سیاست ملکی سے الگ رہی مگر اس شہزادہ نے ساڑھے سات صدی کی مذہبی تعلیم کو آپنی انوکھی اختراع کے نذر کر دیا۔ کسی میں اخلاقی جرت نہ تھی کہ ولی عہد کے موجودہ عمل پر اعتراض کرتا جب بادشاہ کا بیٹا ممبر پر وعظ کرتا تو عوام نعرے لگاتے۔مصائب پڑھتا تو مومن روتے پیٹتے۔ جب اس نے اپنی تقریر کا اثر اس قدر دیکھا تو قسم قسم کے دعوے کرنے لگا۔

۔۔۔۔۔علی نے مجھے جنت لکھ دی۔۔۔۔۔۔مجھے آئمہ معصومین جو فرمان خواب میں دیتے ہیں میں اسی پر عمل کرتا ہوں۔لوگ سنتے گھر میں تنقید کرتے گلیوں میں واہ واہ کرتے۔1680 میں سید احمد بلاول ہمدانی اتفاقیہ اصفہان تشریف لائے۔جب باجماعت نماز شروع ہوئی۔تو شہزادہ حسب عادت ایک طرف الگ نماز پڑھنے لگا۔ بعد نماز شہزادہ نے تقریر کی پہلے خواب بیان کئے۔یہی موضوع بنایا ساتھ ساتھ دعوے بھی کرتا چلا گیا۔یہ سن کر سید احمد ہمدانی کے دماغ میں خیالات کی لہروں نے ایک طوفان بپا کر دیا۔منہ رام رام بغل میں چھری۔شاہد ایسے ہی انسان کے لئے کہا گیا ہے۔یہ چھری عوام کو نظر نہیں آتی۔مگر ہمدانی نے دیکھ لی۔وہ دماغ جو مادہ تجسس سے پختہ ہوتے ہیں اسی چھری سے کشتہ ہوتے ہیں۔تڑپنے نہیں دیتی۔مگر اجتماعی زندگی اور مذہبی رسوم کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔شہزادہ نے ایک گھنٹہ پڑھا مگر بلاول نے اس کو پل بھر میں پڑھ لیا۔جب آپ باہر تشریف لائے تو بے اختیار ابل پڑے

۔۔۔۔۔اے لوگو۔کیا یہ مبلغ ہے۔اس کے قول وفعل کو ابھی تک تولا نہیں گیا۔یہ مذہبی جذبات مجروح کرتا ہے۔آپ سب خاموش ہیں۔آپکی اخلاقی جرت مردہ ہے۔کیا اس کے کھوکھلے دعوے فاش نہیں ہوئے۔قرآن پڑھے فرعون بادشاہ بنا۔بے حساب دولت پائی مسلح سپاہ دیکھی۔سر پر تاج رکھا ہاتھ میں تلوار لی۔لاکھوں خوشامدی پیدا ہوئے۔سبز باغ دکھائے۔ہزاروں قیدی رہا کئے۔ان گنت قتل کر دیئے۔الٹا کام کیا یا سیدھا لوگوں نے واہ واہ کی۔جب فرعون نے خود کو اتنا آزاد پایا تو سر میں غرور سمایا۔دن بدن بڑھتا گیا۔آخر اس دعویٰ پر ختم ہوا کہ میں خدا ہوں۔اگر یہ حسین خوانساری کو کمتر سمجھتا ہے تو اس وقت نماز پڑھے جب باجماعت نماز ہوجائے۔اس طرح جو بھی نماز پڑھتا ہے وہ آداب نماز کا قاتل ہے۔اگر سب کی تقلید کرنے لگیں تو یہ ایک نیا مذہب پیدا ہوجائیگا۔اگر اس نے اپنے کردار پر نظر ثانی نہ کی تو میں اس کے ظاہری خول کو چھیل کر رکھ دوں گا۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی فقرادھورا تھا کہ ایک خوشامدی نمازی نے سرگوشی کی۔۔۔۔۔حضرت۔۔۔۔یہ ولی عہد ہے۔۔۔۔چھری ہے۔۔۔۔۔۔۔تو پھر کیا ہوا۔شاہ صاحب کی بھویں تن گئیں۔۔۔اسلامی قانون امیر غریب سب کے لئے ایک جیسا ہے۔دینادار۔۔۔۔بادشاہی قانون کو اپنے پیچھے چلاتے ہیں مگر قانون رب نہیں چلتا۔۔۔۔کیا آپ ڈرتے ہیں۔جو ڈرتا ہے مسلمان نہیں۔ہمدانی جوش سے تقریر کر رہے تھے مگر لوگ دبی دبی ہنسی روکے یہ کہہ کر چل دیے۔۔۔۔عقل کا کورا ہے۔ابھی ولی عہد کا سوٹا نہیں دیکھا۔شاہ صاحب نے زور سے آواز دے کر کہا۔جب بھی کوئی فرعون بن جاتا ہے اسکے مقابلے میں موسیٰ ضرور پیدا ہوتا ہے۔یہ اصول ہے جو اٹل ہے۔آج تم مجھے پاگل کہتے ہو کل تم لوگ ہی اسی شہزادے کو مخلوط الحواس قرار دے کر قتل کر دو گے۔

یہی ہوا جب یہ شہزادہ تخت پر بیٹھا تو اس کے سر پر ملا مجلس نے تاج رکھا۔ملا سے جو کچھ سیکھا تھا۔عیش وعشرت کے نذر کر دیا۔مذہب میں بے حد مداخلت کرنے لگا۔متعہ کی آڑ میں حرم کو نشانہ بنایا مقرض کی گردن پر تلوار رکھی۔اپنا ہر غیر شرعی فعل خواب بیان کر کے جائز قرار دینے لگا۔سر میں ایسا غرور سمایا کہ نائب امام کا دعویٰ کر دیا۔مذہبی

لوگ بھڑک اٹھے۔ ملامجلسی کی شخصیت نے کا سنبھالا دیئے رکھا آخر کب تک۔۔۔۔1722 کو رعیت نے اس نہایت بے دردی سے قتل کردیا۔ شاہ صاحب کے الفاظ لوگوں کو اس وقت یاد آئے جب اس کو مٹی میں دبایا جارہا تھا۔ جب شہزادہ کو شاہ صاحب کی عام تقریر کی خبر پہنچی تو اس نے غصہ میں آقا محمد قلی ہمدانی کو لکھا۔ اس نائب امام کے نائب نے بغیر صورت حال کا جائزہ لئے سید احمد ہمدانی کی زبان بندی اور شہر بدر کے احکام جاری کردیئے۔ آپ اصفہان آئے لاکھ کوشش کی مگر شیخ الاسلام تک رسائی حاسل نہ کرسکے۔

ہندوستان کیوں آئے

حکومت وقت نے آپ کو پابند کردیا۔ نہ تقریر کرسکتے تھے نہ وطن واپس جاسکتے تھے۔ آپ کے ارادے ابھی زیر تجویز ہی تھے کہ آپ کے قلبی دوست قطب افغانی نے آپ کا شہزادہ اکبر بن اورنگزیب1658ء تا1707 سے تعارف کرایا۔ جو 1682ء میں ہند سے ایران تشریف لائے ہوئے ہیں۔ باپ نے بیٹے کو باغی قرار دیا ہوا ہے۔ اس نے ملامجلس کے ہاتھ پر شیعہ ہوکر باقاعدہ بیت کرلی ہے۔ حسین خوانساری نے شاہ ایران سے پختہ وعدہ لے لیا ہے کہ جب بھی شہزادہ اکبر ہند جائے تو وہ اس کو اسی طرح امداد دے جس طرح شاہ طہماسپ صفوی نے ہمایوں بن بابر کو بیرم خان جیسا قابل اور وفادار سپہ سالار معہ مالی وفوجی امداد دی تھی۔ میں بھی دونگا۔ شاہ صاحب نے مزید حالات دریافت کرنے کے لئے اکبر سے پوچھا۔ آپ نے ہندوستان کیوں چھورا۔

شہزادہ اکبر نے بے چین کروٹیں بدلتے ہوئے پوری رام کہانی سنائی۔ جب1668 میں جسونت سنگھ گورنر کابل مرگیا۔ تو اس کے دولڑکوں کو میرے باپ عالمگیر نے آپنی گود میں لے لیا۔ راجپوتوں کے دل میں خدشہ پیدا ہوا۔ کہ شاہد شاہ ہندلڑکوں کو مسلمان بنادے۔ درگا داس راجپوت نے کسی نہ کسی طریقہ سے لڑکوں کو خفیہ نکال کر راجہ جودھ پور کے حوالے کردیا۔ جب میرے باپ نے واپسی کا مطالبہ کیا تو صاف انکار کردیا۔ بادشاہ نے مجھے کافی فوج دے کر مذکورہ راجہ کے مقابلہ میں بھیجا میں نے اس کو شکست فاش دی۔ جب دونوں لڑکے مرے سامنے لائے گئے تو انہوں نے روتے روتے میرے پاؤں پکڑ لئے۔ راجہ نے میرے سر پر قرآن رکھ کر رحم کی اپیل کی۔ میرے ہاتھ چوم کر کہا بادشاہی کے قابل تو آپ ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا وہ کون سا جذبہ تھا جس سے میں متاثر ہوا۔ دہلی جانے کا فیصلہ ملتوی کردیا اور راجہ کے ساتھ مل کر منصوبہ بنانے لگا۔ ایک دن والد کا خط ملا۔ لکھا تھا کہ تم نے اچھا کیا جو راجہ کے ساتھ مل گئے ہو جب بھی موقعہ ملے قتل کردینا۔ میرا دل صاف تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ خط کہاں رکھا۔ کس طرح رانا راج سنگھ آف میواڑ کے ہاتھ لگ گیا۔ اس نے بدظن ہوکر میرے قتل کی سازش بنائی ہی تھی کہ مجھے معلوم ہوگیا اور میں ایران بھاگ آیا۔

رانا راج سنگھ آف میواڑ سے بدلہ لینا۔ باپ کے شکوک رنج کرنا۔ اور شیعہ مذہب کی تبلیغ کرنی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔شاہ ایران نے کچھ کہا۔۔۔۔۔

وہ صلاح دیتے ہیں پہلے بیجاپور ریاست جاؤ۔ حالات کا جائزہ لو اس کے بعد سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔

۔۔۔۔کوئی تحریر دی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔دوسفارشی خط دیئے ہیں ایک اپنی طرف سے بنام سلطان سکندر بادشاہ بیجاپور دوسرا حسین خوانساری نے اپنے شاگردوں کو جو وہاں خطیب ہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔جانے کا کب ارادہ ہے۔۔۔۔۔

ماہ رواں ہے۔۔۔۔۔

قطب افغانی جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔ شاہ صاحب سے مخاطب ہوا

۔۔۔۔ولی عہد بڑا بددماغ ہے۔ بادشاہ بیمار ہے۔ مجھے خوف ہے کہ یہ تخت پر بیٹھتے ہی آپ کو قتل کرادیگا۔ مناسب ہے کہ آپ وقتی طور پر شہزادہ اکبر کے ساتھ چلے جائیے

اور میرے خط کا انتظار کیجئے۔

آپ خود بھی ایران کو چھوڑ دینے کی فکر میں تھے راضی ہوگئے۔1685ء میں آپ بیجاپور تشریف لائے شہزادہ کی بوسیلہ سفارشی خطوط شاہ بیجاپور سے دوستی مستحکم ہوگئی۔ بات بات میں یہ سید احمد ہمدانی کو بطور گواہ پیش کرتا۔

بیجاپور ریاست

جب سلطان علی مردان بادشاہ ترک کی وفات ہوئی تو اس کے دولڑکوں علی عادل اور ولی عادل کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا نازک صورت اختیار کر گیا۔ رعایا ولی عادل کے سر پر تاج رکھنا چاہتی تھی مگر علی عادل جس سے عوام نفرت کرتے تھے خود کو جائز وارث سمجھتا تھا۔ اپنے بھائی کو شازشی قرار دے کر قتل کرنے کا خفیہ منصوبہ بنایا۔ شہزادہ کو کسی وفادار غلام نے بروقت اطلاع دے دی اور یہ بھاگ کر اسمٰعیل صفوری شاہ ایران کی پناہ میں آ گیا۔ آتے ہی شیعہ ہوگیا۔ کچھ دن گزرے تھے کہ بیجاپور کا سفیر دربار میں آیا جب واپس جانے لگا تو اس کے ساتھ ریاست میں گیا اور فوج میں

بھرتی ہوگیا۔ اپنی خداداد لیاقت سے عوام اور دربار میں اس قدر رسوخ بنائے اور تخت بیجاپور پر قبضہ کرلیا۔ اور یوسف عادل شاہ کے نام سے مشہور ہوتے ہی نقیب مدنی کو حکم دیا کہ اذان مذہب امامیہ کے مطابق دی جائے۔ اذان میں علی ولی اللہ کی ہی پہلی آواز تھی جو فضاء ہند میں گونجی تھوڑے دنوں کے بعد ائمہ اثنا عشر کے اسماء گرامی خطیب جمعہ میں داخل کیئے گئے۔

شہزادہ علی عادل کے خاندان سے اسمٰعیل عادل شاہ۔ ابراہیم عادل شاہ۔ علی عادل شاہ بڑے مشہور ہوگزرے ہیں۔ چاند بی بی علی عادل شاہ کی مشہور بیگم تھی۔ جو خود وفات خاوند پر تخت پر بیٹھی۔ اکبر بن ہمایوں نے ریاست پر حملہ کیا۔ مگر شکست کھائی۔ آخر اکبر نے شہزادی کی دلیری اور بہادری سے تنگ آ کر اس کے وزیر کو دعوت دی اور بد بخت غدار نے چاند بی بی کو سوتے میں قتل کر دیا۔ اکبر بن اورنگزیب اور سید احمد ہمدانی شاہ بیجاپور سلطان سکندر کے پاس بڑی خوشی سے وقت گزار رہے تھے۔1686ء میں کسی جاسوس نے اورنگزیب کو خبر کر دی شہزادہ شاہ بیجاپور کی پناہ میں بیٹھا ہے۔ سیاسی عالمگیر کسی گہری سازش کے تانے بانے میں مصروف تھا۔ باپ شاہ جہاں کی زندگی میں بھی بیجاپور پر حملہ کیا گیا تھا۔ مگر ناکامیابی ہوئی۔ اب ایک بہانہ ہاتھ آ گیا تھا افسوس اگر اورنگزیب اس غدر کی آڑ میں حملہ کرتا تو عزت رہ جاتی۔ مگر اس نے کھلم کھلا اس ریاست کو لادین قرار دے کر زبردست حملہ کر دیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ اندر رسد ختم ہوگئی۔ سلطان سکندر نے صلح کر لی۔ اورنگزیب نے پوچھا تک نہیں کہ اکبر کہاں ہے۔ شہر میں داخل ہوتے قتل عام کا حکم دے دیا۔ افغانوں نے ایک ایک شیعہ چن چن کر قتل کر دیا۔ کہ یہ علیؑ کا نام لیتے ہیں۔ اور یہی حشر شیعہ ریاست گولگنڈہ کا ہوا۔ اورنگزیب نے بیجاپور اور گولگنڈی کی ریاستوں کو فتح کر کے شیعہ رعیت کے قتل کرنے کو غلط سیاسی قدم اٹھایا اگر اس کو اختر ندوی (مصنف سوانح حیات اورنگزیب) اجتہادی کے پردہ میں مستور کر دیتے تو اس سے ہزار درجہ بہتر تھا۔ کہ انہوں نے اورنگزیب کو مافوق الفطرت ثابت کرنے کے لئے بادشاہ ہند کے بھائیوں کو شاہ جہان کو نااہل اور سلطان بیجاپور کو مذہب سے بے بہرہ کہ کر پوری کتاب لکھ ڈالی اور ساتھ ساتھ ہی خافی خان، عادل خان کو بھی بے نقط سناتے چلے گئے۔ جو روایت دل کو پسند آئی۔ مستند کہہ دی جو نہیں آئی جھوٹی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ندوی صاحب نے جو ماخذ سامنے رکھے۔ نہ یہ ان سے اتفاق کر سکے۔ اور نہ ہی دل سے کوئی تحویل گھڑ سکے۔ اورنگزیب کو عظیم سیاسی کا خطاب دے کر یہ بھول گئے کہ عالمگیر نے بھی میر جملہ اور بھائی شجاع سے وہی دھوکہ کھایا جو سیبو بی نے مسلمان جرنیل کے سینہ میں پنچہ گھونپ کر لیا تھا۔ آپ کی اسی سیاست نے اسلام کو بہتر 72 ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ کیا ندوی کہ خیال میں سلطان بیجاپور اور گولکنڈہ اسلیئے جاہل تھے کہ انہوں نے ملکر مسلمانوں کے دشمن مہاراجہ رام راج وجے نگر کو شکست فاش دی۔ دکن جو برصغیر میں تشکیل پاکستان تک مسلم کلچر کا مرکز رہا ہے۔ وجے نگر کی شکست کا ہی حاصل ہے۔ اگر رام راج مسلمان بادشاہوں پر غالب آ جاتا۔ تو ہندوستان میں مسلمانوں کا خدا حافظ تھا۔ مسلم ثقافت کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔ یا اس لئے کہ فوجیوں نے نعرہ امام حسنؑ، امام حسینؑ یا علیؑ لگا کر ہندوؤں پر ٹوٹ پڑے یہ معرکہ تھا جس نے مسلمانوں کا رعب مرہٹوں پر مسلط کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے علاقے میں دبے رہے۔ مگر

جب اورنگزیب نے اپنی غلط یلغار سے ان ریاستوں کوختم کر دیا۔تو مرہٹے ایسے اٹھے کہ مسلمانوں کی سلطنت کی چولیں ہلا دیں۔اگر عالمگیر نے ریاستوں کو فتح کر ہی لیا تھا تو شیعہ مسلمانوں کو قتل نہ کراتا۔ان کے مذہبی امور میں دخل نہ دیتا۔وہاں وہ نظام رائج کرتا جو اکثریت چاہتی ۔مگر ندوی شاہ بیجا پور کو نافہم کہتا ہے۔اگر کوئی ہندو اورنگزیب کے اس نسل کشی کو ریاست کشمیر پر چسپاں کر دے تو ندوی صاحب کا کیا جواب ہے۔اگر ندوی کے خیال میں اورنگزیب کو حدود سلطنت بڑھانے کا حق تھا۔تو سلطان سکندر کو بھی تھا۔اسی طرح اندرا گاندھی کو بھی ہے۔جس بادشاہ نے اپنے ذاتی مذہب کو عوام پر مسلط کرنے کی کوشش کی وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوا۔یہی وجہ ہے کہ اورنگزیب نے سارا ہند فتح کر ڈالا مگر بنیادیں پختہ نہ کر سکا۔اندر ہی اندر لوگوں کے دلوں میں نفرت جوش کھاتی رہی۔اور جب خاندان مغلیہ کا زوال شروع ہوا۔تو عوام کھل کر سامنے آ گئے۔شیعہ مرہٹے اور سکھوں نے تمام ہندوستان کے کونے کونے کو میں اورنگزیب کے ظلم گن گن کر سنائے۔اورنگزیب کی سیاست بیٹے اکبر کو سمجھ نہیں آئی۔باپ بھائی حیرانگی میں ڈوبے رہے۔آج ندوی اورنگزیب کے سیاسی کردار کو لاکھ چمکیلے الفاظ پہنا دے وہ اورنگزیب کٹر مذہبی بادشاہ تھا۔کے الفاظ دھو نہیں سکتا۔یہی وجہ تھی کہ جب سید احمد ہمدانی نے یہ خونی ڈرامہ دیکھا تو بے ساختہ کہا۔یہ عجیب منطق ہے کہ جسونت سنگھ کے لڑکوں کو گود میں لے لے۔ہندوؤں پر مہربان ہو۔ان کو اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر تعینات کرے مگر شیعوں کا وجود برداشت نہ کر سکے۔ان کو لادین کہہ دے۔مگر ہندوؤں کے مذہب پر انگلی تک نہ رکھے۔بادشاہ وہی کامیاب ہو سکتا ہے جو کسی مذہب میں مداخلت نہ کرے۔اورنگزیب اپنی قبر کو دکن میں کھود رہا تھا۔(بدری)

سید احمد ہمدانی نے جو کہا وہی ہوا۔لین پول لکھتا ہے گولکنڈہ اور بیجا پور شیعہ ریاستوں کی فتح کے بعد اورنگزیب نے خود کو دکن کا مالک سمجھا مگر حقیقت میں دکن خاندان مغلیہ کی قبر ثابت ہوا۔

آپ کا مذہب

آپ کے زمانے میں ایران کے برعکس اورنگزیب کی حکومت میں شیعہ سنی کا تنازعہ عوام میں عروج پر تھا۔سید احمد ہمدانی مطابق تحریر خاقانی شافعی المذہب تھے۔محمد بن حیدر کے خیال میں آپ شیعہ تھے مگر تقیہ میں تھے۔بدری آپ کو اہل سنت لکھتا ہے۔مجھے اس سے بحث نہیں کہ وہ شیعہ تھے یا سنی۔جو اخلاق و کردار میں اعلیٰ ہوگا۔جس کا کردار اللہ قرآن کے مطابق ہوگا۔وہ مسلمانوں کے کسی بھی 72 فرقوں سے تعلق رکھتا ہو قابل صد ستائش ہے۔حقیقت یہ ہے کہ فقراء مذہبی طور پر تعصب سے بالا رہے ہیں۔آپ مذہبی بحث کو ناپسند کرتے تھے۔قوانین اسلام پر سختی سے پابند تھے۔آپ کا خیال صرف تبلیغ اسلام ہی نہ تھا۔بلکہ عملی زندگی اور کردار مسلمان کو عین قرآن کے مطابق ڈھالنا تھا۔آپ اکثر فرماتے تھے کہ وہ دل جو مسلمان ہو کر ابھی تک غیر اسلامی رسم و رواج اپنائے ہوئے ہیں۔ان کو اتنا صاف و شفاف کرنا ہے کہ ان میں عکس قرآن نظر آ جائے۔خوف خدا و رسول پیدا ہو۔اجتماعی زندگی میں کامیاب و کامران ہوں۔آپ یہ بھی کہا کرتے تھے۔مسلمانوں میں مذہبی قسمیں دنیاداروں میں ہوا کرتی ہیں۔فقیروں میں نہیں (بدری)

آپ کے پاس جو بھی آیا بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت کی۔بگڑے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔آپ کا مشہور قول ہے کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جائے یا کھول کر سبق وہی سکھاتی ہے جو ہمیں محمدؐ نے سکھایا (محمد بن حیدر)۔آپ نے اپنی ساری زندگی اس تبلیغ میں بسر کر دی نہ آپ نے مذہبی فساد کو ہوا دی نہ کسی سیاسی یا گھریلو جھگڑے میں دلچسپی لی۔اگر آپ کو سیاست پسند ہوتی تو آپ اکبر شہزادہ سے یہ کہہ کر اپنے سے جدا نہ کرتے کہ ہم فقیروں کو سیاست ملکی سے کیا مطلب۔۔۔۔آپ کا مدفن ایران ہوگا۔فرما کر اس کا دل ہی توڑ دیا۔وہ ایسا ایران گیا کہ پھر واپس نہ آیا۔

فقر کی دنیا

جب بیجا پور کے بازاروں، گلیوں اور گھروں میں اورنگزیب کی فوج مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہی تھی۔بے کس عورتوں اور معصوم بچوں کے سروں پر تلواریں لٹک رہی تھیں۔تو سید احمد ہمدانی اور اکبر شہزادہ کو قلعہ کے محافظ نے کچھ لے کر خفیہ راستے سے باہر نکال دیا۔رات اندھیری تھی۔گرتے پڑتے نامعلوم راہ پر گامزن

ہوئے دن کو سوتے رات کو سفر کرتے کئی دن بیت گئیے ۔آخر درگاہ لعل شہباز قلندرؒ سندھ پر آئے ۔ درگاہ سے باہر ایک مجذوب آنکھیں بند کئے پڑا رہتا تھا۔ بات چیت مرضی سے کرتا تھا۔ ہزاروں عقیدت مند آتے ۔ نذر نیاز دیتے ۔ عورت کو آنے کی اجازت نہ تھی ۔عوام میں مست بابا کے نام سے مشہور تھا۔ ایک دن شاہ صاحب مذکورہ مجذوب کے لئے بڑا شیریں پانی کہیں دور سے لائے ۔ جب پیش کیا تو فقیر نے بڑی بے پرواہی سے کہا۔ ۔ وہاں رکھ دو۔ ۔ ہمدانی یہ کڑوے الفاظ نہ نگل سکے ۔ ماحول کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے غصہ سے کہا۔ ۔ ۔ ۔ غیر سید ہو کر یہ فخر ۔ ۔ ۔ ۔ خرقہ ہمارے جد اعلیٰ علیؑ کے در سے حاصل کرنا اور اس کی اولاد سے یہ سلوک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فقیر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔لفظوں پر زور دے کر چوٹ کی ۔ ۔ ۔ ۔ شاہ صاحب میں ہر سید کی آمد پر بسم اللہ کرتا ہوں ۔

مجھے نہ بتایئے کہ میں سید ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ خود کو بتایئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ان لفظوں نے قہر بن کر شاہ ہمدانی کے دل و دماغ کو چھلنی کر دیا۔احساس ذمہ داری پیدا ہوتے ہی رات دن رہ رہ کر اپنی ندامت کو دھویا۔اس انقلاب نے ایسا وجد طاری کیا کہ آپ کے دل کی حالت ہی بدل گئی۔ جب دوبارہ آپ اسی فقیر کے پاس گئیے تو وہ دور سے ہی مسکراتا ہوا اُٹھا پاس بیٹھایا کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوا۔

۔ ۔ ۔ باعمل عالم کہاں ملتا ہے ۔ ۔ ۔ یہ آج کل کا مولوی ۔ ۔ ۔ لوگوں کے جذبات بھڑکاتا ہے ۔ بھائی کو بھائی سے لڑاتا ہے ۔ ان کو جیل بجھواتا ہے خود آرام کرتا ہے ۔ اپنا پیٹ بھرتا ہے غریبوں کو دھتکارتا ہے ۔ امیروں کو جنت دکھاتا ہے ۔ غریب کو دوزخ سے ڈراتا ہے ۔ اپنی کہتا ہے سنتا کسی کی نہیں ۔تقریر کرتا ہے رقم لے کر نماز پڑھاتا ہے اجرت لے کر۔ ہماری دنیا اس کے برعکس ہے عمل اول قول بعد ۔ خود کو بھول جاؤ غریبوں کو دیکھو یہی سبق ہم نے سادات کے در سے سیکھا ہے ۔ سید بن کر دنیا کو سکھاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ جاؤ میری اجازت ہے ۔ کسی جزیرہ میں چلہ کشی کرو ۔ بادشاہ کے باغی لڑکے کے دوستی سیاسی ہے ۔ اس کا ستارہ ڈوب چکا ہے ۔ شاہ جی ۔ ۔ ۔ اورنگزیب کا دس ہزاری لشکر اکبر کو تلاش کرتے ہوئے آپ تک بھی پہنچ جائیگا ۔ مگر کچھ بگاڑ نہ سکے گا ۔ آپ کی شادی شاہی خاندان میں ہوگی ۔ بس اب جاؤ بسم اللہ ۔ آپ ابھی اسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ شہزادہ اکبر آپ کو سیاسی طور پر استعمال کر رہا تھا اور کرنا چاہتا تھا ۔ آپ کی عجیب حالت دیکھ کر خود کو خطرے میں گھیرا پایا ۔ ۔ ۔ شاہ صاحب ۔ ۔ ۔ شہزادہ نے بے دلی سے پوچھا ۔ ۔ ۔ ۔ کیا اب وطن جانے کا ارادہ نہیں ہے ۔

سید احمد ہمدانی نے فرمایا۔ میں نے اپنی منزل پالی ہے ۔ اس دنیا اور دین دونوں پر دنیادار چھائے ہوئے ہیں ۔ راج دربار میں ان کا رسوخ ۔ ممبر پر ان کا قبضہ ۔ مسجد ان کی سیاسی آماجگاہ ۔ جو شخص ان کی مرضی پر نہیں چلتا ۔ ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا ۔ غیر شرعی امور پر اپنی مہر ثبت نہیں کرتا ۔ اس کا یہی حال ہوتا ہے ۔ جو میرا اور تمھارا ہوا۔ میں اب اسی فقر کی دنیا میں داخل ہو گیا ہوں ، جہاں امیر غریب کی تفریق نہیں ہے وہ کہتے ہیں کے خود بھوکے رہو غریبوں کو کھلاؤ حاجت مندوں کے تن ڈھانپو خود ننگے رہو ، آپ نیچے بیٹھو لوگوں کو کرسیاں پیش کروں خود مٹی پر لیٹو ان دوسروں کو پلنگ دو دوسروں کے درد میں شریک ہو جاؤں اپنا غصہ پی جاؤ منہ پر سچ کہو خواہ تھپڑ پڑیں پہلے خود کو پڑھوں پھر دوسروں کو نماز وہ پڑھوں جو شریعت پڑھتے ہیں کس کے مذہب میں داخل نہ دو کسی کے رہنماؤں پر تنقید نہ کروں ، قانون محمد ﷺ کا ادب کرو ، کسی کو بیگانہ نہ کہو ، دنیا دار سے بھاگو ، غریب کو گلے لگاؤ ، بادشاہوں سے کنارہ کشی اختیار کروں ، فقط خدا پر بھروسہ کرو ، کیا ہمارا محمد ﷺ یہ نہیں کہتا اور ۔ ۔ ۔ پس حضرت میں سمجھ گیا تخت کا خواب دیکھنے والے شہزادے نے بات کاٹتے ہوئے کہا میں تو دربار ایرن میں دوبارہ حاضری دوں گا مالی اور فوجی امداد کی درخواست کروں گیا کیا پتہ میری قسمت کھول جائے خوش آمدیوں کی گود کے پلے ہوئے شہزادے ہمدانی نے اٹھتے ہوئے آخر فیصلہ کیا آگ اور پانی میں کیا جوڑ ۔ ۔ ۔ تمہاری سیاست تم کو مبارک اور میری مجھے ۔ ۔ ۔ تمہاری آرزو اور جسم کا مدفن ایرن ہوگا۔ شہزادہ شاہ صاحب سے ناراض ہو کر ایران گیا کہ ہند میں قبر بھی نصیب نہیں ہوئی ، آپ کی پیشن گوئی حرف بحرف پوری ہوئی (بدری)

آپ نے مجذوب کے حکم پر سر تسلیم خم کیا اور اس نامعلوم منزل کی طرف قدم بڑھائے جن کا اشارہ فقیر نے دیا تھا ، آنکھوں پر سے ایک ایک کر کے حجاب سرکتے گئے ایران کے علماؤں اور ہند کے بادشاہوں کے کردار آپ کے آنکھوں کے سامنے ننگے ناچنے لگے ، وہ حقیقی دنیا نظر آئی جس کی منظر کشی قرآن کی تھی ۔ آپ منزلیں طے کرتے ۔ سکھر کے نیچے دریائے سندھ کے درمیان ایک جزیرہ دیکھا۔ اور جب وہاں سادات عظام کے مقبرے پر نظر پڑی تو بے اختیار دل پکار اٹھا ۔ بس ہی میرے منزل ہے وہاں دنیا اور مافیا سے بے خبر چلہ کشی میں مصروف ہو گئے ۔

دندہ میں آمد نکاح ثانی

لالہ دنی چند نے بحوالہ نورخان بن زماں سیال شاہ ہمدانی کی دندہ میں آمد کے واقعات جو تحریر کیئے ہیں۔وہ پڑھے۔۔۔۔۔۔شاہ ہمدانی چلے بیٹھا۔ویہلا تھی مڑ بابا مست دے ڈیریں گئے۔سائیں منہ مٹھا کیتا۔کئی راتیں کول بہا فقیری دی پٹھ لائی۔ڈونگھے راز دسے۔گیان دھیان وچہ چنگا گجی کر حکم سنڑایا۔ بلاول۔۔۔ہنڑ میں راضی۔ خدا تدوں راضی جدوں لوکی راضی۔رسول دا وارث بنڑنا سوکھا۔۔۔حکم تے حرفوں ٹرنا اوکھا۔۔۔سید سدا اون سوکھا۔۔۔سید بنڑں اوکھا۔۔۔ہنڑ گیانی تھی گئے ایں ۔۔۔امت دی مہار نپ سدا ٹریں سیدا کھڑیں۔۔۔مست بابا ساہ کڈھ ہج کیتی۔ونجہ قطبی تارے دی سدھ نپ۔دریا دے نیڑے تکیہ بنڑا لوکاں کوں مٹھی وچہ کر۔ پہلوں عمل کر پیچھوں مِٹھا سمجھا۔

شاہ ڈھیر کوہاں دا پندا مار شمالی ہندوستان دے لہندے پاسے ہک و ہنٹر دے اُچے کڈھے تے ڈیرہ جمایا۔دوہاں سندھی چیلیاں تکیئے دا ایرا رکھیا،آسے پاسے دے ڈھوکیئے آجڑی تے راہ گذرو آونڑ جاونڑ لگ پیئے۔ساہ کڈھن حقہ پانڑیں پیون ٹکر کھاون دعائیں منگاوں تے راہ لگن۔شاہ دیاں سوہنیاں تے مٹھّیاں نصیتاں۔ٹکر پانڑیں پچھن دیاں گلاں چو فیر کھنڈیاں۔کڑیاں نڈے شاہ تے ترٹ پیئے۔یہ جمعراتی چوک کرن کن پھاڑ، داج کڈھ، ڈھول کُٹ، تراڑیاں وجا پہلوں پہل ہس ٹپے تے سہگ پھاڑن۔

جڑ پھُٹ پئی آولے دی

سخیاں فقیراں وچہ پئی دھوم بلاولے دی

وقت سسی ، پنوں ، تے ہیر رانجھے دے ہوکے تے بولیاں گاوندیاں دھما چھوڑن اس اوپری تے چھبدی کھیڈ تے لوکی وٹی پیئے چوکھے مرید بنڑیں تے تکیئے دے چو فیروں اِٹاں وٹ کوٹھے بنڑا وسنڑ رسنڑ لگا پیئے۔ہولے ہولے لگُی تے ڈرا کلی دند بندیاں نال ہسنڑ لگ پئی جدوں ہک لہکا گرِاں بنڑیا واسیاں دندہ شاہ بلاول نال دھریا۔اے تھاں اج نویں نویں واسونیں تھئی۔اس تھوں ہزاراں سال پہلو دی راجہ رسالو دے مع وچہ وسدی آہی۔لودھی شاہی دے لگ بھگ لاوے گرِاں دے اعواناں تے کوٹ سارنگ دے راجیاں وچہ زمیں دے دھڑے نکھیڑن تے ہتھ پائی ہوئی۔لکھاں کُس گئے باقی نس گئے جہڑے بچے پگوڑیاں ہالی بنڑائے وڈیاں ڈھوکاں واسوکر قبضے پکے کیے چنگا بھلا گرِاں کس بنڑ گیا۔جدوں شاہ آیا تاں کئی وگھیاں وچہ قبرستان کھلر یاسی۔تے اپنڑیں چھاتی تے راہ مسافراں نوں لتاڑ دا تک کہانڑیں سنڑ یندا سی۔پرسونے چاندی دے بچاری دھونڑاں اکڑا النگھ ونجن۔تے فقیر غریب دے پٹھے کو جھے ہتھ سورۃ فاتحہ پڑھ دل دی ہوک ڈک پاسیوا النگھ ونجن۔شاہ دے بھاگیں رسی مری سڑی تھا نو دوجی وار کھسی ہوئی سوہنی حیاتی لدھی۔پہلوں پر ماتما جانڑیں گراں کی نال سی ہنڑ دندہ شاہ بلاول دے نال تے ابھرنڑ تے چمکرنڑ لگ پیا۔اورنگ زیب بیجاپور تے گولکنڈہ دے علی دے حوالیاں دی رت نال ہولی کھیڈ کے دل ٹھڈا ھا تاں کر گھدا پرا کبر پتر دے ہتھیں نہ چڑن دی کاوڑ نہ تھی۔کام بخش نگران اعلیٰ بیجاپورنوں ڈھوڈ ڈھاڈ دا حکم لکھیا۔پکڑ دھکڑ پُچھ گچھ کریندیاں گل اے نکھری جی اکبر اک ایرانی سید سنگ آیا سی۔آپ تھاپی تے کپ ٹک وچہ دوہویں سندھ نس گئی ہن۔اورنگزیب شیر شاہ سوری1530ء 1575ء دے پڑپوترے خان شیر سوری حاکم اٹک نوں اپڑیں پتر اکبر نوں لبھنڑ تے پھڑن کیتے مگریں لایا۔اے کسیاں جھگیندا،، پل پل دیاں خبریں جڑیندا پکھڑ (دندہ شاہ بلاول ضلع کیملپور) آلگا۔کاردار جے حضوریاں نوں نال گھن چار کوہ (6 میل) اگوں سلامی ہویا۔سوری شاہ بلاول دی سُدھ سُدھ گھدی، ہک پگوڑے گوشا کیتا۔حضور شاہ کرامتان والا اے،اے سارا پاسہ اس دا مرید اے سوری پیر پرست دا دل دھڑ کیا۔جھٹ ہک سپاہی کوں پچھاں منج اپنڑنا پیر سدایا۔پیرے تھاپڑا مار سوری کو دھیر ڈتی۔میں شیر تے چڑھ ہتھ وچہ سپ نپ تینڈے موڈھے نال ہوساں۔جے اس دے مرید چیلیے چپاٹے روکن تاں تینڈی فوج ترکڑی اے جے شاہ چوٹ کیتی تاں توں چھٹا ٹھکا میں جانڑاں تے اوسوری دل وڈا کر درے وچہ دڑیا۔آکھ پھرکنڑ وچہ کس دیاں دوہاں بائیاں ہاتھی نوں وانگ پہلواناں جکڑیا۔سوری ڈریا تے چھال مار پیرنوں للکاریا۔۔۔پیرا کو جھے جھتے آں اوناں انج بٹھیا اے جیویں کھارے چڑھیا ہویا اسے گُجا پیرا ای ہنڑ اپنڑا اہتھ

دکھا۔ پیر سپ سٹیا او ناگ پھوکاں مریندا بل کھاوندا بلاولے تے اکھ رکھ سر کیا۔ پکھڑوی لوکاں ڈرتھوں کھریاں چائیاں تے نیڑے تریڑے اوٹاں نپیاں ۔ پر ہمدانی اپنڑ یں تھاں تے کھڑیا رہیا۔ سپ اچنٹر چھیتی شاہ تے پھن کھلا ریا۔ بلاول ککڑنپ سپ تے وگایا۔ آکھ نا ہی پھڑ کی دوہویں جھب گڑ بی تھی گئے ۔ککڑ چھالاں مارسٹ مارے سجے کھبے سٹے، سپ جیبھ کڈھے،شوک شوک ڈھیر تھی گیا۔ککڑ بانگاں ڈیندا شاہ دل جھولی وچہ ونج بیٹھا۔ پیر دی اکھ اُگڑی اپنڑ یں ساکھ چنگے تر کڑے فقیر دے ہتھ وچہ تک بھپھر گیا۔ شیر کوں لگا چھوڑ ٹھاں ٹھاں ہسیا۔ اجاں اس پہلی جنگ ہی گھدی آہی بلاولے گاں اگھاں کیتی۔ شیر گائیں تے اچی چھال مارا ایجیا ڈگا جے گائیں دے دوہویں سنگ شیر دے ڈھڈ ھ وچہ لیہ گئے۔ گاں کوجھی کھٹھی پر شیر پھڑک پھڑک ٹھڈھا ٹھار تھی گیا۔لوکی واہ واہ کیتی۔ پیر وا نیڑنٹھا۔ سوری مرید ہویا۔ فوجیاں ہتھ چُمیں ۔گھ گھ وچہ شاہ دیاں دھوماں پے گئیاں

ایک دیہاڑے سوری اپنڑ یں جوان بیمار جاکتی کیتے وچار کیتا۔ شاہ گڑ دم کرڈ تا۔ اوشہزادی جس نے جمدیوں داکہیں بلا دا سایہ ہا شاہ دے بھاگے چنگی بھلی تھی گئی۔ وت دورہ نہ پیا۔ سوری وڈی ڈونگھی سوچ کرا پنٹر یں ماموئی دھی دا وجاہ ہمدانی نال کرڈ تا کجہ دیہاڑے ساہ کڈھ جاگیر دھی دے نال لکھ اللہ بیلی ہویا۔ سوری 1688 عیسوی وچہ اکبر دی ایران نس ونجن دی خبر سنڑ اون جدوں دہلی منہ رکھیا۔ سرہند ٹپدا ای پیاسی جے ملک الموت وکھالی ڈتی۔ اللہ نوں پیارا ہویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

یہ تاریخی واقعہ جو میں نے تحریر کیا ہے۔ یا وہ جو ہمارے بزرگ بیان کرتے ہیں میں کوئی فرق نہیں۔ سانپ شیر اور مرغ گائے کا مقابلہ بند کمروں میں ہوا تھا۔ یا کھلے میدان میں اصل واقعہ کو مسخ نہیں کرسکتا۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کیا ایسا ہونا ممکن ہے۔ آج کل کے دانشور بغیر عقلی دلائل کے تسلیم نہیں کرتے۔ اگر میں لکھتا تو اصل موضوع سے دور نکل جاتا صرف سید احمد ہمدانی کے خیالات پیش کرتا ہوں۔ ایک دن کسی مرید کے استفار کرنے پر آپ نے فرمایا۔

۔۔۔کوئی نبی یا ولی آپنے ذاتی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھا سکتا۔ مگر جب تبلیغ حق پر زد پڑتی ہو۔ تو دکھا سکتے ہیں۔ اگر اولیاء اللہ کوئی کرامت دکھاتے ہیں تو یہ رسول کے ان معجزات پر اپنی مہر ثبت کر کے دنیا کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ رسول کی کرامات پر کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا یا یوں سمجھئے کہ رسول کے معجزات کی حقیقت کو عملی طور پر سچا ثابت کرتے ہیں۔ مجھے سوری مجبور کرتا تھا۔ کہ میں اس کے ہمراہ ہو کر اورنگزیب کو حقیقت بتاؤں۔ اگر میں چلا جاتا تو وہ اصل مقصد فوت ہو جاتا۔ جس کی خاطر میں نے وطن چھوڑا۔ لوگوں کے اعتقادات متزلزل ہو جاتے۔ اسلامی روح ناپید ہو جاتی۔ ابھی میں نے ابتدا ہی کی ہے۔ کام ادھورا چھوڑنے پر ضمیر نے ملامت کی۔ شہزادی اسی کرامت کی پیدوار ہے۔ اب میرا کام جتنا آسان ہو گیا ہے۔ اتنا کبھی بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ جب بھی مادی طاقت اور روحانی قوت میں ٹکر ہوئی ہے۔ فتح ہمیشہ روحانیت کی ہوتی ہے۔

آپ بلاول کیوں مشہور ہوئے۔

سب سے پہلے وہ بیان قلمبند کرتا ہوں جس کے راوی ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ دندہ میں بلاول بڑھی کے مہمان ہوئے جب اس نے نام پوچھا تو بتانے سے انکار کر دیا ۔اور خود ایک چشمہ کے اندر کھڑے ہو کر چلہ کشی شروع کر دی۔ جب فارغ ہوئے تو عوام میں مشہور ہو گئے۔ جو آتا پوچھتا بلاول کا پیریا، بلاول کا شاہ کہاں ہے۔ ہوتے ہوتے لفظ کا حذف ہو گیا۔ صرف بلاول کا پیریا بلاول شاہ رہ گیا۔ اصل نام سید احمد تھا۔ متذکرہ بالا بیان یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ سید احمد ہمدانی کی آمد سے پہلے دندہ شہر آباد تھا۔ دوسرا چونکہ آپ نے اپنا نام خود پوشیدہ رکھا تھا۔ اسلئے میزبان کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جب ہم لالہ دنی چند کی تاریخی پنجابی تحریر سامنے رکھتے ہیں تو صدری بیان صرف قیاس آرائی معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دندہ کبھی آباد تھا۔ مگر جب آپ تشریف لائے تو اس کا وجود تک نہ تھا۔ جو شہر آباد کرتا ہے وہ اسی کے نام سے منسوب ہوتا ہے۔ آپ کو سب سے پہلے سائیں مست بابا نے بلاول کے نام سے پکارا تھا۔ آپ کے جو دو سندھی چیلے دندہ میں ساتھ آئے تھے۔ آپکی ساری زندگی خدمت کرتے رہے۔ اسی نام سے پکارتے تھے۔ دراصل یہ سوال قابل غور ہے۔ کہ مست بابا نے آپ کا نام اصل نام جانتے ہوئے بھی بلاول کہ کر کیوں مخاطت کیا۔ لفظ "بلاول" فقراء کی لغت میں سے ایک لقب ہے۔ جو اکثر فقراء کسی نہ کسی کو عطا کرتے آئے ہیں۔ مادھو لعل حسین نے آپنے سولہ خلفاء کو جو خطاب دیے تھے۔ وہ یہ ہیں

غریب۔دیوان۔خاکی۔اور بلاول۔

ہندوستان میں چھ بلاول مشہور ہیں۔شاہ رنگ بلاول۔عدم بدھو بلاول۔شاہ مست بلاول۔شاہ بلاول دکن۔شاہ بلاول لاہور۔شاہ سلطان بلاول دندہ ضلع کیملپور۔

بلاول کا خطاب اس قدر مشہور معروف اور معزز تھا۔کہ اسکے بعد کئی فقراء نے یہی نام اختیار کیا اور کئی ایک نے القاب۔لالہ دنی چند کا بیان معقول وزن رکھتا ہے۔آپ نے اپنا نام ضرور بتایا ہوگا۔مگر سندھی آپ کو بلاول کے نام سے پکارتے تھے یہ ہی مشہور ہوا۔ملاصمد کشمیری لکھتا ہے۔کہ یہ نام آپ کو اسلئے پسند تھا۔کہ مست بابا نے مستی میں لکھا تھا۔یہ نام نہ تھا۔لقب تھا۔

جاگیر

قادر پوری سادات ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ سید احمد ہمدانی یا انکی بیوی کے نام سوری نے کوئی جاگیر لکھ کر نہیں دی تھی۔ہمیں جوز مین ملی وہ سید گل محمد ہمدانی بن جیون شاہ ہمدانی بن نظام شاہ ہمدانی بن سید ابراہیم ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بلاول کی خرید کردہ تھی۔جو وراثت میں اب بھی منتقل ہوتی آرہی ہے۔سید گل محمد ہمدانی کے ساتھ چند سرکردہ شہریوں کا قبضہ زمین پر ایک تنازعہ ہوا تھا۔جولڑائی کی صورت اختیار کر گیا تھا۔دونوں طرف سے تلوار و تبر کا استعمال آزادی سے کیا گیا تھا۔کئی قتل ہو گئے تھے۔اور شاہ صاحب بھی شہید ہو گئے تھے۔ان کی قبر اب بھی موجود ہے۔لوگ جاتے ہیں سلام کرتے ہیں۔مگر ملاصمد اور لالہ دانی چند لکھتے ہیں۔کہ سوری نے اپنی لڑکی کے نام جاگیر لکھ کر دی تھی۔جو اس کے لڑکوں میں برابر تقسیم ہوئی۔مگر سید احمد ہمدانی کی وہ اولاد جو ایرانی سیدزادی سے تھی۔اس جائیداد سے محروم رہی۔اگر سید گل محمد ہمدانی نے زمین خریدی تھی تو یہ اضافہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

نشان قبر

دنیا میں لاکھوں بادشاہ ہوئے بڑے رعب و دبدبے سے حکومت کی تاریخوں میں نام ضرور لکھوا گئے مگر اپنی قبر کے نشان کو محفوظ نہ رکھ سکے۔اگر کوئی کامیاب ہو بھی گیا تو صرف شاندار عمارت کی وجہ سے۔یہ مقبرے سیاح کی نظریں تو کھینچ لیتے ہیں مگر عوام کا دل قابو نہیں کر سکتے۔یہ بادشاہ ہی مقبرے اپنی خوبصورتی کی وجہ سے قانوناً محفوظ رکھے گئے ہیں۔مگر فقیروں کے مقبرے کسی بادشاہ کی نظر عنایت کے محتاج نہیں۔عوام ان پر اپنا من دھن اس وقت بھی فدا کرتے رہے جب وہ زندہ تھے۔اور اب بھی کر رہے ہیں جب یہ نظر سے پوشیدہ ہیں۔ایک دن کسی مرید نے بڑا دلچسپ سوال کیا۔(ملاصمد کشمیری)

۔۔۔کسی کے مرجانے کے بعد ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ اللہ اس پر راضی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔کیا تم اپنے والدین کی قبر پر جاتے ہو۔۔۔شاہ صاحب نے اس کو اپنے موضوع پر لانے کے لیئے سوال کیا۔

۔۔۔تم اس فقیر کی قبر پر کیوں جاتے ہو۔ نہ تمہارا رشتہ دار ہے۔نہ تمہارے خاندان سے ہے۔۔۔۔

۔۔۔اس خیال سے۔۔۔کہ شاید میری کوئی رسید بوسیلہ فقیر بر آتی ہو۔۔۔۔

۔۔۔عزیز۔۔۔شاہ صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔جس فقیر کی قبر پر لاکھوں بادشاہ امیر غریب اپنے بیگانے بلا امتیاز مذہب و ملت جاتے ہیں باقاعدہ سلامی دیتے ہیں۔قرآن خوانی کرتے ہیں۔دعا مانگتے ہیں۔کیا وہ اللہ کا پیارا نہیں اگر نہ ہوتا تو ان کا نشان قبر حرف غلط کی طرح مٹ گیا ہوتا۔۔۔دنیا دار جب زندہ ہوتا ہے۔۔تو سونے چاندی سے کھیلتا ہے۔کیوں اس لئے کہ امیر سونے کو گلے لگاتا ہے۔غریب کو دھتکارتا ہے فقیر غریب کو آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔سونے کو دھکیلتا ہے۔۔۔۔

آپ کی قبر تلہ گنگ ضلع کیملپور سے چند میل دور جانب غرب سڑک میانوالی پر نالہ گھبیر کے غربی کنارے پر واقع گاؤں دندہ شاہ بلاول کے اندر موجود ہے۔مقبرہ آپ کی

وصیت کے مطابق نہیں بنوایا گیا۔قبر پر ہر روز ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔من دھن نچھاور کرتے ہیں۔قرآن پڑھ کر دعا مانگتے ہیں۔آپ کا سالانہ عرس باقاعدہ بڑی شان وشوکت سے آپ کی گدی نشین اولاد کی نگرانی میں سنایا جاتا ہے۔

سید احمد ہمدانی المعروف شاہ سلطان بلاول کے نکاح اول سے دولڑکوں کی ہند میں آمد۔

شاہ حسین صفوی (1694 تا1722) عیسوی نے ملا مجلسی کی قیادت میں حکومت پر مذہبی لبادہ ڈال دیا۔ملا کے نائب تخیل پرور نارے باز تقریروں نے عوام کے کان راگ آشنا اور دل کٹر بنا دیے۔ایک دوسرے کے اماموں اور صحابیوں کو مناظرہ کی تیز نوک پر چڑھا دیا۔جب دماغ الزام تراشی سے عاجز آجاتے تو بحث تلواروں کی چھنکار میں بدل جاتی۔مسجدیں جنگ کا اکھاڑا بن جاتی۔عوام جیلوں میں آخری سانس لیتے۔مولوی سونے چاندی کی چھاؤں تلے سوتے۔مبلغ اپنے کام کی داد بادشاہ سے طلب کرتے۔جب مولویانہ روش نے ایک نہ ختم ہونے والی بحث اور مذہبی جنگ کو جنم دیا۔تو بادشاہی کے کونے کونے سے ایک دوسرے کے خلاف فتوؤں کا سیلاب امڈ پڑا۔جب بادشاہ تک شکائیت پہنچائی گئی تو اس نے نائب اماموں (مولویوں) کی تقریروں کو الہام خداوندی سے تعبیر کیا اور مخالفین کے سروں پر یہ کہ کر تلواریں رکھ دیں کہ مجھے خواب میں امام پاک نے ان کی پیروی کرنے کی ہدایت کی ہے۔1709 عیسوی میں غلزئی سردار میرویس اس تشدد امیز رویہ پر چیخ اٹھا۔اور سلطنت شیعہ کی مخالفت میں تحریری فتوے لے کر بغاوت کردی۔نائب اماموں کی تقریریں اور بادشاہ کی متعہ امیز کہانیاں عجیب وغریب رنگ میں بیان کرنے لگا۔افغانی اہلسنت سردار اپنے عقائد پر تنقید برداشت نہ کر سکے اور دل وجان سے میرویس کے ساتھ مل گئے۔ادھر شیخ اسلام ادھر افغانی مولویوں نے جہاد کا اعلان کر دیا۔ایک دوسرے کو کافر کہا۔اصول جنت کا آسان ترین نسخہ سمجھانے نکلے۔آن کی آن میں ایک رسول کا کلمہ پڑھنے والے میدان جنگ میں کھڑے ہوگئے۔شاہ حسین صفوی نے جبری بھرتی کا حکم نافذ کر دیا۔سید سلطان بلاول کے لڑکوں سید عبداللہ ہمدانی اور سید اسحاق ہمدانی نے بھی فوجی وردی پہن لی اور نائب اماموں کے مواعظ کے سحر زدہ فوجیوں نے مولویوں کی کمان میں افغانوں سے لڑائی کی۔ہر دو فریق مذہبی جنونی جنگ میں اپنے مخصوص نعرے لگاتے ہوئے کود پڑے۔بھائی پر بھائی چڑھ دوڑا۔افغانیوں نے میدان مار لیا اور ایرانی فوج جنگ ہار گئی۔سردار میرویس نے خود مختار افغان سلطنت کی بنیا شیعہ نظریات کی نفی پر رکھی۔جب مولویوں کی کشتہ فوج اصفہان پہنچی تو لوگوں نے غدار اور بزدل اور فراری خطابوں سے استقبال کیا۔احمد شاہ بلاول ہمدانی کے دونوں بیٹے لوگوں کی نظروں سے خود کو چھپاتے ہوئے ہمدان آئے۔والدہ عرصہ بیت گیا تھا کہ فوت ہو چکی تھیں۔دونوں بھائیوں کی بیویاں بھی اللہ کو پیاری ہوگئی تھیں۔سید عبداللہ اپنے لڑکے سید محمد اور بھائی سید اسحاق ہمدانی کو لیکر ہندوستان کی طرف آگئے اور بڑے کٹھن مصائب جھیل کر اپنے والد سید احمد ہمدانی کی خدمت میں آئے۔شاہ حسین صفوی تخت سے دستبردار ہوگیا اور قندھاری اپنے عقائد کو تلوار کے زور سے زندہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئے۔افغانیوں نے ایران کے امیروں وزیروں مولویوں اور خاندان صفویہ کے افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ہر طرف انتشار پھیل گیا۔پیٹر اعظم زار روس نے باکو اور رشت پر قبضہ کر لیا۔سلطان ترک طفلس،تبریز،ہمدان،کرمان شاہ پر قابض ہوا۔رعیت نے شاہ حسین صفوی کو پاگل کہہ کر قتل کر دیا۔کہ وہی شہزادہ شاہ حسین صفوری ہے۔جس نے شاہ بلاول کو ملک بدر کیا۔سید عبداللہ ہمدانی اور شاہ اسحاق ہمدانی 1710ءعیسوی کو اپنے والد سید احمد شاہ بلاول کے پاس پہنچے۔1715 عیسوی میں سید احمد شاہ بلاول انگہ ضلع خوشاب میں وفات پا گئے اور یہ علاقہ آپ کے نام سے انگہ شاہ بلاول مشہور ہوا ہے۔اس کے بعد کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔صرف یہ پتہ ہے کہ سب سے پہلے شاہ اسحاق تلہ گنگ تشریف لائے اور آپ نے تلہ غرب کے نالہ درگڑ پر چلہ کشی کی اور پھر وہاں سے ڈھڈیال تحصیل چکوال تشریف لائے۔تلہ گنگوی مریدوں نے جائے چلہ کشی کے اردگرد دیوار بنادی اور نشست کو قبر میں تبدیل کر دیا یہ حویلی اب بھی موجود ہے۔لوگ سلامی کو جاتے ہیں۔

سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا

از روئے تحریر ملا صمد کشمیری سید محمد المعروف شاہ چھٹا اکثر دیوار پر بیٹھے رہتے کسی کسی وقت حکم دیتے چل میرے گھوڑے پھر خود ہی کہتے یہ دیوار نہیں میرا گھوڑا ہے۔دیکھو دیکھو میرا گھوڑا اسب سے آگے نکل گیا۔گرمیوں کے دن تھے۔شہزادہ جب حسب معمول دیور پر بیٹھا ہی تھا کہ چند گھوڑا اسوار نیزا بازی کیلئے پاس سے گزرے کسی طنزً کہا

محمد لے آ اپنا گھوڑا نیزا بازی کیلیئے۔ یہ سنتے ہی شہزادے نے دیوار کو زور سے سوٹی رسید کرتے ہوئے کہا چل میرے گھوڑے یہ کہنا ہی تھا کہ مٹی کی دیوار سچ مچ دوڑ پڑی یہ دیکھ کر سید احمد ہمدانی جلال میں آ گئے اور فرمایا بیٹے تم نے موت خرید کر ان کا راز فاش کر دیا اور میرا دامن روشن کر دیا۔ بس اسی وقت محمد چلتی دیوار سے ایسے گرے کے بدن چور چور ہو گیا اور فوت ہو گئے۔ حقیقت میں یہ گھڑ سوار وہ مقامی شخص تھے جو سید احمد بلاول کے خلاف زبانیں چلاتے تھے اور آپ پر قسم قسم کے من گھڑت الزام لگا کر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ شاہ صاحب مروجہ اسلام کے رسوم و قوانین کو مسخ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور خود شاہ بلاول کو قتل کرنے کے در پے تھے۔ سید محمد ہمدانی نے اپنی جان دے کر اپنے والد کے کردار کو ثابت کر دیا۔ ان کے دل میں اب خوف پیدا ہوا کے سرکار کے خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لیں۔ کیونکہ لوگ نتائج کے بعد سچ اور جھوٹ کی تمیز کرتے ہیں۔ شاید اسلیئے سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا کو ان کی با مقصد موت اور نتائج خیز کرامت کی وجہ سے چوہتھ یا پنج ہتھ بھی کہتے ہیں۔ (اختتام تحریر سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ)

سید احمد شاہ بلاول کی دو شادیاں ثابت ہوتی ہیں اور آپ کے چھ فرزند تھے۔ سید ابراہیم ہمدانی، سید شہاب الدین ہمدانی، سید قطب الدین ہمدانی، سید شاہ اسحاق نوری ہمدانی، سید شاہ عبداللہ ہمدانی اور سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا جبکہ دندہ شاہ بلاول میں آپ کی تین شادیاں بتائی جاتی ہیں۔ آپ کا انتقال انگہ شاہ بلاول میں ہوا اور آپکو اپکی وصیت کے مطابق دندہ شاہ بلاول میں دفن کیا گیا۔ وادی سون سکیسر کے جنوب مغرب واقع پہاڑی سلسلے میں انگہ کا قدیم شہر آباد ہے۔ راویت کے وادی صون کے اس قدیم شہر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ دندہ سے شاہ بلاول ہمدانی ٹیکے لگانے تشریف لائے۔ جسے مقامی زبان میں انگہ کہتے ہیں اور بعد میں انگہ شاہ بلاول کے نام سے مشہور ہوا اور حضرت شاہ بلاول ہمدانی گرمیوں میں انگہ قیام فرماتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے یہیں پر وفات پائی۔ (139)۔ انگہ میں سلطان محمد فتح کی درگاہ بھی ہے۔ جو سلطان باہو کے جد تھے۔ مقامی روایت کے مطابق سلطان باہو کی والدہ راستی بی بی بھی شاہ بلاول کی مرید تھیں اور آپ نے انھیں دعا دی کے آپ کے گھر سلطان پیدا ہو گا۔

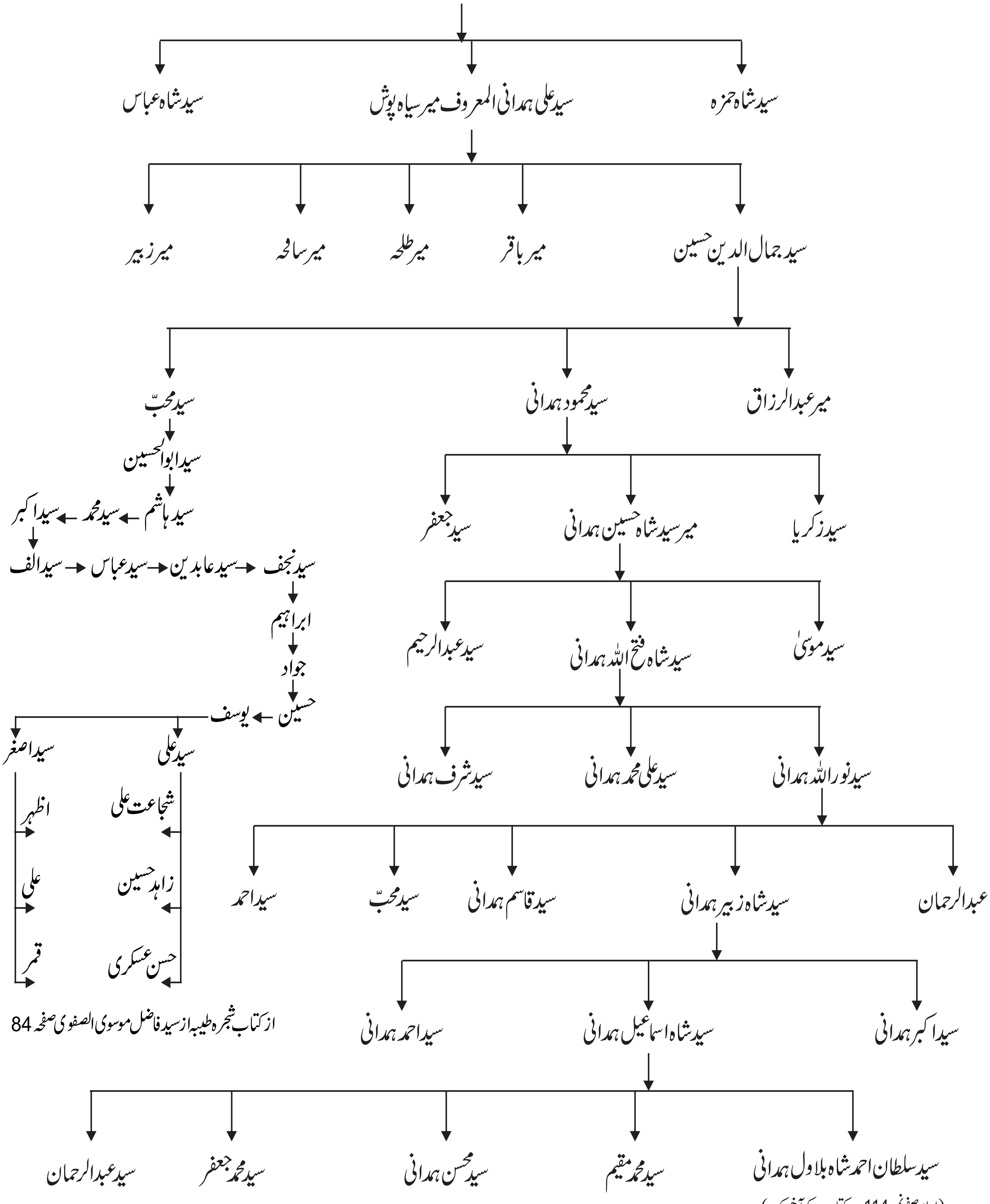
مردوال

مردوال شہر کے شمال کے جانب کوئی تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی کی دوسری بلند چوٹی مائی والی ڈھیری ہے۔ جو اپنی دلکشی کی بنا پر وادی کے دور تک عجب نظارہ پیش کرتی ہے۔ ڈھیری پر چڑھنے کا راستہ آسان بنا دیا گیا ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک دربار ہے جو مقامی ایک نیک دل عورت نے تعمیر کروایا ہے۔ اس پر درجہ ذیل کتبہ ہے۔ پیروز بی بی زوجہ سید احمد ہمدانی المعروف سخی شاہ نوری سلطان بلاول۔ دندہ شاہ بلاول چکوال روایات ہے کہ مائی صاحبہ یہاں سے گزری تھیں اور یہیں دفن ہونے کی خواہش کی جو بعد میں احترام سے پوری کی گئی (140)۔

یہ اسی خان شیر سوری کی بیٹی تھیں جو سید احمد ہمدانی کے عقد میں تھیں۔ تاہم یہ بات ثابت نہیں کہ ان کے بطن سے شاہ بلاول کے کونسے دو بیٹے تھے۔ مگر ان کی بطن سے شاہ بلاول کے دو فرزند ضرور تھے۔ واللہ اعلم

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے

اولا د سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال



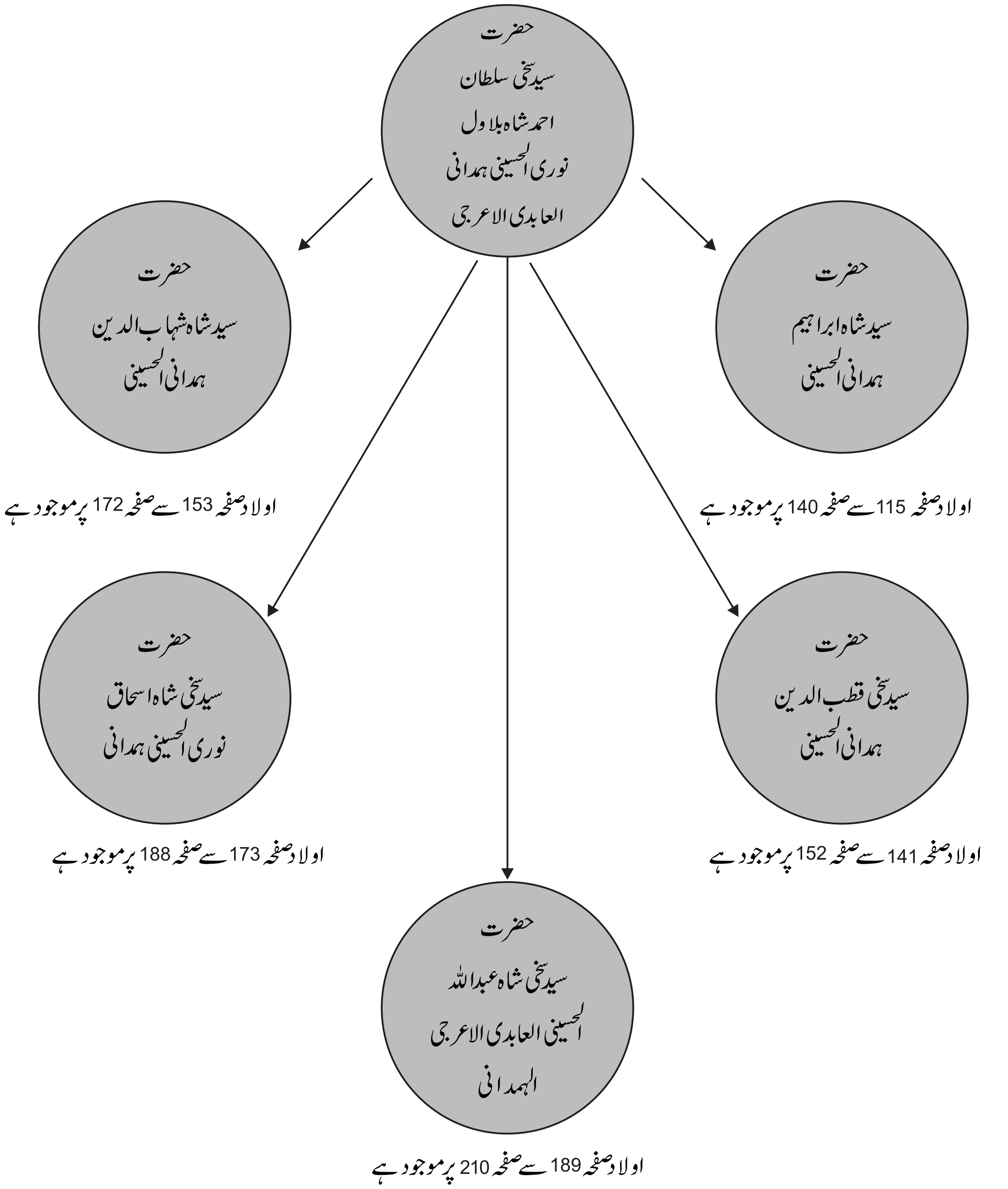
از کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل موسوی الصفوی صفحہ 84

(اولاد صفحہ نمبر 114 سے کتاب کے آخر تک)

پیچھے صفحہ نمبر 113 سے

اولاد سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن سید شاہ اسماعیل ہمدانی العابدی، الحسینی، الاعرجی، الہمدانی

سادات العابدیہ، الحسینیہ، الاعرجیہ، الہمدانیہ



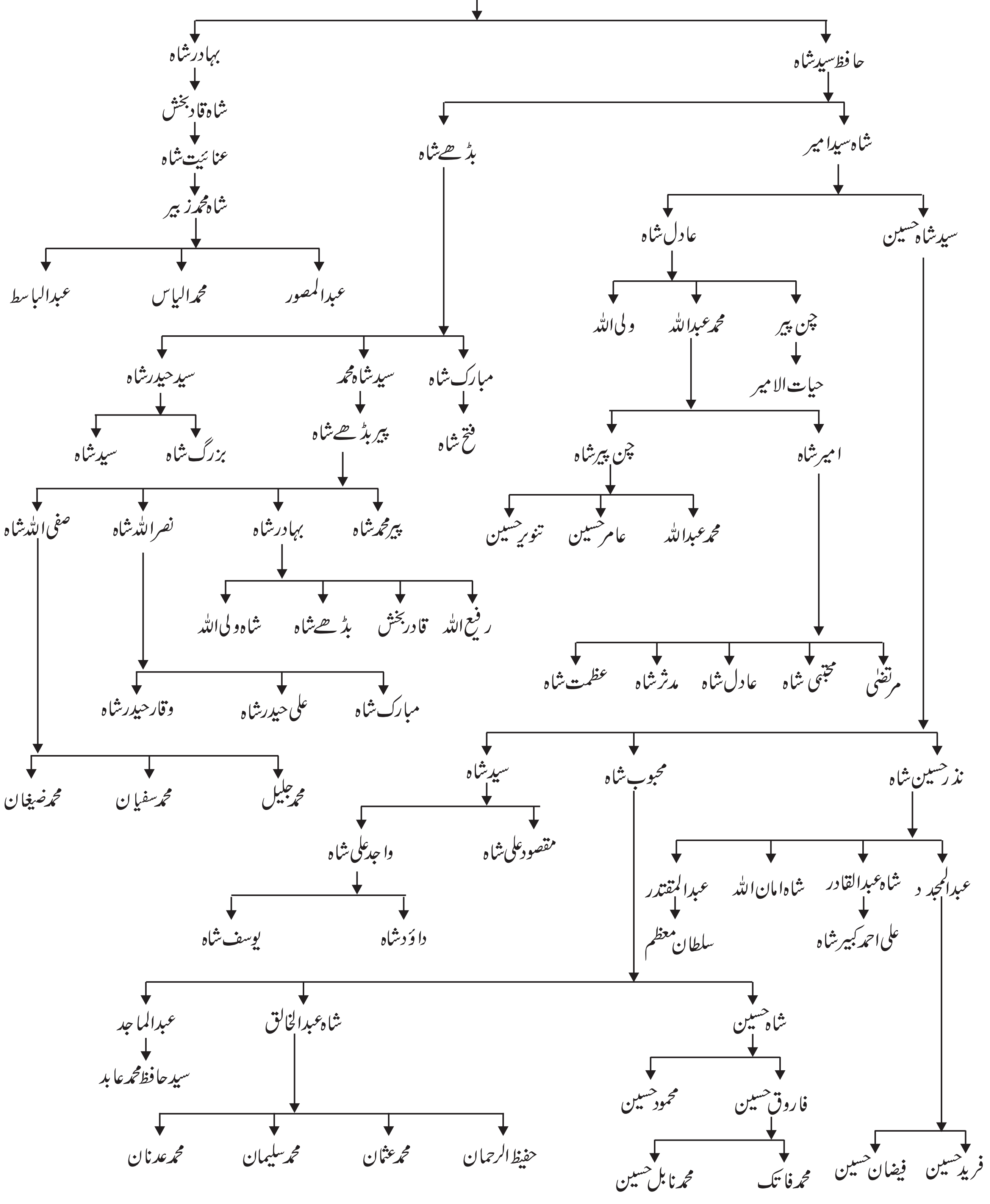
پیچھے صفحہ نمبر 114 سے

اولاد سید شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانی ابن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری العابدی۔الحسینی۔الاعرجی۔الھمدانی

- سید نظام الدین شاہ
  - سید جیون شاہ
    - غوث زمان سید شاہ محمد رضا برقع پوش
    - شاہ گل پیر
    - سید گل محمد شہید
      - سید شاہ چراغ شاہ
        - سید حیدر شاہ
          - سید مردان علی شاہ (اولاد صفحہ نمبر 122 پر ہے)
          - سید امیر عالم شاہ
            - سید قادر بخش (اولاد صفحہ نمبر 116 پر ہے)
            - سید قائم بخش (اولاد صفحہ نمبر 117 پر ہے)
            - سید محمد شاہ (اولاد صفحہ نمبر 121 پر ہے)
      - سید شاہ زمان ہمدانی (اولاد صفحہ نمبر 124 پر ہے)
- سید علی شاہ (اولاد صفحہ نمبر 129 پر ہے)
- سید شاہ داتا (اولاد صفحہ نمبر 137 پر ہے)
- سید شاہ زندہ (اولاد صفحہ نمبر 138 پر ہے)
- سید شاہ خوشی محمد (اولاد صفحہ نمبر 139 پر ہے)
- سید شاہ راجہ (اولاد صفحہ نمبر 140 پر ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

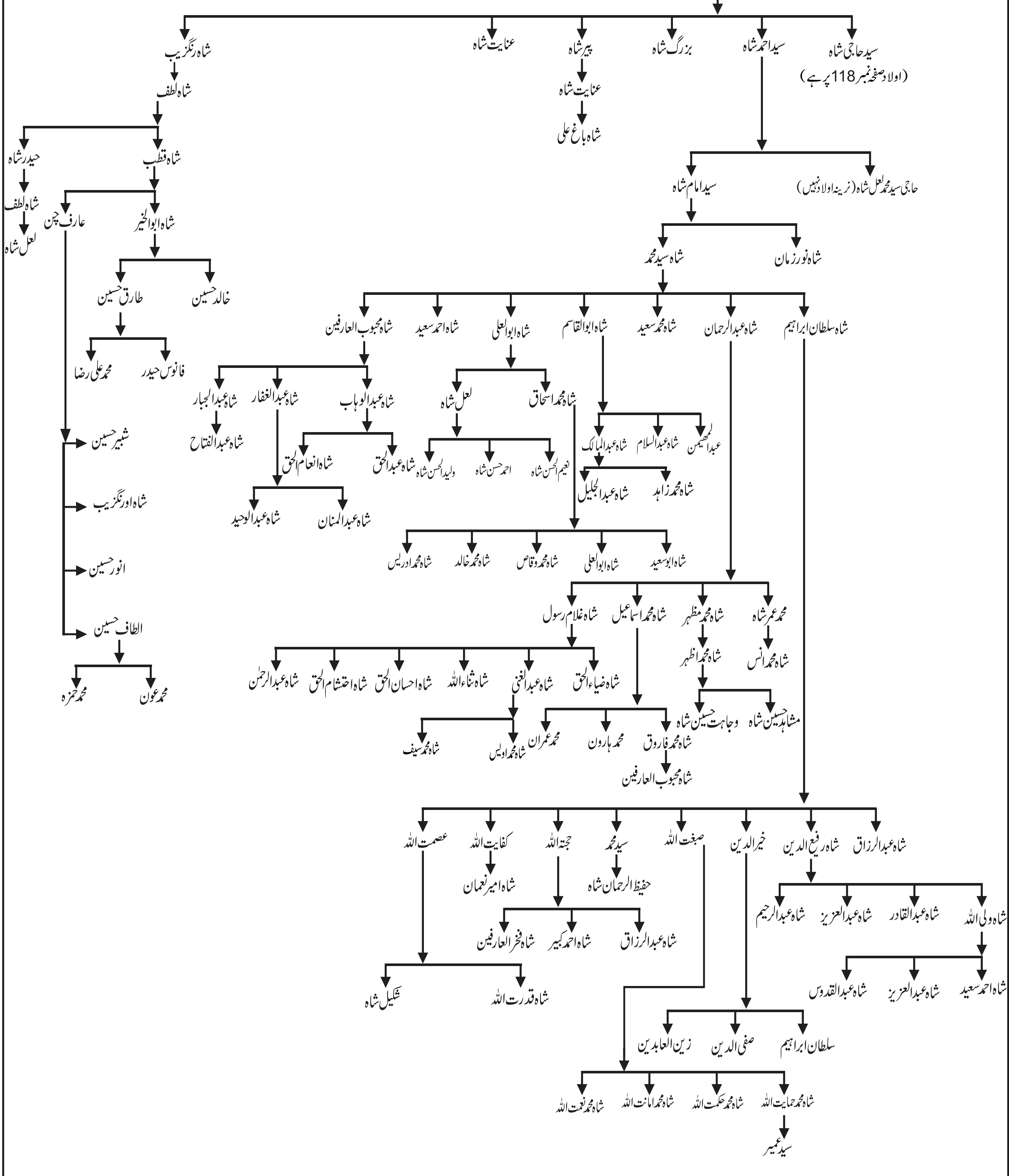
اولادسید قادر بخش بن سید امیر عالم شاہ بن حیدر شاہ بن شاہ چراغ بن گل محمد شہید



(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

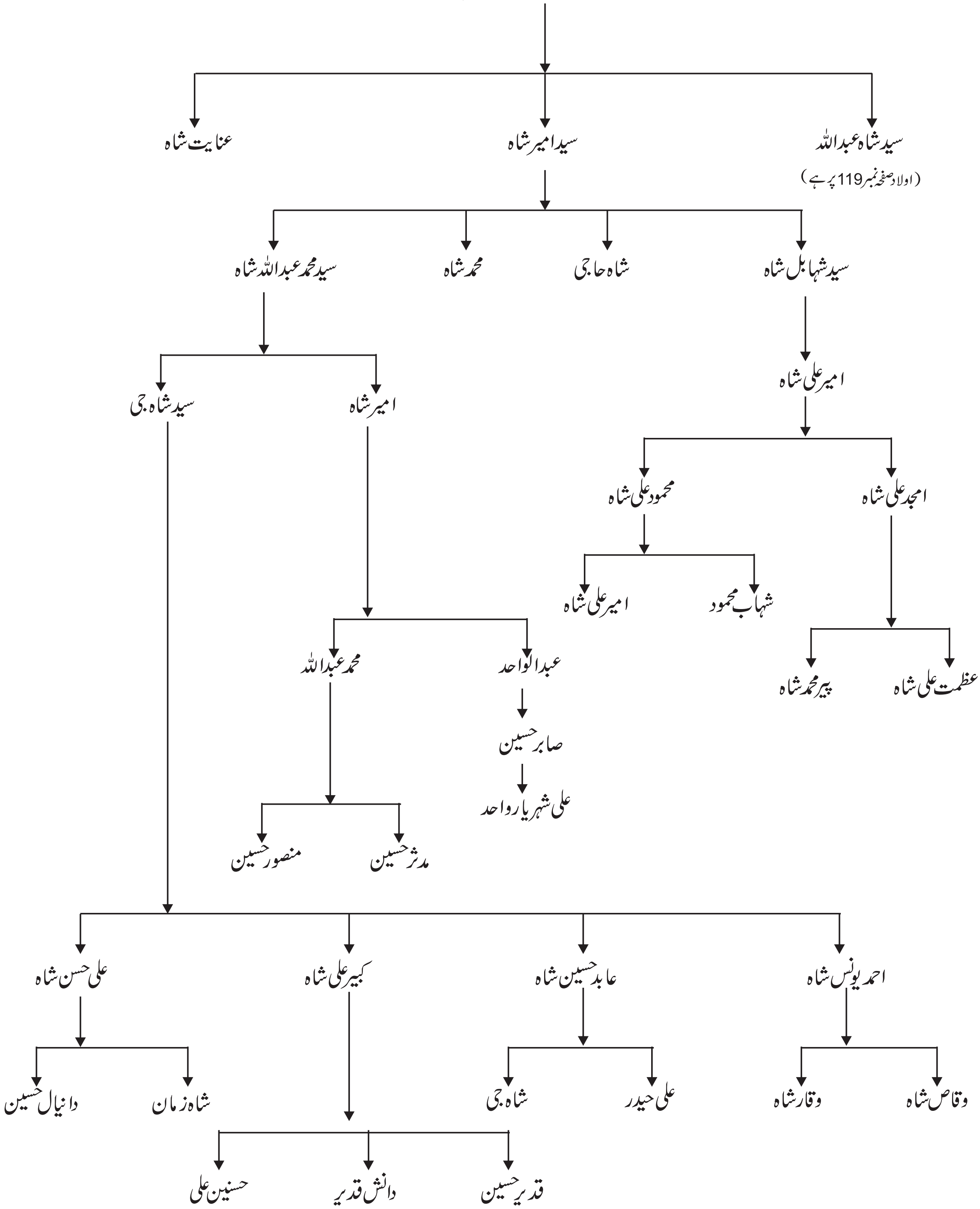
اولاد سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم بن سید حیدر شاہ بن سید شاہ چراغ



(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

پیچھے صفحہ نمبر 117 سے

اولاد سید حاجی شاہ بن سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم



(سادات ہمدانیہ جھال چکیاں سرگودھا)

پیچھے صفحہ نمبر 118 سے

اولاد سید شاہ عبداللہ بن سید حاجی شاہ بن سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم

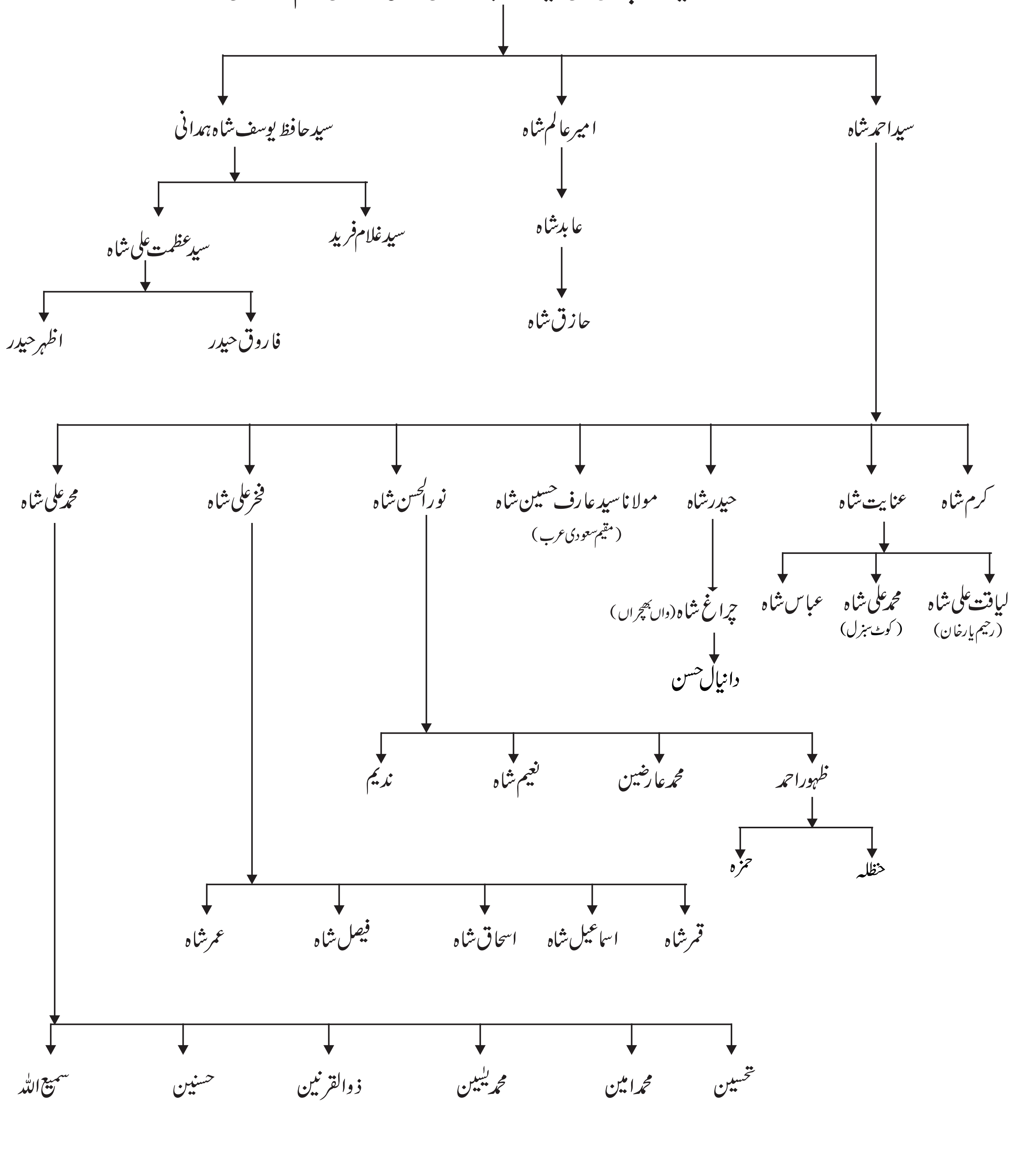
- سید شاہ زمان
  - غوث زمان سید پیر محمد شاہ
    - ابوالحسن شاہ منظور
      - محمود الحسن
        - حسن احمد
      - سعید احمد
        - حبیب احمد
        - نور احمد
        - بلال احمد
      - رفیع الدین
      - محی الدین
        - محمد احمد
      - فخر الدین
      - محمد شاہ
      - نصیر الدین
    - سید ابوالخیر شاہ
      - حسین احمد
        - بشیر احمد
        - توصیف احمد
        - طاہر احمد
        - خلیل احمد
      - حنیف احمد
        - امین الحسنات
      - کبیر احمد
      - علی احمد
      - ظہور احمد
        - عبداللہ
        - عبیداللہ
      - عزیز احمد
      - اصغر احمد
      - جمال احمد

    (سادات ہمدانیہ میاں والہ پنڈی گھیپ اٹک)
  - سید شاہ
    - سید غلام اکبر
      - فیصل انور شاہ
      - سبطین اکبر
      - سلطان اکبر
      - بہرام اکبر
    - عبدالغفار
    - عبدالجبار
      - واصف جبار
      - بشارت جبار
  - مہدی شاہ
    - قائم بخش
      - شبیر الحسنین
        - وجیہہ الحسن
      - ظفر علی شاہ
      - مظہر علی شاہ
    - میر احمد شاہ
  - حاجی شاہ
    - عبداللہ شاہ
      - حبیب شاہ
      - یوسف شاہ
    - شاہ زمان
      - شاہ محبوب العارفین
        - مہدی شاہ
          - محمد احمد
          - محمد حماد
        - سلطان العارفین
          - اویس علی
          - بلال علی
        - شمس العارفین
          - شاہ زمان
        - قمر العارفین
          - مظہر قیوم

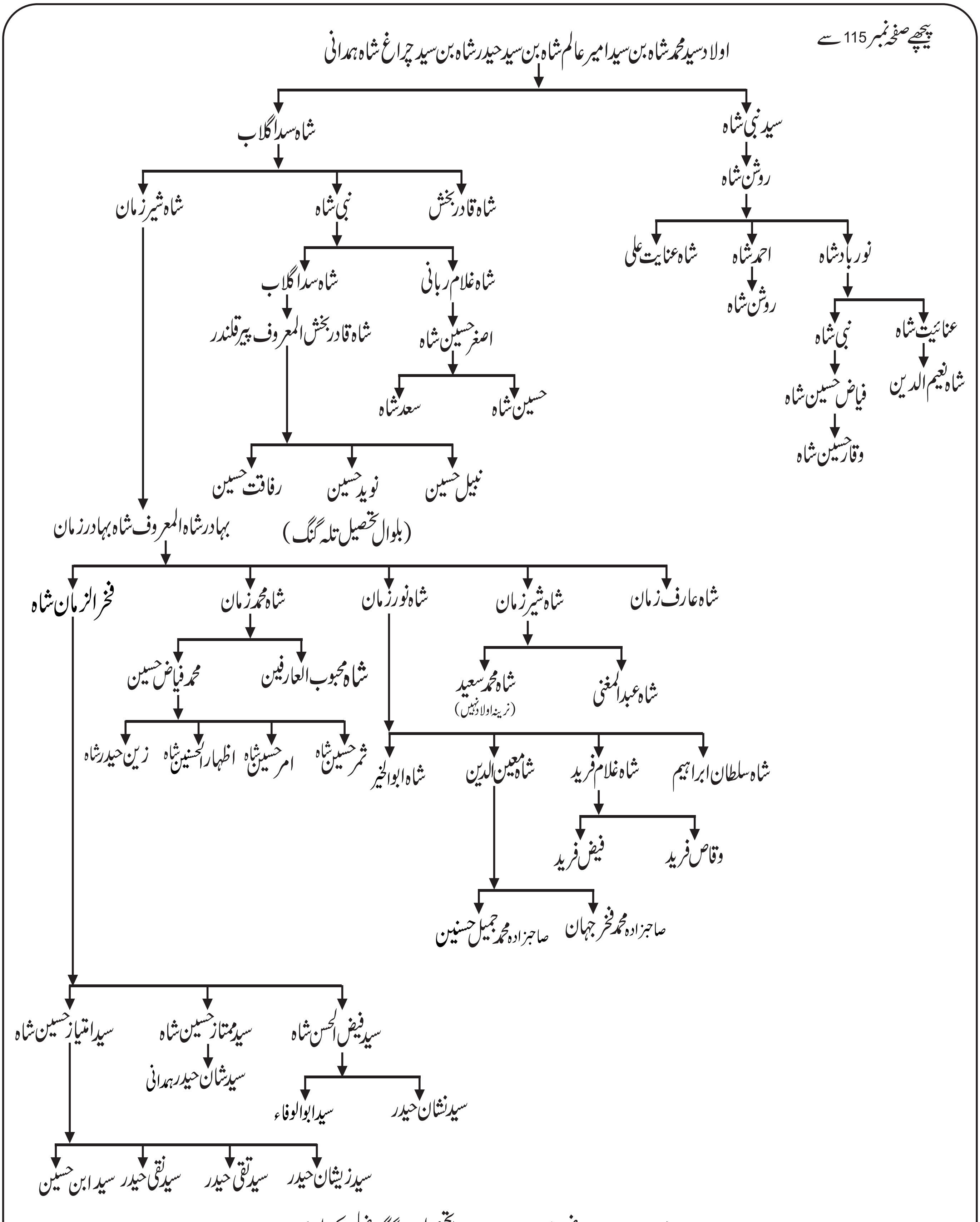
        (سادات ہمدانیہ قائد آباد ضلع خوشاب)
      - سید نظام الدین
        - شاہ احمد نورانی
        - مظہر شاہ
        - سعد الدین
          - عبدالرحمان
    - عبدالملک
    - پیر شاہ
      - عابد شاہ
      - صفی الدین
- علامہ سید چراغ شاہ ہمدانی
  (اولاد صفحہ نمبر 120 پر ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 119 سے

اولاد علامہ سید شاہ چراغ بن سید شاہ عبد اللہ بن حاجی شاہ بن قائم شاہ بخش



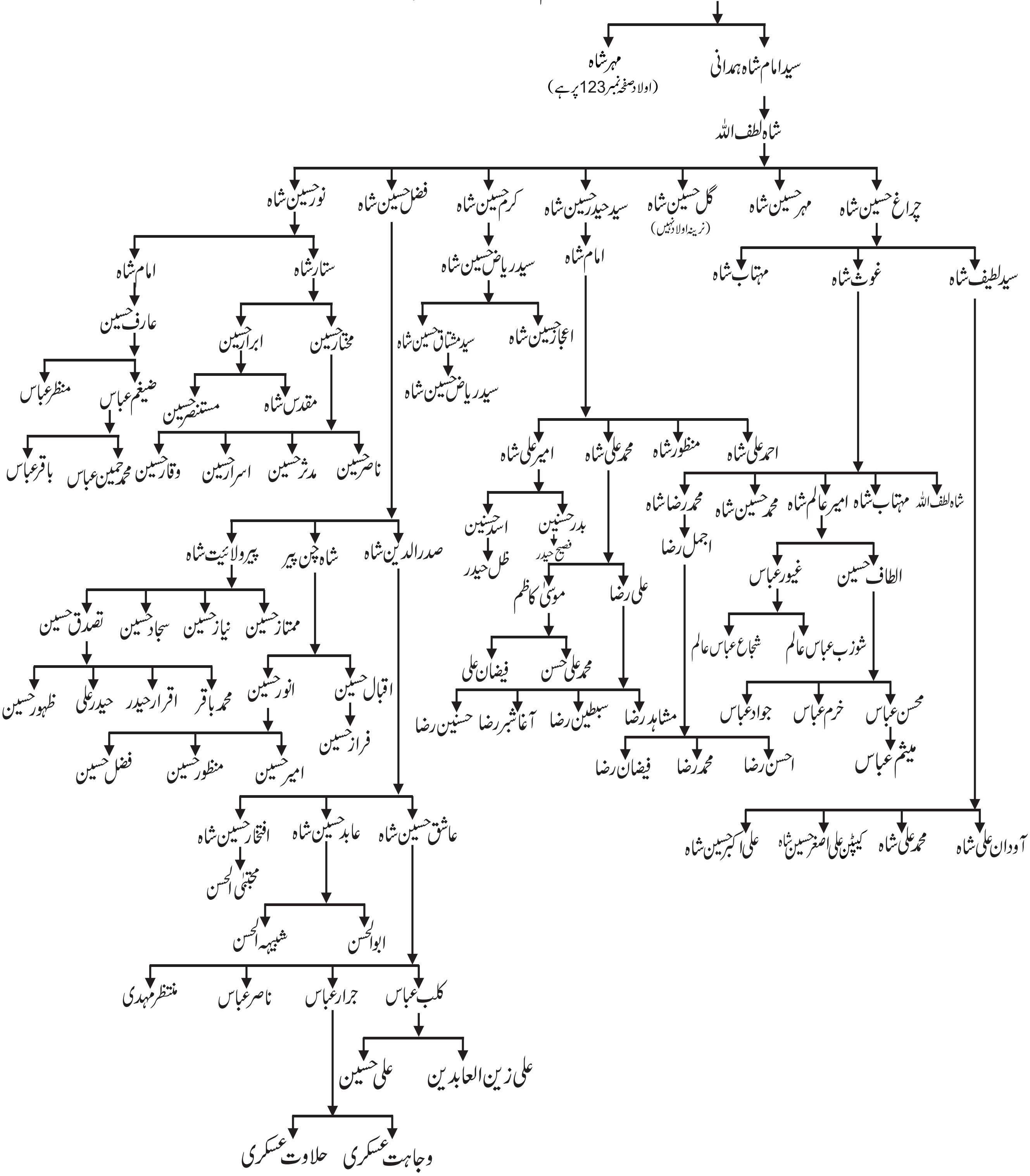
(سادات ہمدانیہ میاں والہ پنڈی گھیب اٹک وسادات ہمدانیہ کراچی)



(سادات ہمدانیہ موضع پچنند، دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

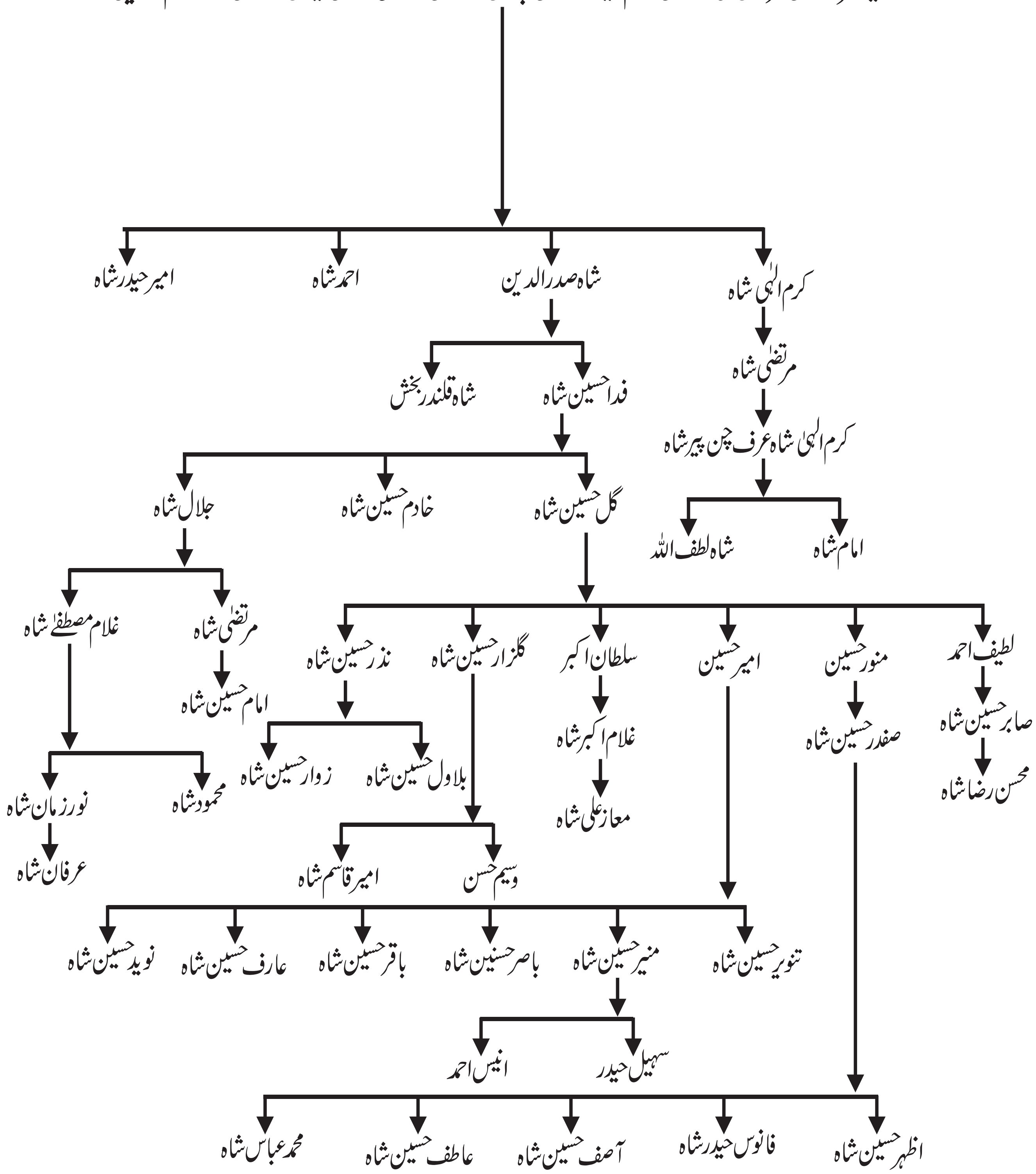
اولاد سید مردان علی شاہ بن سید غلام حیدر شاہ بن سید چراغ شاہ بن گل محمد شہید



(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 122 سے

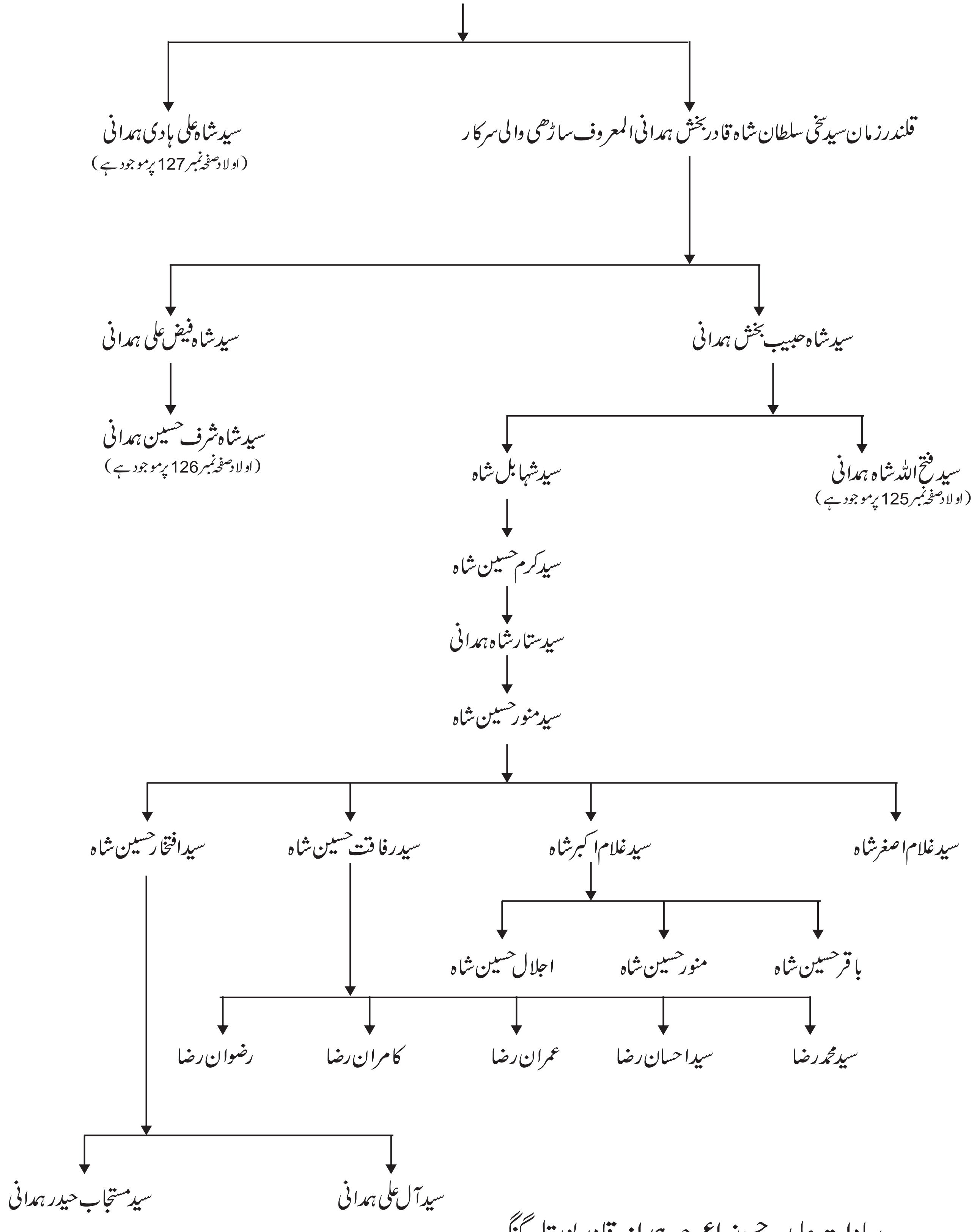
اولاد سید مہر شاہ بن مردان علی شاہ بن غلام حیدر شاہ بن چراغ شاہ بن شاہ گل محمد بن جیون شاہ بن شاہ نظام الدین



(سادات ہمدانیہ موضع بڑنگا ضلع بھکر)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

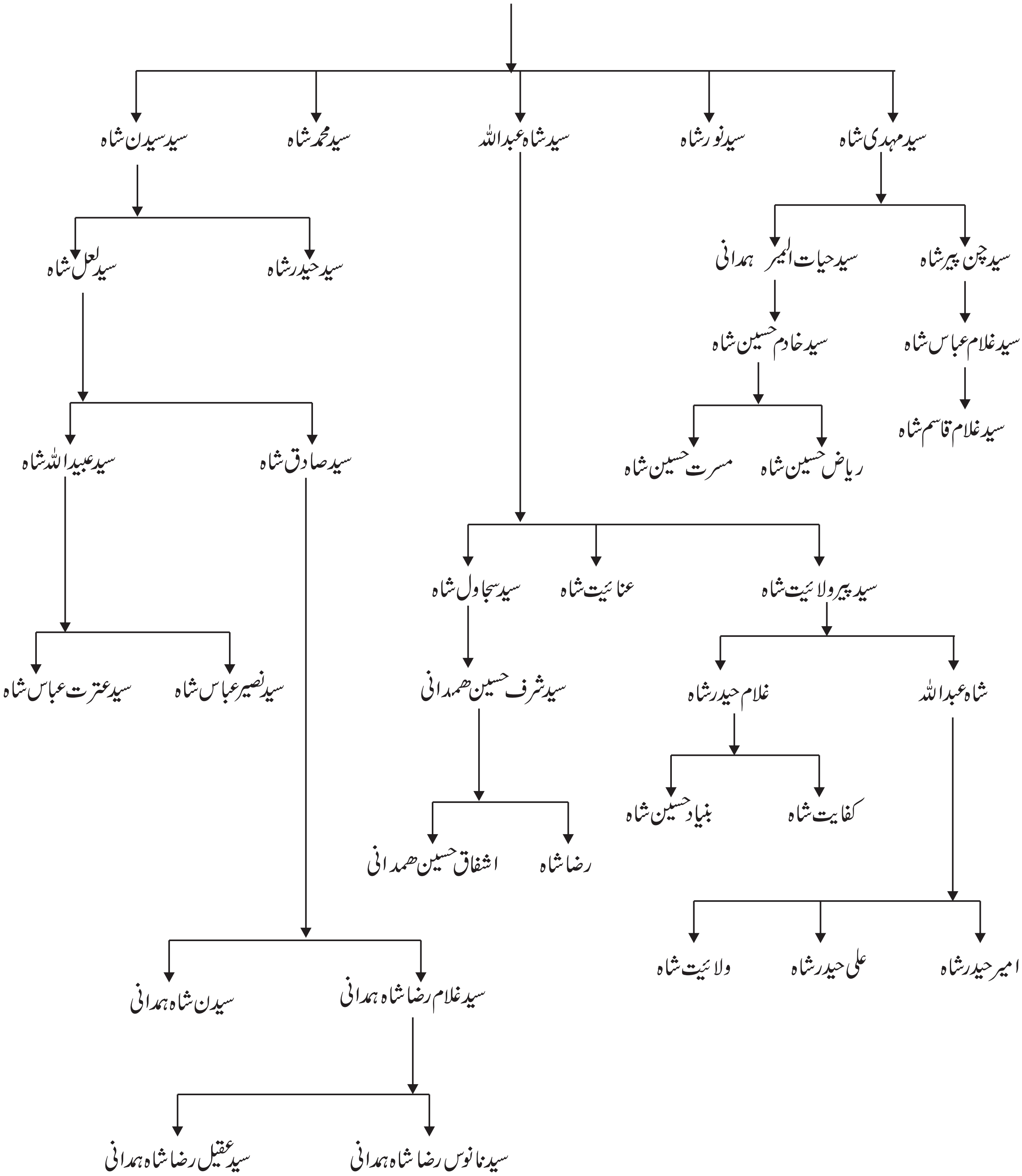
اولاد سید شاہ زمان ہمدانی بن سید شاہ گل محمد شہید بن سید شاہ جیون ہمدانی



سادات عابدیہ حسینیہ اعرجیہ ہمدانیہ قادر پور تلہ گنگ

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے

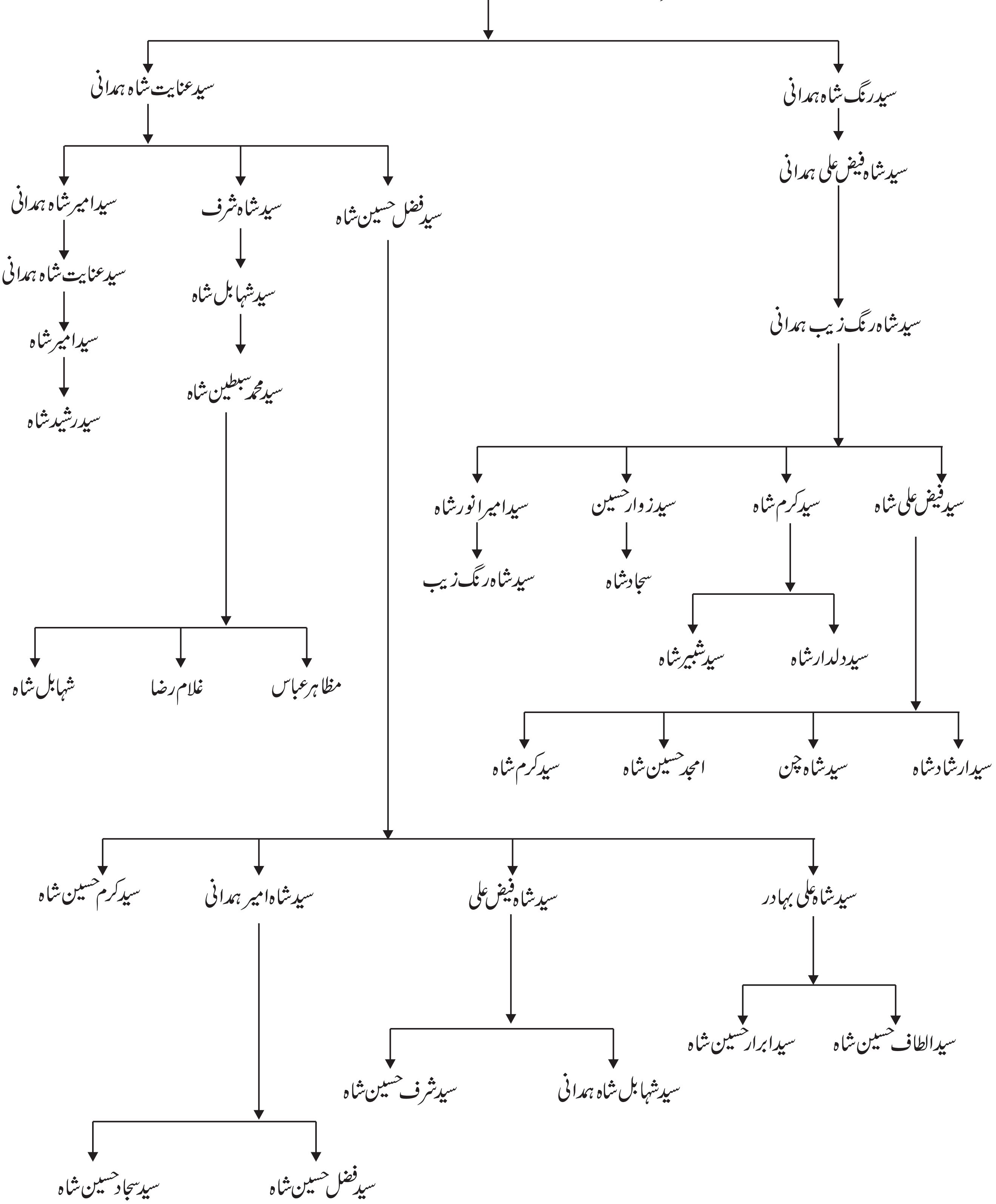
اولاد سید فتح اللہ بن سید حبیب بخش بن سید سخی سلطان شاہ قادر بخش ہمدانی



(سادات عابدیہ حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ قادر پور تلہ گنگ)

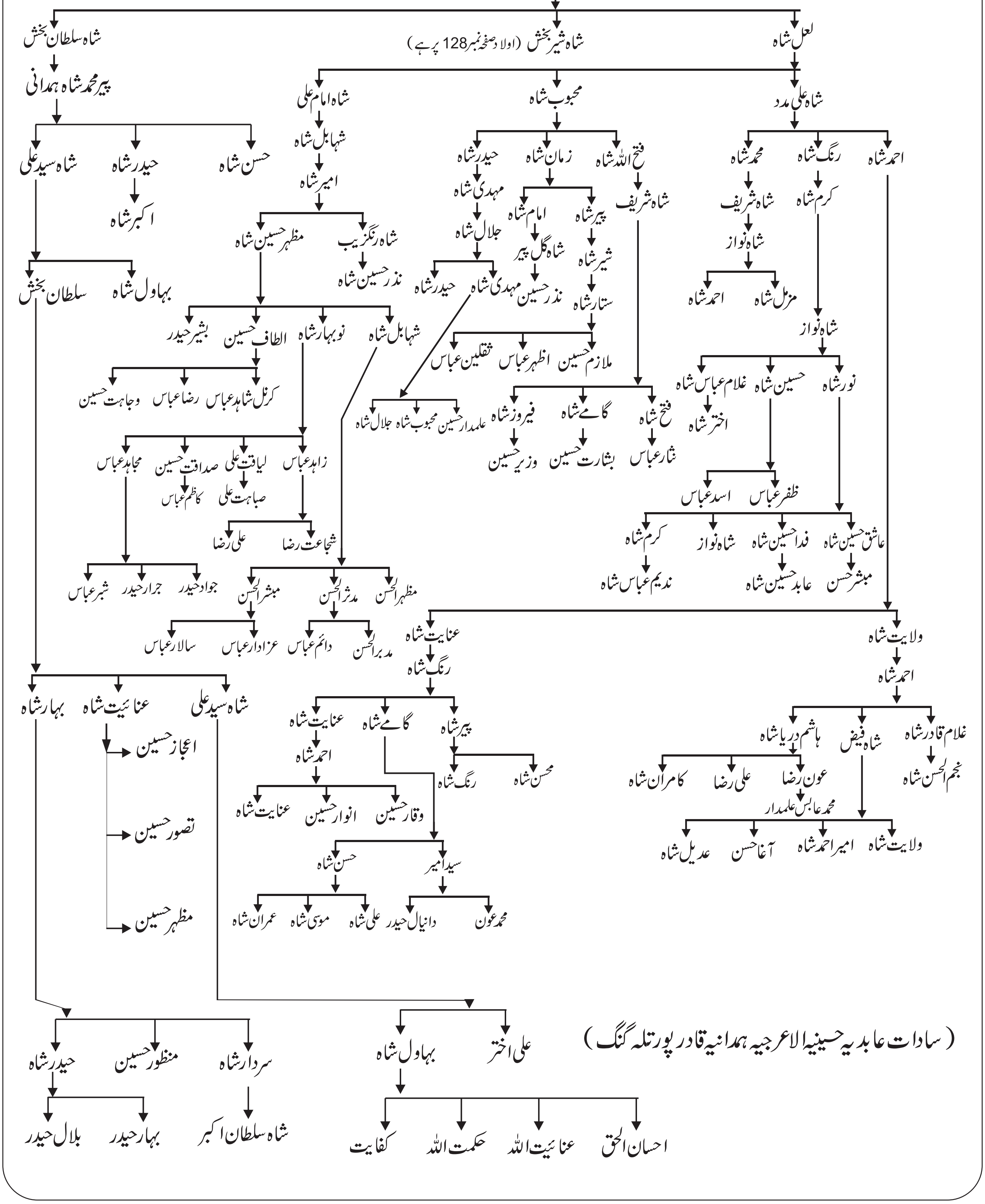
پیچھے صفحہ نمبر 124 سے

اولاد سید سید شاہ شرف حسین بن سید شاہ فیض علی بن سید سخی سلطان شاہ قادر بخش ہمدانی



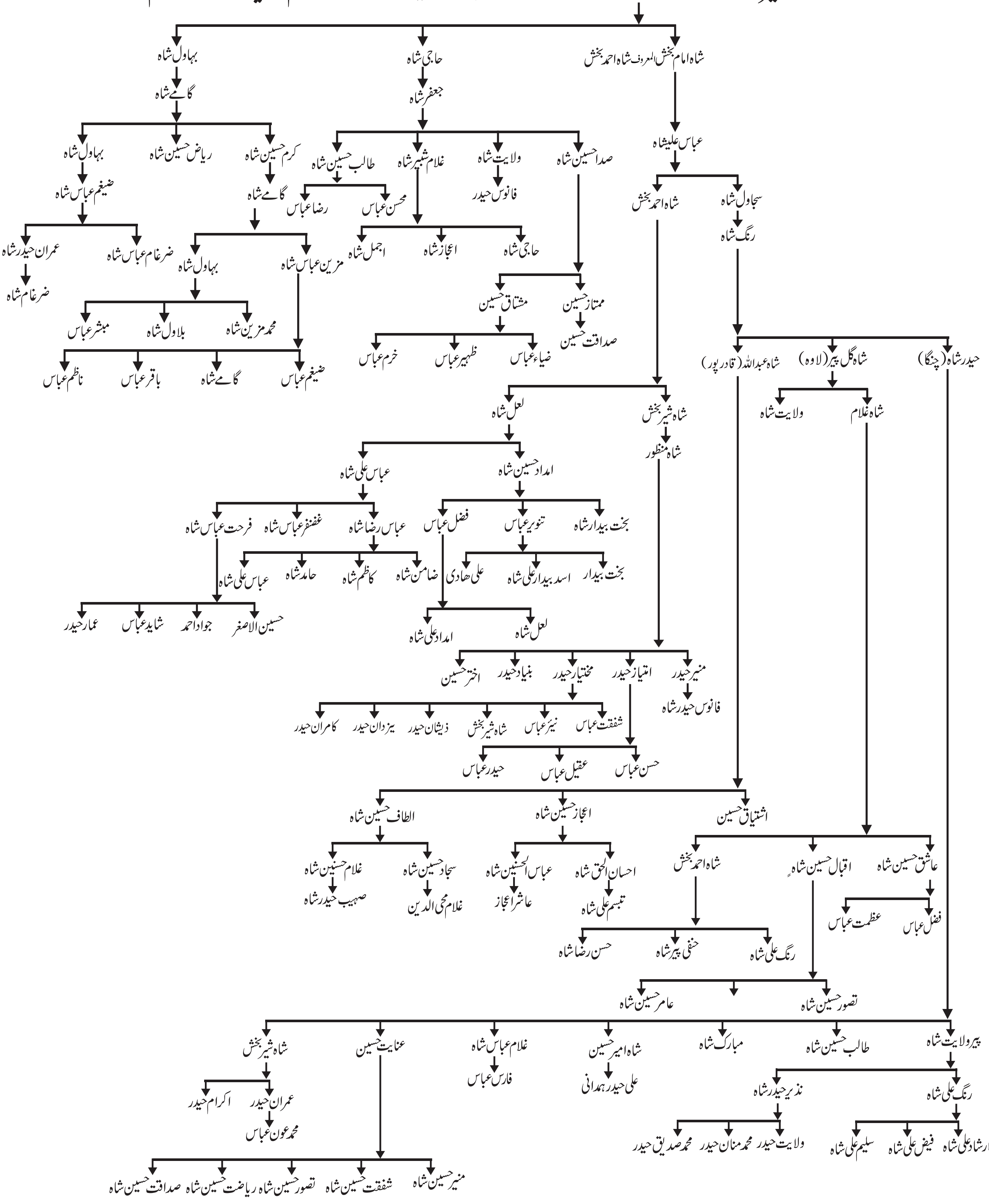
پیچھے صفحہ نمبر 124 سے

اولاد شاہ علی ھادی بن شاہ زمان بن شاہ گل محمد بن جیون شاہ بن نظام الدین بن شاہ ابراہیم بن شاہ بلاولؒ



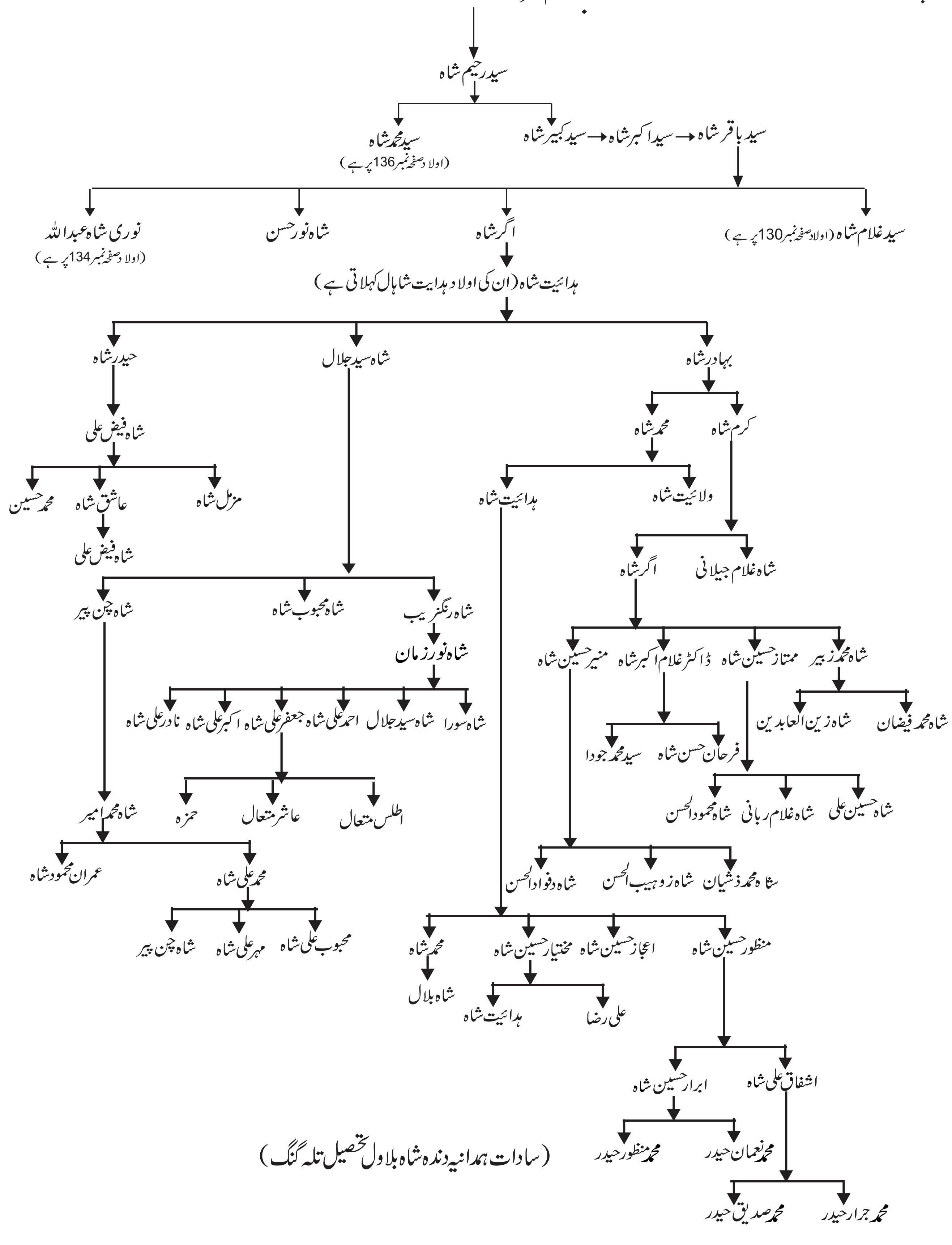
پیچھے صفحہ نمبر 127 سے

اولاد شاہ شیر بخش بن شاہ علی ھادی بن شاہ زمان بن شاہ گل محمد بن جیون شاہ بن شاہ نظام الدین بن شاہ ابراہیم



پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

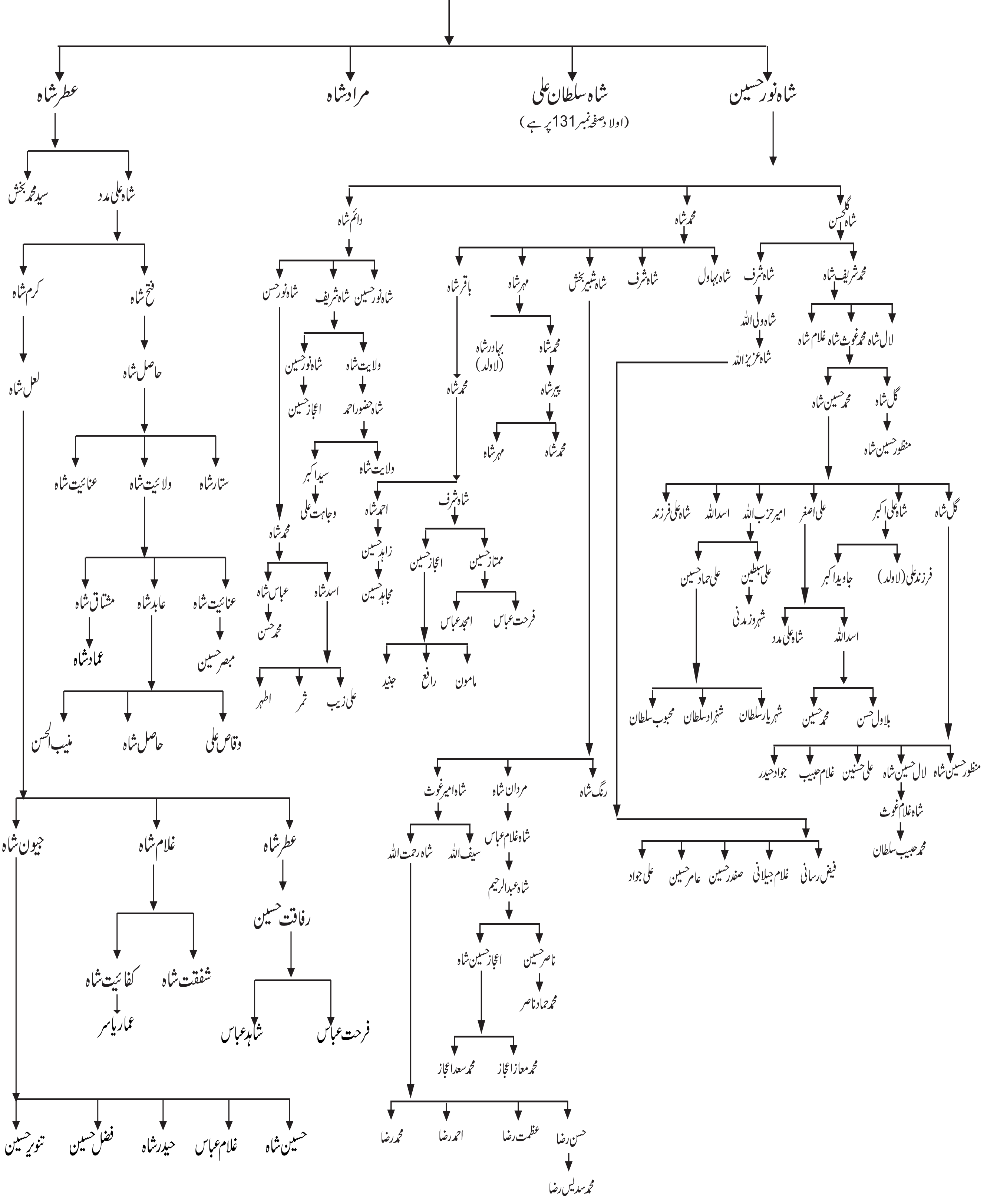
اولاد سید علی شاہ بن شاہ ابراہیم سرکار بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی

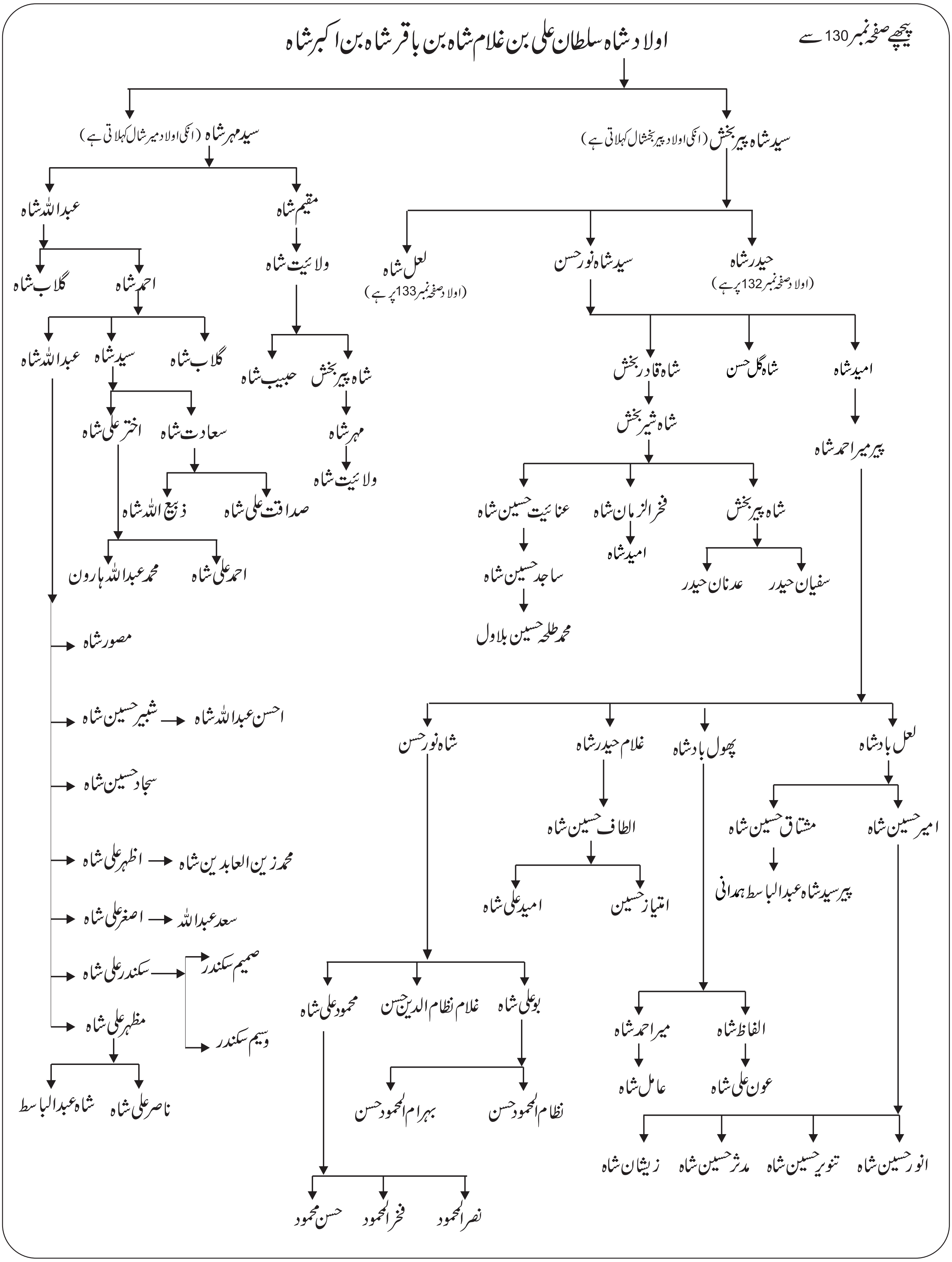


(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے

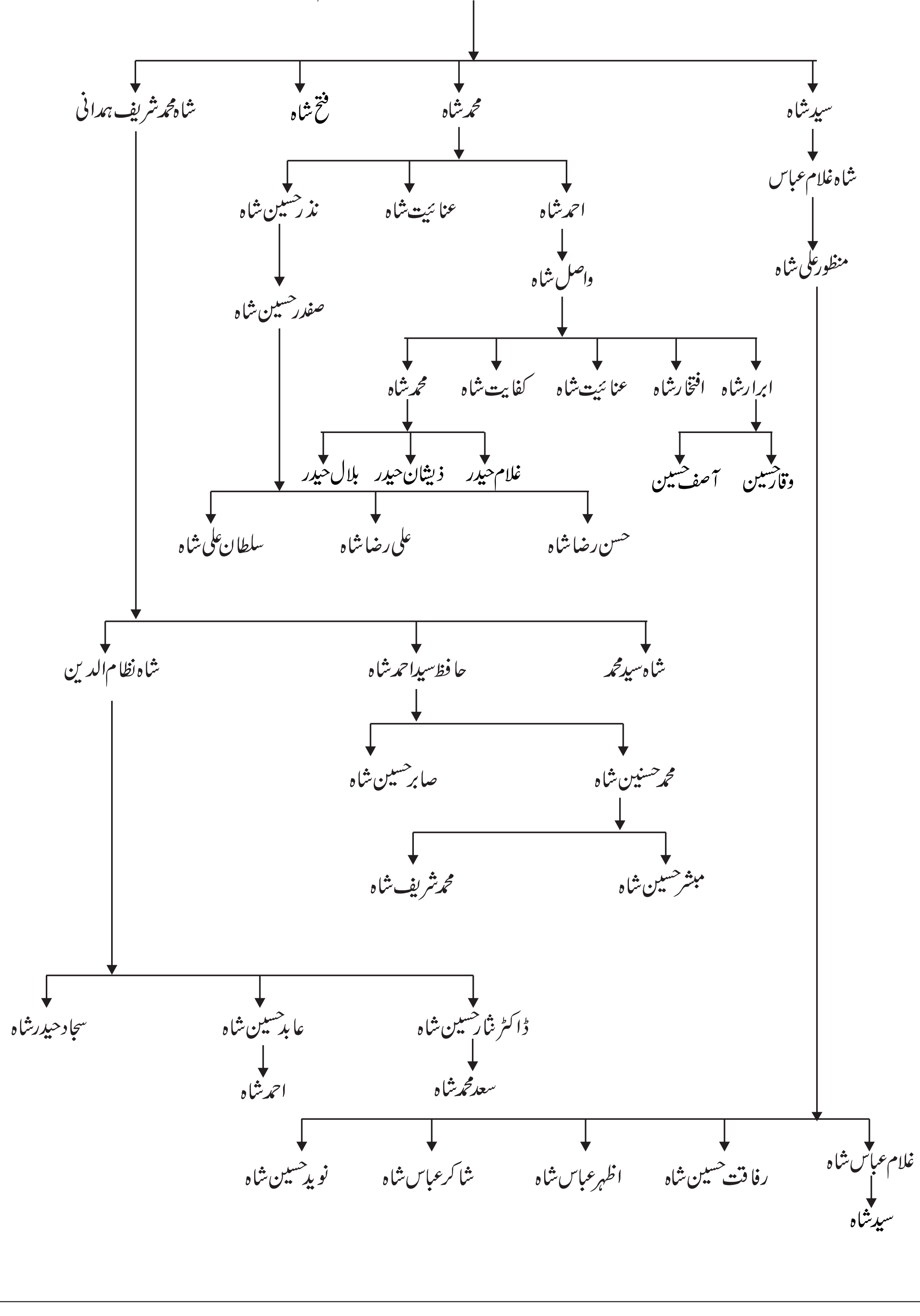
اولاد سید غلام شاہ بن باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن علی شاہ بن شاہ ابراہیم




پیچھے صفحہ نمبر 130 سے
اولاد شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ بن اکبر شاہ
سید مہر شاہ (انکی اولاد میر شال کہلاتی ہے)
سید شاہ پیر بخش (انکی اولاد پیر بخشال کہلاتی ہے)
عبداللہ شاہ
مقیم شاہ
گلاب شاہ
احمد شاہ
ولائیت شاہ
لعل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 133 پر ہے)
سید شاہ نور حسن
حیدر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 132 پر ہے)
عبداللہ شاہ
سید شاہ
گلاب شاہ
حبیب شاہ
شاہ پیر بخش
شاہ قادر بخش
شاہ گل حسن
امید شاہ
اختر علی شاہ
سعادت شاہ
مہر شاہ
شاہ شیر بخش
پیر میر احمد شاہ
ولائیت شاہ
ذبیح اللہ شاہ
صداقت علی شاہ
عنائیت حسین شاہ
فخر الزمان شاہ
شاہ پیر بخش
امید شاہ
ساجد حسین شاہ
محمد عبداللہ ہارون
احمد علی شاہ
عدنان حیدر
سفیان حیدر
محمد طلحہ حسین بلاول
مصور شاہ
شبیر حسین شاہ
احسن عبداللہ شاہ
شاہ نور حسن
غلام حیدر شاہ
پھول بادشاہ
لعل بادشاہ
سجاد حسین شاہ
الطاف حسین شاہ
مشتاق حسین شاہ
امیر حسین شاہ
اظہر علی شاہ
محمد زین العابدین شاہ
امید علی شاہ
امتیاز حسین
پیر سید شاہ عبدالباسط ہمدانی
اصغر علی شاہ
سعد عبداللہ
سکندر علی شاہ
صمیم سکندر
وسیم سکندر
محمود علی شاہ
غلام نظام الدین حسن
بوعلی شاہ
میر احمد شاہ
الفاظ شاہ
مظہر علی شاہ
بہرام المحمود حسن
نظام المحمود حسن
عامل شاہ
عون علی شاہ
شاہ عبدالباسط
ناصر علی شاہ
زیشان شاہ
مدثر حسین شاہ
تنویر حسین شاہ
انور حسین شاہ
حسن محمود
فخر المحمود
نصر المحمود

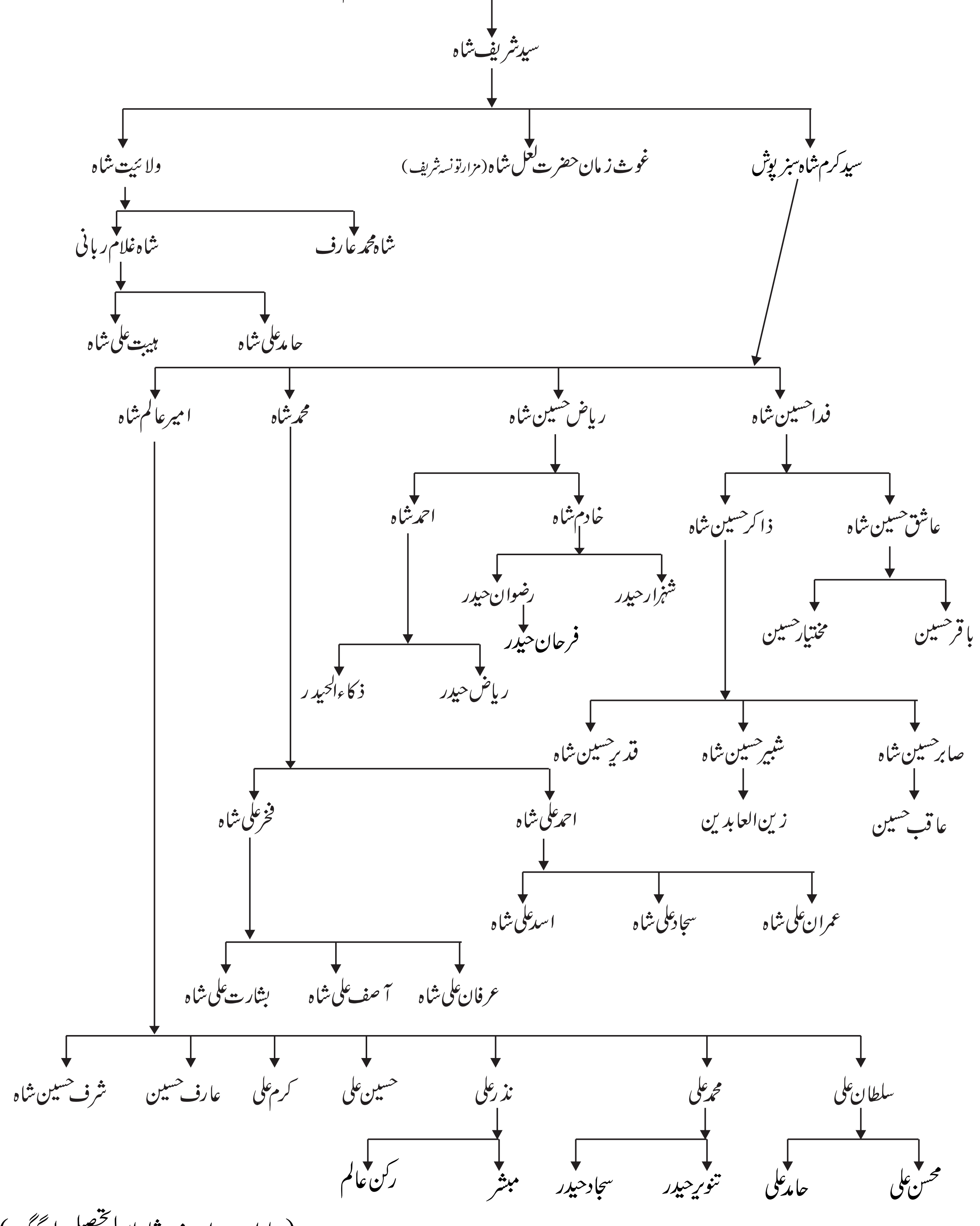
پیچھے صفحہ نمبر131 سے

اولاد حیدر شاہ بن شاہ پیر بخش بن شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ



پیچھے صفحہ نمبر 131 سے

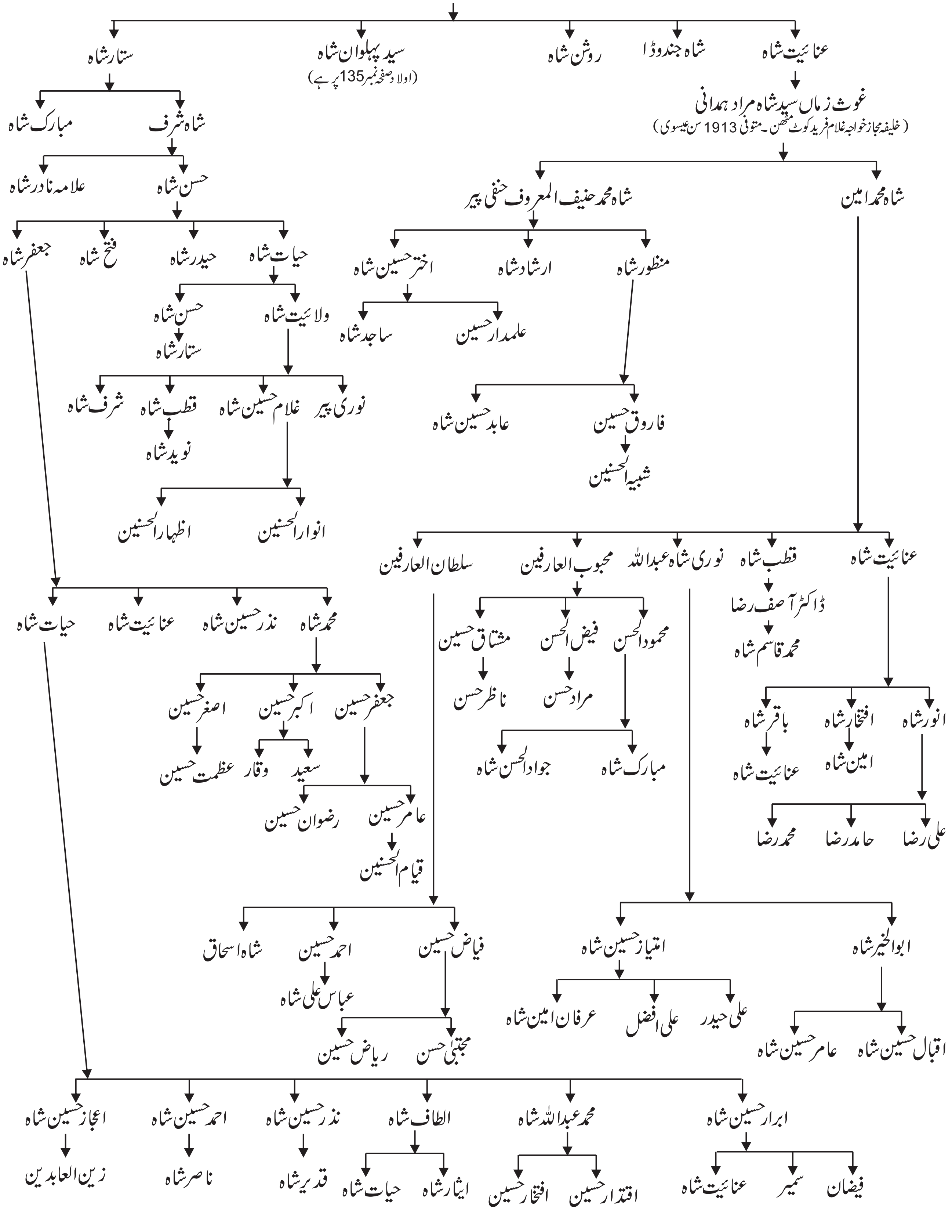
اولاد لعل شاہ بن شاہ پیر بخش بن شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ



(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے

اولاد حافظ نوری شاہ عبداللہ بن سید باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن سید علی شاہ



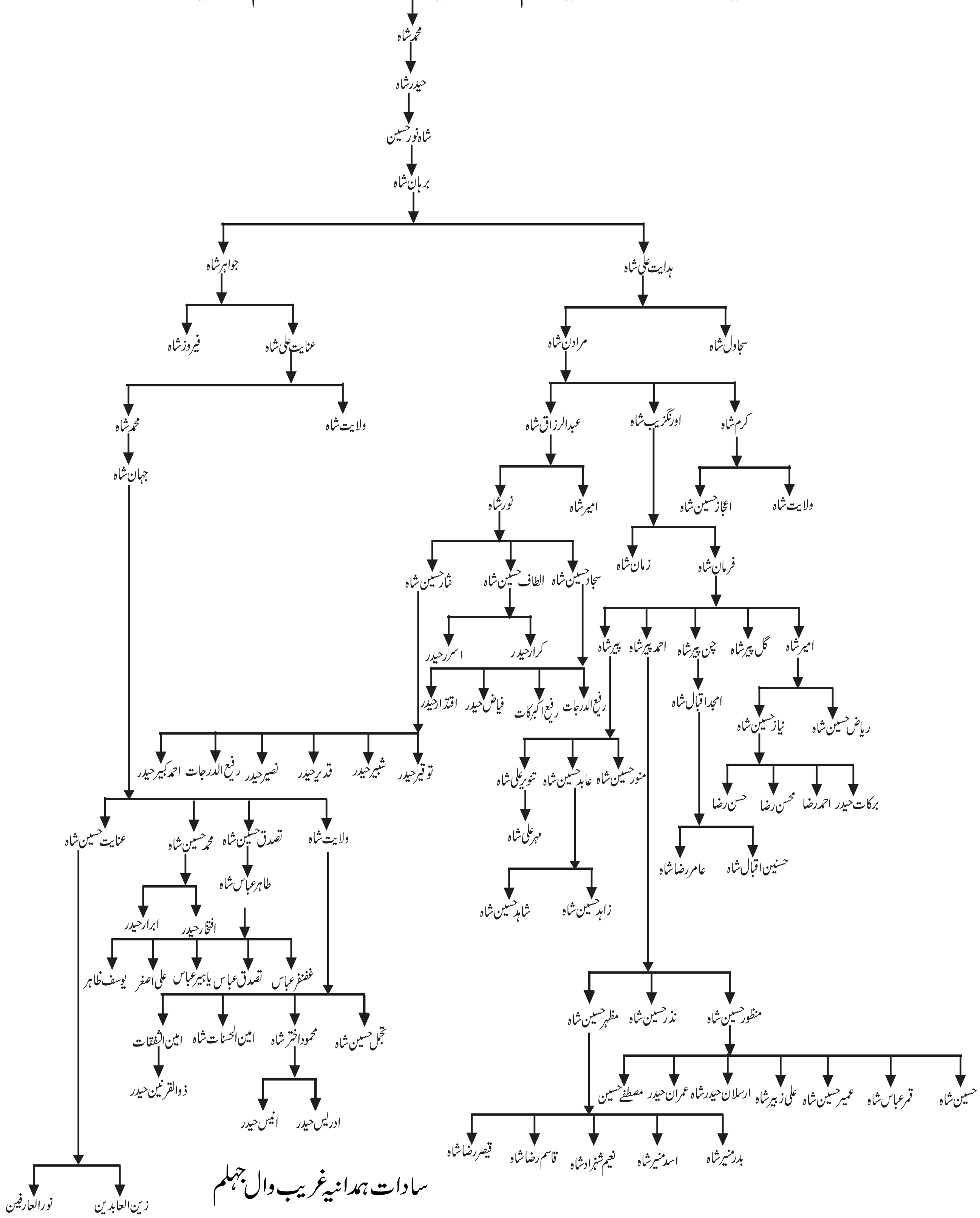
پیچھے صفحہ نمبر 134 سے

اولاد پہلوان شاہ بن حافظ نوری شاہ عبداللہ بن سید باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن سید علی شاہ

- سید برہان شاہ
  - احمد کبیر شاہ
    - سید شاہ مراد
      - احمد کبیر شاہ
        - شبیر حسین شاہ
        - ارشد حسین شاہ
      - قطب شاہ
        - شعیب شاہ
      - غضنفر علی شاہ
      - علی ذوالقرنین
        - امین فصیح
        - احمد فصیح
    - سید شیر بادشاہ
    - سید برہان شاہ
      - شاہ عبدالماجد
        - فرحان شاہ
      - ساجد علی شاہ
      - واجد علی شاہ
        - ہارون شاہ
        - فاروق شاہ
      - عنصر علی شاہ
  - فرمان شاہ
  - سید سیدن شاہ
    - غلام عباس شاہ
      - سلطان ابراہیم
        - شاہ اسماعیل
        - اسحاق
        - موسیٰ
        - احمد
    - سید پہلوان شاہ
      - شاہ محمد طاہر
        - شاہ محمد ظاہر
        - عمیر شاہ
        - سیدن شاہ
        - سید وقاص
        - اویس
      - شاہ محمد طیب
        - سید تنزیل بلال
      - سید عطااللہ شاہ
        - سید حسن عطا
      - سید امیر شاہ
        - سید احمد کبیر
        - عبدالبصیر
        - پہلوان شاہ
- سید امیر شاہ
- سید ولائیت شاہ
  - پیر سید شاہ محمد رضا ہمدانی (ڈھرنال)
    - سید عابد حسن
    - سید علی حسن
- سید قطب شاہ
  - شاہ عبدالعزیز
    - شاہ عبداللہ
      - شاہ محمد امیر
        - شاہ عبدالواحد
          - لحسن محمودا
          - محمد الحسن
          - احمد حسن
        - شاہ محمد ناصر
        - عبدالباسط

پچھلے صفحہ نمبر 129 سے

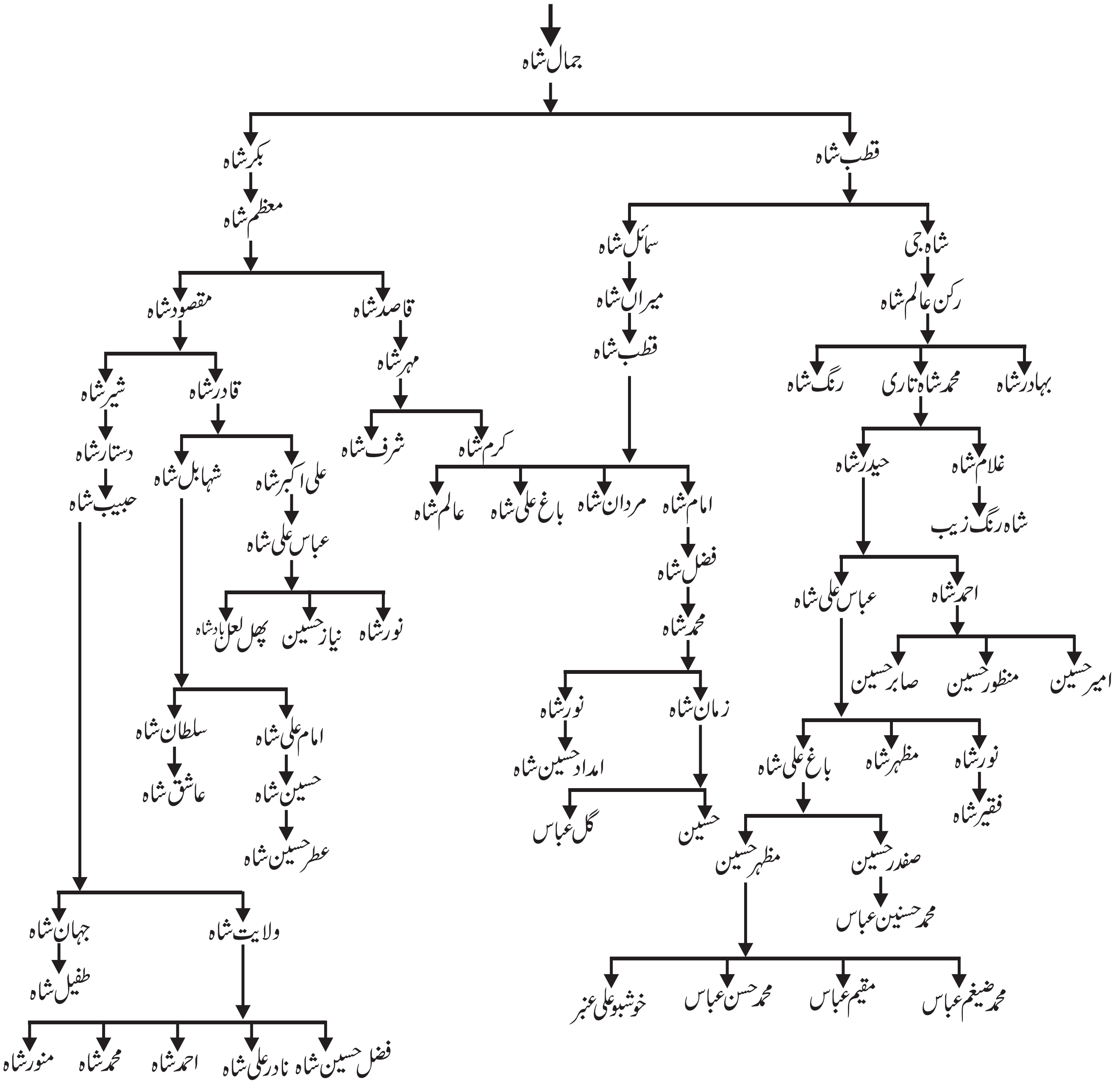
اولاد سید محمد شاہ ہمدانی بن سید رحیم شاہ بن سید علی شاہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد شاہ بلاول



سادات ہمدانیہ غریب وال جہلم

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

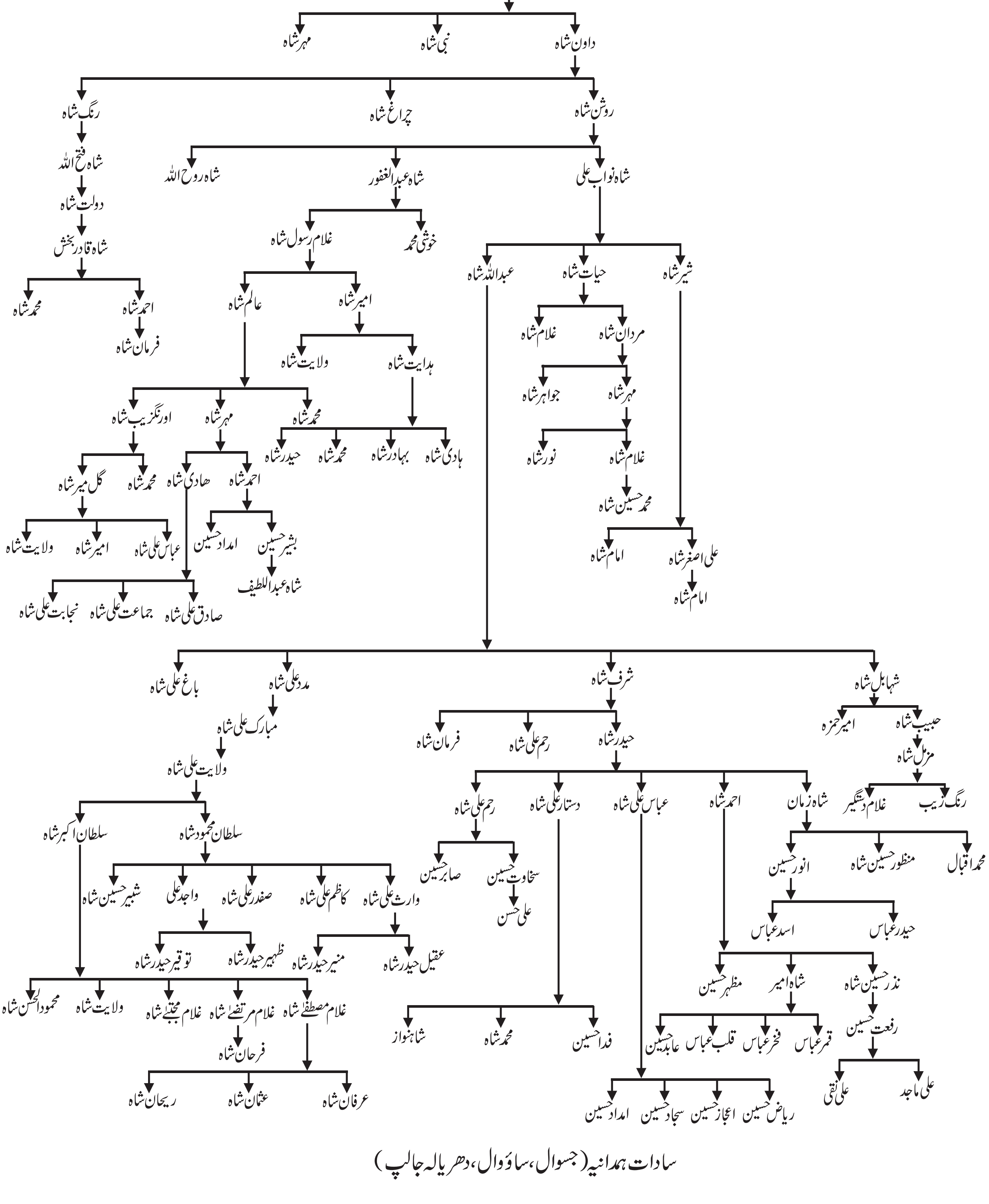
اولاد شاہ داتا بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی نور اللہ مرقدہ،



سادات ہمدانیہ کھائی تحصیل کلر کہار ضلع چکوال

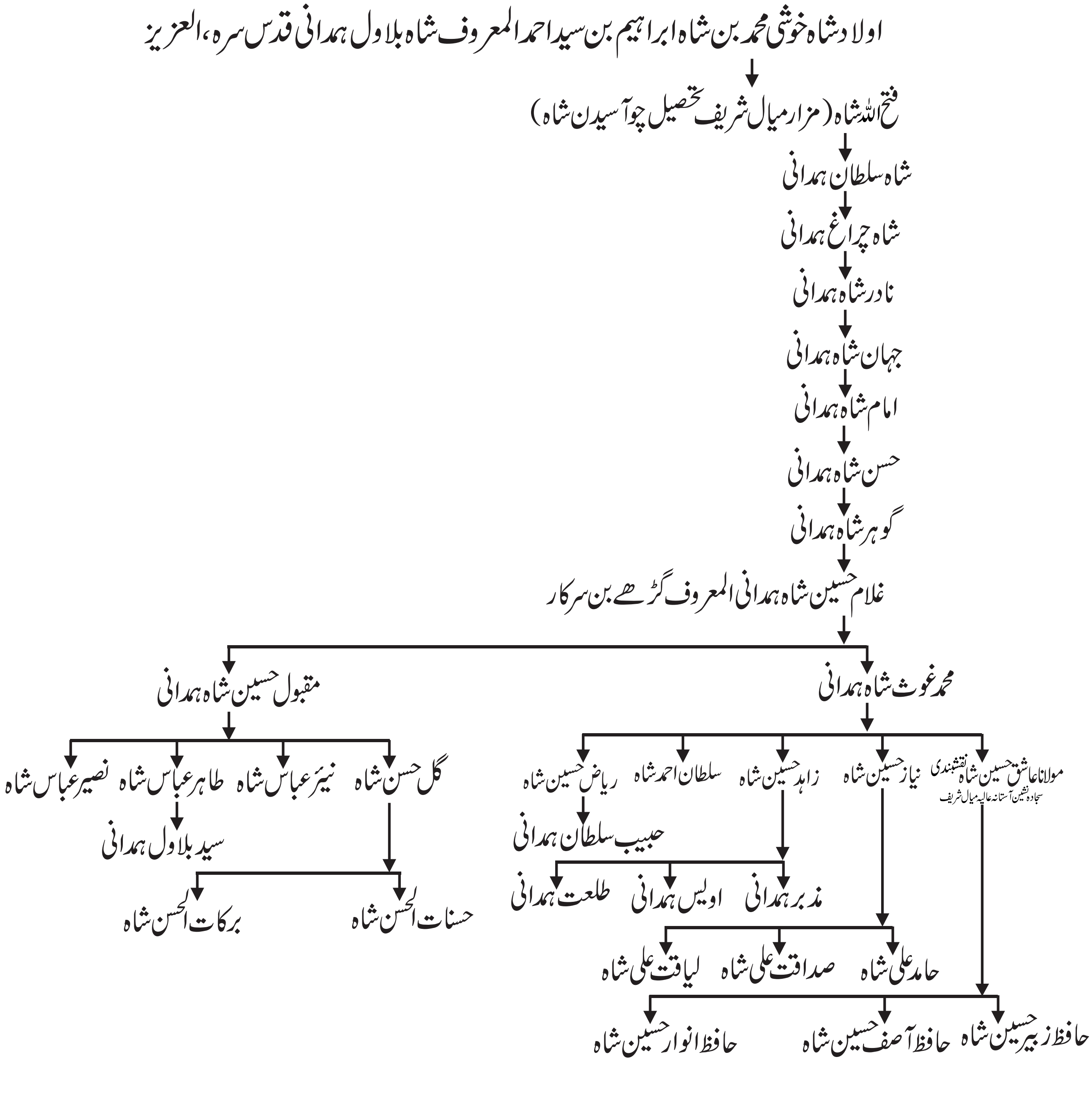
پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

اولاد شاہ زندہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہ، العزیز



سادات ہمدانیہ (جسوال، ساؤوال، دھریالہ جالپ)

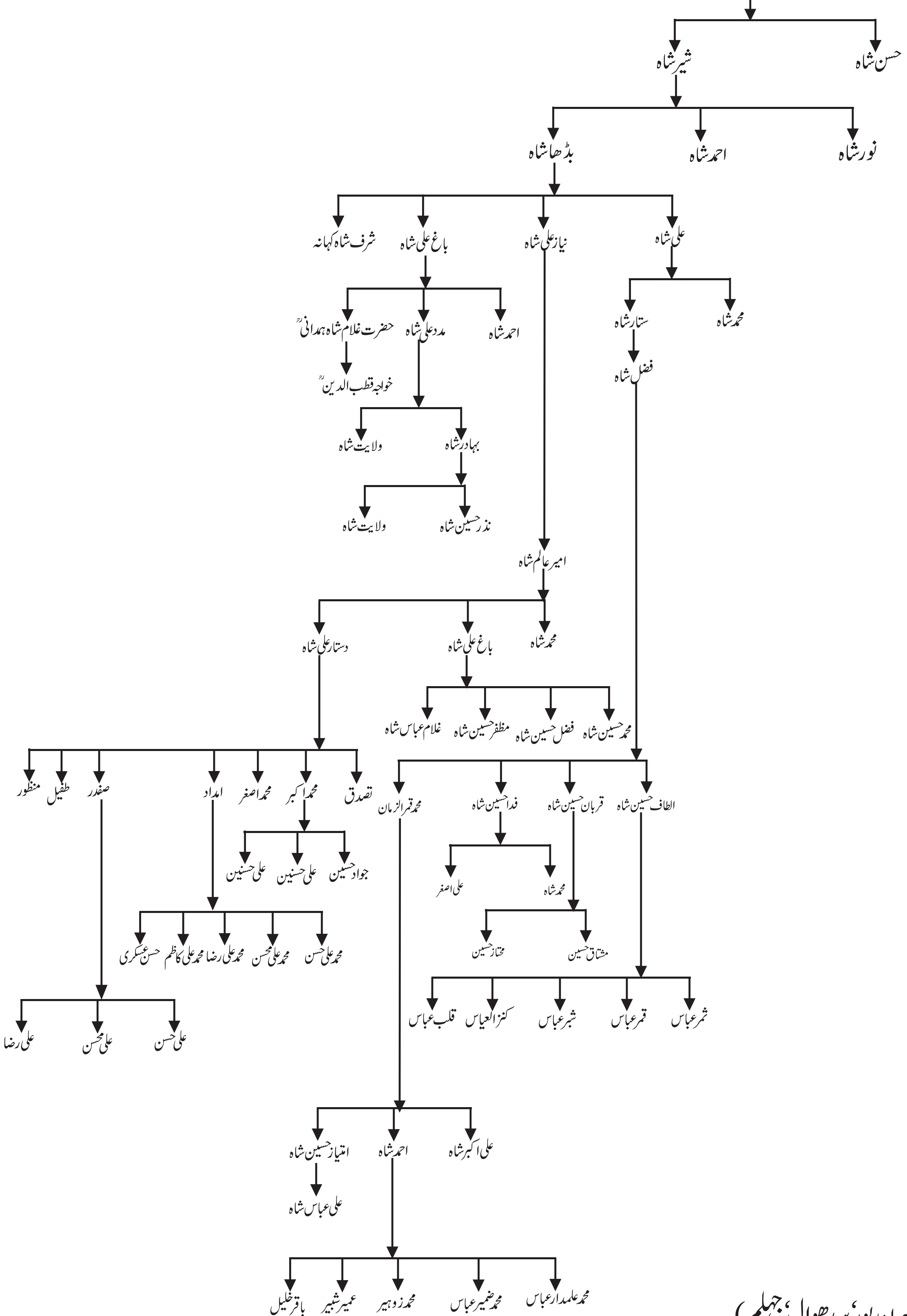
پچھلے صفحہ نمبر 115 سے



سادات ہمدانیہ موضع میاں تحصیل چوآسیدن شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

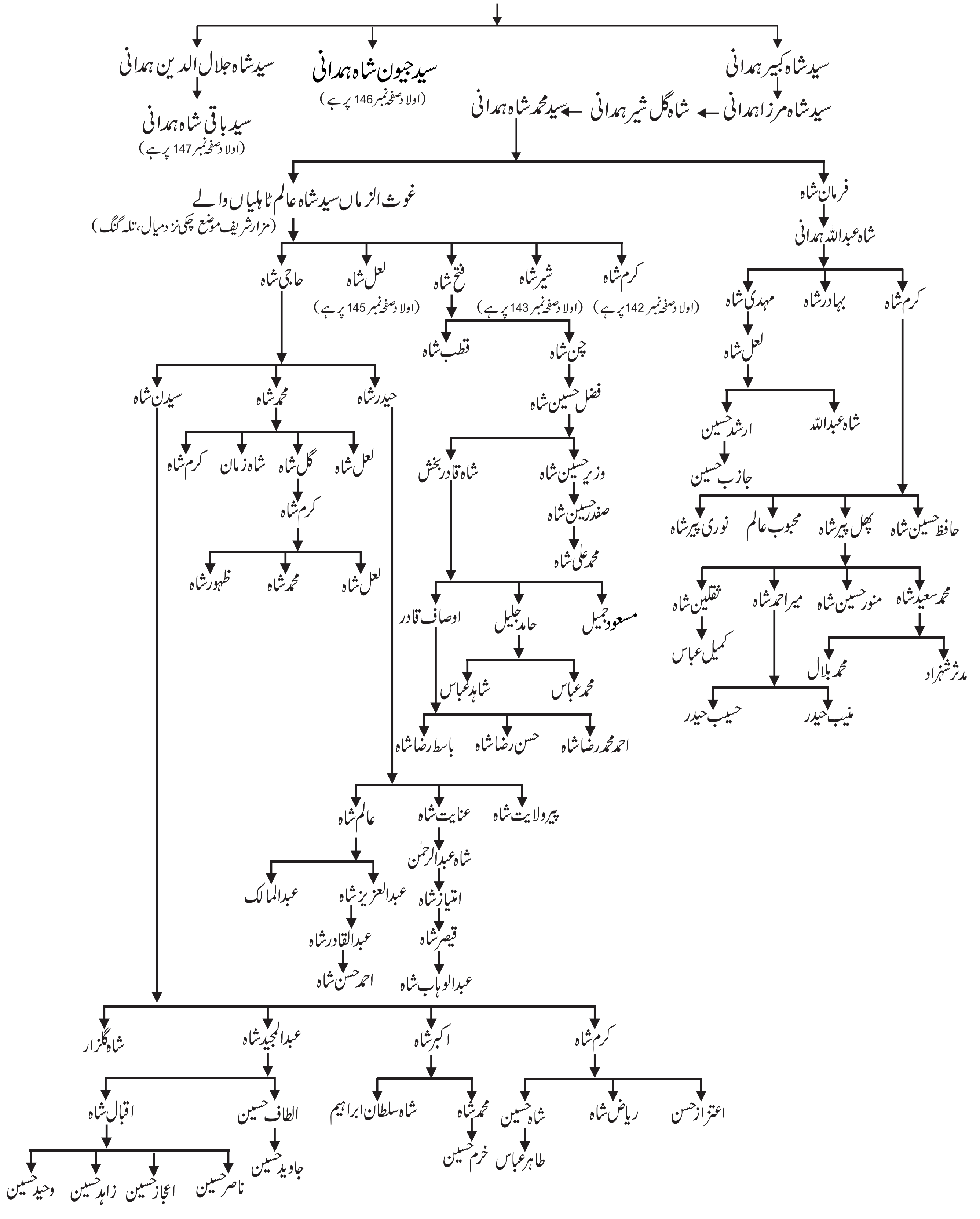
اولاد شاہ راجہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہٗ



(سادات ہمدانیہ ہرن پور، سدھوال، جہلم)

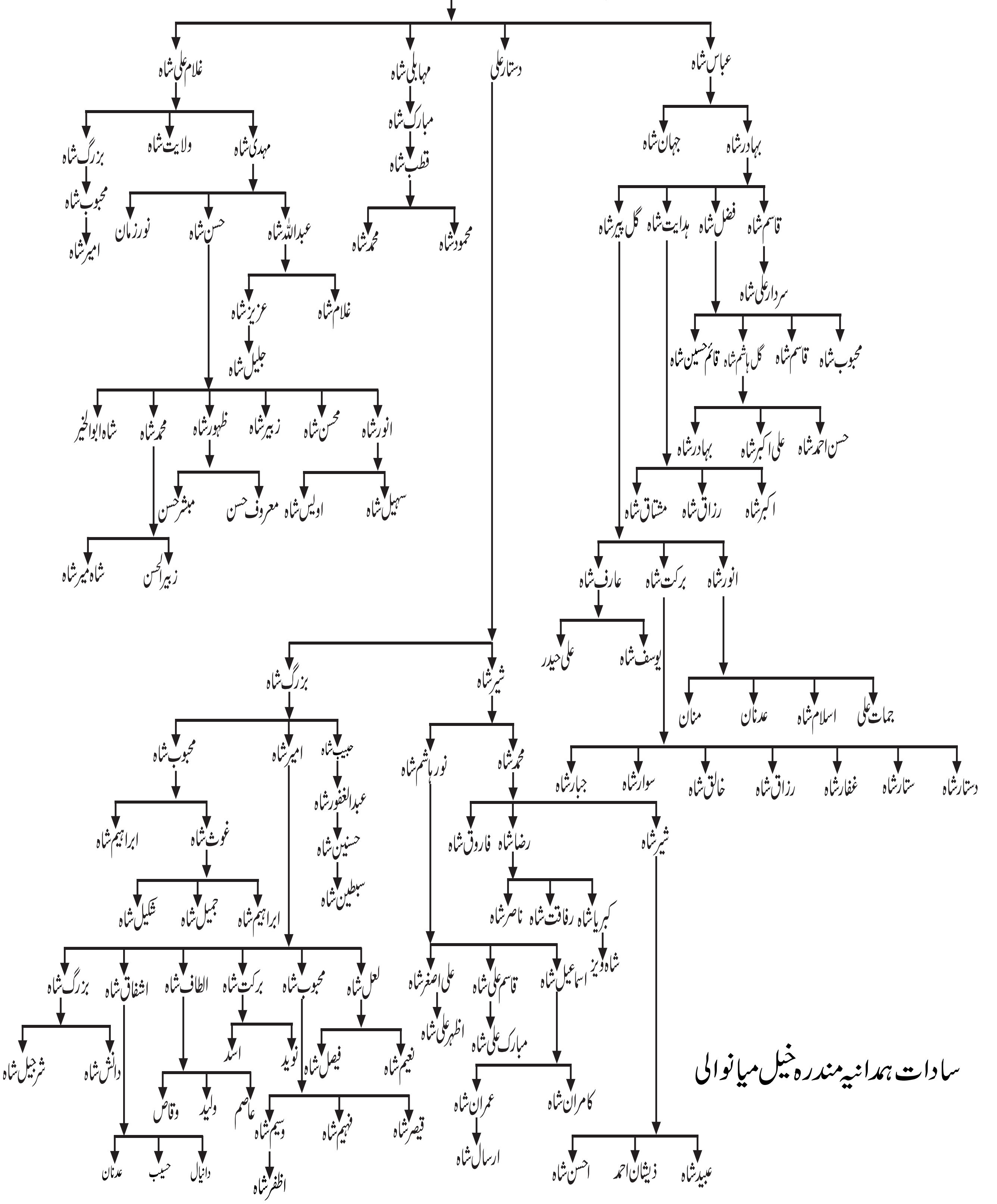
پچھلے صفحہ نمبر 115 سے

اولاد سید شاہ قطب الدین بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول بن سید شاہ اسماعیل ہمدانی



پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

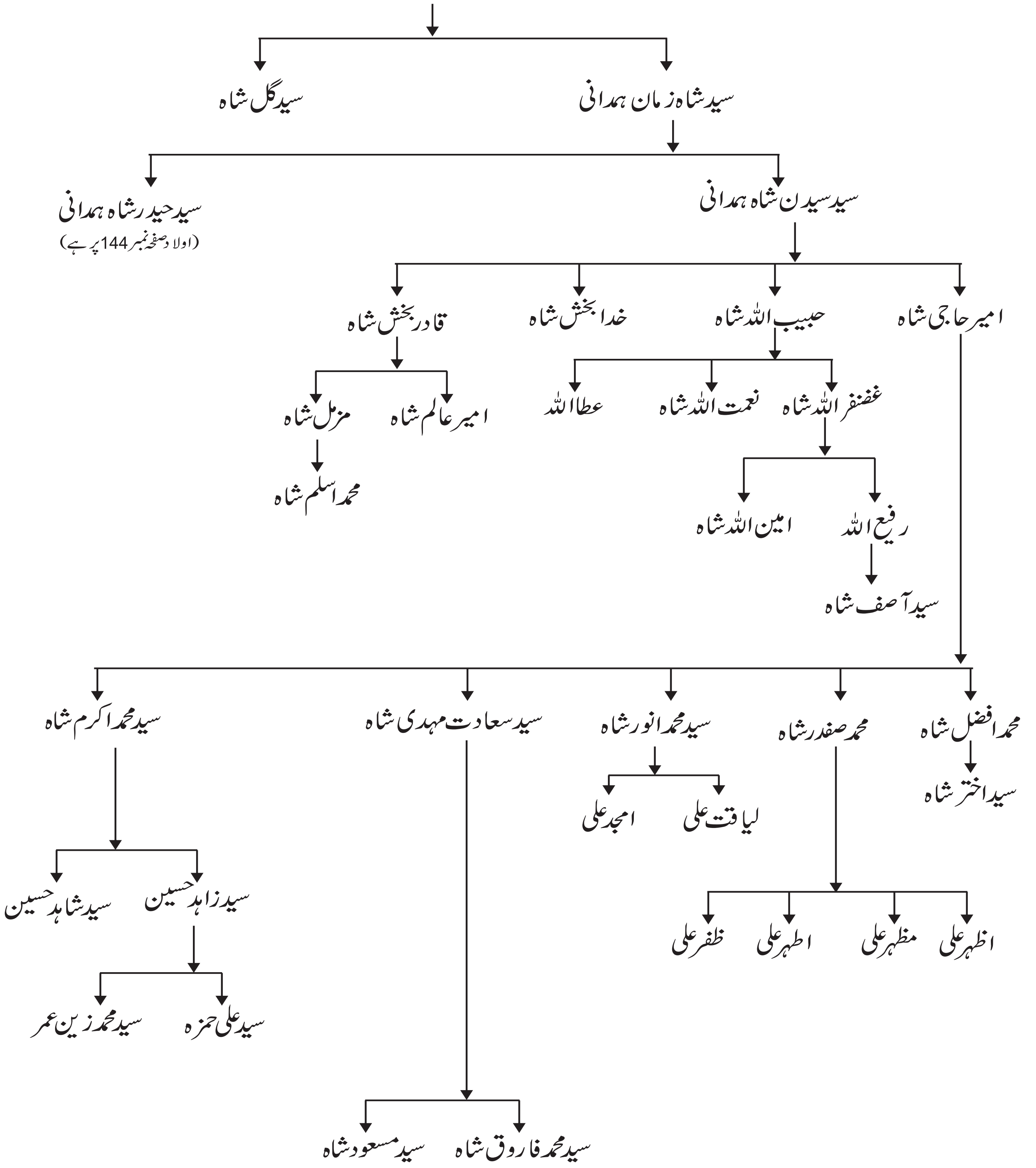
اولاد سید کرم شاہ بن عالم شاہ بن محمد شاہ بن شاہ گل شیر بن مرزا شاہ بن شاہ کبیر بن شاہ قطب الدین



سادات ہمدانیہ مندرہ خیل میانوالی

پچھلے صفحہ نمبر 141 سے

اولاد سید سخی شیر شاہ بن سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے بن سید محمد شاہ بن سید گل شیر شاہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ عیسیٰ خیل میانوالی اور رحیم یار خان)

پیچھے صفحہ نمبر 143 سے

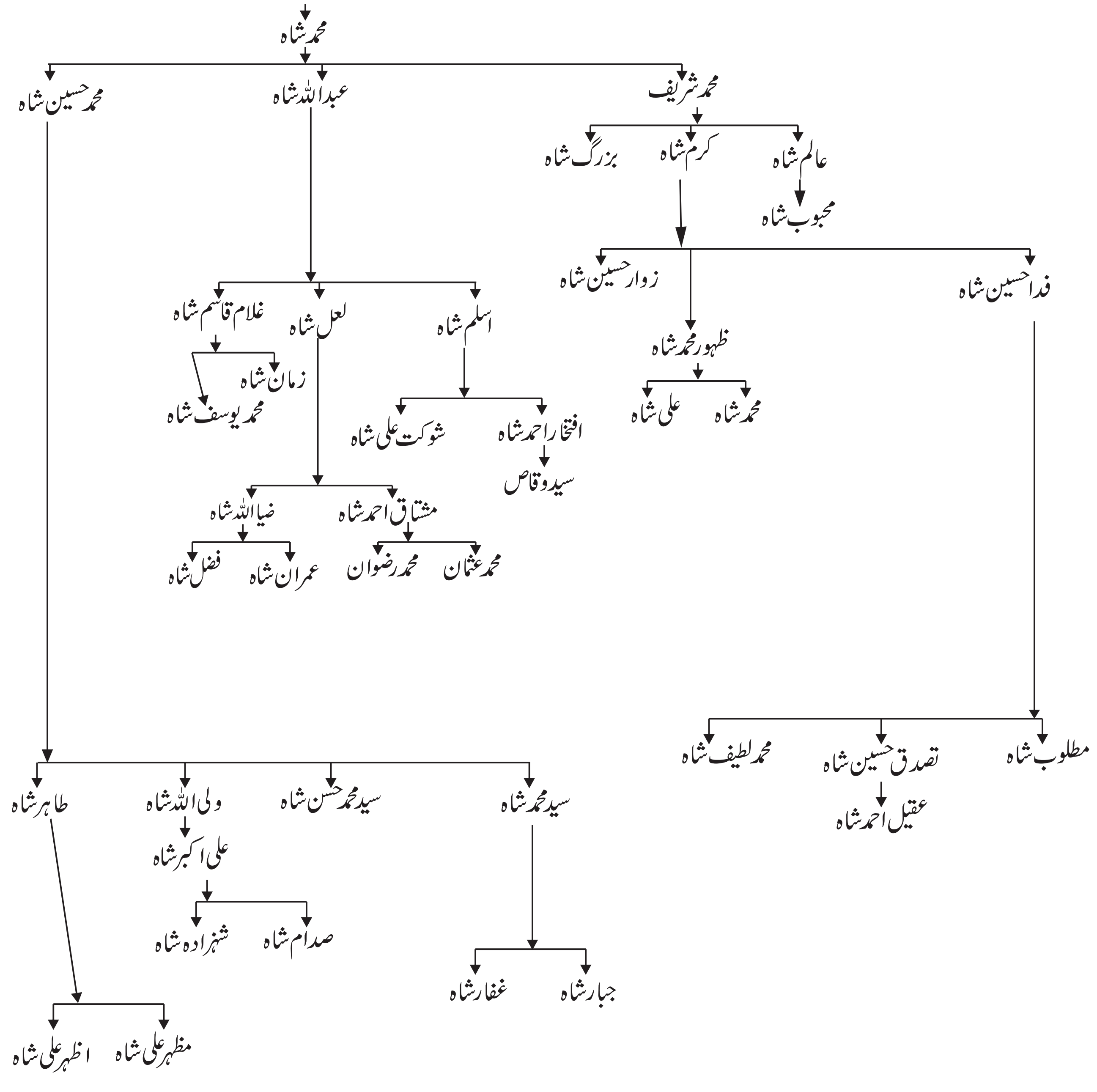
اولاد سید حیدر شاہ بن سید شاہ زمان بن سید سخی شیر شاہ بن سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے

- سید گل پیر شاہ
  - سید پیر ولائیت شاہ
    - فیض محمد شاہ
      - طاہر شاہ
      - منور شاہ
    - سید محمد اسحاق شاہ (بھکر)
      - عامر اسحاق شاہ ایڈووکیٹ (بھکر)
      - محمد اشفاق شاہ
        - محمد عبداللہ شاہ
        - محمد ابراہیم شاہ
      - احمد اسحاق شاہ
    - خیر شاہ
      - طفیل احمد شاہ
      - محمود عالم
      - محمد حسین
      - قاری شاہ نواز (فیصل آباد)
    - محمد فیاض شاہ (رحیم یار خان)
      - یونس محمود
      - محمد فاروق شاہ
      - محمد عابد
    - محمد اسلم شاہ
      - محمد آصف
      - صابر شاہ
      - خالد محمود شاہ
      - اقرار شاہ
      - وقار شاہ
    - محمد رزاق شاہ
      - حماد شاہ
      - جواد شاہ
  - عنائیت علی شاہ
    - اصغر علی شاہ
      - صفدر علی شاہ
      - اکبر علی شاہ
        - یاسر علی شاہ
        - اسرار علی شاہ
        - بابر علی شاہ
      - عابد علی شاہ
    - نذر حسین شاہ
      - ثناءاللہ شاہ
        - عزیز احمد شاہ
        - صغیر احمد شاہ
      - محمد ضیاءاللہ شاہ
        - ظہیر احمد
        - اویس احمد
        - عمیر احمد
  - سید محمد حنیف شاہ
    - احمد سعید شاہ
      - شاہ حسین
      - شاہ منصور
      - شہزاد شاہ
      - علی شاہ
    - عنائیت اللہ شاہ
      - حسن شاہ
      - شہباز شاہ
      - شہناز شاہ
    - حفیظ اللہ شاہ
- سید امیر شاہ

(سادات ہمدانیہ بھکر، عیسیٰ خیل، برزی)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

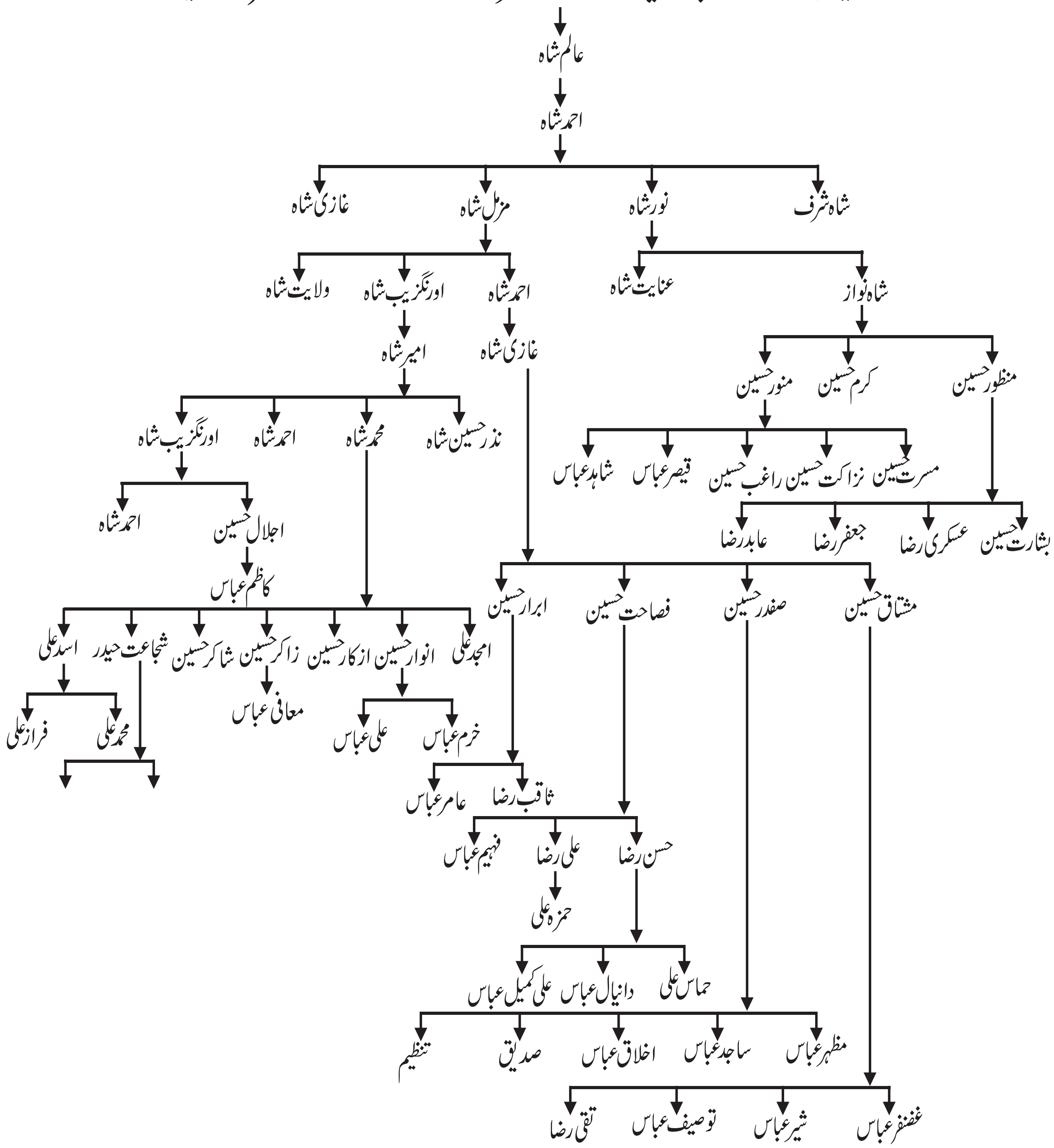
اولاد سید لعل شاہ ہمدانی بن شاہ عالم ٹاہلیاں والے بن سید محمد شاہ بن شاہ گل شیر ہمدانی



(سادات ہمدانیہ بُرزی میانوالی)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

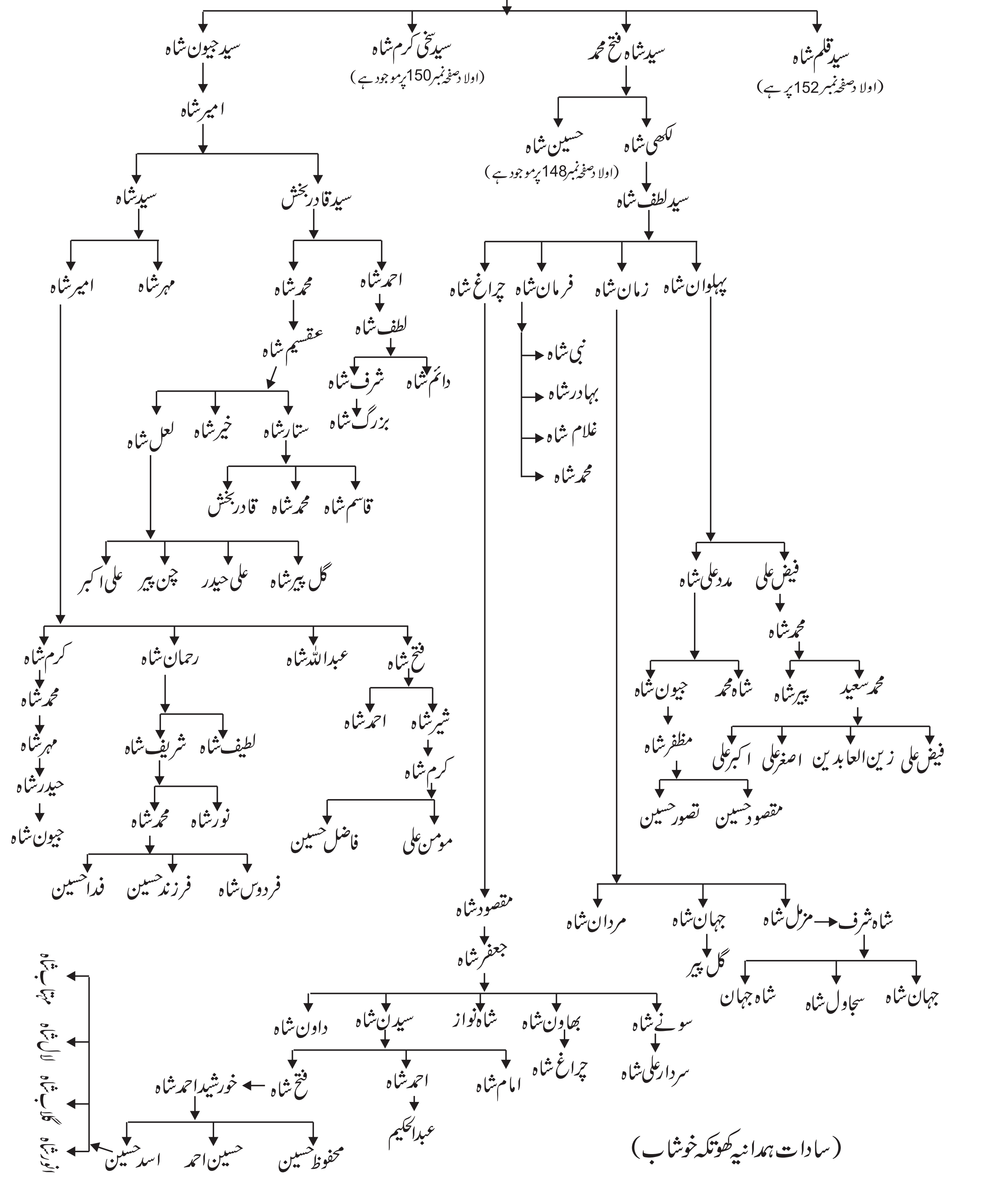
اولاد جیون شاہ بن قطب الدین بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہ، العزیز



(سادات ہمدانیہ سگھر تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

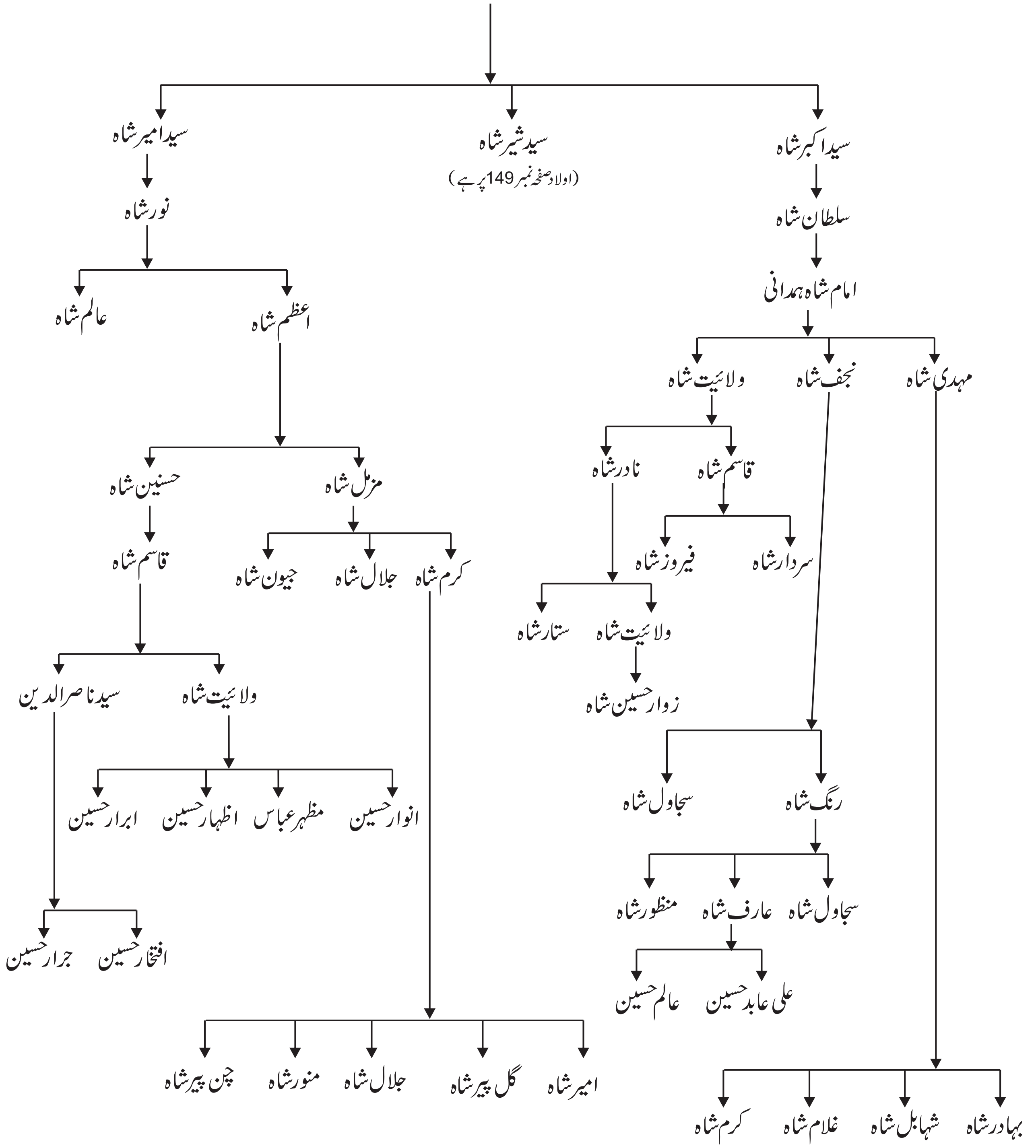
اولاد سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین بن سید شاہ قطب الدین بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول



(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 147 سے

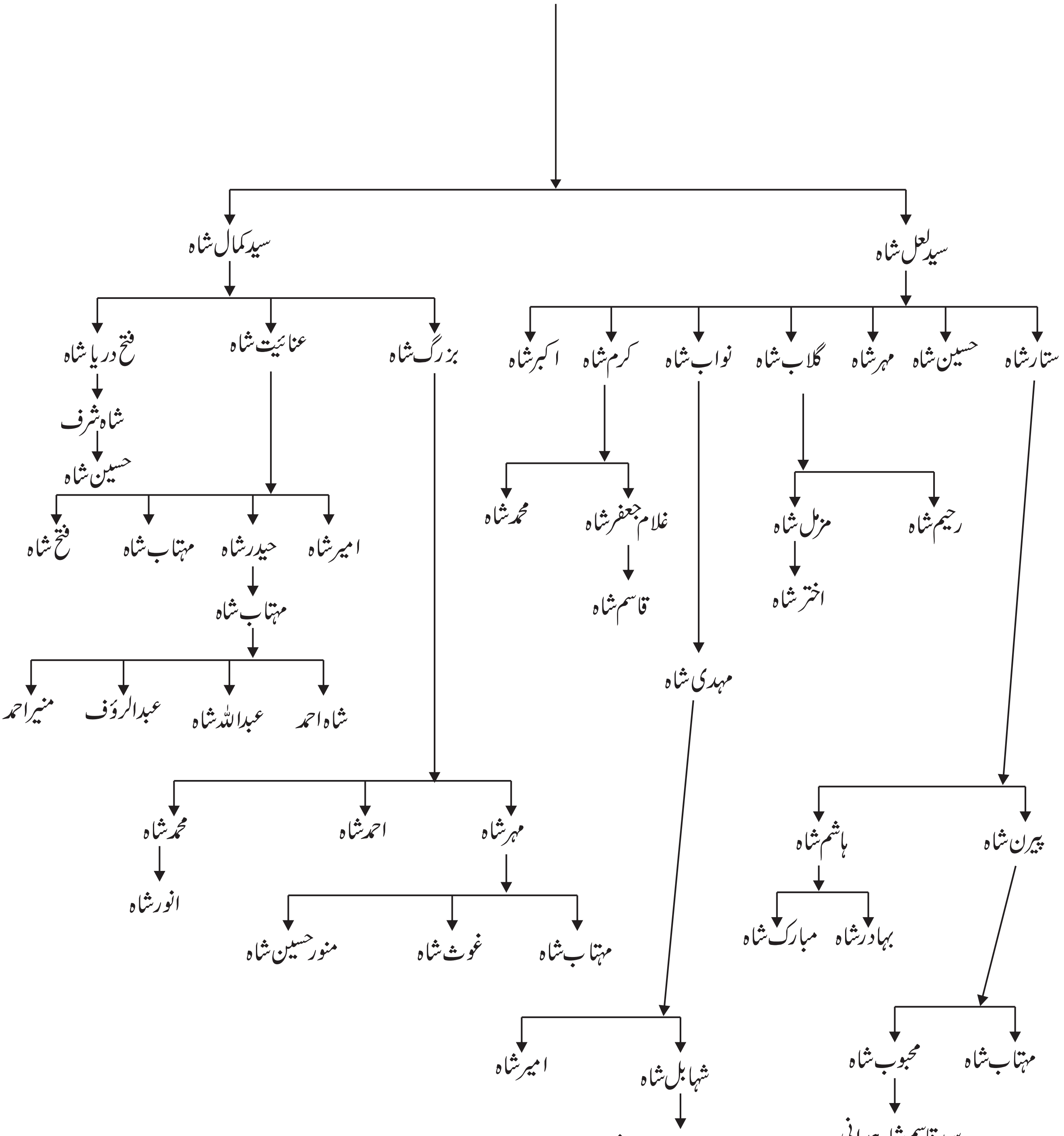
اولاد سید حسین شاہ بن سید شاہ فتح محمد بن سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین



(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 148 سے

اولاد سید شیر شاہ بن سید حسین شاہ بن سید شاہ فتح محمد بن باقی شاہ بن شاہ جلال الدین ہمدانی



(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 147 سے

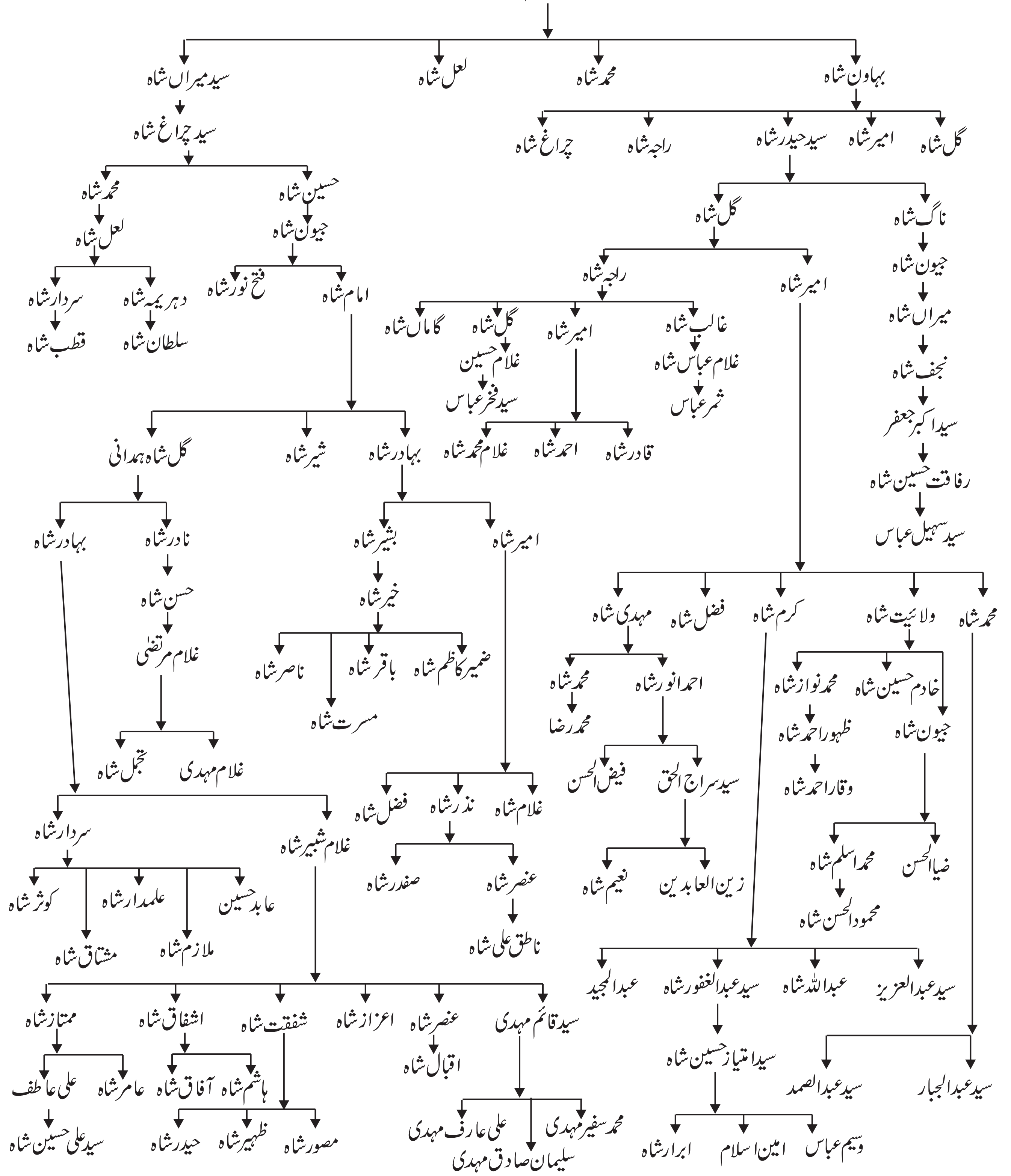
اولاد سخی سید کرم شاہ بن سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین بن سید قطب الدین

- غوث الزماں سید سخی چھٹن شاہ ہمدانی (مزار لکھیوال سرگودھا)
  - سید خیر شاہ
    - غلام شاہ
      - سید امیر شاہ
        - سید سلطان علی شاہ
          - غلام محمد شاہ
            - توقیر حسین شاہ
          - باقر شاہ
            - فیاض حسین شاہ
            - امداد حسین شاہ
            - عابد حسین شاہ
          - اختر حسین شاہ
            - سید فضل عباس شاہ
    - رنگ شاہ
      - لعل شاہ
      - گل شاہ
        - سید کرم حسین
        - سید امیر حسین
          - سید مقصود حسین
            - واجد علی شاہ
            - عمران شاہ
          - حسن شاہ
          - محمد وارث
          - اختر حسین
          - عابد حسین
          - سجاد حسین
    - باقر شاہ
      - جیون شاہ
        - خادم حسین شاہ
          - شوکت حسین
          - ریاض حسین
            - سید محسن عباس
        - چراغ شاہ
- سید مہر شاہ (اولاد صفحہ نمبر 151 پر موجود ہے)
- سید نور شاہ
  - سید فتح شاہ
    - پیر شاہ
      - اشرف شاہ
        - احمد شاہ
          - طالب شاہ
            - کرم شاہ
              - سید علی حسن
              - سید قلندر شاہ
                - عنائیت شاہ
                - سید انتظار مہدی
                - فرج حسین
                - شبیہ الحسین
              - غضنفر شاہ
              - مقبول شاہ
      - محمد شاہ
    - احمد شاہ
      - قلندر شاہ
  - سید نبی شاہ
    - خیر شاہ
      - کرم شاہ
        - مہدی شاہ
          - باقر شاہ
            - جیون شاہ
          - شاہ نواز
            - سلطان علی شاہ
              - خیر شاہ
                - رنگ شاہ
                  - گل شاہ
                    - کرم شاہ
                      - عنائیت شاہ

(سادات ہمدانیہ لکھیوال شریف سرگودھا)

پیچھے صفحہ نمبر 150 سے

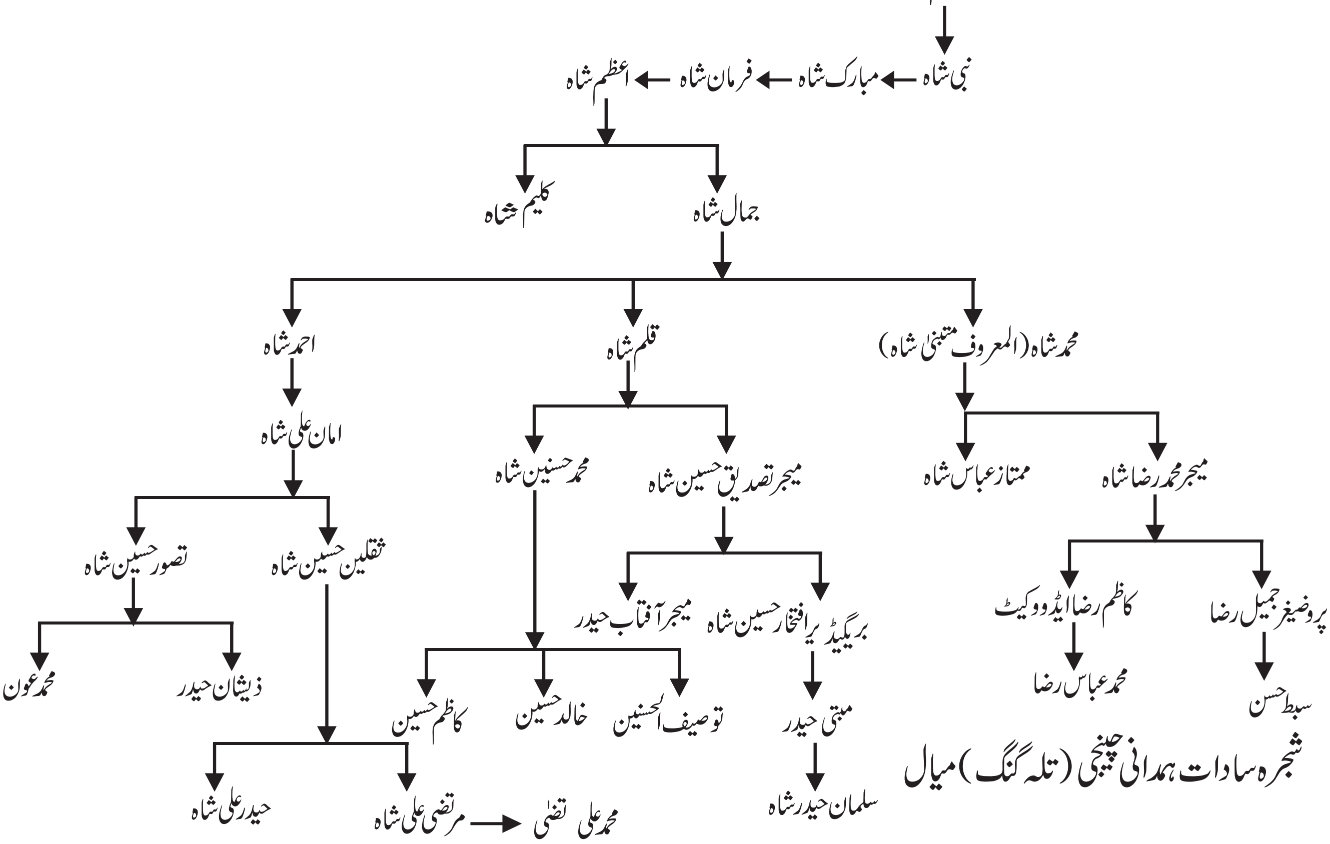
اولاد سید مہر شاہ بن سید سخی کرم شاہ بن باقی شاہ بن شاہ جلال الدین



(سادات ہمدانیہ لکھی وال شریف سرگودھا)

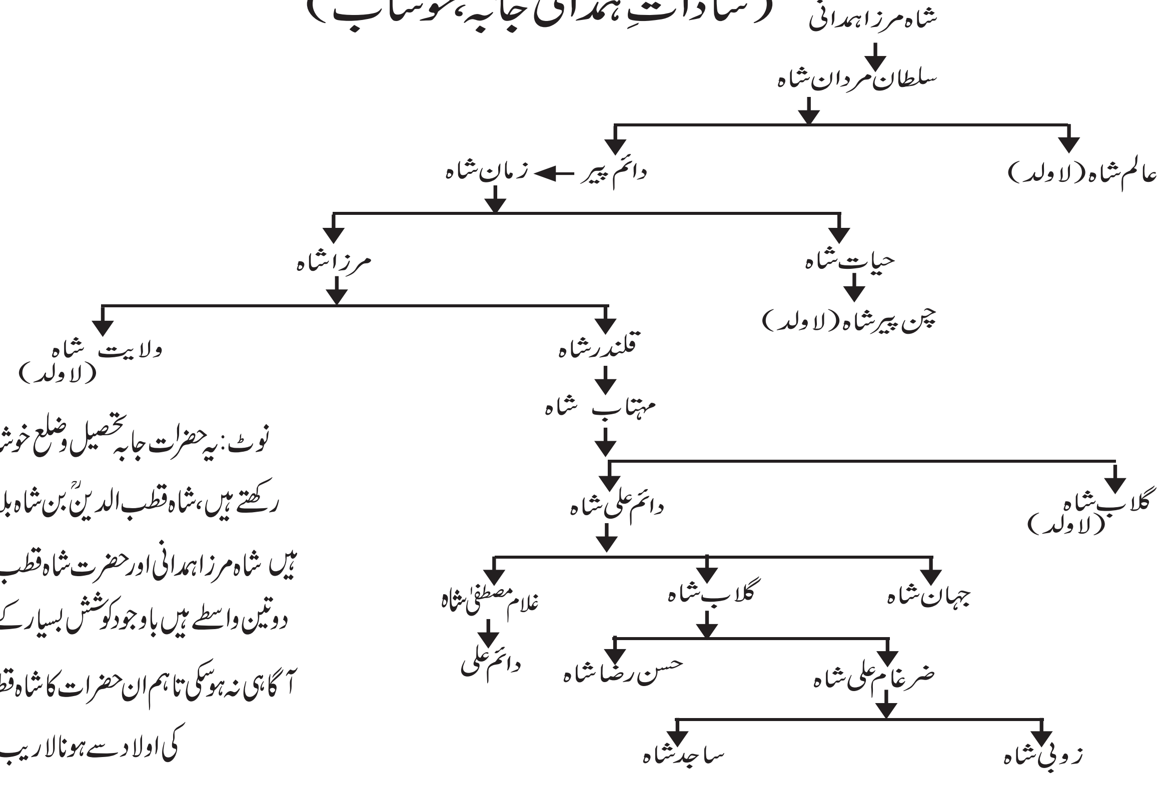
پیچھے صفحہ نمبر 147 سے

اولاد سید قلم شاہ بن باقی شاہ بن شاہ جلال الدین بن قطب الدین بن شاہ بلاول



شجرہ سادات ہمدانی چینجی (تلہ گنگ) میال

(ساداتِ ہمدانی جابہ، خوشاب)



نوٹ: یہ حضرات جابہ تحصیل وضلع خوشاب میں سکونت رکھتے ہیں، شاہ قطب الدینؒ بن شاہ بلاولؒ کی اولاد سے ہیں شاہ مرزا ہمدانی اور حضرت شاہ قطب الدینؒ کے درمیان دو تین واسطے ہیں باوجود کوشش بسیار کے ان واسطوں سے آگاہی نہ ہوسکی تاہم ان حضرات کا شاہ قطب الدین رحمہ اللہ کی اولاد سے ہونا لاریب ہے

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے

اولادِ سخی سید شاہ شہاب الدین (مزار بمقام کرڑ تھانہ چونترہ) بن سید سلطان احمد شاہ بلاول بن سید شاہ اسماعیل

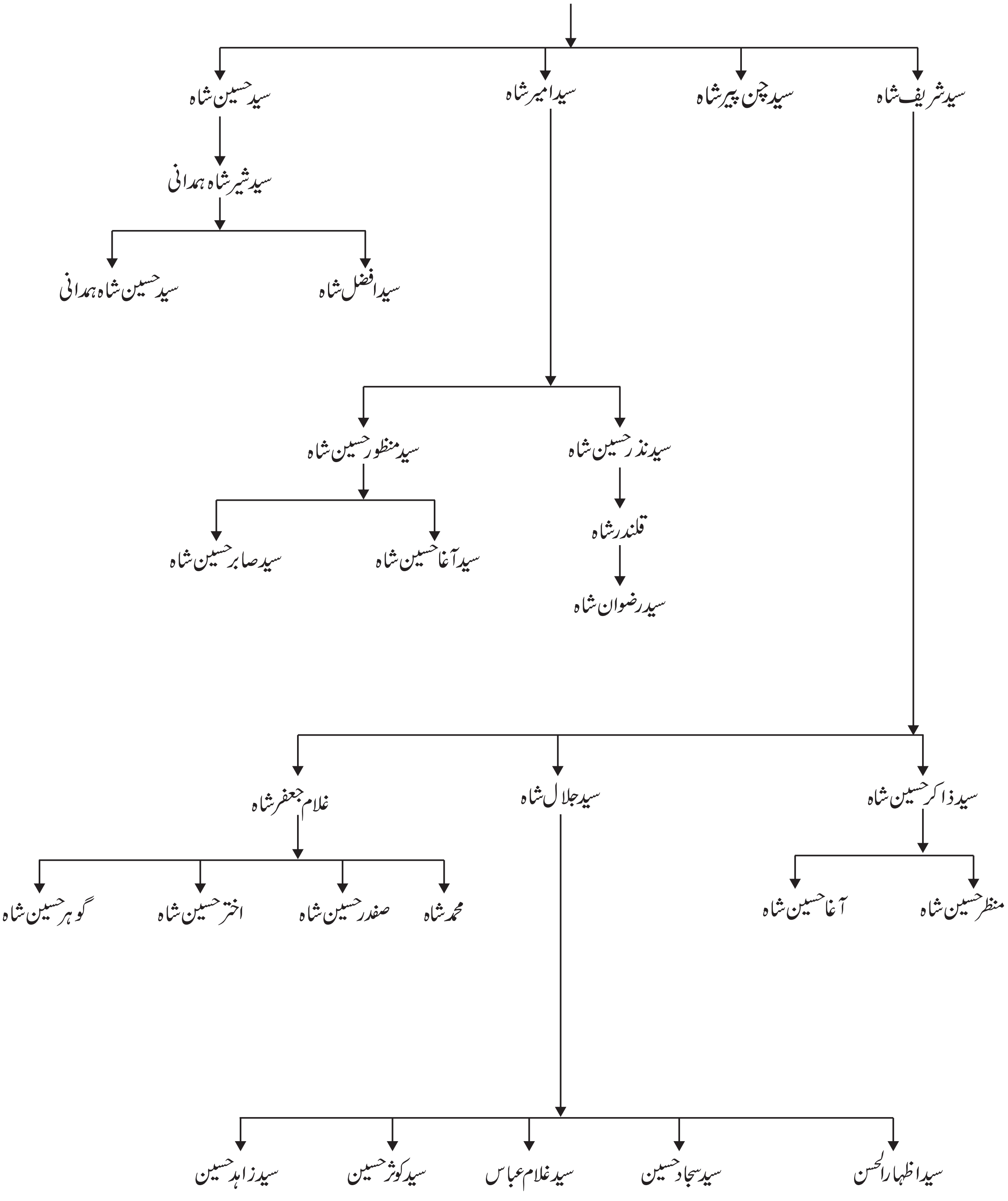
- سید معصوم شاہ
- سید حاجی شاہ
- غوث الزماں سید محمد مہدی
  - سید عبدالرؤف شاہ
    - سید دائم شاہ
      - سید میراں شاہ
        - سید جیون شاہ
          - بہادر شاہ
            - اکبر شاہ
            - امام شاہ
          - سید غلام شاہ
            - سید حسن علی شاہ
              - مبارک شاہ
                - سردار شاہ
                  - پھول بادشاہ
                    - سجاد شاہ
                      - معین سجاد
                - نادر شاہ
                  - چن پیر شاہ
                  - گل پیر شاہ
                  - امیر شاہ
                  - شرف شاہ
                  - سردار شاہ
                - تاج محمد شاہ
                  - عابد حسین
                    - کوثر حسین
                    - طارق حسین
                - لال شاہ
              - احمد شاہ
                - ولائیت شاہ
                  - حسن علی شاہ
                  - کاظم علی شاہ
              - بہادر شاہ
                - عنائیت شاہ
                - رنگ شاہ
                  - غلام مرتضیٰ شاہ
                    - سید امداد حسین شاہ
                      - توقیر شاہ
                      - غلام مرتضیٰ
                      - عنائیت شاہ
                      - رنگ شاہ
                  - غلام علی شاہ
                  - سید محمد شاہ
                    - سید غلام جیلانی
                    - سید ریاض حسین شاہ
                - اورنگ زیب شاہ
            - سید نور حسین شاہ (اولاد صفحہ نمبر 154 پر موجود ہے)
        - سید محمد شاہ
          - شیر شاہ ہمدانی
      - سید بہاون شاہ (اولاد صفحہ نمبر 155 پر موجود ہے)
- غوث الزماں شاہ تاج محمد ولی (مزار جادہ نزد دسہال، چکری روڈ)
- سید خلقی محمد
- سید محمد حسین
  - سید شاہ عبدالواحد
    - سید شاہ شرف
      - سید قطب شاہ (اولاد صفحہ نمبر 167 پر موجود ہے)
- سید معین الدین
- شاہ شریف محمد ہمدانی (اولاد صفحہ نمبر 160 پر موجود ہے)

(سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول خوشاب)

سادات ہمدانیہ واں بچھراں میانوالی

پیچھے صفحہ نمبر 153 سے

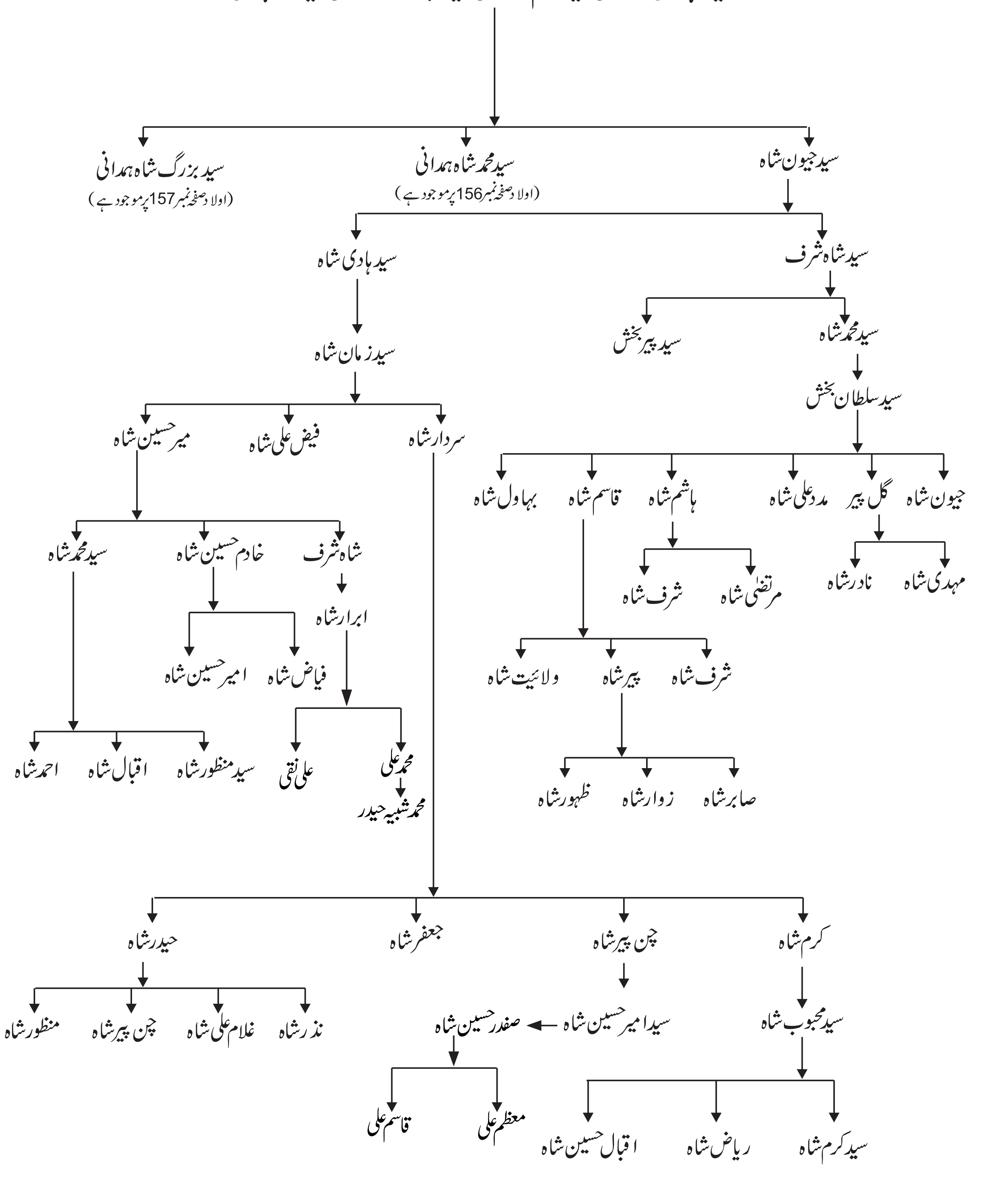
اولاد نور حسین شاہ بن غلام شاہ بن جیون شاہ بن میراں شاہ بن دائم شاہ



(سادات ھمدانیہ انگہ خوشاب وجلال پور سیداں)

پیچھے صفحہ نمبر 153 سے

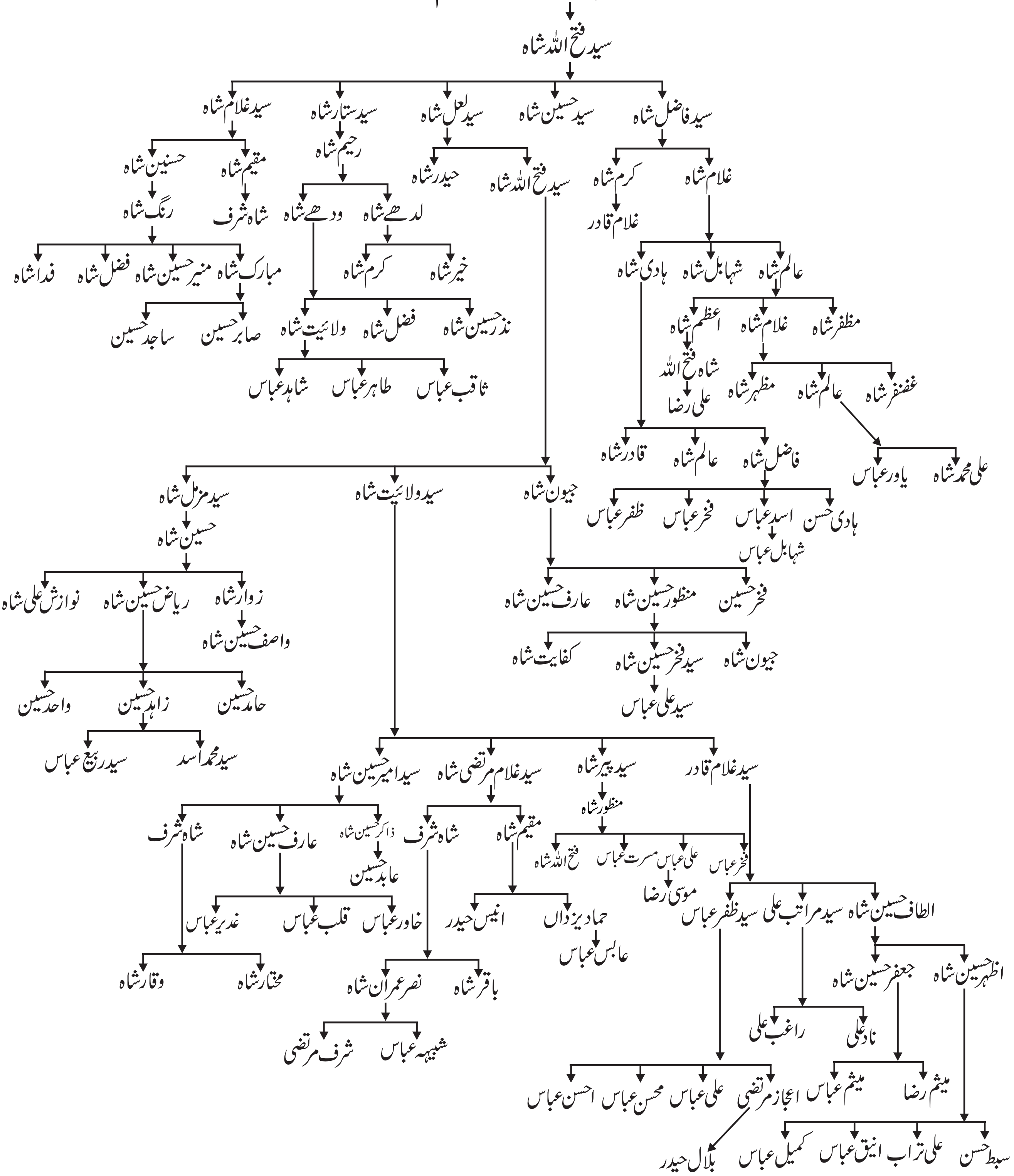
اولا دسید بہاون شاہ بن سید دائم شاہ بن سید عبدالرؤف بن سید محمد مہدی شاہ



سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول خوشاب

پیچھے صفحہ نمبر 155 سے

اولاد سید محمد شاہ بن بہاون شاہ بن دائم شاہ بن سید عبدالرؤف



(سادات ہمدانی موضع جابہ ضلع خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 155 سے

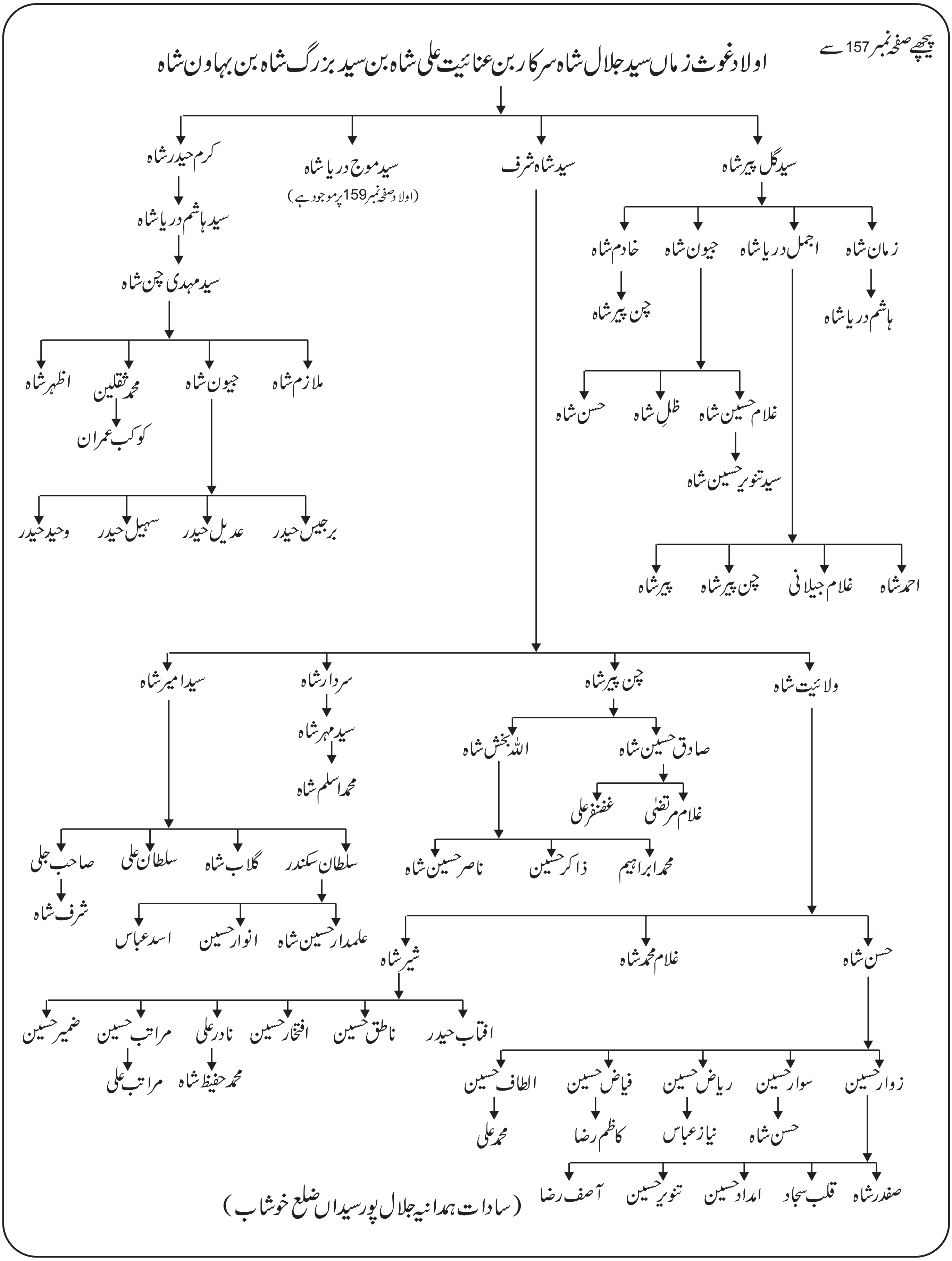
اولاد سید بزرگ شاہ بن سید بہاون شاہ بن سید دائم شاہ بن سید عبدالرؤف شاہ

- سید نور اللہ
  - حبیب شاہ
    - غوث شاہ
      - محمد افضل شاہ
      - اجمل دریا شاہ
        - اسد اللہ شاہ
        - اختر حسین شاہ
        - نصر اللہ شاہ
      - کرم حیدر شاہ
        - سجاد حسین شاہ
        - فردوس حسین شاہ
        - فخر حیدر
        - اسد حیدر شاہ
    - محمد افضل شاہ
  - قائم شاہ

(سادات ہمدانیہ جلال پور سیداں ضلع خوشاب)

- سید عنایت علی شاہ
  - سید فتح دریا شاہ
  - غلام شاہ
    - غلام قادر شاہ
      - پیر شاہ
        - نادر شاہ
        - زندہ شاہ
          - سید محمد شاہ
            - احمد شاہ
            - غلام حیدر شاہ
          - سید کرم شاہ
            - نادر علی شاہ
          - فضل شاہ
            - محبوب شاہ
    - نادر شاہ
    - غلام جعفر شاہ
      - لطیف شاہ
      - قطب شاہ
        - نادر علی شاہ
        - غلام حسین شاہ
          - ضامن حسین
          - ناظم حسین ایڈوکیٹ
        - سید شیر شاہ
          - بہاون شاہ
            - سید انور الحسن
            - سید حسین شاہ
          - بزرگ علی شاہ
            - غلام حسین شاہ
            - فیصل عباس شاہ
    - جہانیاں شاہ
  - غوث الزماں سید جلال شاہ
    (اولاد صفحہ نمبر 158 پر موجود ہے)

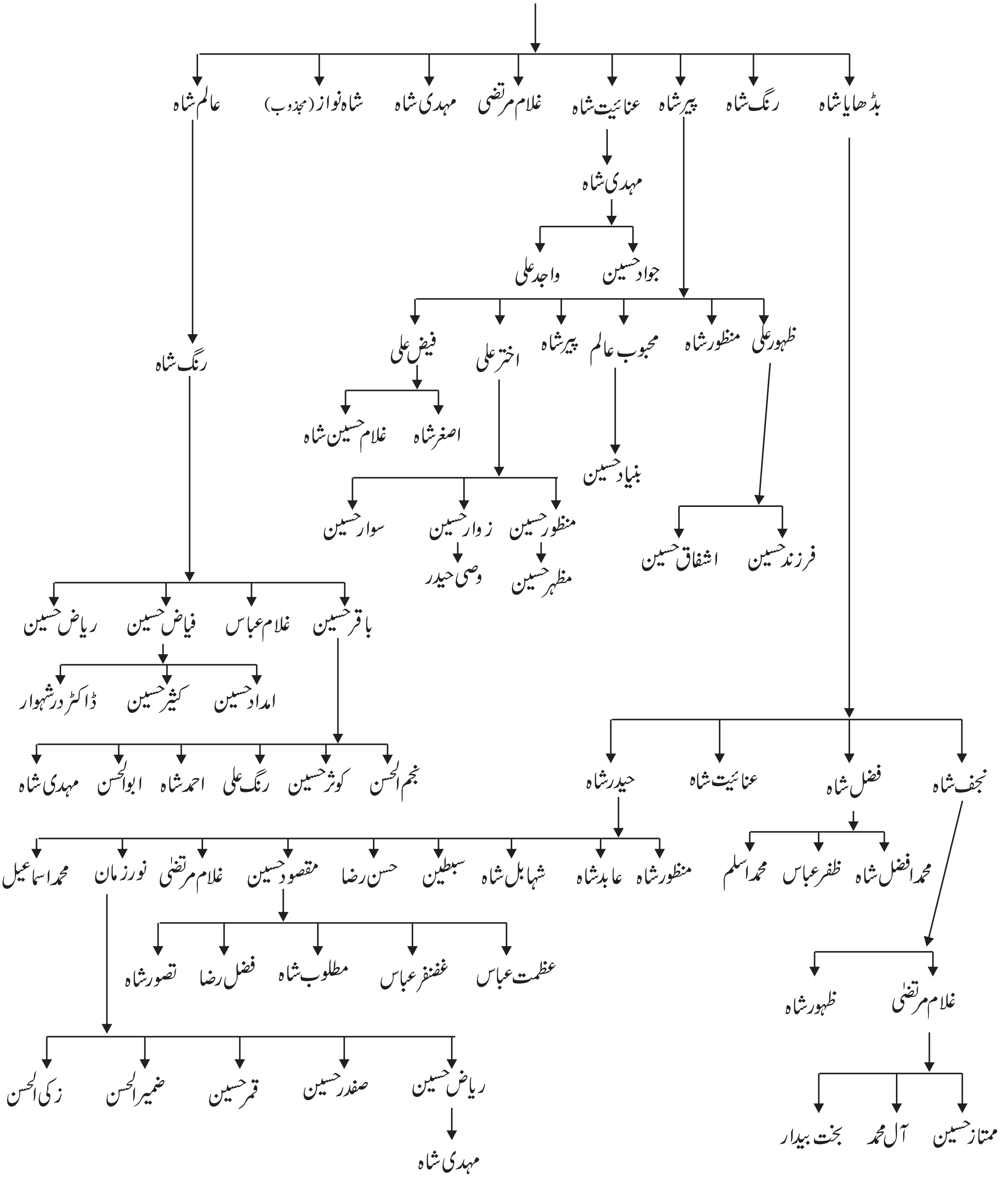
(سادات ہمدانیہ موضع جوئیہ ضلع خوشاب)



پیچھے صفحہ نمبر 157 سے
اولاد غوث زماں سید جلال شاہ سرکار بن عنائیت علی شاہ بن سید بزرگ شاہ بن بہاون شاہ
سید گل پیر شاہ
سید شاہ شرف
سید موج دریا شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 159 پر موجود ہے)
کرم حیدر شاہ
زمان شاہ
اجمل دریا شاہ
جیون شاہ
خادم شاہ
ہاشم دریا شاہ
چن پیر شاہ
غلام حسین شاہ
ظِل شاہ
حسن شاہ
سید تنویر حسین شاہ
احمد شاہ
غلام جیلانی
چن پیر شاہ
پیر شاہ
سید ہاشم دریا شاہ
سید مہدی چن شاہ
ملازم شاہ
جیون شاہ
محمد ثقلین
اظہر شاہ
کوکب عمران
برجیس حیدر
عدیل حیدر
سہیل حیدر
وحید حیدر
ولائیت شاہ
چن پیر شاہ
سردار شاہ
سید امیر شاہ
صادق حسین شاہ
اللہ بخش شاہ
غلام مرتضیٰ
غضنفر علی
محمد ابراہیم
ذاکر حسین
ناصر حسین شاہ
سید مہر شاہ
محمد اسلم شاہ
سلطان سکندر
گلاب شاہ
سلطان علی
صاحب جلی
شرف شاہ
علمدار حسین شاہ
انوار حسین
اسد عباس
حسن شاہ
غلام محمد شاہ
شیر شاہ
افتاب حیدر
ناطق حسین
افتخار حسین
نادر علی
مراتب حسین
ضمیر حسین
محمد حفیظ شاہ
مراتب علی
زوار حسین
سوار حسین
ریاض حسین
فیاض حسین
الطاف حسین
حسن شاہ
نیاز عباس
کاظم رضا
محمد علی
صفدر شاہ
قلب سجاد
امداد حسین
تنویر حسین
آصف رضا
(سادات ہمدانیہ جلال پور سیداں ضلع خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 158 سے

اولاد سید موج دریا شاہ بن سید سخی جلال شاہ بن عنائیت علی شاہ بن سید بزرگ شاہ



(سادات ہمدانیہ جلال پور سیداں ضلع خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 153 سے

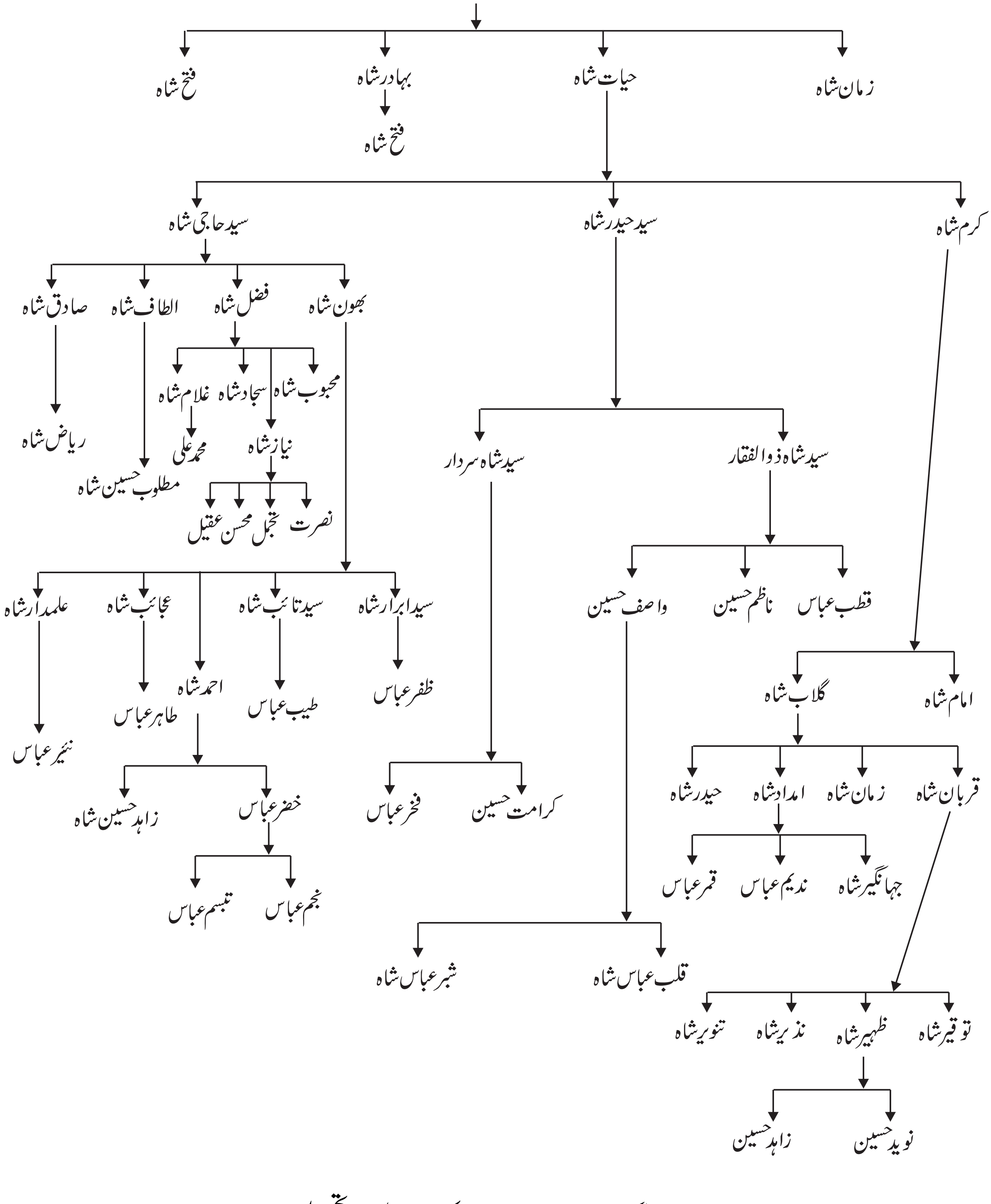
اولاد سید شاہ شریف محمد بن سید شاہ شہاب الدین بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری

- سیدہ سلطان خاتون (زندہ غائب مزار مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، تحصیل راولپنڈی)
- سید فتح محمد (اولاد صفحہ نمبر 164 پر موجود ہے)
- سید رشید محمد
- مبارک شاہ
  - محمد شاہ
- مہدی شاہ
- سید غفور محمد شاہ
  - سید موجم شاہ
    - سید حلیم شاہ
      - سید گہر شاہ
      - سید محمود شاہ
        - سید شاہ زمان
          - سید فیض علی شاہ
            - سید مہدی شاہ
          - سید قائم شاہ
            - سید شیر شاہ
              - سید ولائیت شاہ
                - سید مہتاب شاہ
              - زمان شاہ
              - حسین شاہ
                - قائم شاہ
                  - ممتاز شاہ
                  - قمر عباس شاہ
                  - تفسیر حسین شاہ
                  - ذاکر حسین شاہ
              - سید سید میر حسن
                - امام شاہ
        - سید قادر بخش (اولاد صفحہ نمبر 161 پر موجود ہے)
        - سید غلام شاہ (اولاد صفحہ نمبر 162 پر موجود ہے)
      - سید شاہ فتح نور (اولاد صفحہ نمبر 163 پر موجود ہے)

(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 160 سے

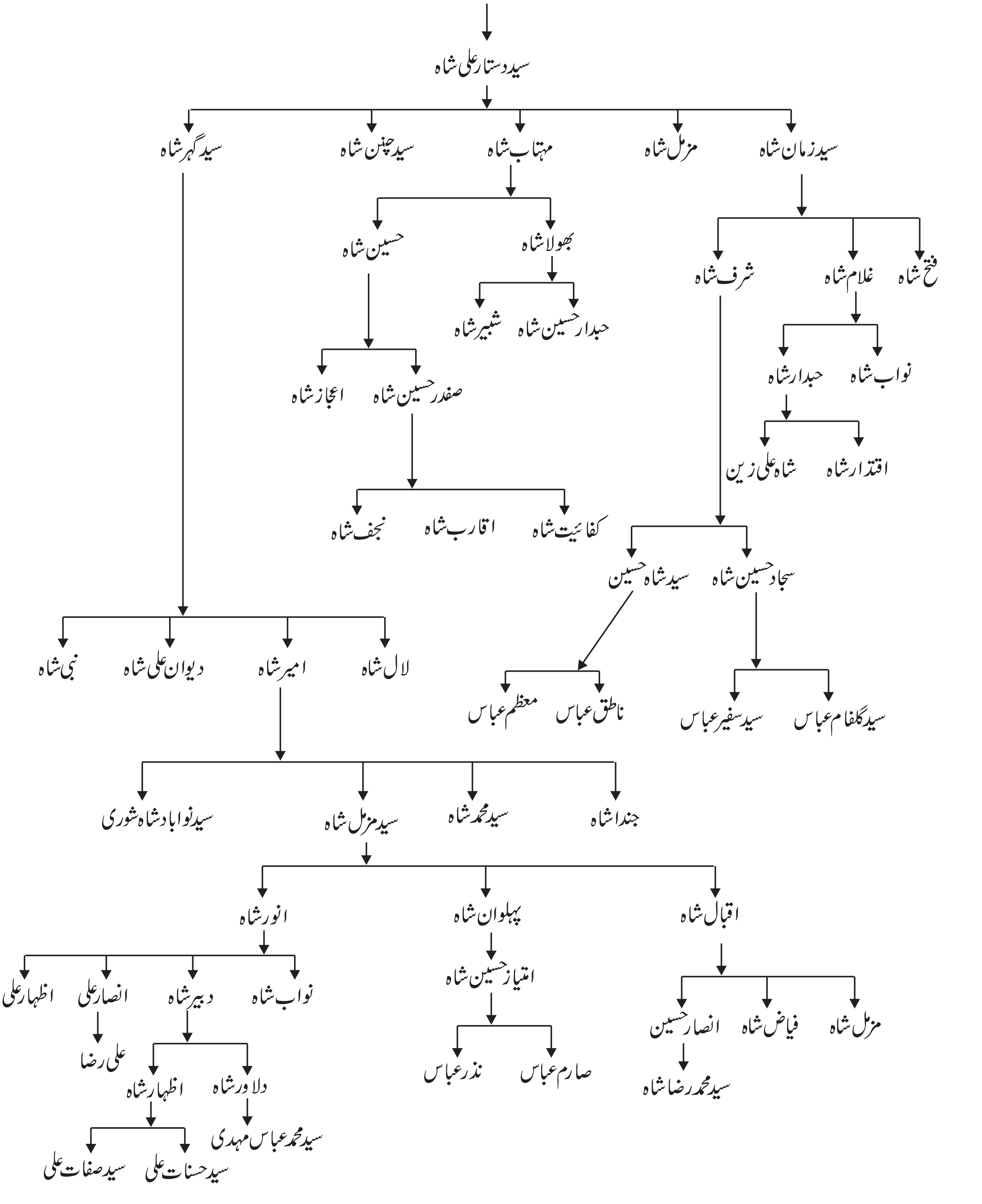
اولاد سید قادر بخش بن سید محمود شاہ بن سید حلیم شاہ بن سید موجم شاہ بن سید غفور محمد شاہ



(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 160 سے

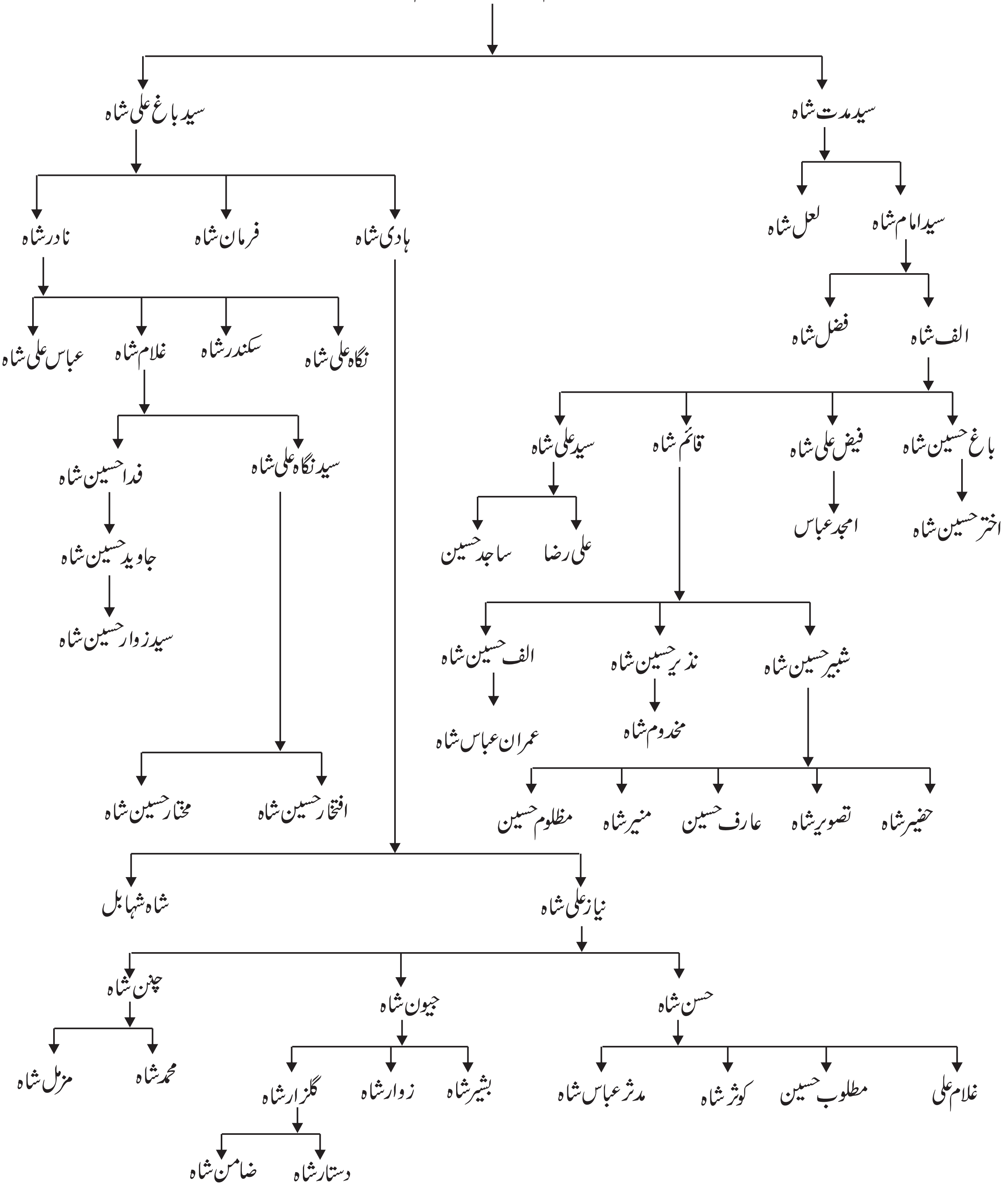
اولاد سید غلام شاہ بن سید محمود شاہ بن حلیم شاہ بن سید موجم شاہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 160 سے

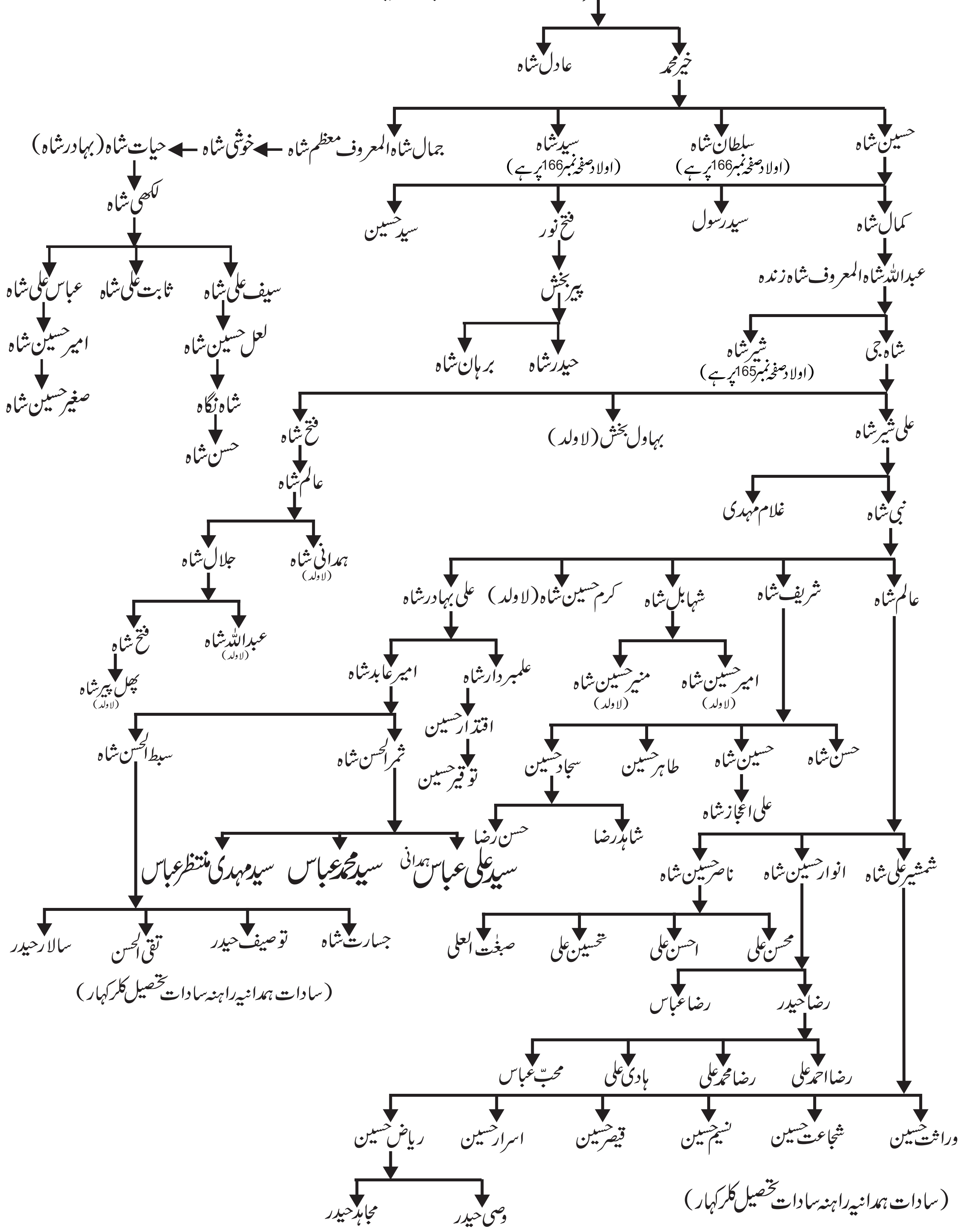
اولادسید شاہ فتح نور بن سید حلیم شاہ بن سید موجم شاہ بن سید غفور محمد شاہ



(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

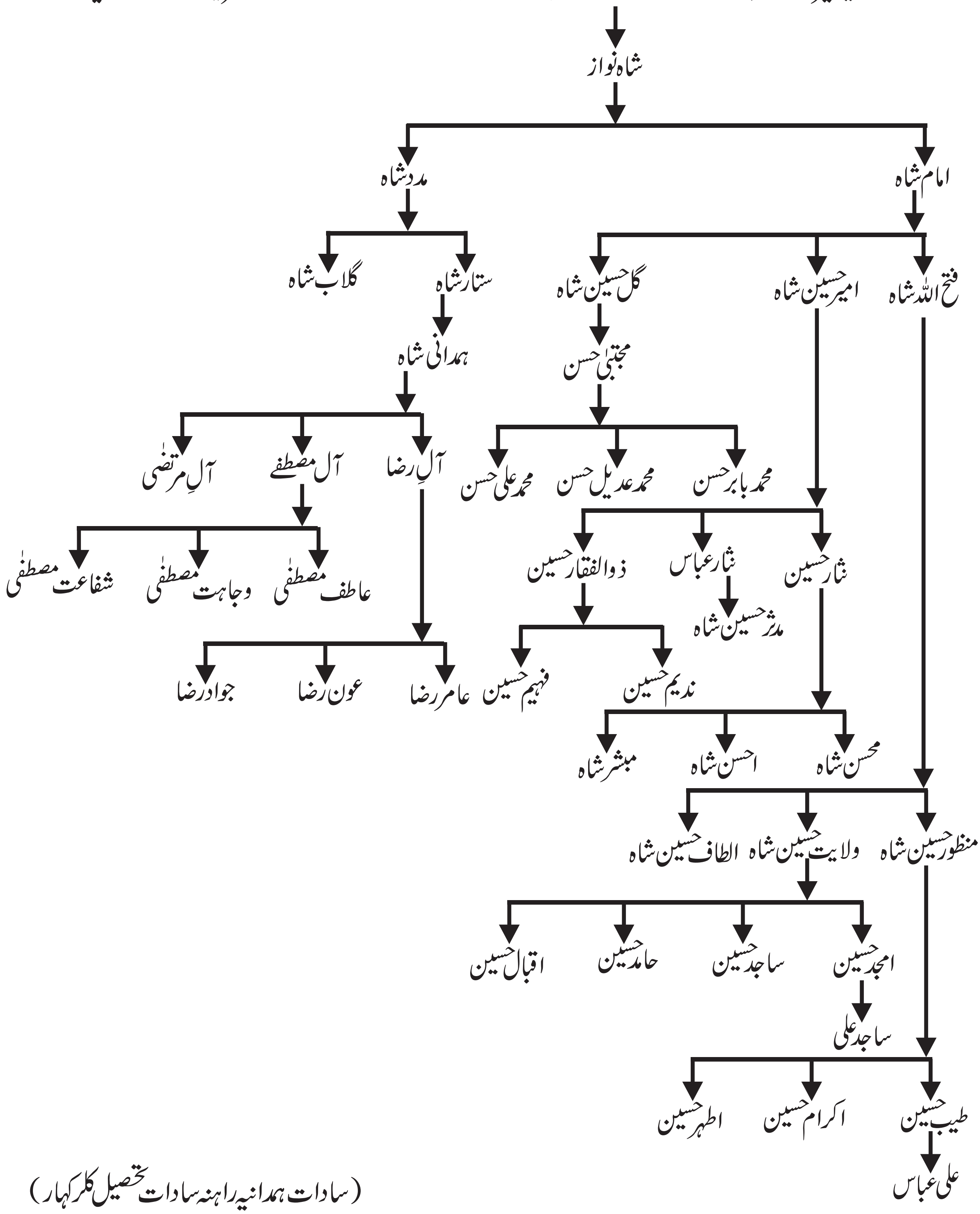
پیچھے صفحہ نمبر 160 سے

اولاد سید فتح محمد بن شاہ شریف محمد بن شاہ شہاب الدین



پیچھے صفحہ نمبر 164 سے

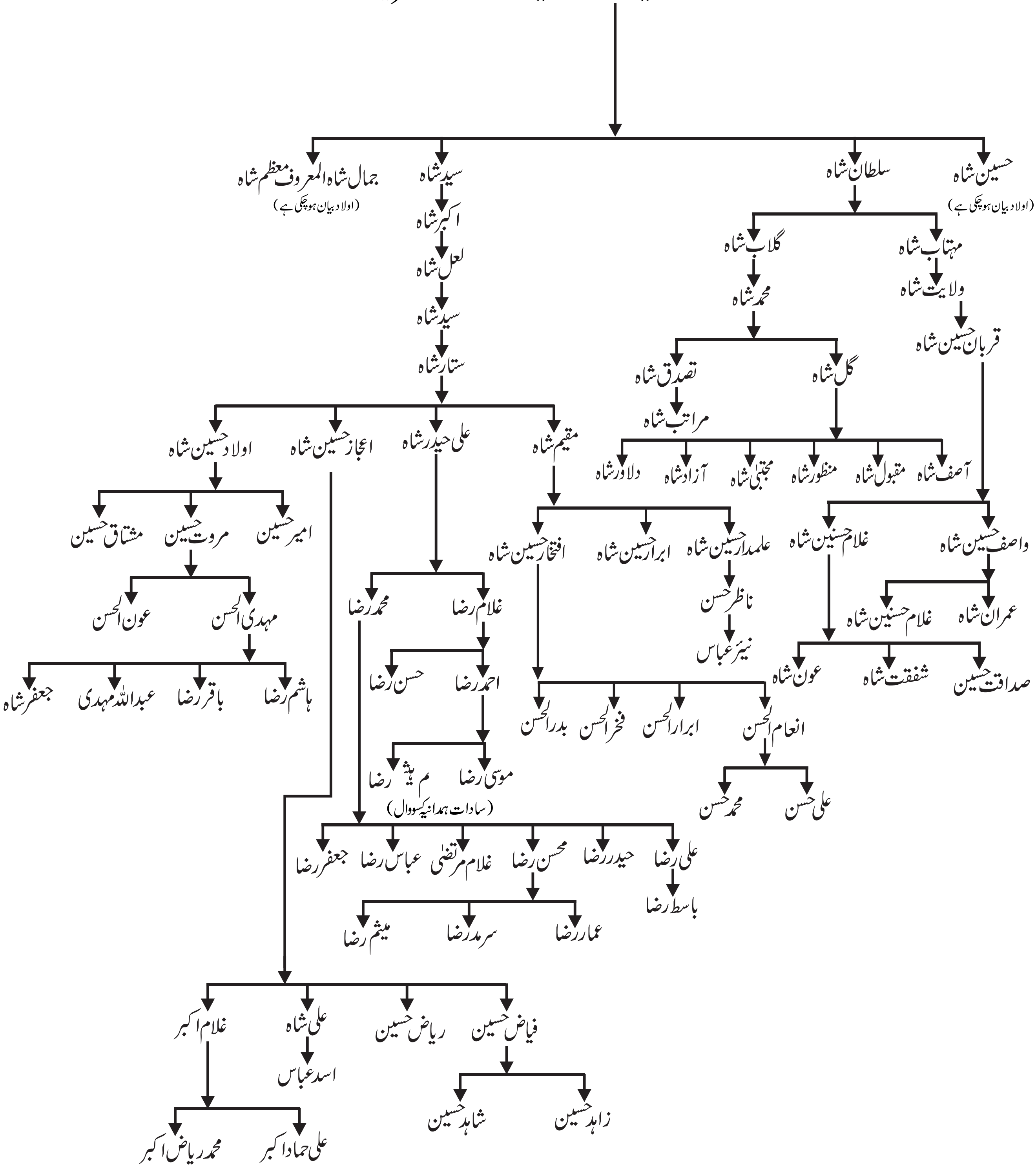
اولاد سید شیر شاہ بن عبداللہ شاہ (شاہ زندہ) بن کمال شاہ بن حسین شاہ بن خیر محمد بن فتح محمد بن شاہ شریف محمد رحمتہ اللہ علیہ



(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 164 سے

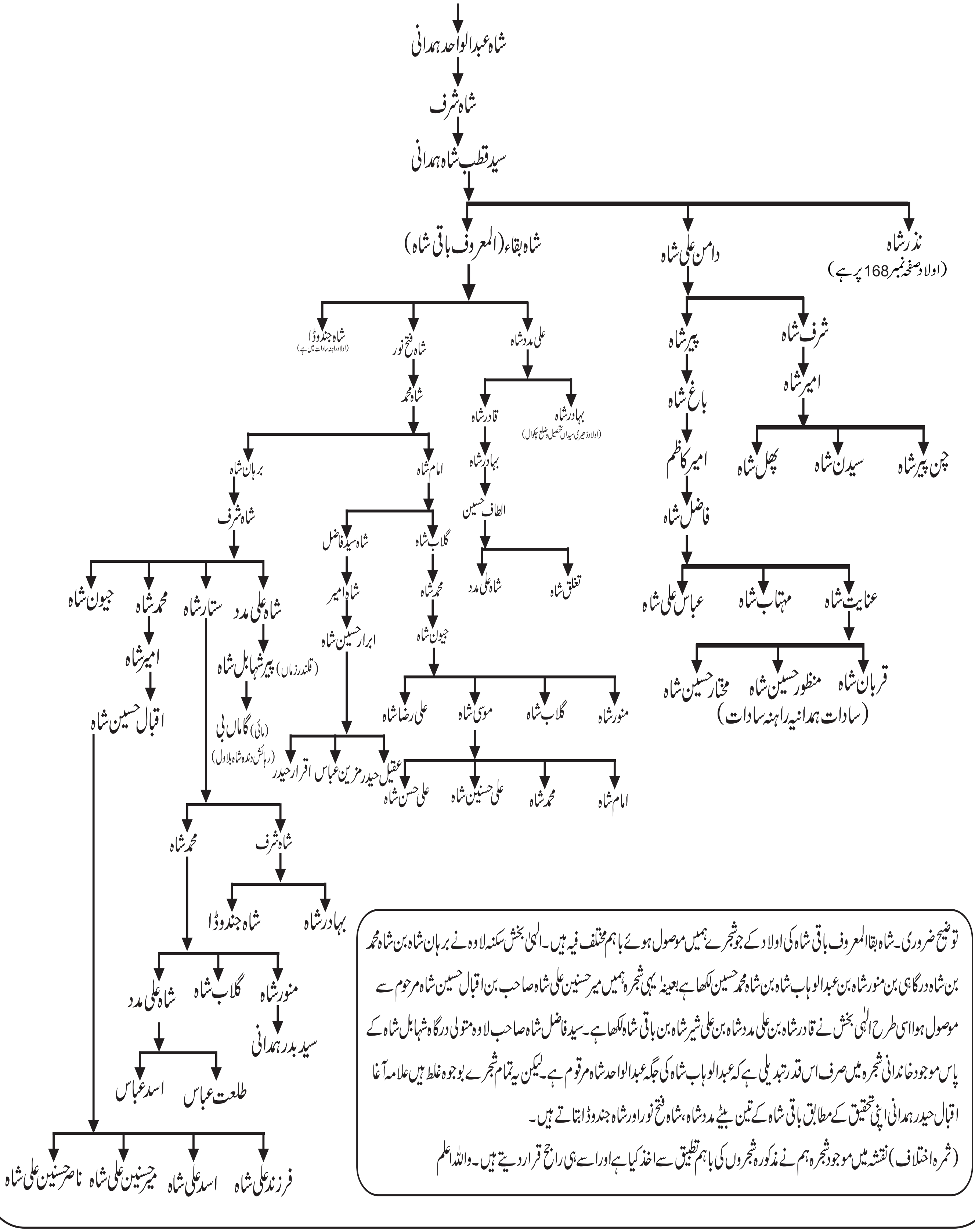
اولاد سید خیر محمد بن سید فتح محمد بن شاہ شریف محمد



(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 153 سے

اولاد سید محمد حسین بن شاہ شہاب الدین بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی نوراللہ مرقدہ

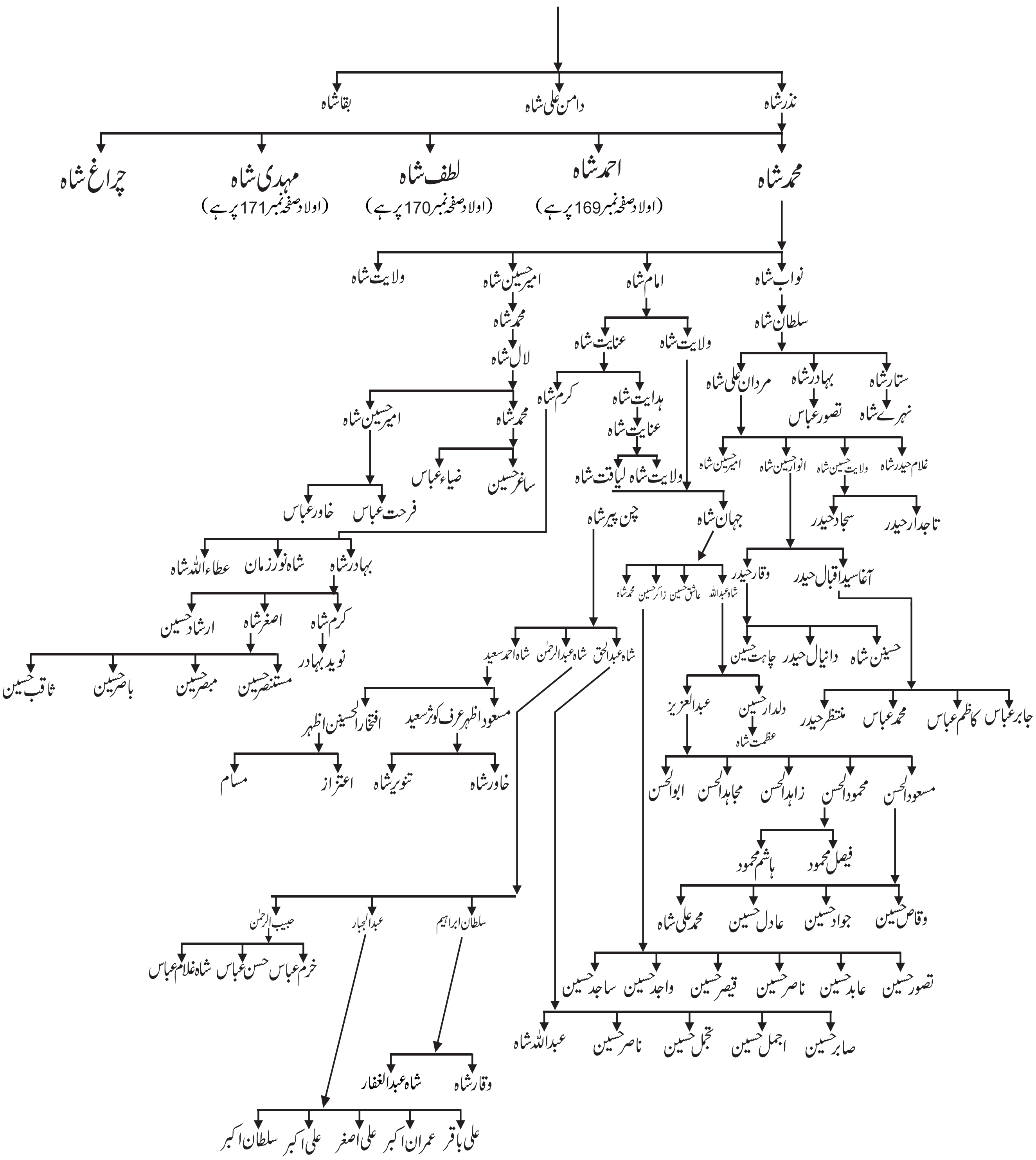


توضیح ضروری۔ شاہ بقا المعروف باقی شاہ کی اولاد کے جو شجرے ہمیں موصول ہوئے باہم مختلف فیہ ہیں۔ الٰہی بخش سکنہ لاوہ نے برہان شاہ بن شاہ محمد بن شاہ درگاہی بن منور شاہ بن عبدالوہاب شاہ بن شاہ محمد حسین لکھا ہے بعینہٖ یہی شجرہ ہمیں میر حسنین علی شاہ صاحب بن اقبال حسین شاہ مرحوم سے موصول ہوا اسی طرح الٰہی بخش نے قادر شاہ بن علی مدد شاہ بن علی شیر شاہ بن باقی شاہ لکھا ہے۔ سید فاضل شاہ صاحب لاوہ متولی درگاہ شہابل شاہ کے پاس موجود خاندانی شجرہ میں صرف اس قدر تبدیلی ہے کہ عبدالوہاب شاہ کی جگہ عبدالواحد شاہ مرقوم ہے۔ لیکن یہ تمام شجرے بوجوہ غلط ہیں علامہ آغا اقبال حیدر ہمدانی اپنی تحقیق کے مطابق باقی شاہ کے تین بیٹے مدد شاہ، شاہ فتح نور اور شاہ جندوڈا بتاتے ہیں۔

(ثمرہ اختلاف) نقشہ میں موجود شجرہ ہم نے مذکورہ شجروں کی باہم تطبیق سے اخذ کیا ہے اور اسے ہی راجح قرار دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

پیچھے صفحہ نمبر 167 سے

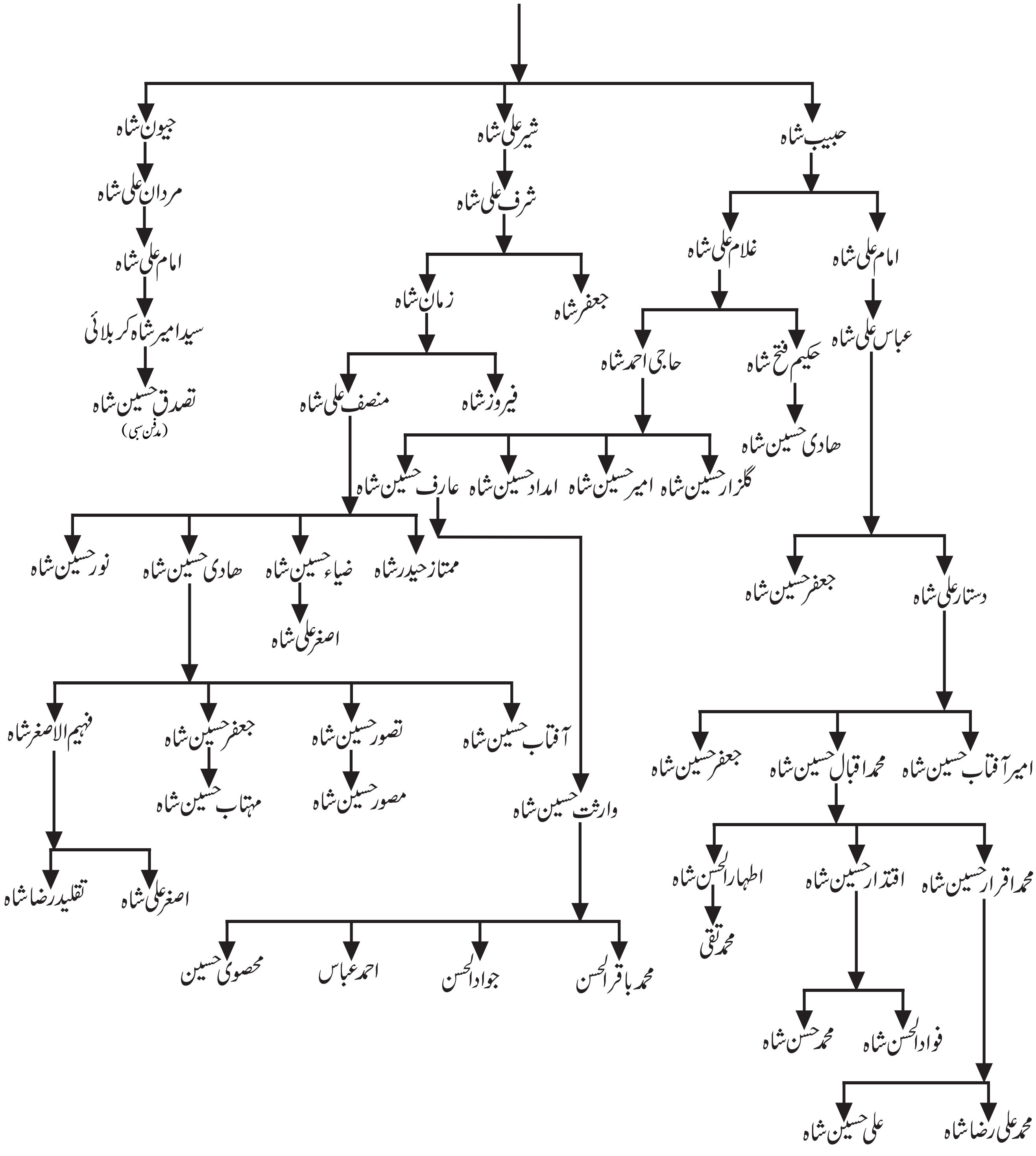
اولاد سید نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ شرف ہمدانی بن شاہ عبدالواحد ہمدانی



(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 168 سے

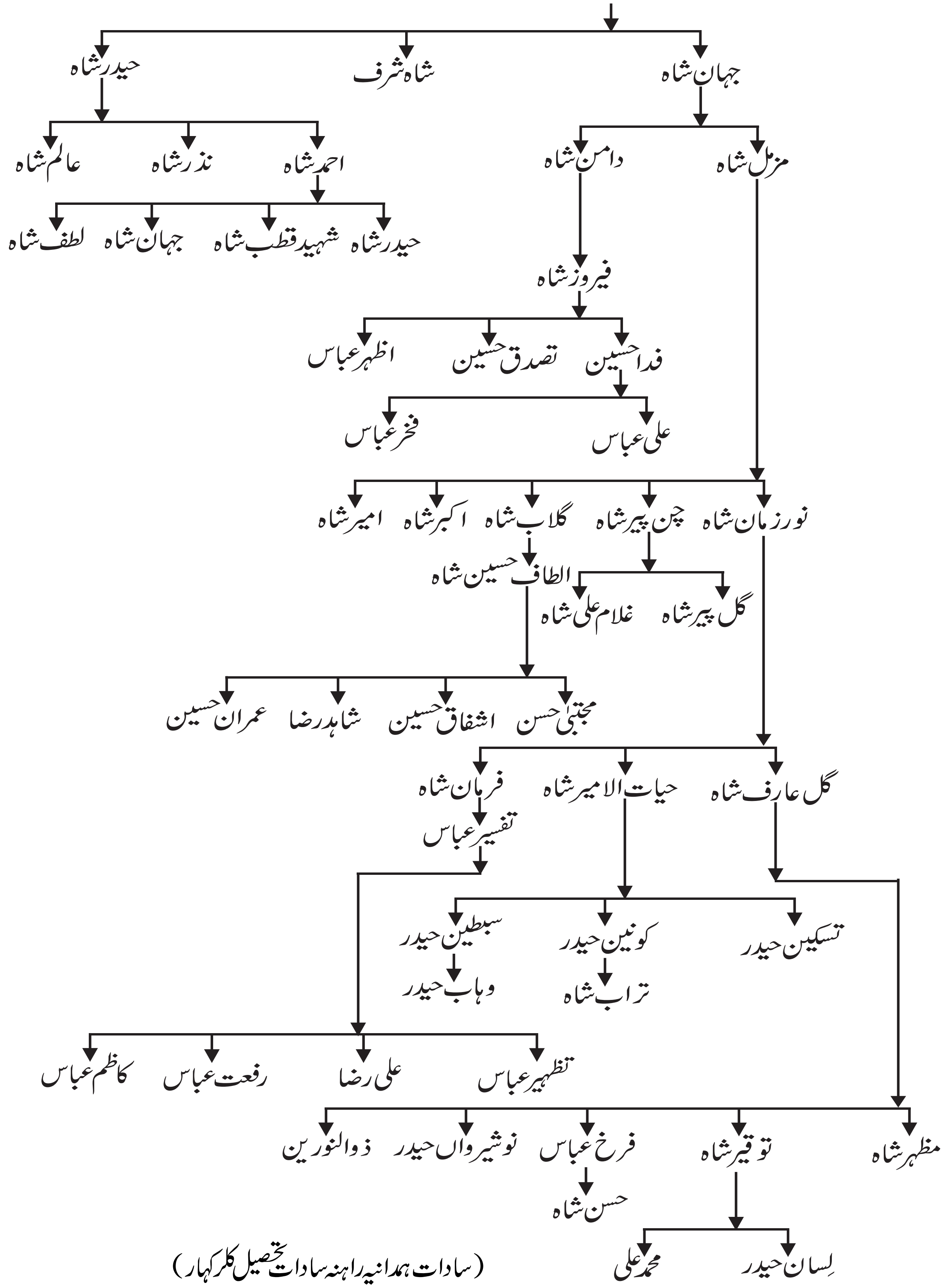
اولاد سید احمد شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ بن شاہ شرف بن شاہ عبدالواحد بن شاہ محمد حسین بن شاہ شہاب الدین



(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 168 سے

اولاد سید لطف شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ شرف بن شاہ عبدالواحد بن محمد حسین بن شاہ شہاب الدین



(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 168 سے

اولاد سید مہدی شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بنشاہ شرف بن شاہ عبدالواحد بن محمد حسین بن شاہ شہاب الدین

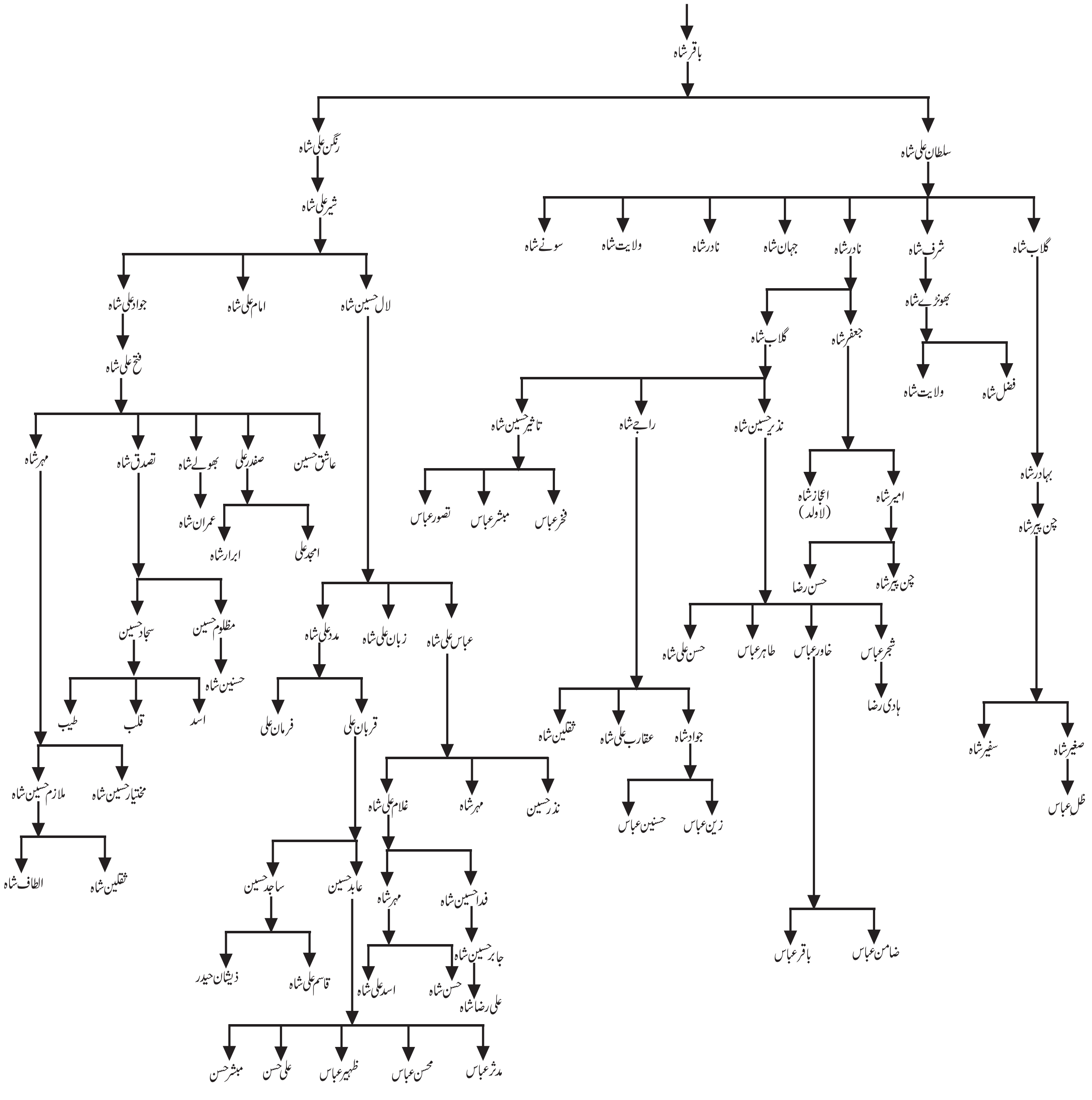
- فیض علی شاہ
  - زمان شاہ
    - غلام عباس
    - امیر حیدر شاہ
      - زمان شاہ
      - صفدر حسین
        - کاشف رضا
        - نجم الثاقب
          - نہال حیدر شاہ
        - ذیشان حیدر
      - محمود حسین
    - غلام رضا شاہ
      - آصف رضا
      - مشہال قمر رضا
        - محمود الحسن شاہ
      - شمائل رضا
  - بھاون شاہ
    - لعل شاہ
      - اقبال حسین شاہ
        - لعل شاہ
          - قاسم علی شاہ
          - حماد علی شاہ
        - شاہ غلام عباس
          - فصیح اقبال
          - شاہد اقبال
          - احسن اقبال
          - مصعب اقبال
          - عزیر اقبال
      - الطاف حسین شاہ
        - وقار حسین
    - قطب شاہ
      - ابرار حسین شاہ
        - منیر حسین
      - گلزار حسین شاہ
        - اظہر عباس
          - محسن رضا
        - فیاض عباس
          - احمد گلزار
        - ظہیر عباس
        - تنویر عباس
- سردار شاہ
  (تذکرہ اولاد نیچے موجود ہے)

سردار شاہ بن مہدی شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ شرف بن شاہ عبدالواحد

- نیاز علی شاہ
  - عجائب علی شاہ
    - محمد حسین
  - حافظ عاشق حسین
    - محمد علی شاہ
    - شوکت علی شاہ
- مہتاب علی شاہ
  - نور شاہ
    - کفایت حسین شاہ
    - ممتاز حسین شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے

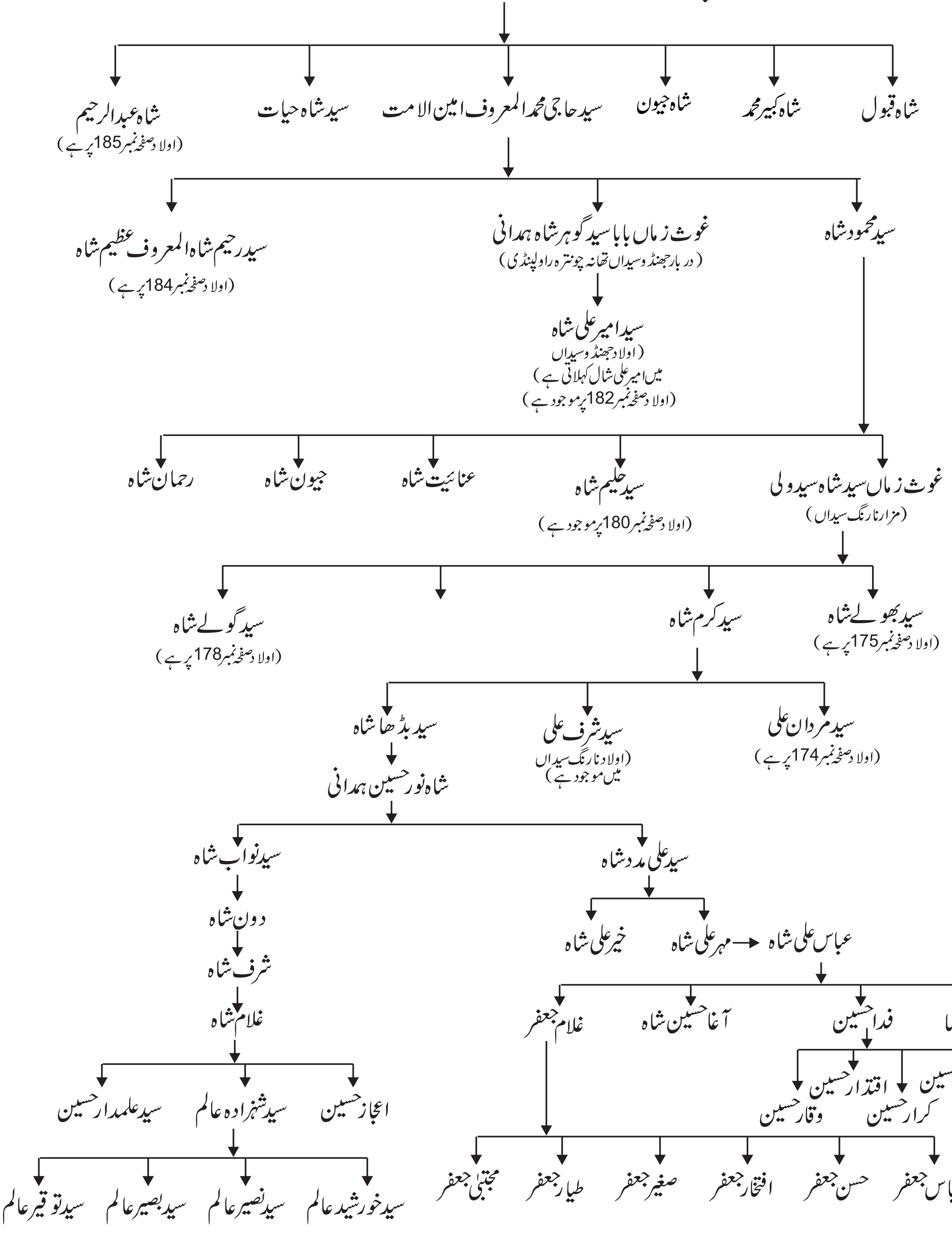
اولادِ سید مقیم شاہ بن زکریا شاہ بن قطب شاہ بن کمال شاہ



یہ حضرات بھی سید شاہ شہاب الدین کی اولاد سے ہیں مگر ان کے دو تین واسطے نامعلوم ہیں۔

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے

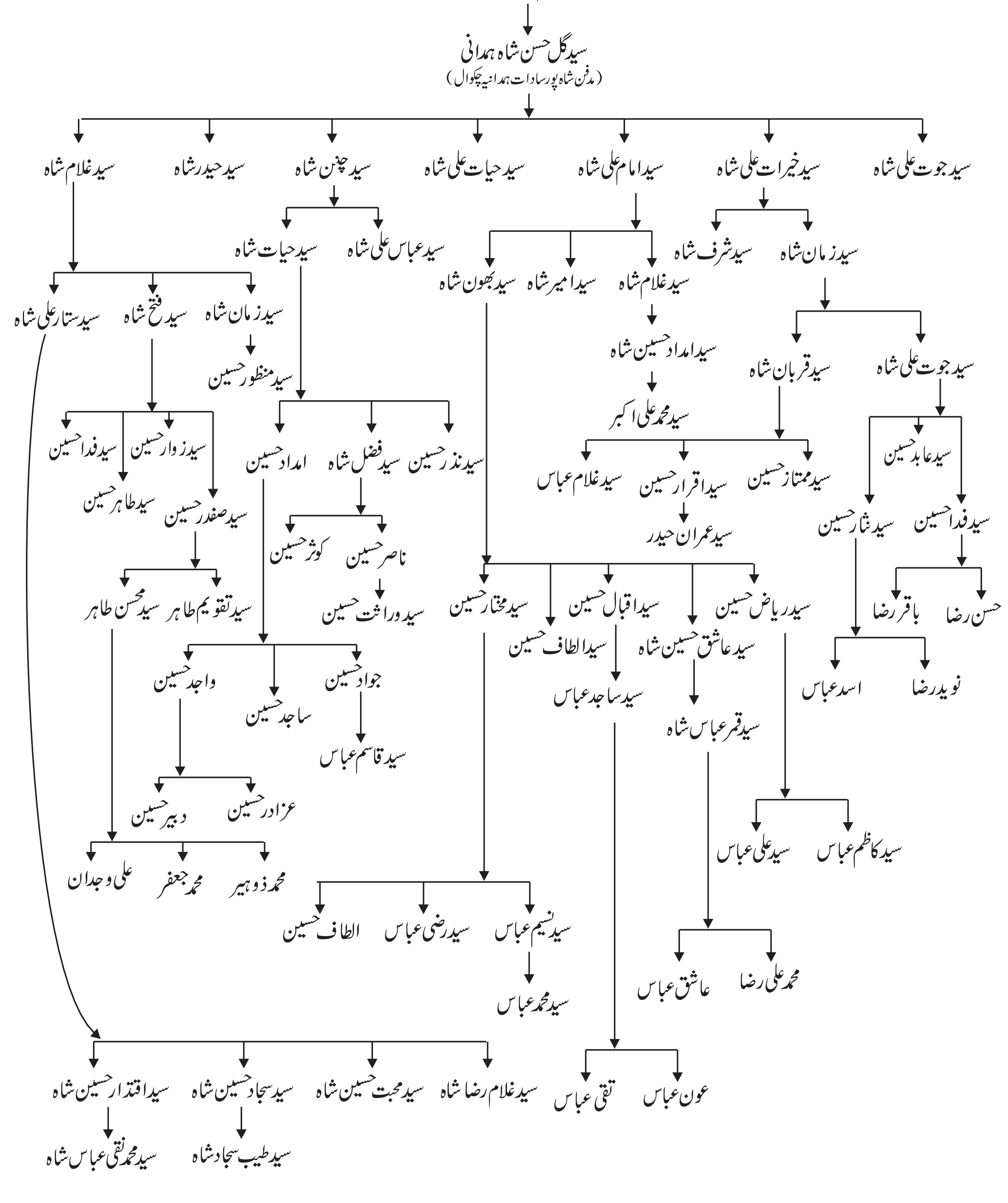
اولاد سید سخی شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانی (مزار ڈھڈیال، چکوال میں ہے) **بن سید سلطان احمد شاہ بلاول بن سید اسماعیل ہمدانی**



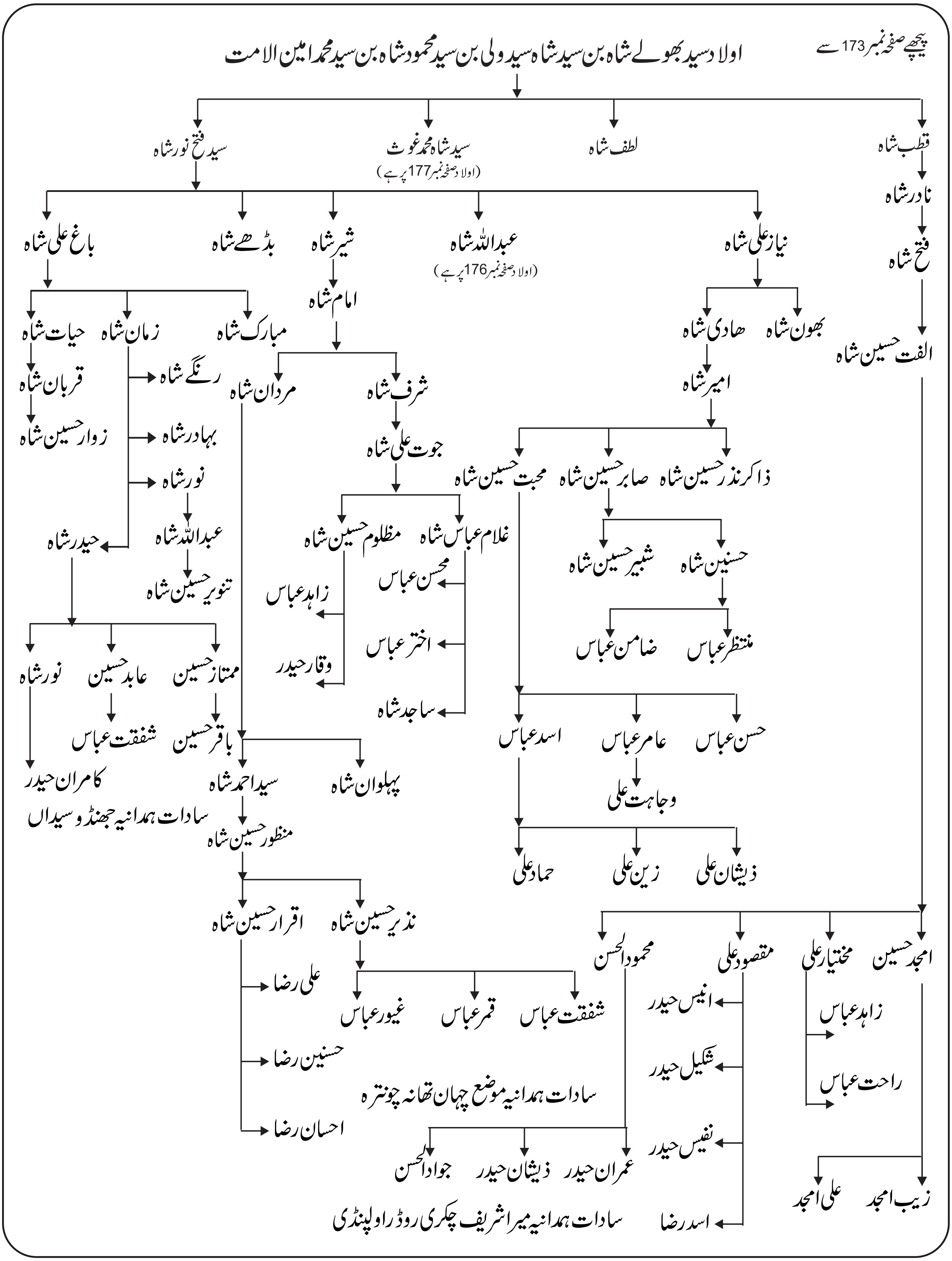
(سادات ہمدانیہ ڈھڈیال تحصیل چکوال)

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

اولادسید مردان علی بن سید کرم شاہ بن سید شاہ سید ولی بن سید محمود شاہ

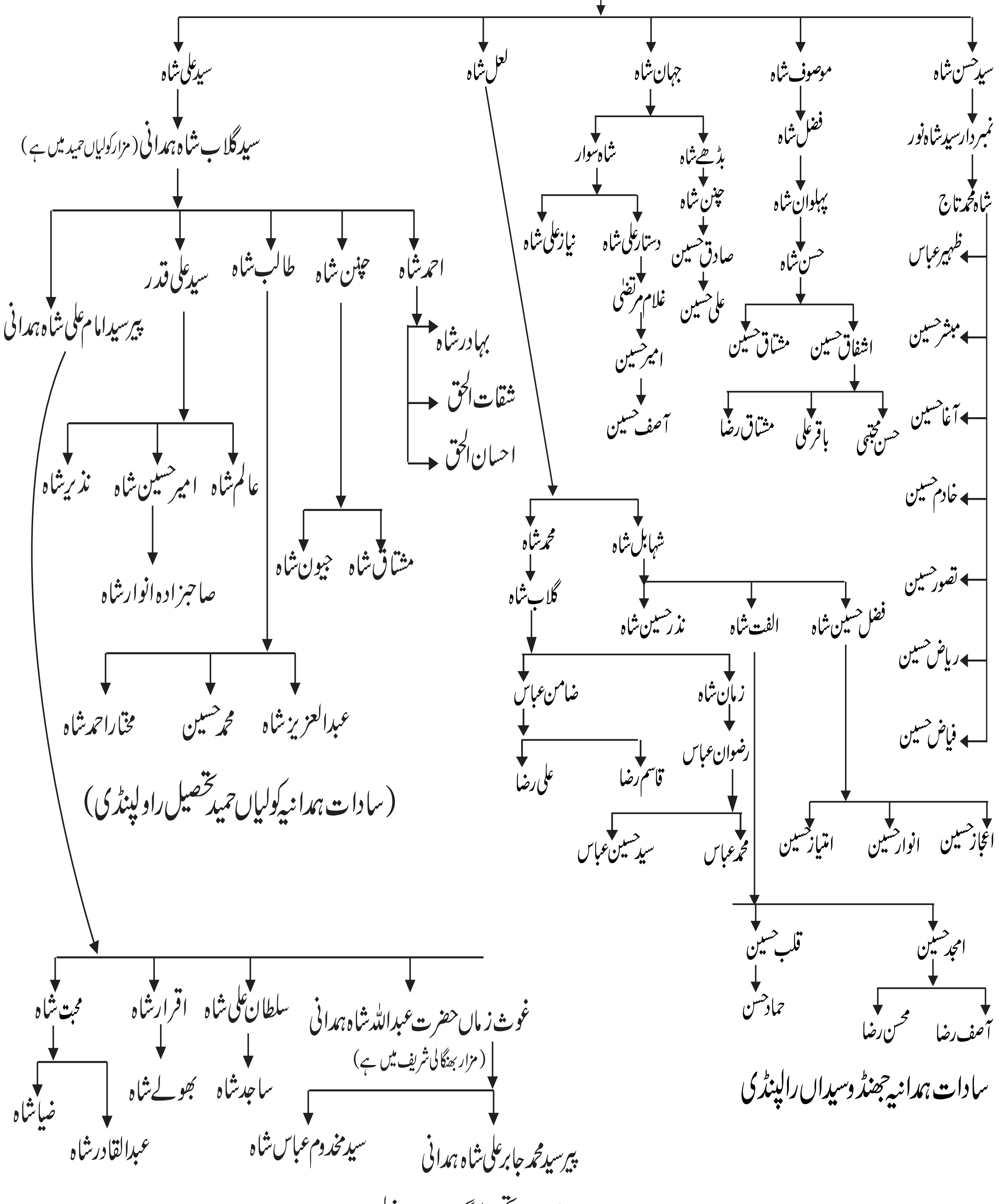


(سادات ہمدانیہ شاہ پور ہمدانیہ چکوال)


پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولادسید بھولے شاہ بن سید شاہ سید ولی بن سید محمود شاہ بن سید محمد امین الامت
قطب شاہ
لطف شاہ
سید شاہ محمد غوث
(اولاد صفحہ نمبر 177 پر ہے)
سید فتح نور شاہ
نادر شاہ
فتح شاہ
الفت حسین شاہ
نیاز علی شاہ
عبداللہ شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 176 پر ہے)
شیر شاہ
بڈھے شاہ
باغ علی شاہ
بھون شاہ
ھادی شاہ
امیر شاہ
امام شاہ
مبارک شاہ
زمان شاہ
حیات شاہ
قربان شاہ
زوار حسین شاہ
رنگے شاہ
بہادر شاہ
نور شاہ
عبداللہ شاہ
تنویر حسین شاہ
حیدر شاہ
شرف شاہ
مردان شاہ
جوت علی شاہ
غلام عباس شاہ
مظلوم حسین شاہ
محسن عباس
اختر عباس
ساجد شاہ
زاہد عباس
وقار حیدر
ذاکر نذر حسین شاہ
صابر حسین شاہ
محبت حسین شاہ
حسنین شاہ
شبیر حسین شاہ
منتظر عباس
ضامن عباس
حسن عباس
عامر عباس
اسد عباس
وجاہت علی
ذیشان علی
زین علی
حماد علی
ممتاز حسین
عابد حسین
نور شاہ
باقر حسین
شفقت عباس
کامران حیدر
سادات ہمدانیہ جھنڈ و سیداں
پہلوان شاہ
سید احمد شاہ
منظور حسین شاہ
نذیر حسین شاہ
اقرار حسین شاہ
علی رضا
حسنین رضا
احسان رضا
شفقت عباس
قمر عباس
غیور عباس
سادات ہمدانیہ موضع چہان تھانہ چونترہ
امجد حسین
مختیار علی
مقصود علی
محمود الحسن
زاہد عباس
راحت عباس
انیس حیدر
شکیل حیدر
نفیس حیدر
اسد رضا
عمران حیدر
ذیشان حیدر
جواد الحسن
سادات ہمدانیہ میرا شریف چکری روڈ راولپنڈی
زیب امجد
علی امجد

پیچھے صفحہ نمبر 175 سے

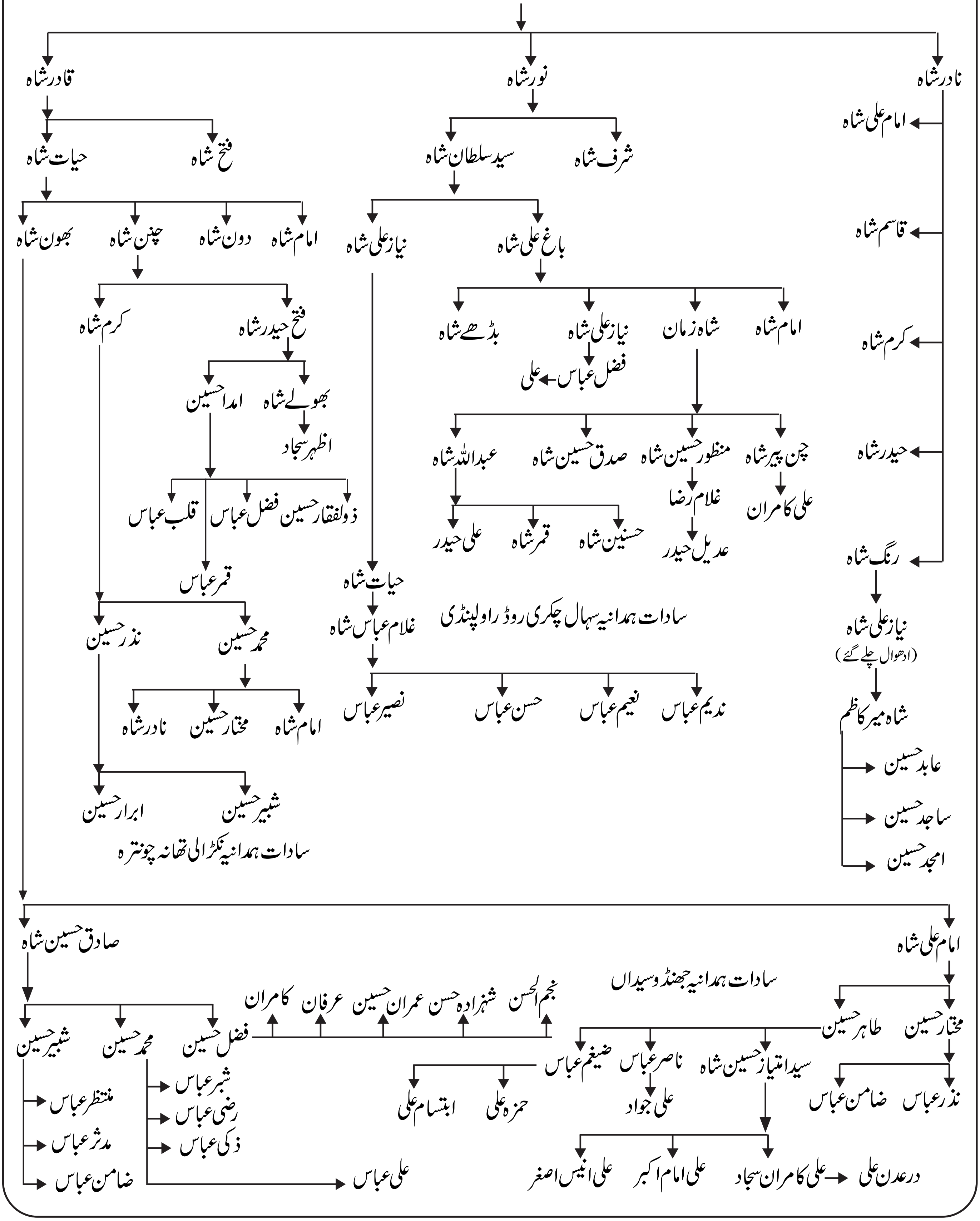
اولادعبداللہ شاہ بن فتح نور بن سید بھولے شاہ



(سادات ہمدانیہ بھنگالی شریف، تحصیل گوجرخان، ضلع رولپنڈی)

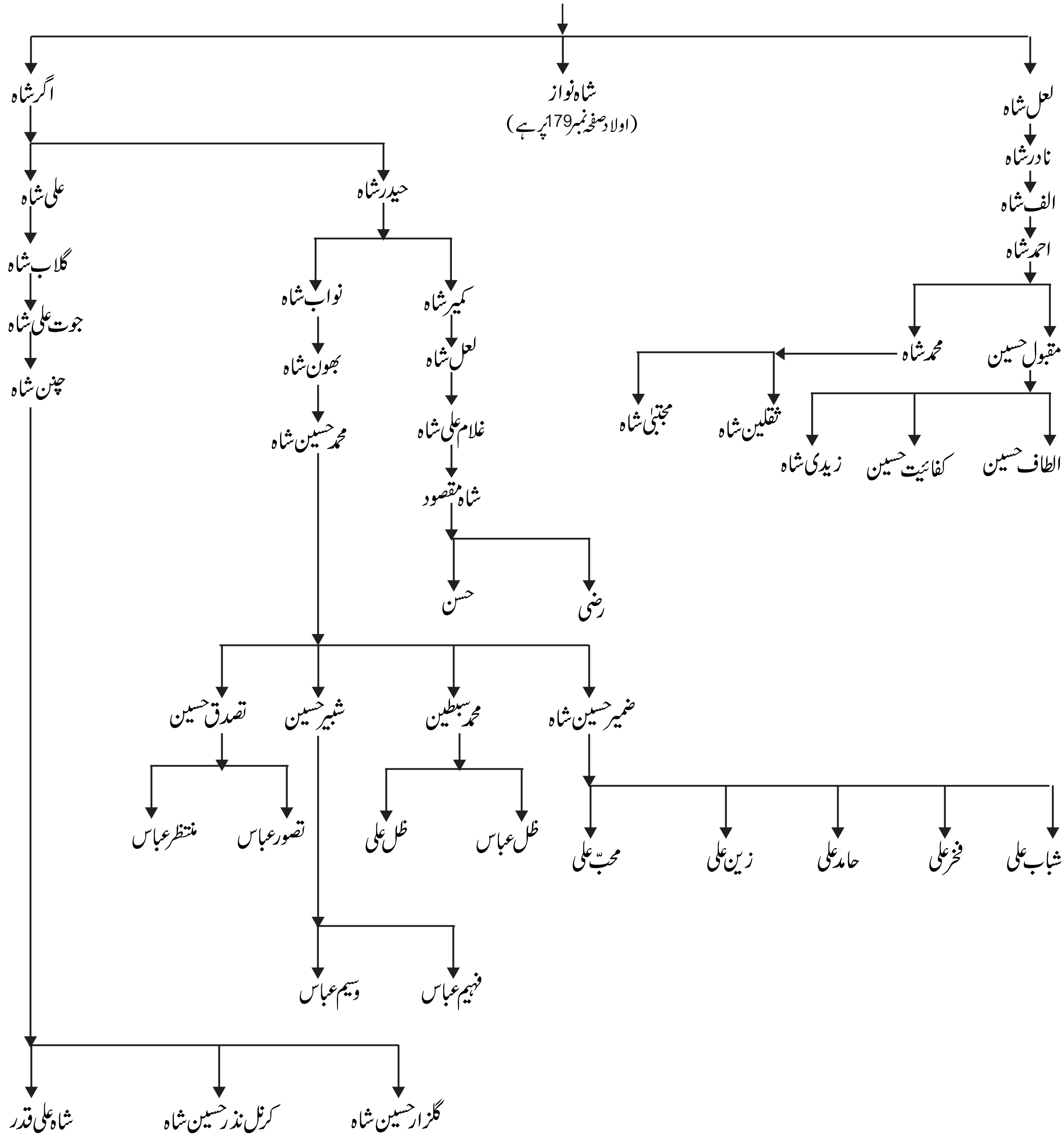
پیچھے صفحہ نمبر 175 سے

اولاد سید شاہ محمد غوث بن بھولے شاہ بن سید شاہ سیدولی



پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

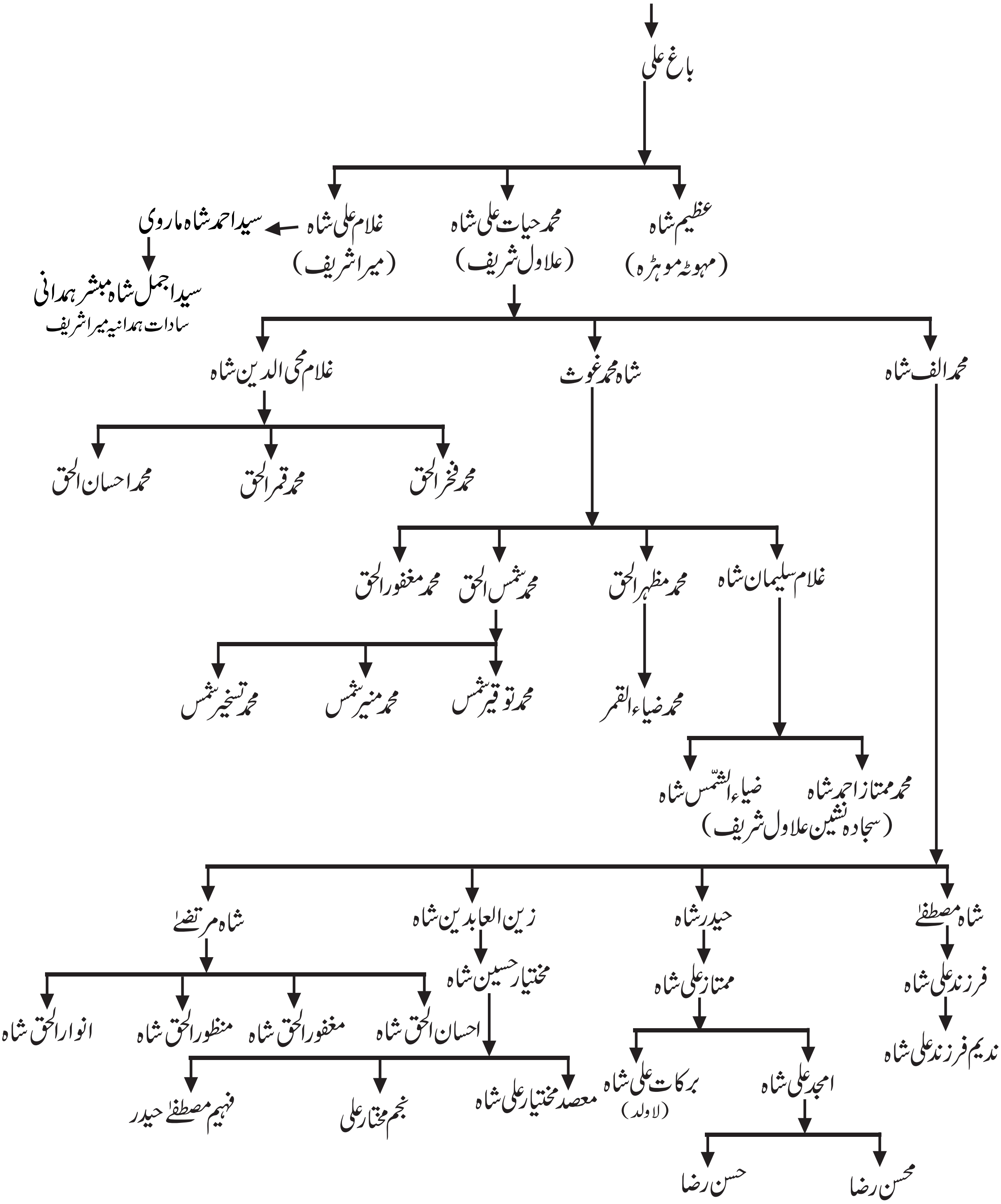
اولاد سید گولے شاہ بن سید شاہ سید ولی بن محمود شاہ بن حاجی محمد امین الامت



سادات ہمدانیہ جھالہ میروال نزد ڈھڈیال چکوال

پیچھے صفحہ نمبر 178 سے

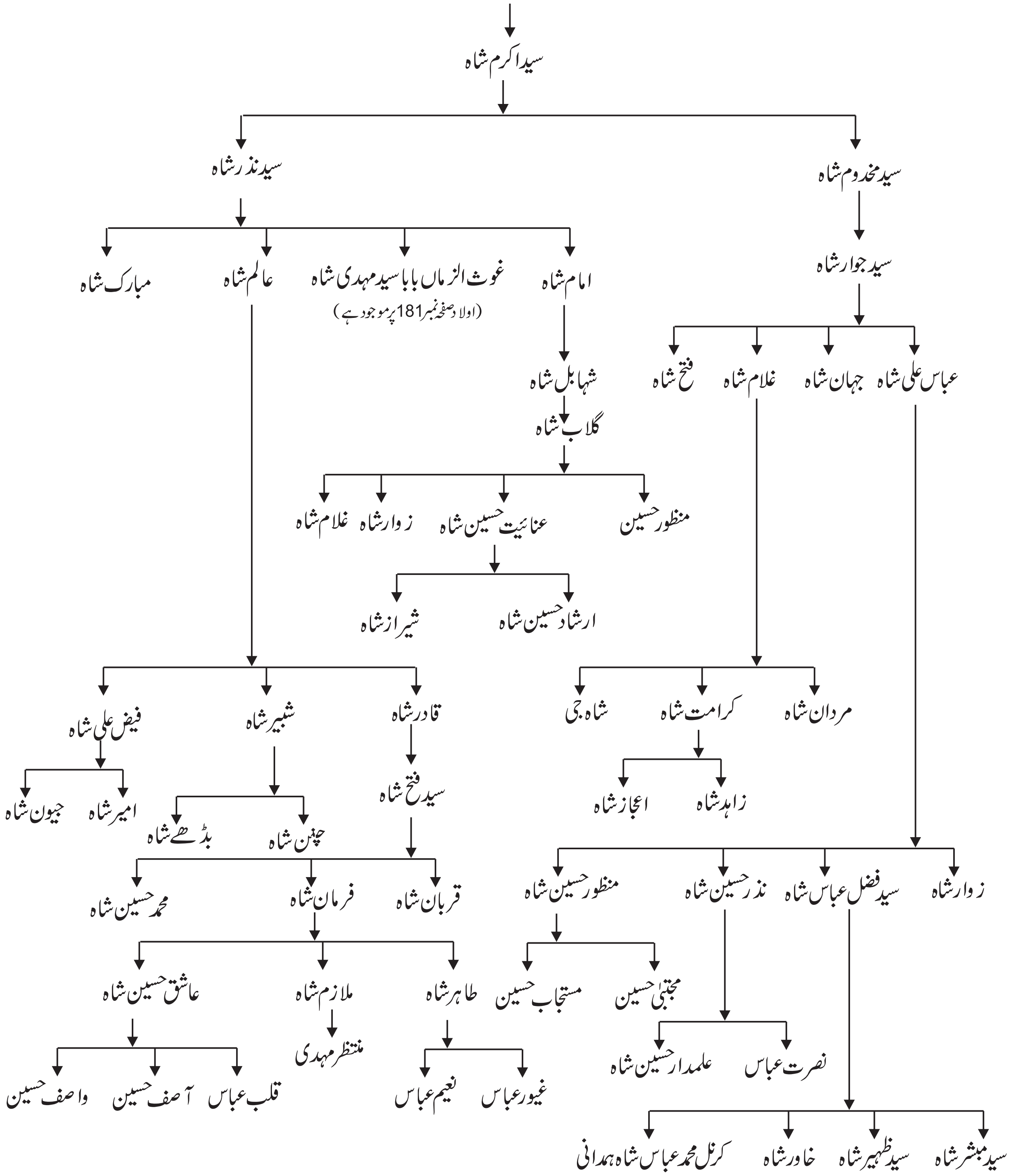
اولاد شاہ نواز بن گولے شاہ بن شاہ سید ولی بن محمود شاہ بن حاجی محمد شاہ



سادات ہمدانیہ علاول شریف

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

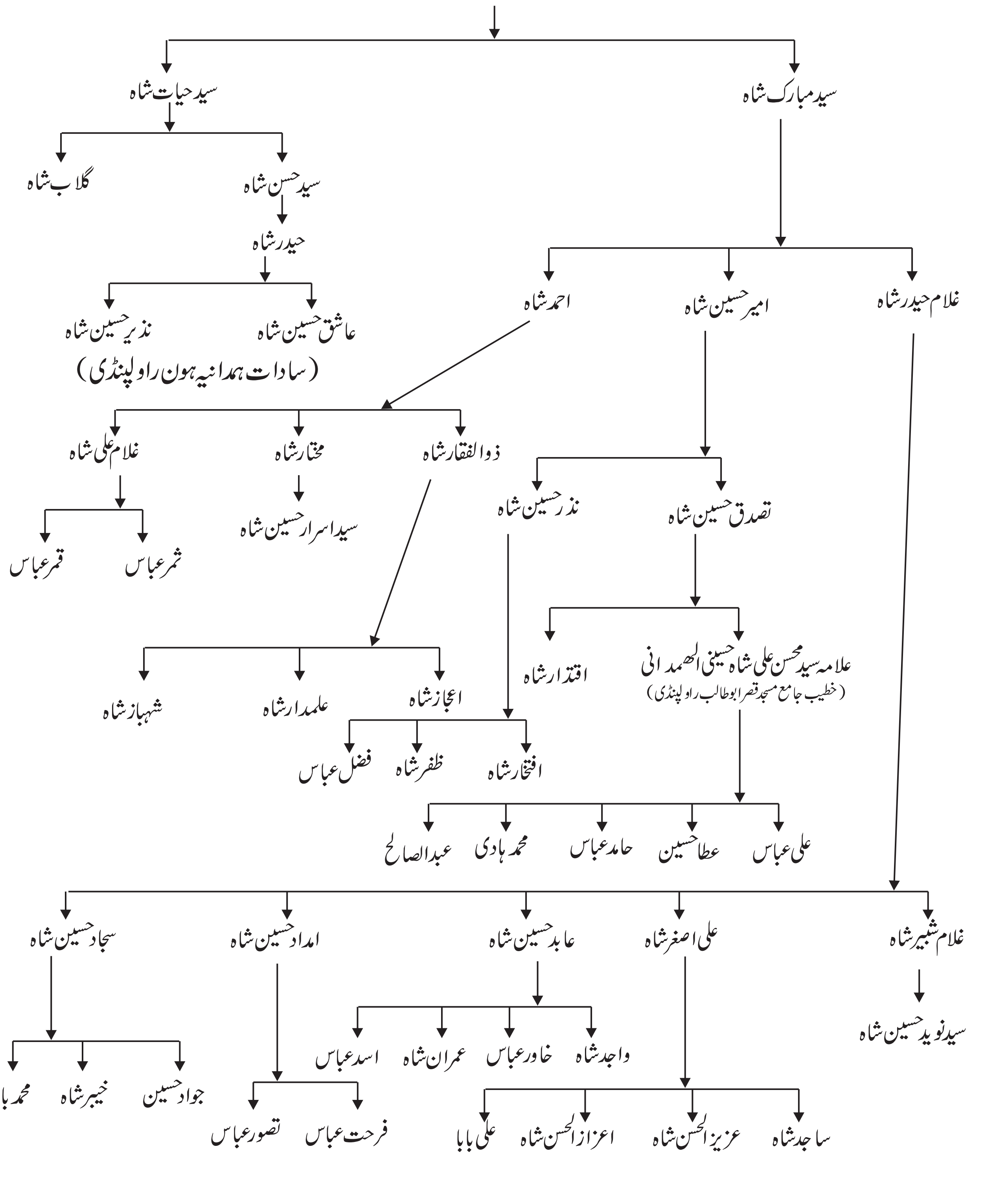
اولاد سید حلیم شاہ بن سید محمود شاہ بن سید محمد امین الامت



(سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں)

پیچھے صفحہ نمبر 180 سے

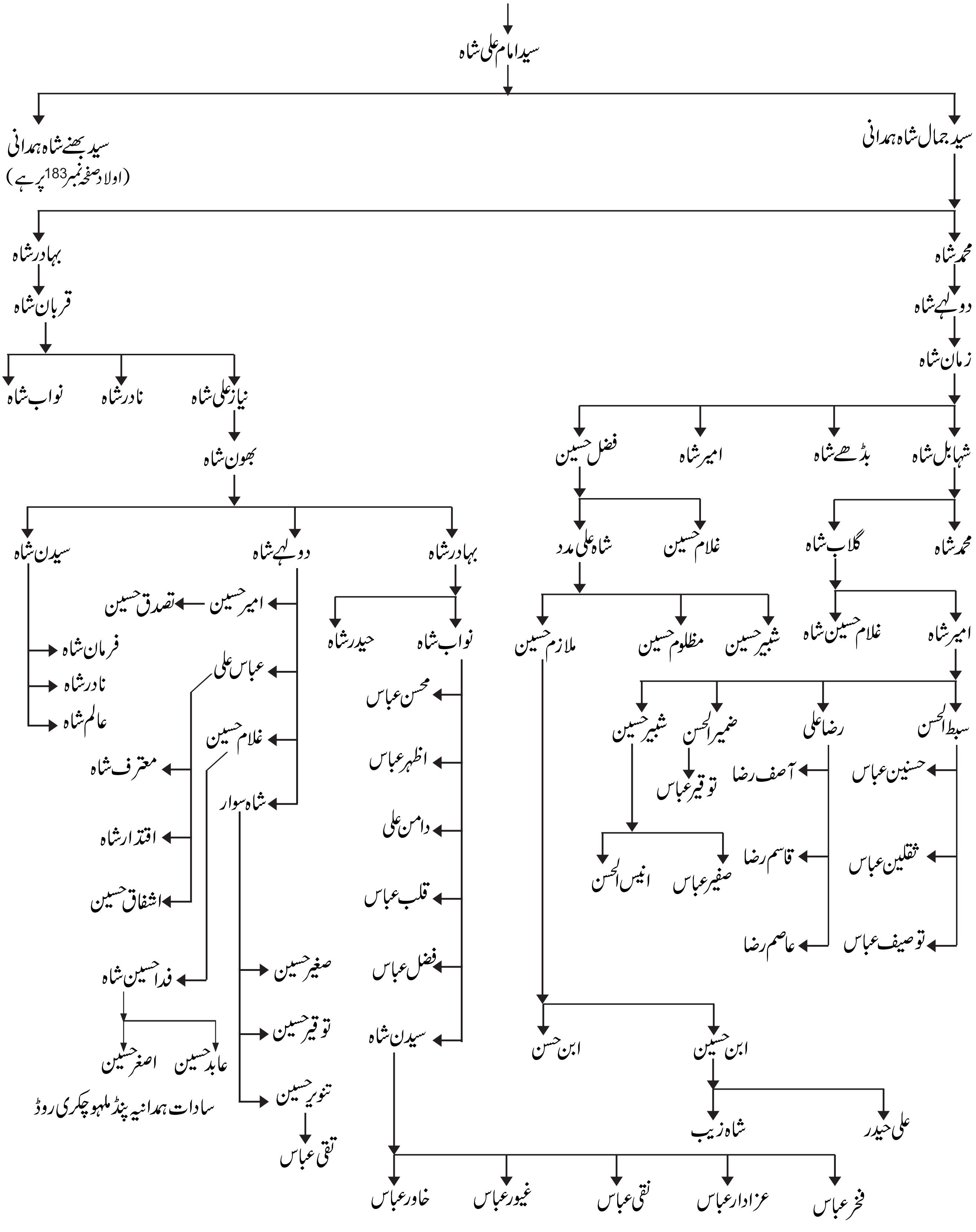
اولاد سید مہدی شاہ سرکار (مزار ہون میں ہے) بن سید نذر شاہ بن سید اکرم شاہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ ہون راولپنڈی اور راولپنڈی کینٹ)

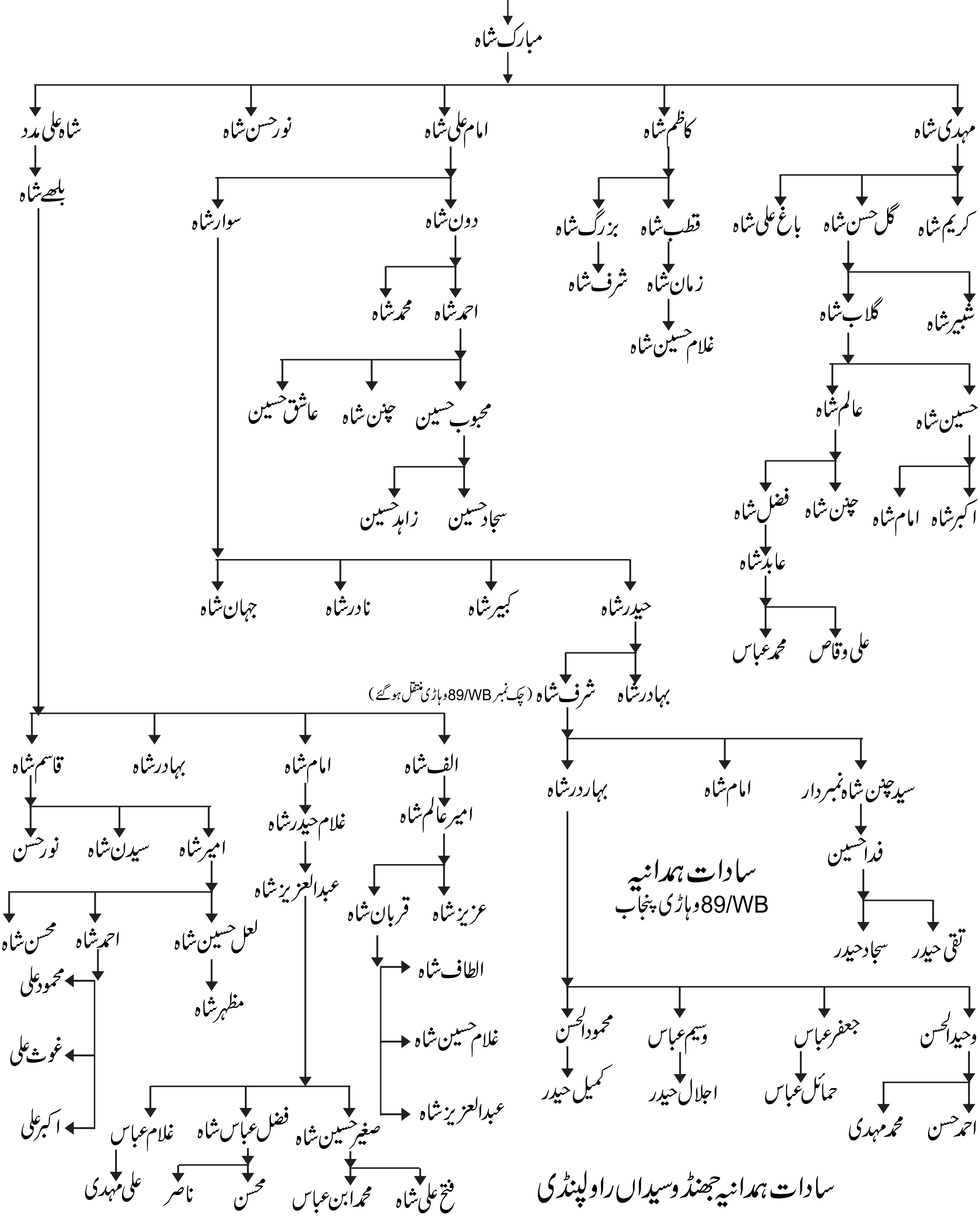
پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

اولاد سید امیر علی شاہ بن سید گوہر شاہ بن سید حاجی محمد امین الامت



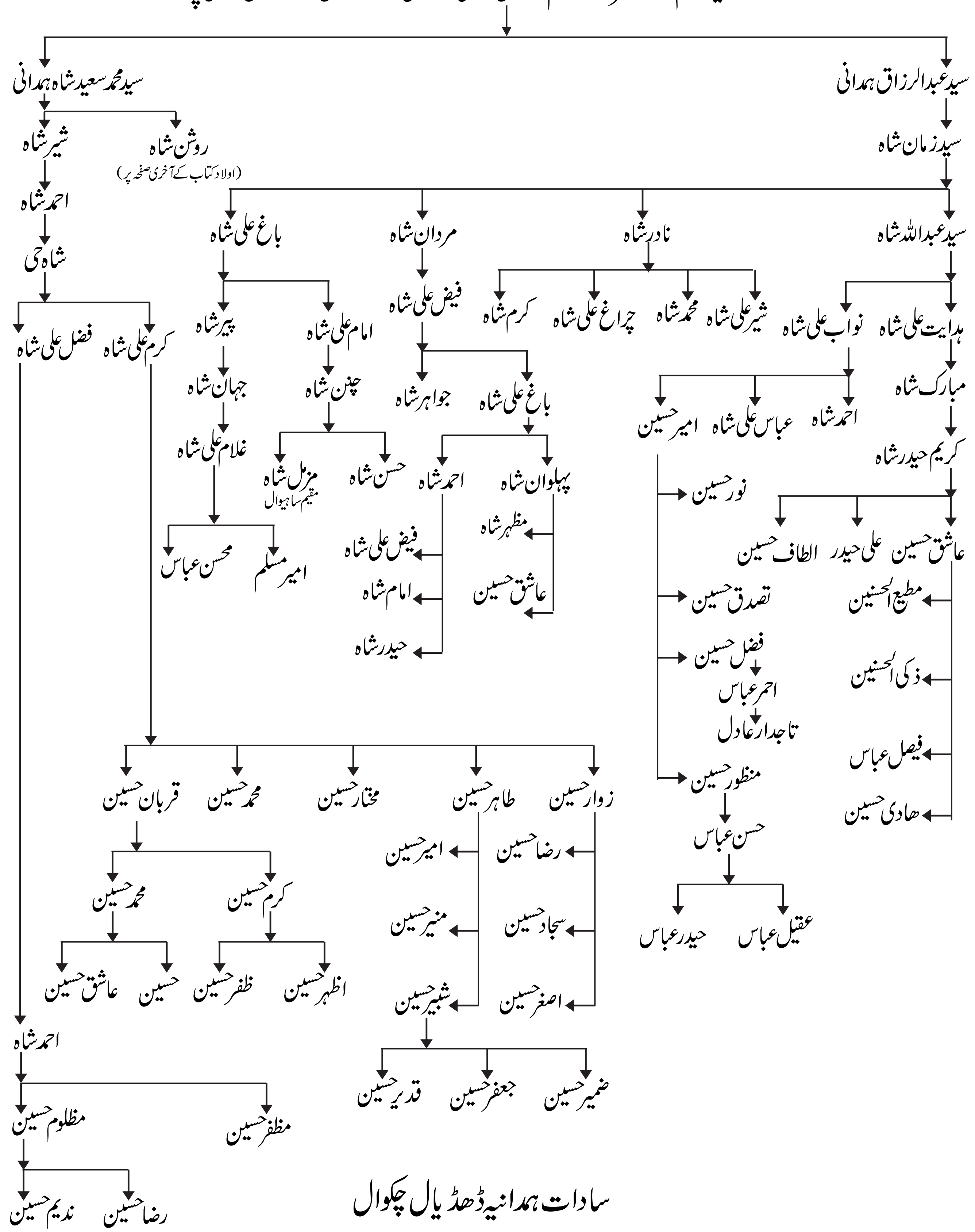
پیچھے صفحہ نمبر 182 سے

اولاد سید بھنے شاہ ہمدانی بن امام علی شاہ بن سید امیر شاہ بن سید گوہر شاہ ہمدانی



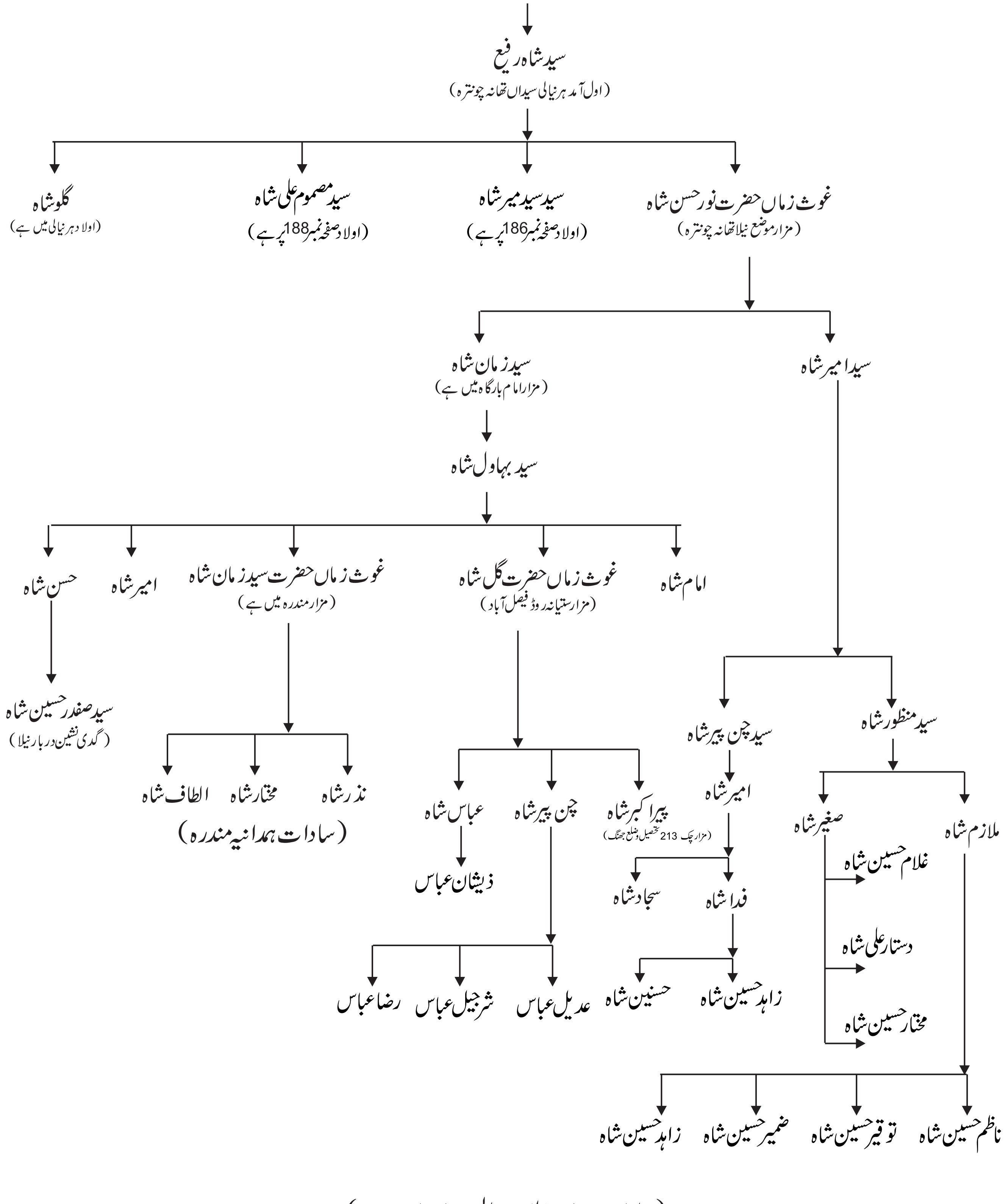
پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

اولاد سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ بن حاجی محمد امین الامت بن شاہ اسحاق نوری پاک



پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

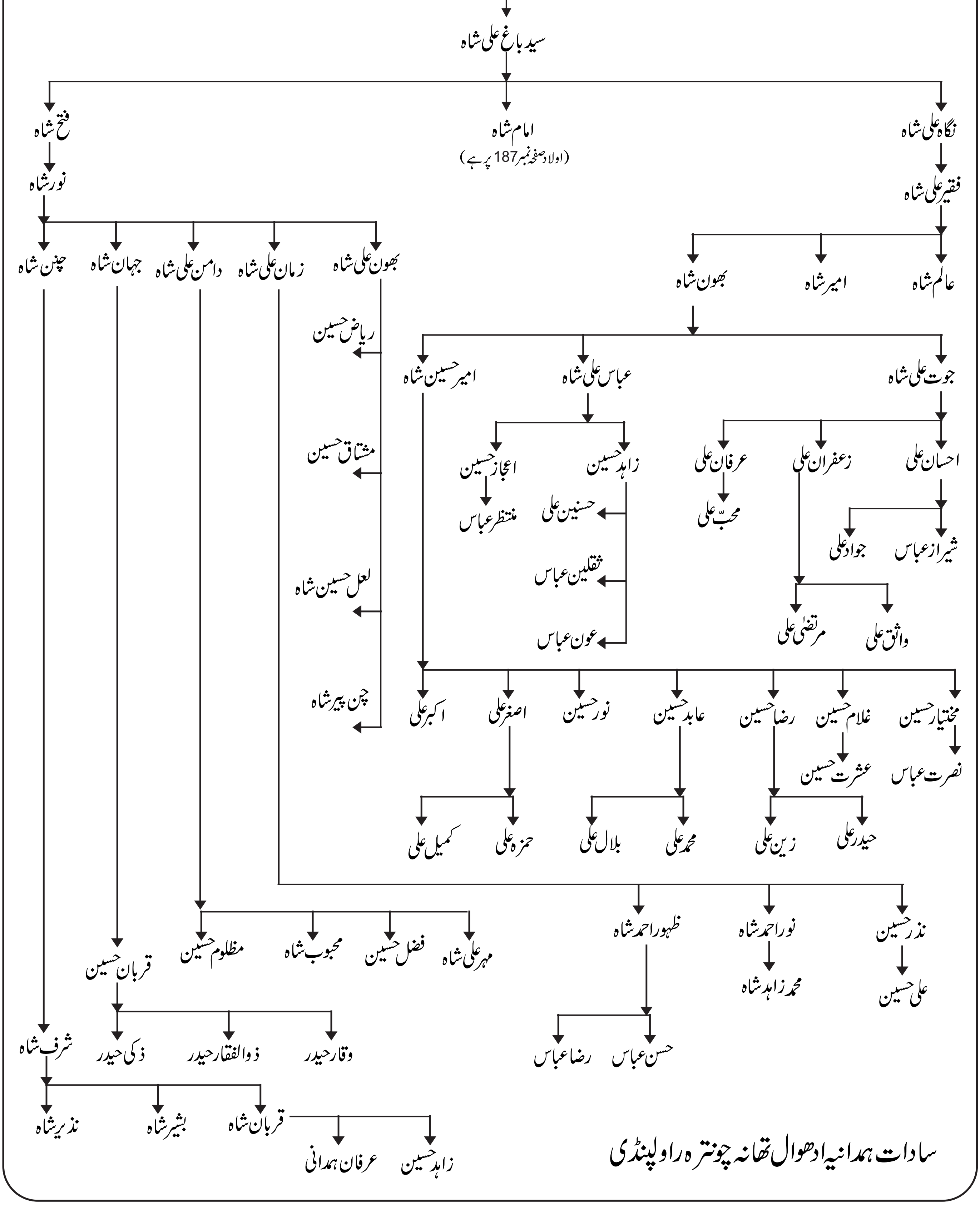
اولاد سید شاہ عبدالرحیم بن شاہ اسحاق نوری پاک بن سلطان احمد شاہ بلاول



(سادات ہمدانیہ نیلا، ہرنیالی سیداں اور مندرہ)

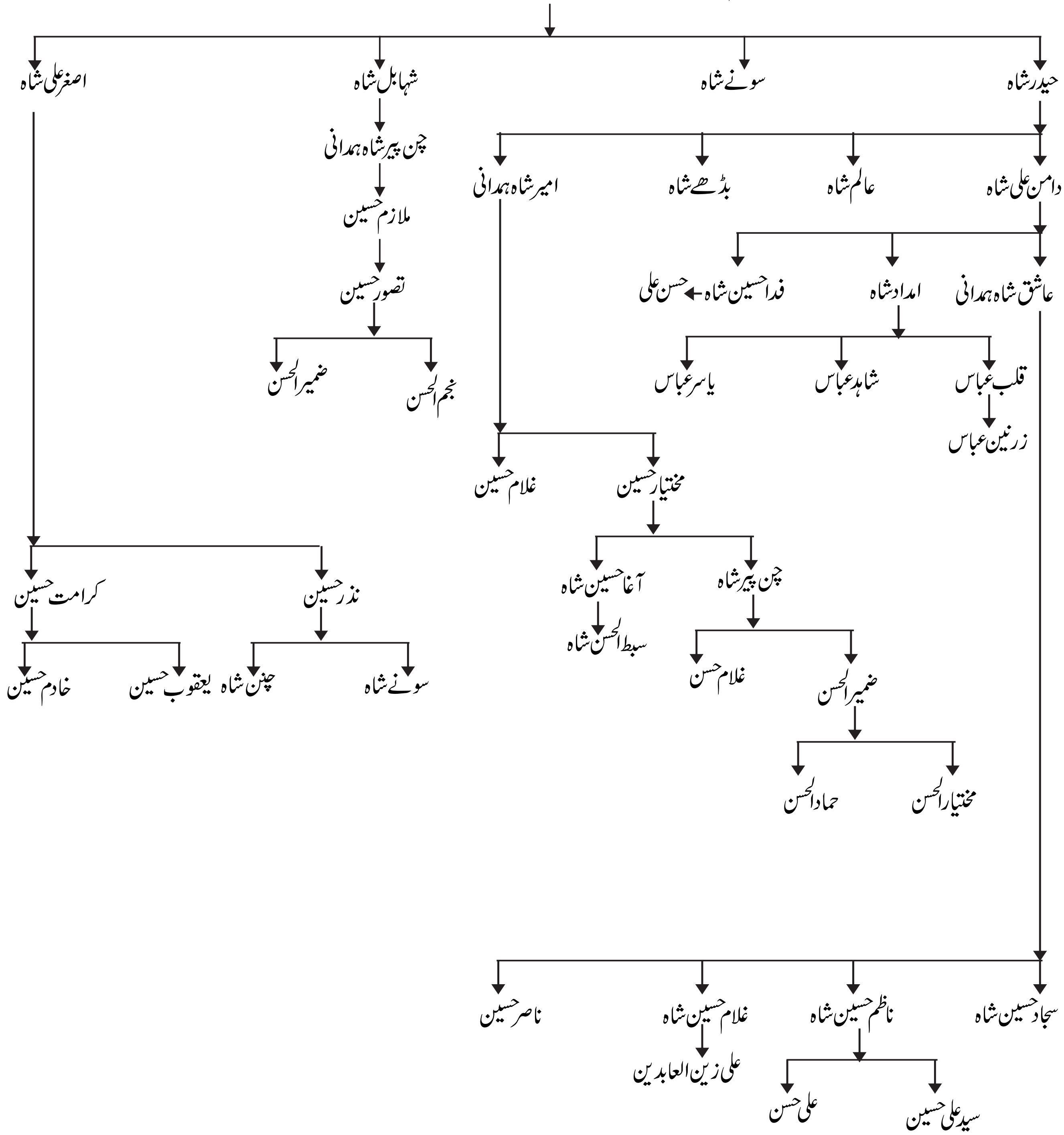
پیچھے صفحہ نمبر 185 سے

اولاد سید سید میر شاہ بن سید شاہ رفیع ہمدانی بن سید شاہ عبدالرحیم بن سخی شاہ اسحاق



پیچھے صفحہ نمبر 186 سے

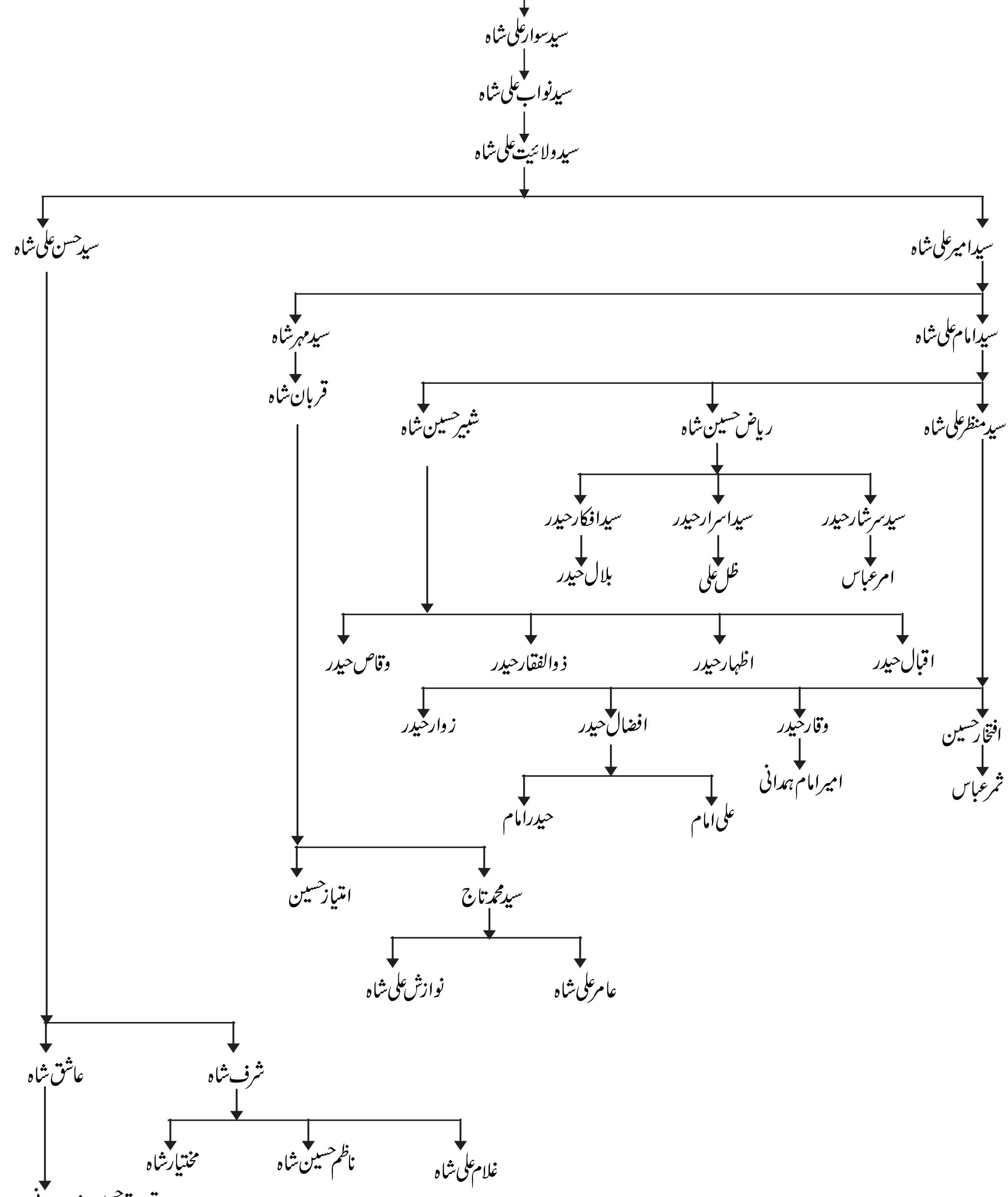
اولاد امام شاہ بن سید باغ علی شاہ بن سید سید میر شاہ بن شاہ رفیع ہمدانی



سادات ہمدانیہ ہرنیالی سیداں تھانہ چونترہ راولپنڈی

پیچھے صفحہ نمبر 185 سے

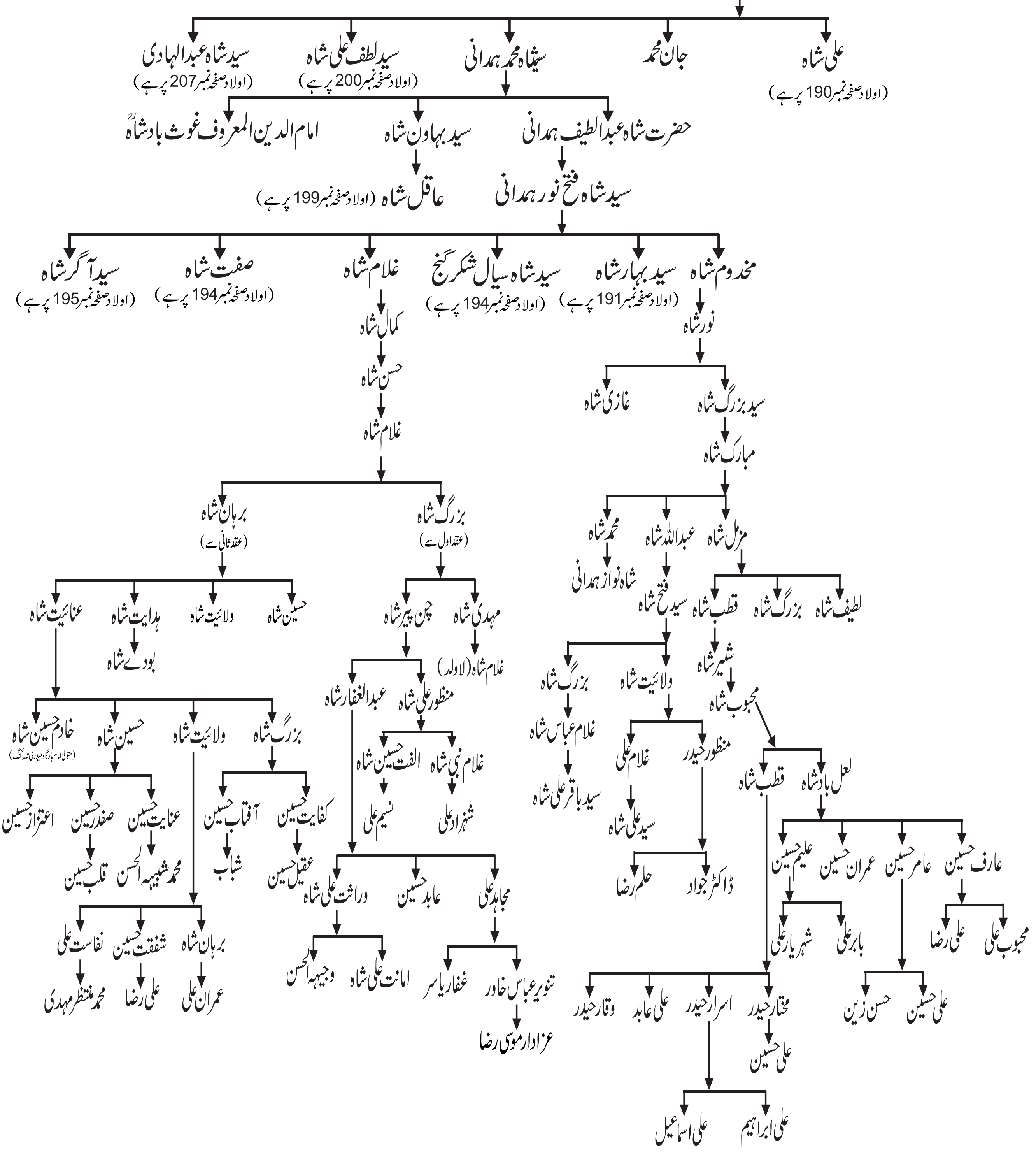
اولاد سید معصوم علی شاہ بن سید شاہ رفیع ہمدانی بن سید شاہ عبدالرحیم



سادات ہمدانیہ چک امرال تھانہ چونترہ راولپنڈی

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے

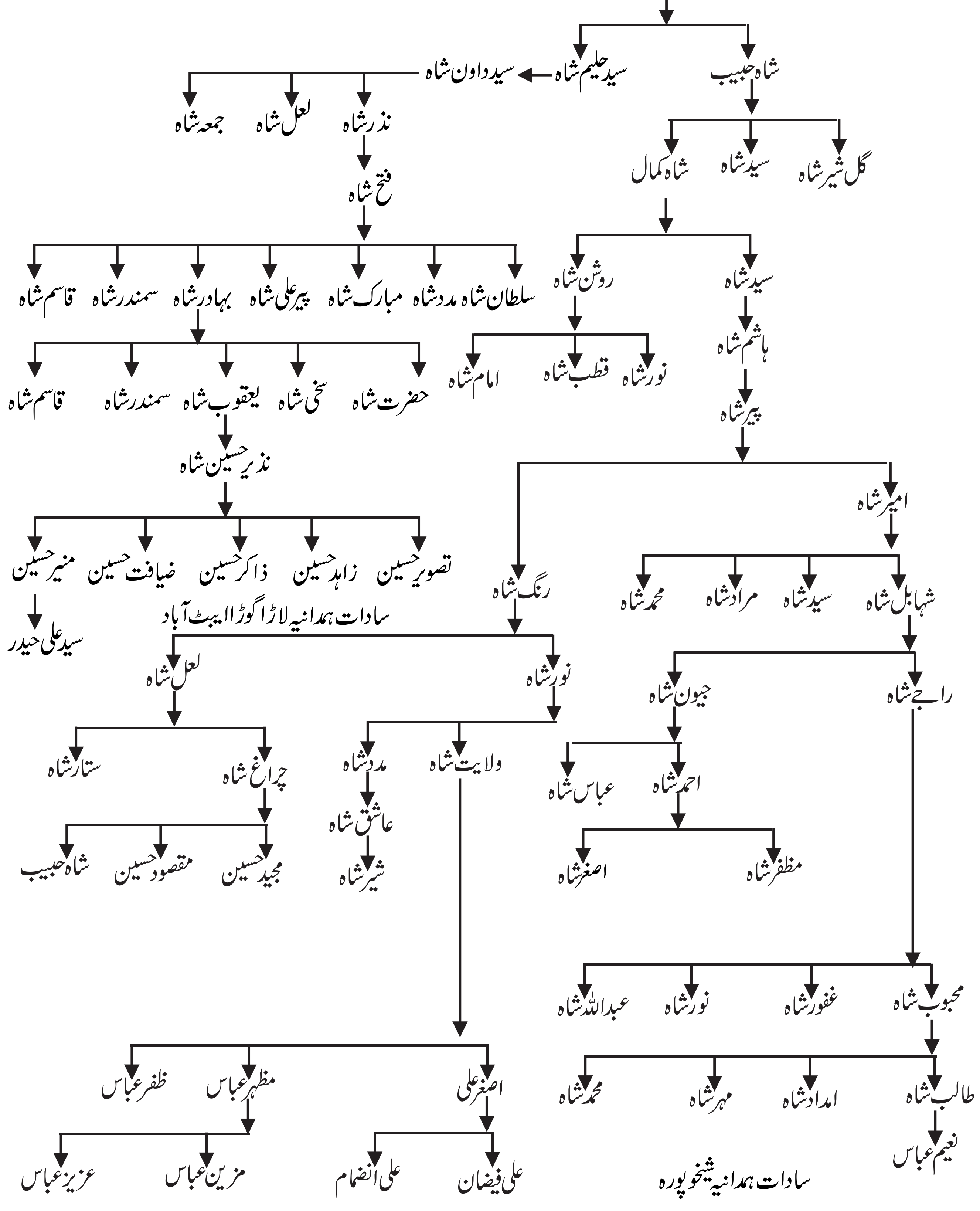
اولاد سید شاہ عبداللہ ہمدانی (مزار دندہ شاہ بلاول میں ہے) بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی بن سید اسماعیل ہمدانی



(سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

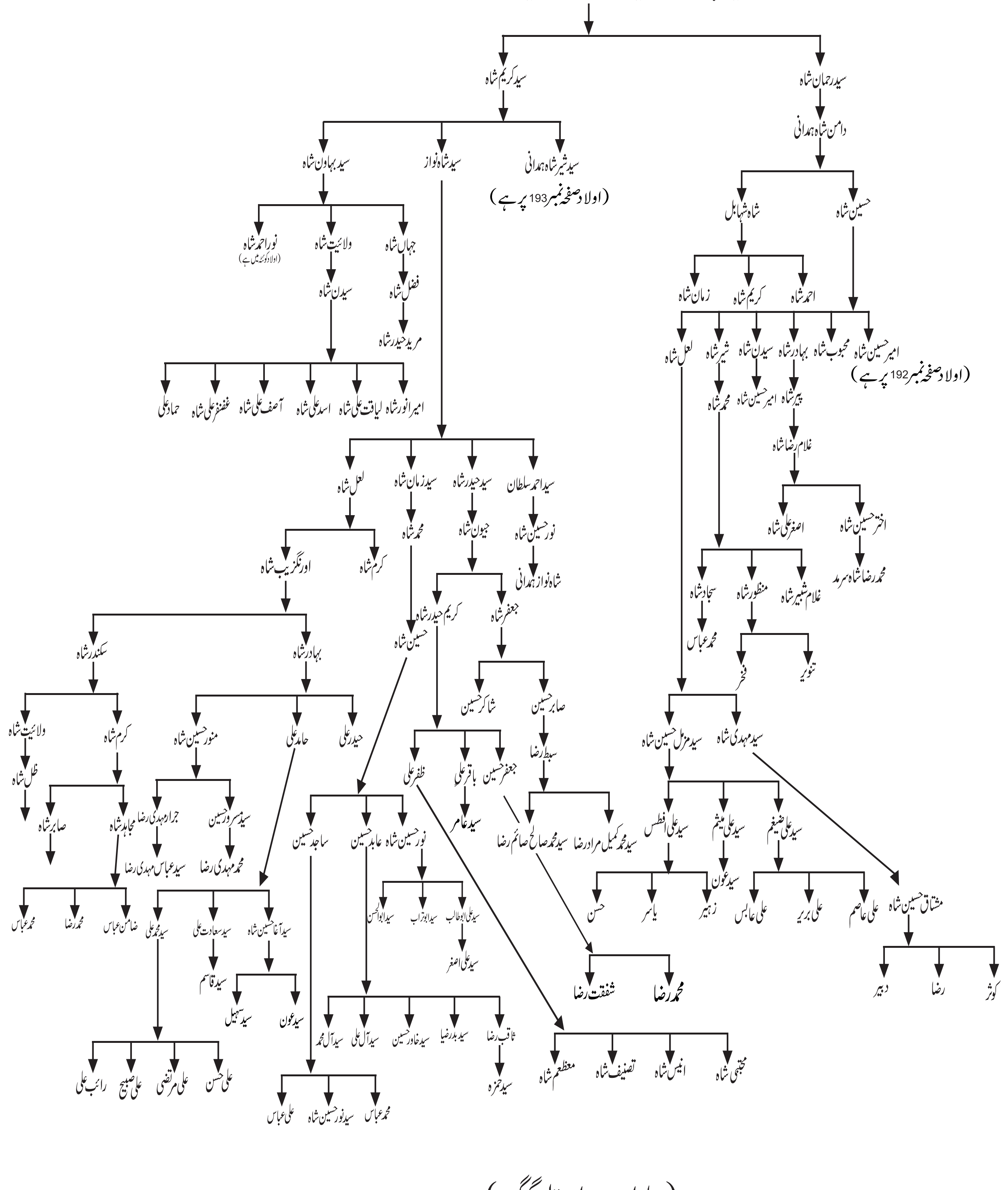
پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

اولاد سید علی شاہ بن شاہ عبداللہ بن سید احمد شاہ بلاول قدس سرۃ العزیز



پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

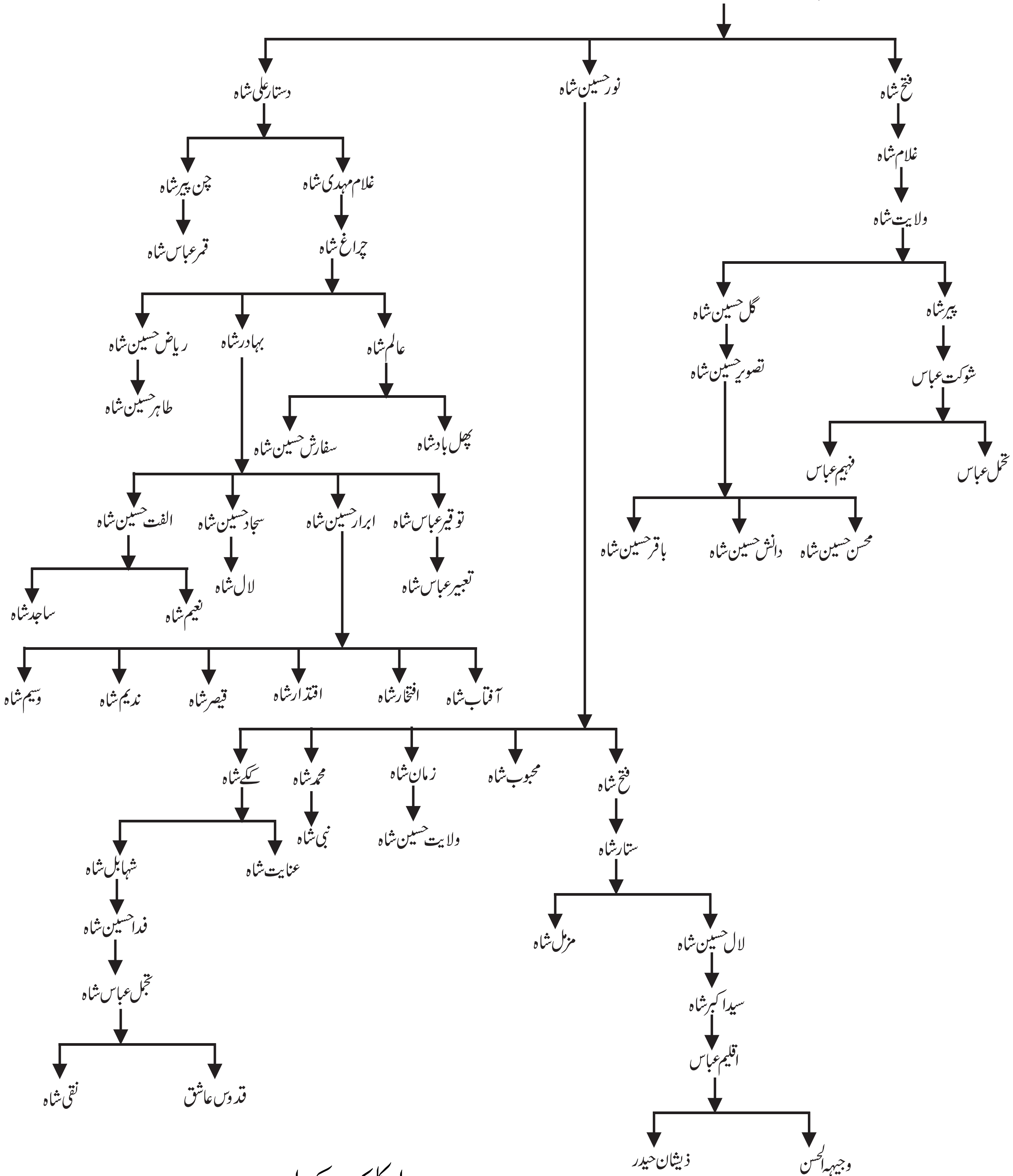
اولاد سید بہار شاہ بن سید شاہ فتح نور بن سید شاہ عبد الطیف ہمدانی



(سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

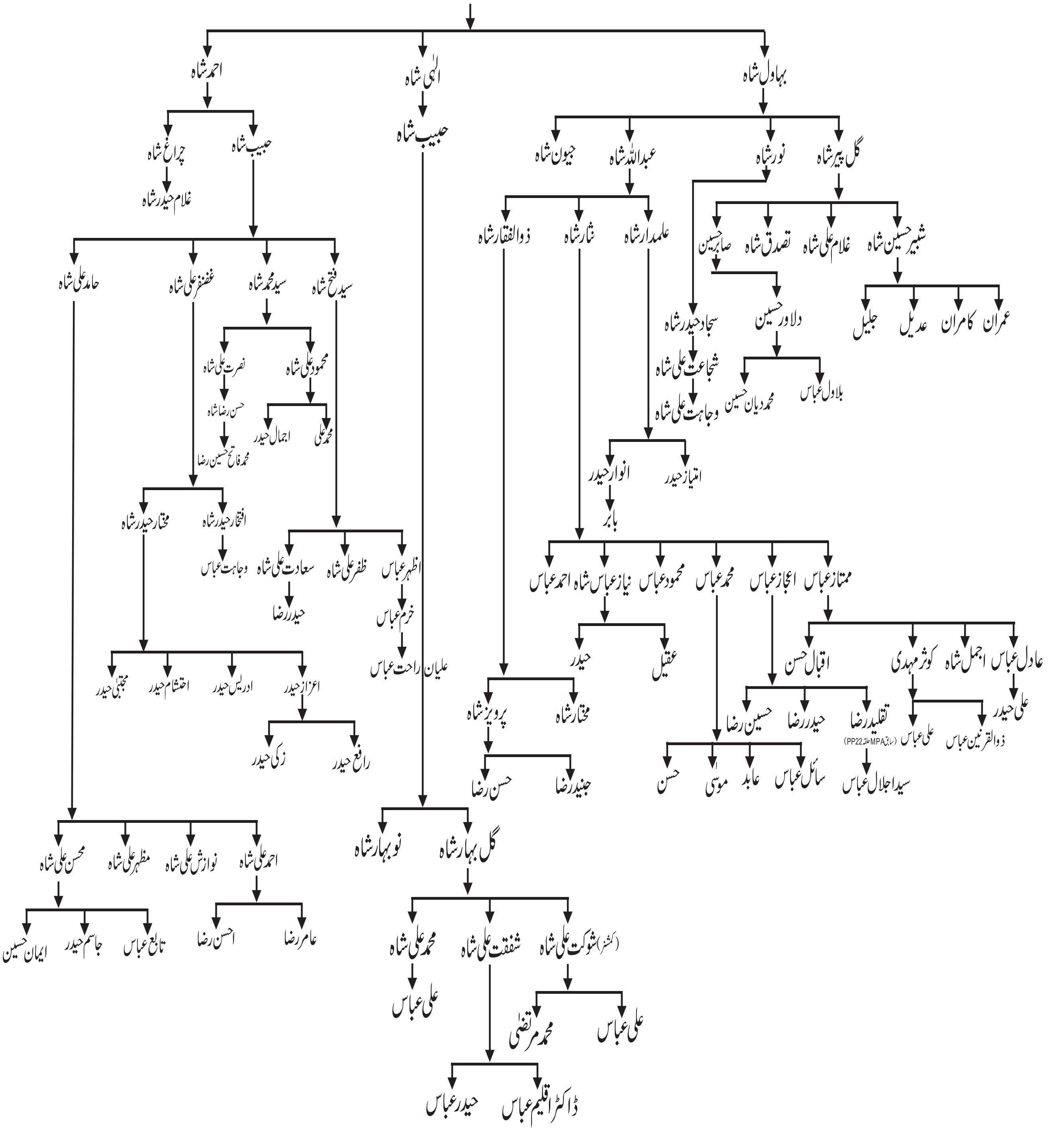
پیچھے صفحہ نمبر 191 سے

اولادِ سید امیر حسین شاہ بن حسین شاہ بن دامن شاہ بن رحمان شاہ بن بہار شاہ بن شاہ فتح نور بن لطیف شاہ بن محمد



پیچھے صفحہ نمبر 191 سے

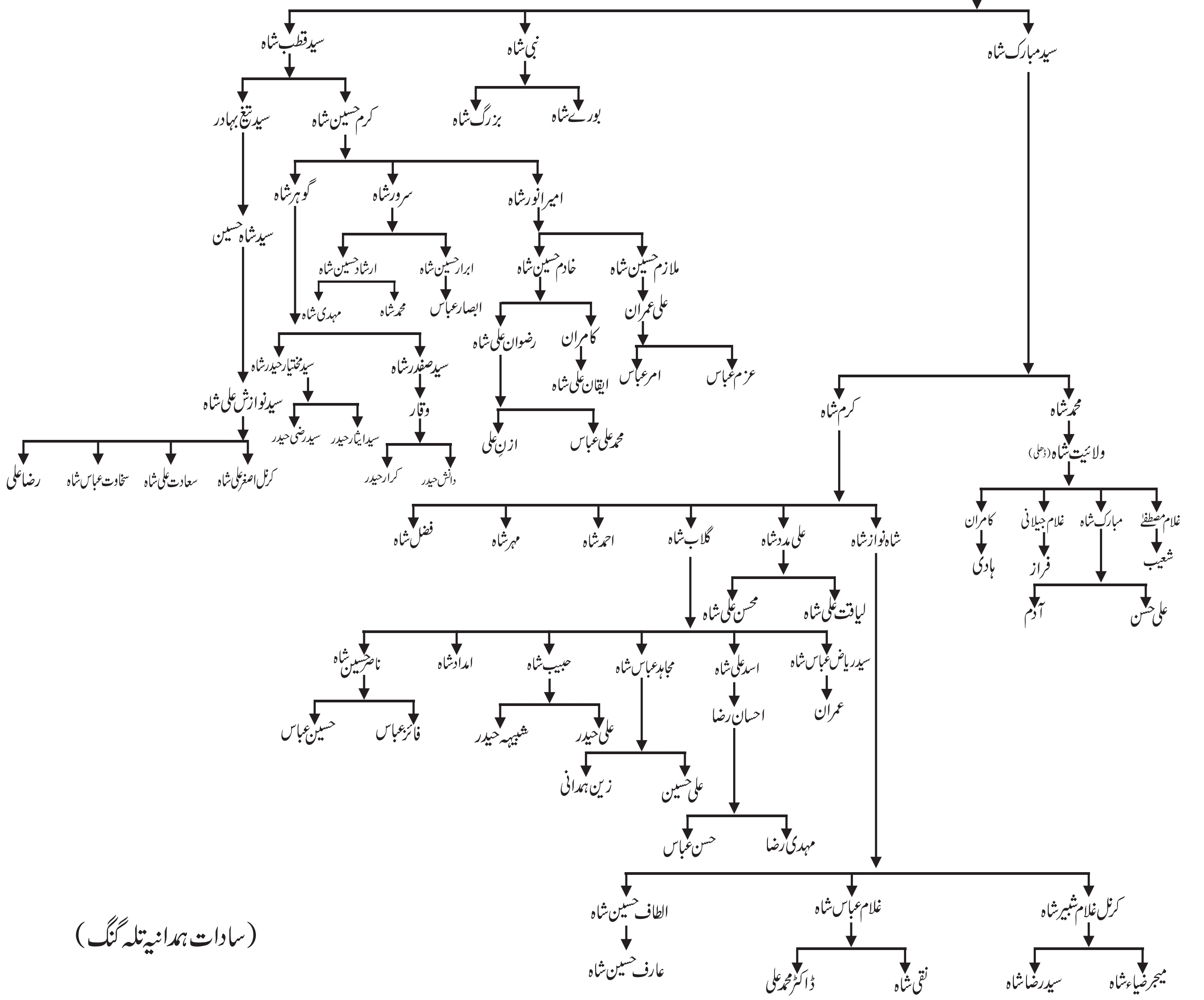
اولاد سید شیر شاہ ہمدانی بن سید کریم شاہ بن سید بہادر شاہ



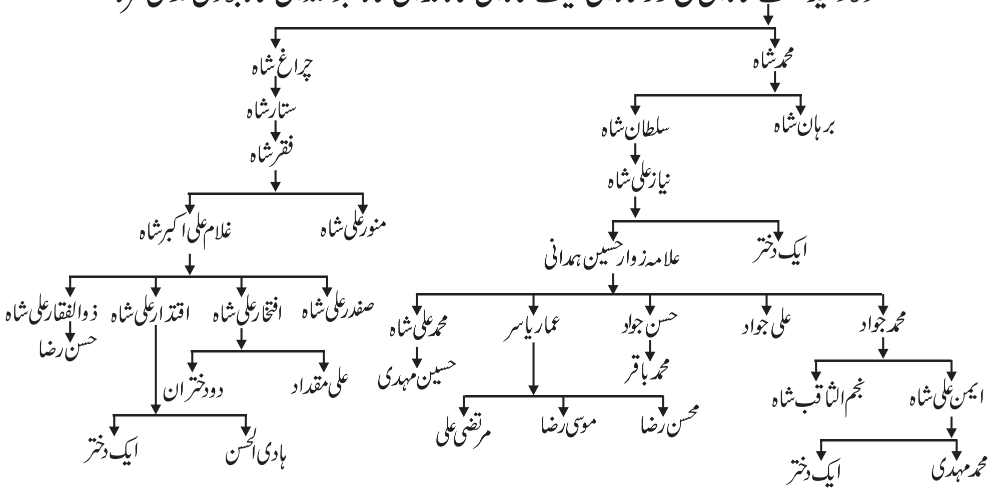
(سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

اولاد سید شاہ سیال شکر گنج بن شاہ فتح نور بن سید شاہ عبداللطیف ہمدانی



اولاد سید صفت شاہ بن فتح نور شاہ بن لطیف شاہ بن شاہ محمد بن شاہ عبداللہ بن شاہ بلاول قدس سرۃ



پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

اولاد سید آگر شاہ بن سید فتح نور بن سید شاہ عبداللطیف ہمدانی

- سید عبداللہ شاہ (اولاد صفحہ نمبر 196 پر موجود ہے)
- سید نبی شاہ
  - نور شاہ
    - محمد شاہ
      - احمد شاہ
        - صدا حسین شاہ
          - ملازم حسین شاہ
          - صابر حسین شاہ
          - محمد شاہ
          - آغاز شاہ
          - باقر شاہ
        - سید محمد شاہ
          - سید اعجاز شاہ
            - سید غلام عباس شاہ
  - داونٹر شاہ
    - شہابل شاہ
      - شریف شاہ
        - غلام احمد شاہ
          - سجاد حسین
          - شبیر حسین
          - امتیاز حسین
          - افتخار حسین
        - عبداللہ شاہ
        - محمد شاہ
          - شفقت شاہ
          - منیر شاہ
          - امجد شاہ
          - قادر شاہ
        - غلام حسین شاہ
          - عرفان شاہ
- حسن شاہ (اولاد صفحہ نمبر 198 پر موجود ہے)

(سادات ہمدانیہ موضع میاں تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 195 سے

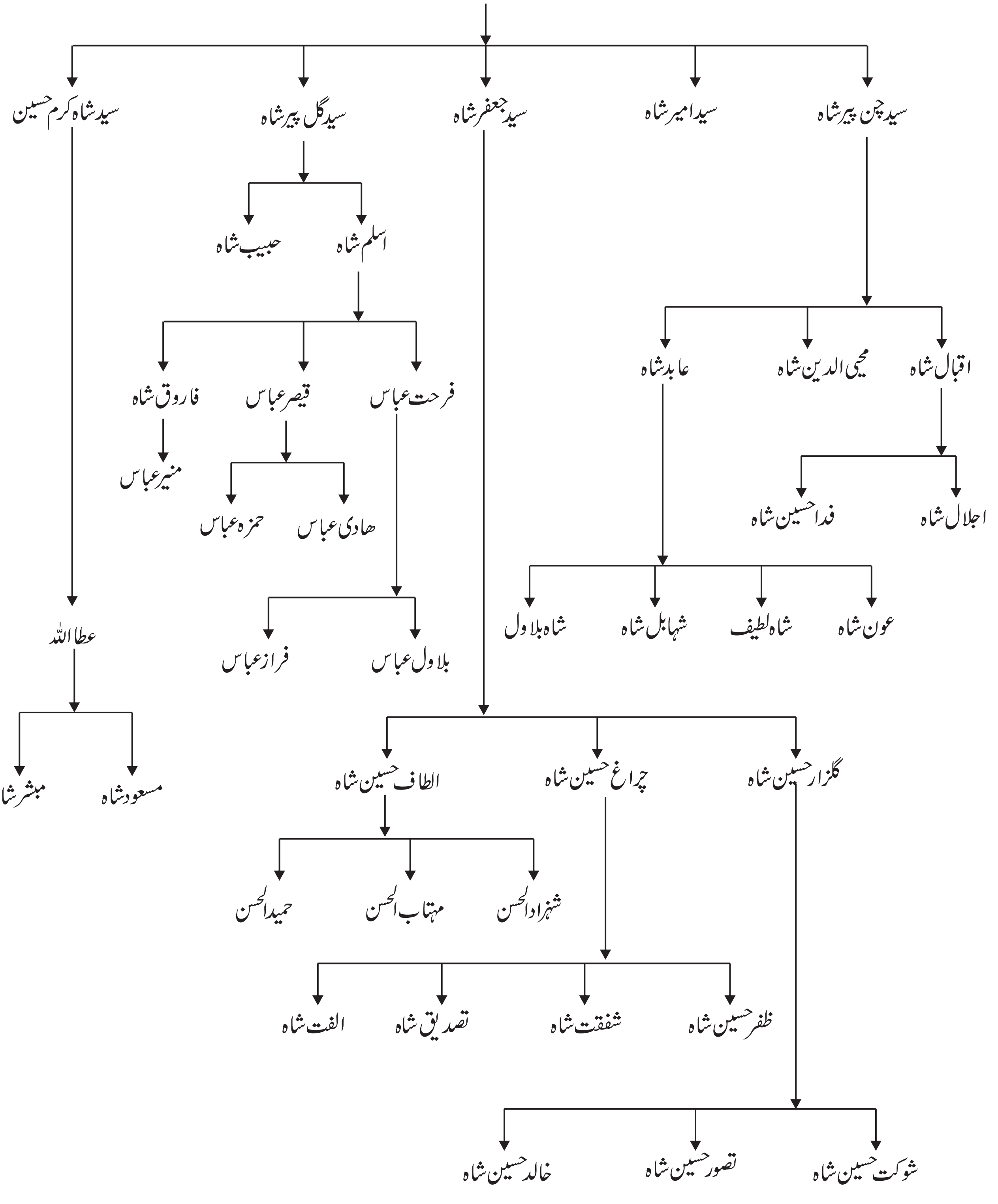
اولاد سید عبداللہ شاہ بن سید آگر شاہ بن سید فتح نور بن سید شاہ عبدالطیف ہمدانی

- سید حاجی
  - سید عبداللہ شاہ
    - بہادر شاہ
      - بزرگ شاہ
  - سید عباس شاہ
    - سید محمد شاہ (اولاد صفحہ نمبر 197 پر موجود ہے)
    - خیر شاہ
      - محبوب شاہ
        - رحمت شاہ
          - وحید عباس شاہ
        - زور محمد
        - محمود الحسن
          - اسد محمود
          - محبوب الحسن
          - محمد علی
    - ہدایت شاہ
      - حاجی شاہ
      - غلام اکبر علی
        - زبیر الحسن
    - فضل حسین شاہ
      - مزمل شاہ
      - شاہ سلطان
        - الطاف حسین شاہ
        - علی اصغر شاہ
    - کرم شاہ
      - سید امیر شاہ
        - ابرار شاہ
        - مشتاق شاہ
          - کرم عباس شاہ
        - اشتیاق شاہ
          - وسیم عباس شاہ
      - سید احمد شاہ
        - محمد شاہ
          - سید نعیم رضا
          - جنید رضا
        - احمد عباس شاہ
          - زین شاہ
          - حسین شاہ
      - سید امام شاہ
        - امیر انور شاہ
        - ساجد شاہ
          - سید نبیل امام

(سادات ہمدانیہ موضع میال تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 196 سے

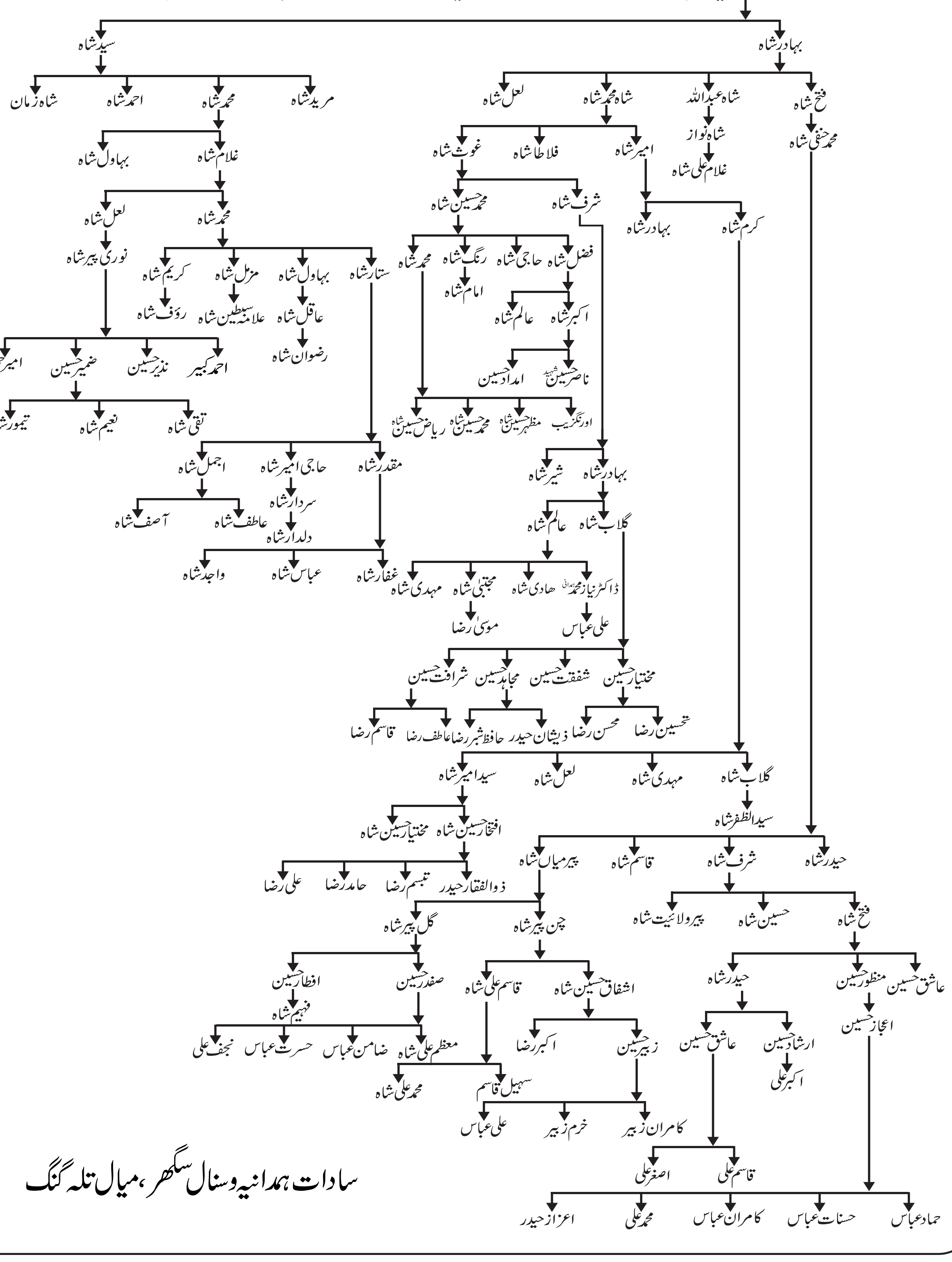
اولاد سید محمد شاہ بن سید عباس شاہ بن سید حاجی شاہ بن سید عبداللہ شاہ



(سادات ہمدانیہ موضع میال تحصیل تلہ گنگ)

پچھلے صفحہ نمبر 195 سے

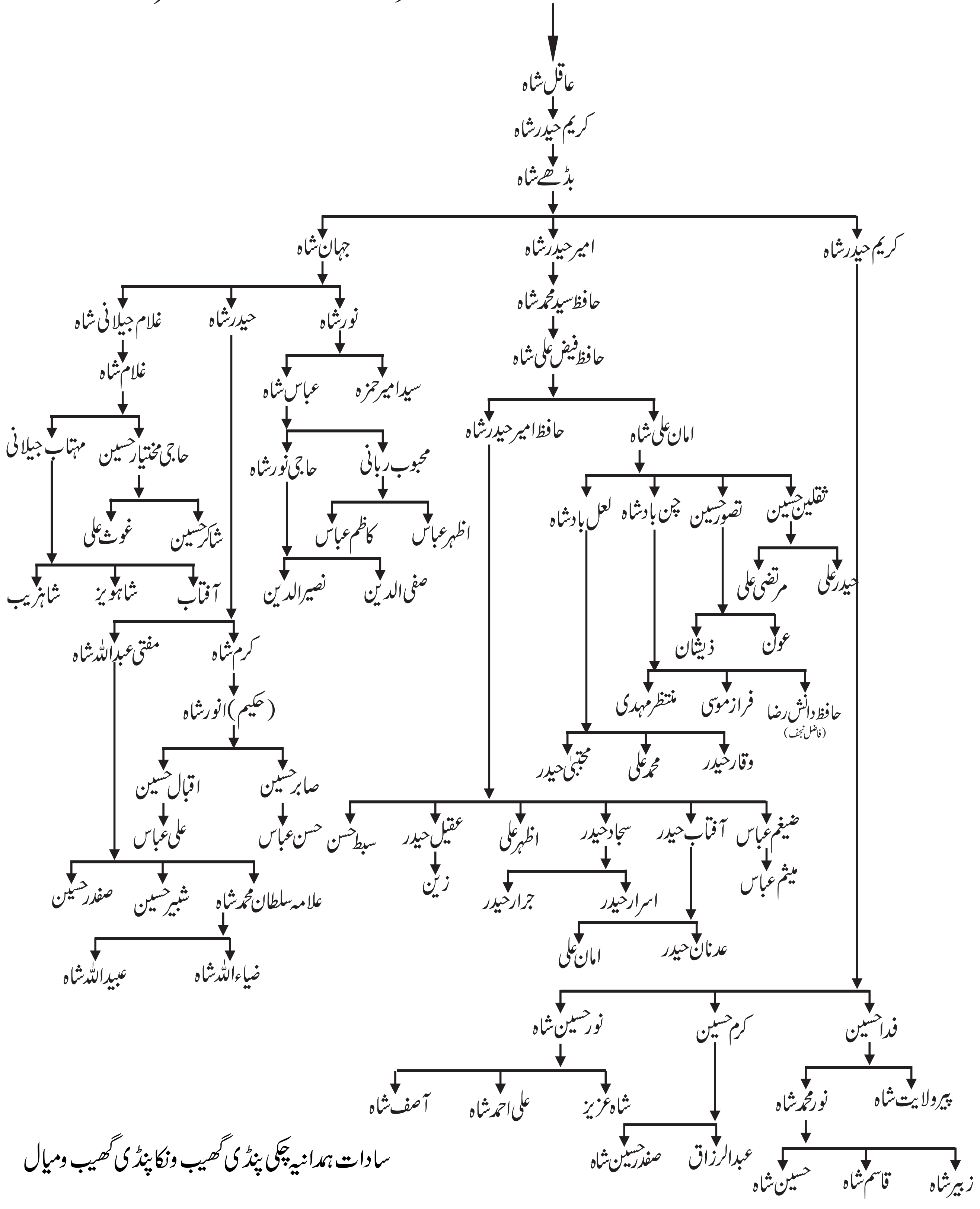
اولاد سید حسن شاہ بن آگر شاہ بن فتح نور شاہ بن لطیف شاہ بن شاہ محمد بن شاہ عبداللہ بن شاہ بلاولؒ



سادات ہمدانیہ وسنال سگھر، میال تلہ گنگ

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

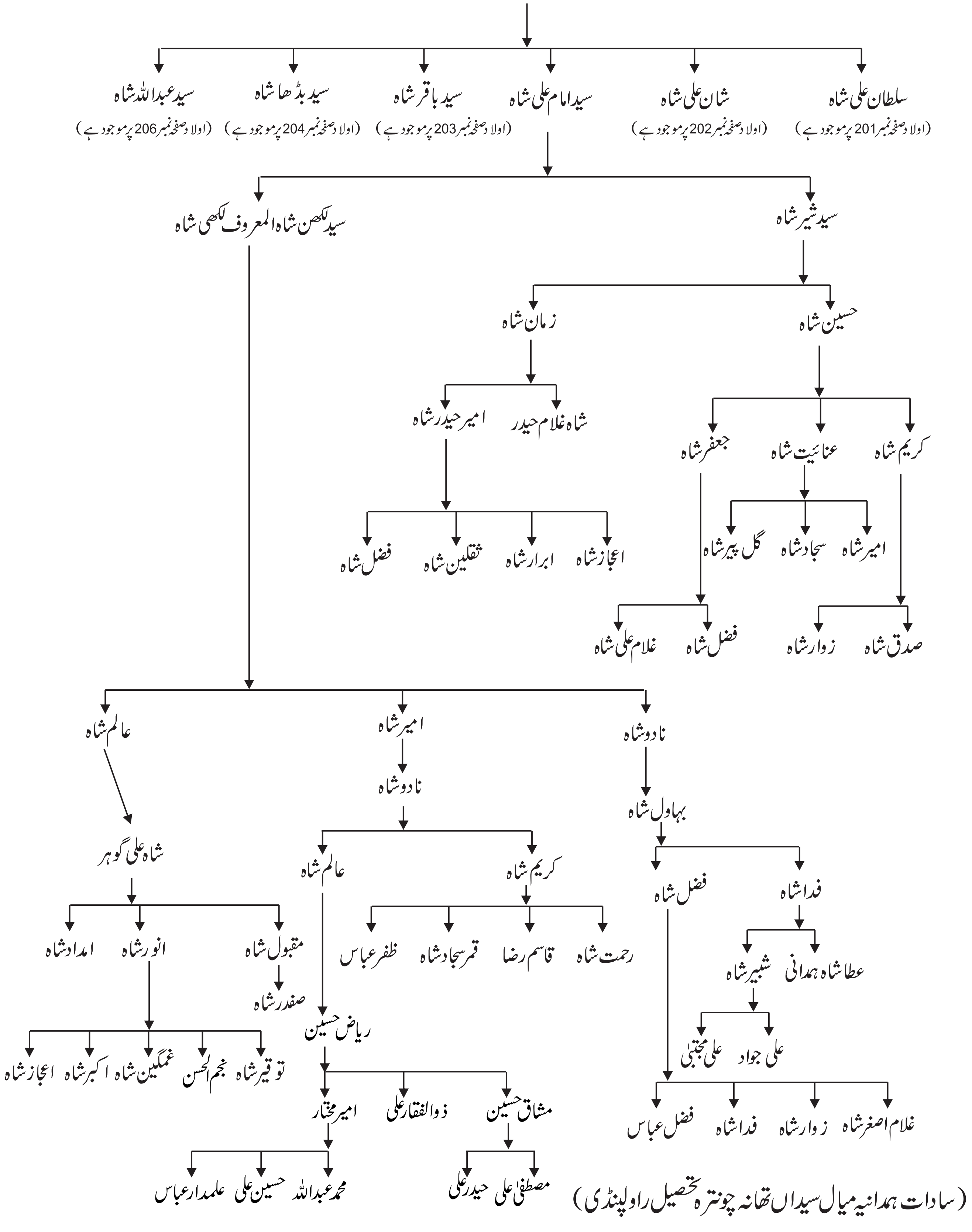
اولاد سید بہاون شاہ بن شاہ محمد بن شاہ عبداللہ بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرۃ العزیز



سادات ہمدانیہ چکی پنڈی گھیب ونکا پنڈی گھیب ومیال

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

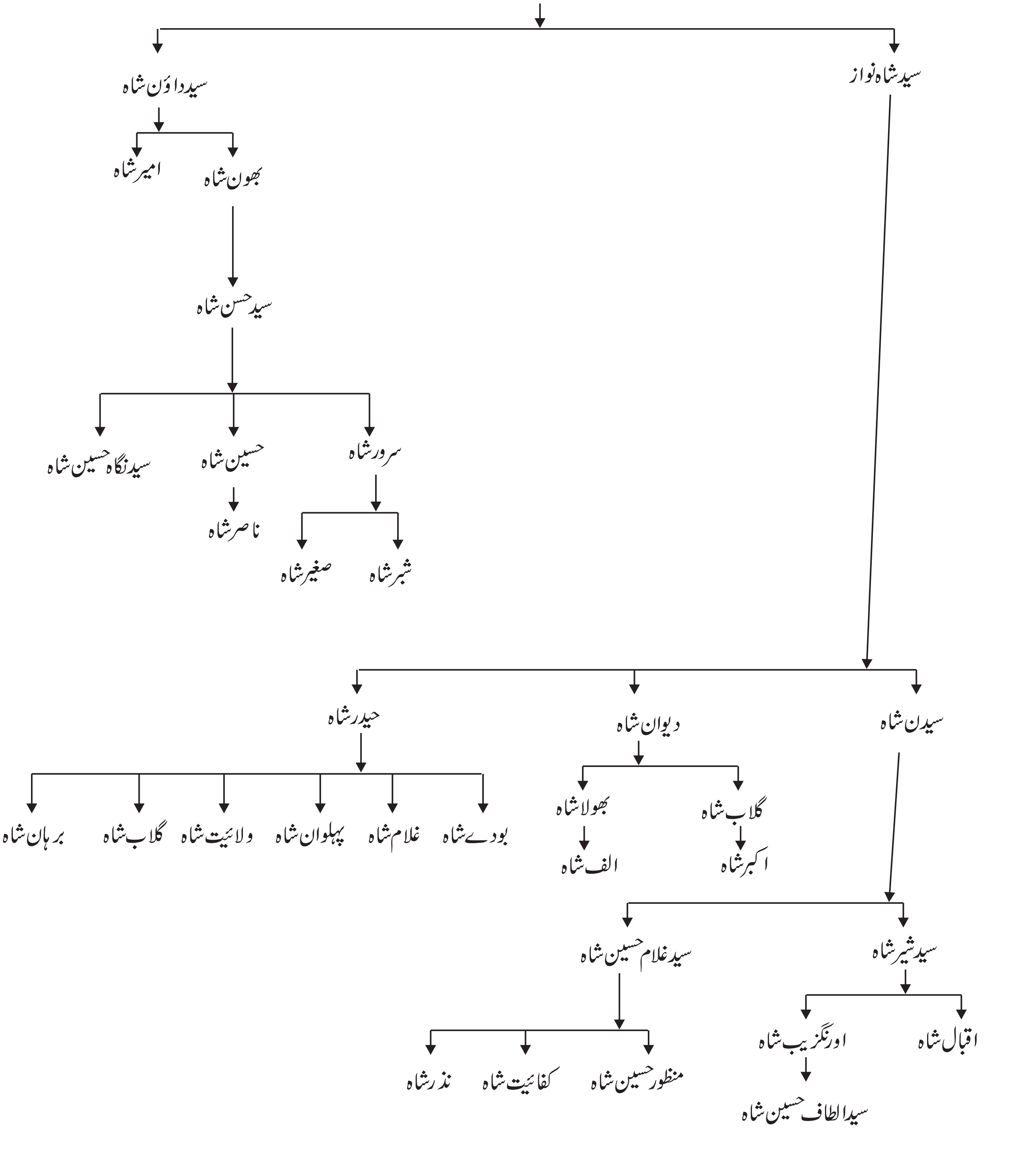
اولاد سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری



(سادات ہمدانیہ میال سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے

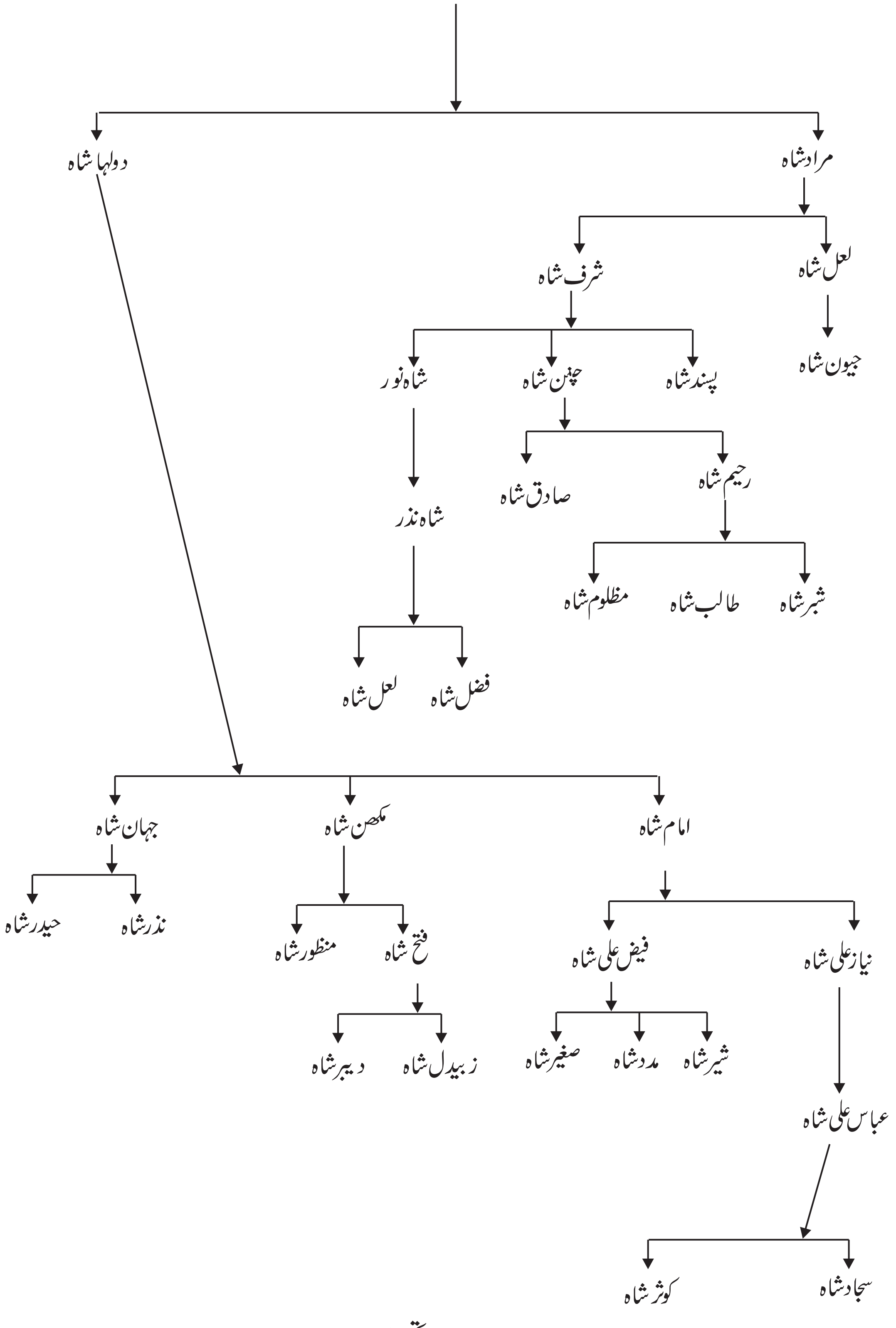
اولاد سید سلطان علی شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ میال سیداں، تھانہ چونترہ، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے

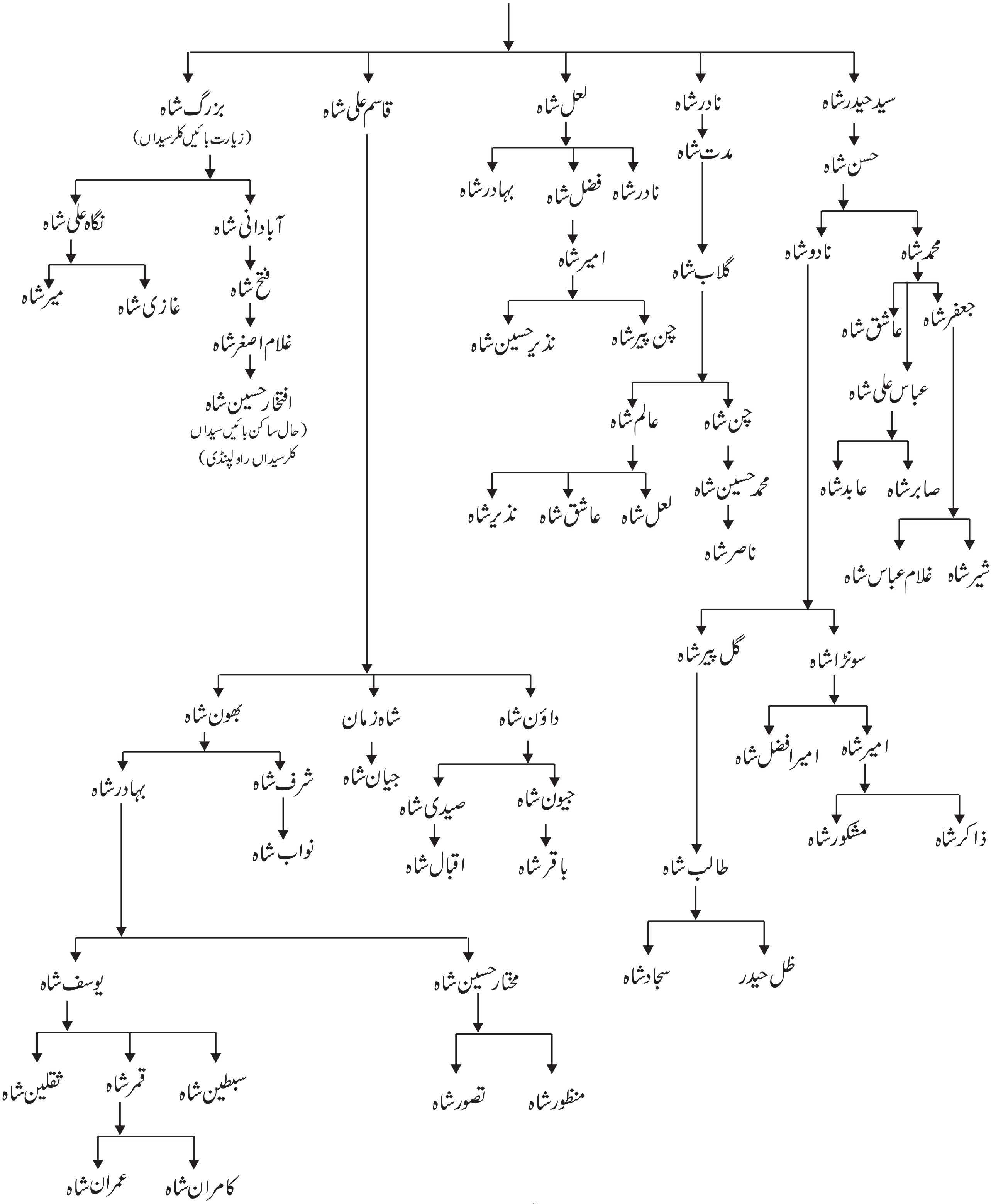
اولاد سید شان علی شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ میال سیداں، تھانہ چونترہ، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے

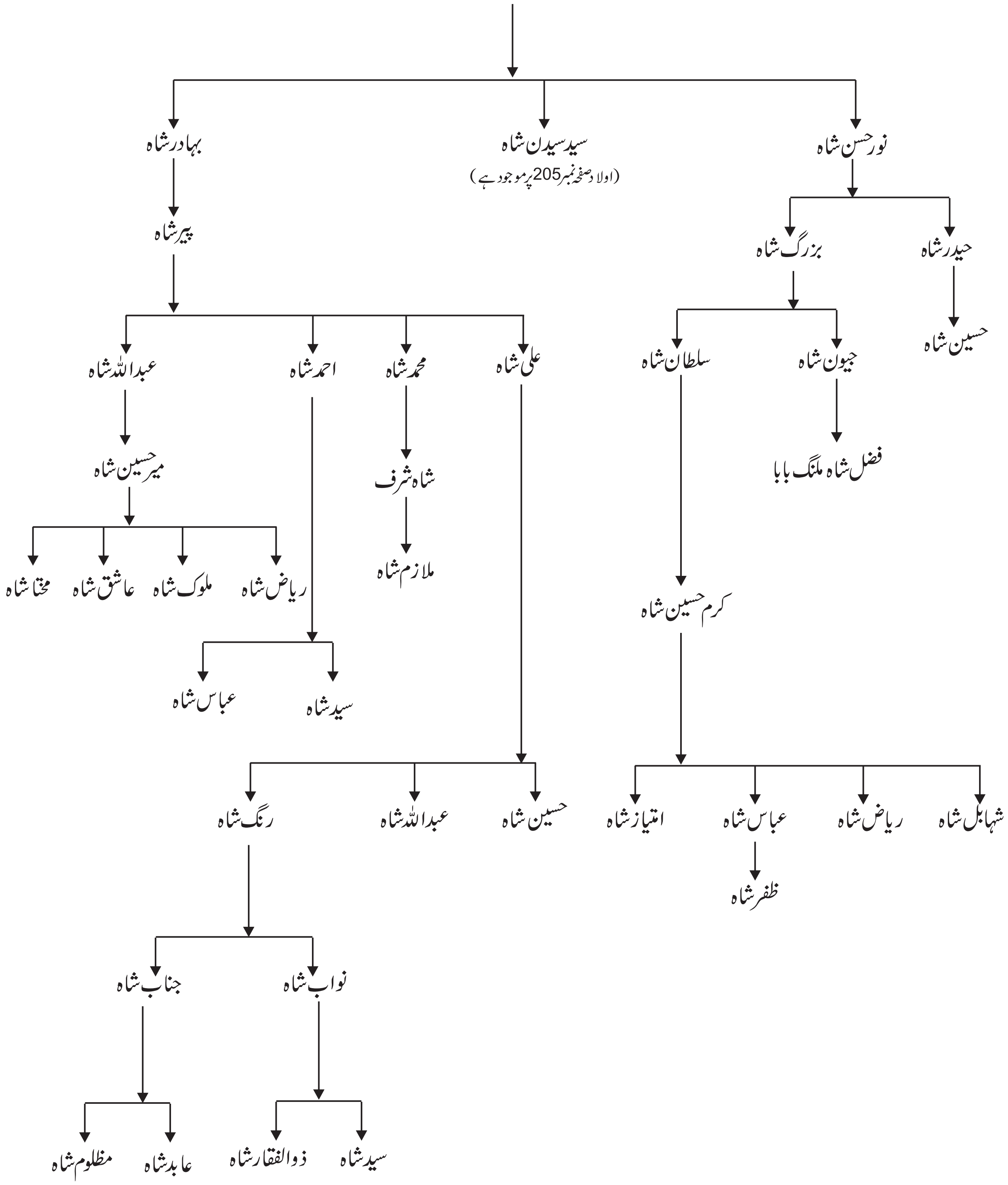
اولاد سید باقر شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ میال سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے

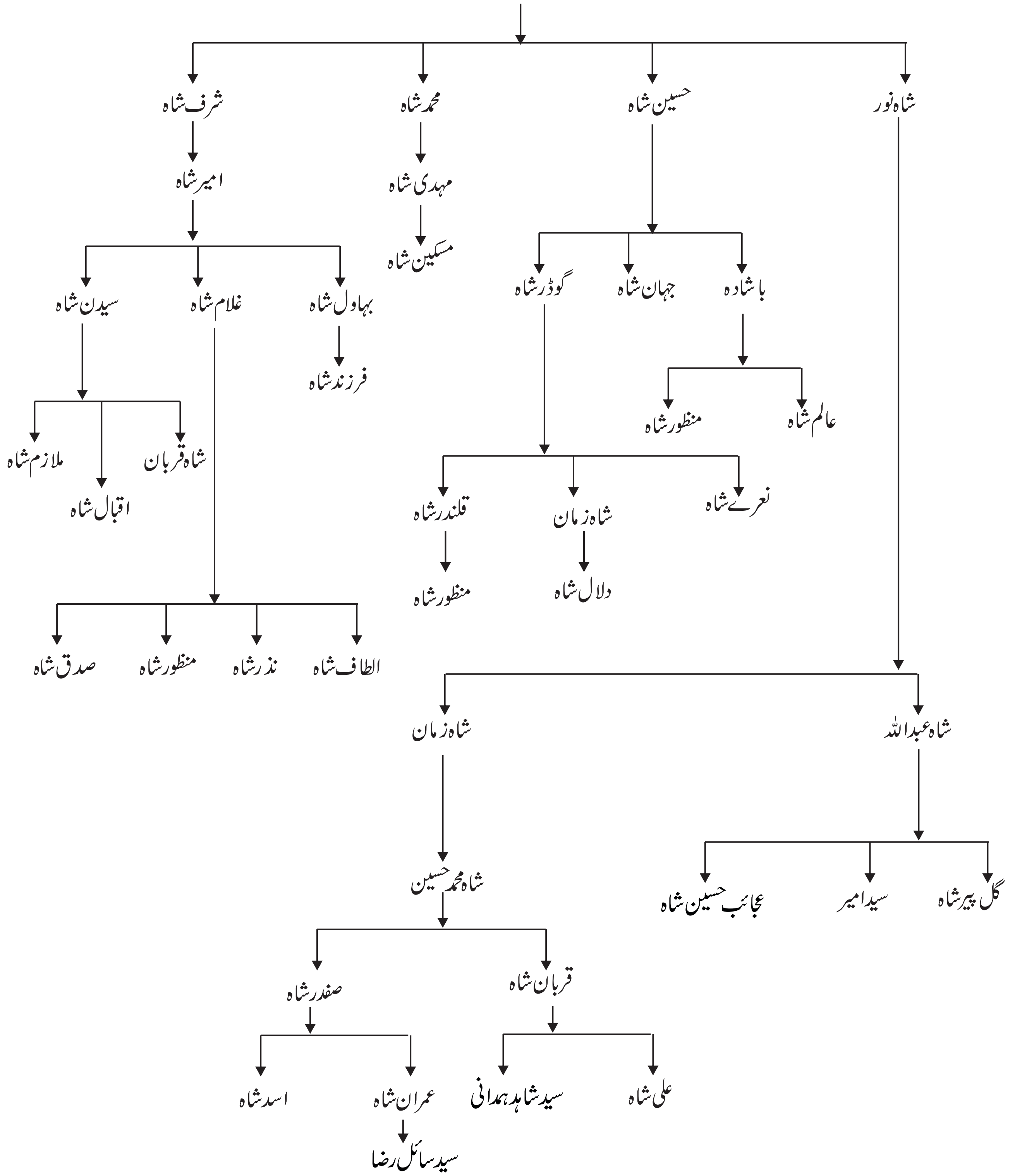
اولاد سید بڈھا شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی



(سادات ہمدانیہ میاں سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 204 سے

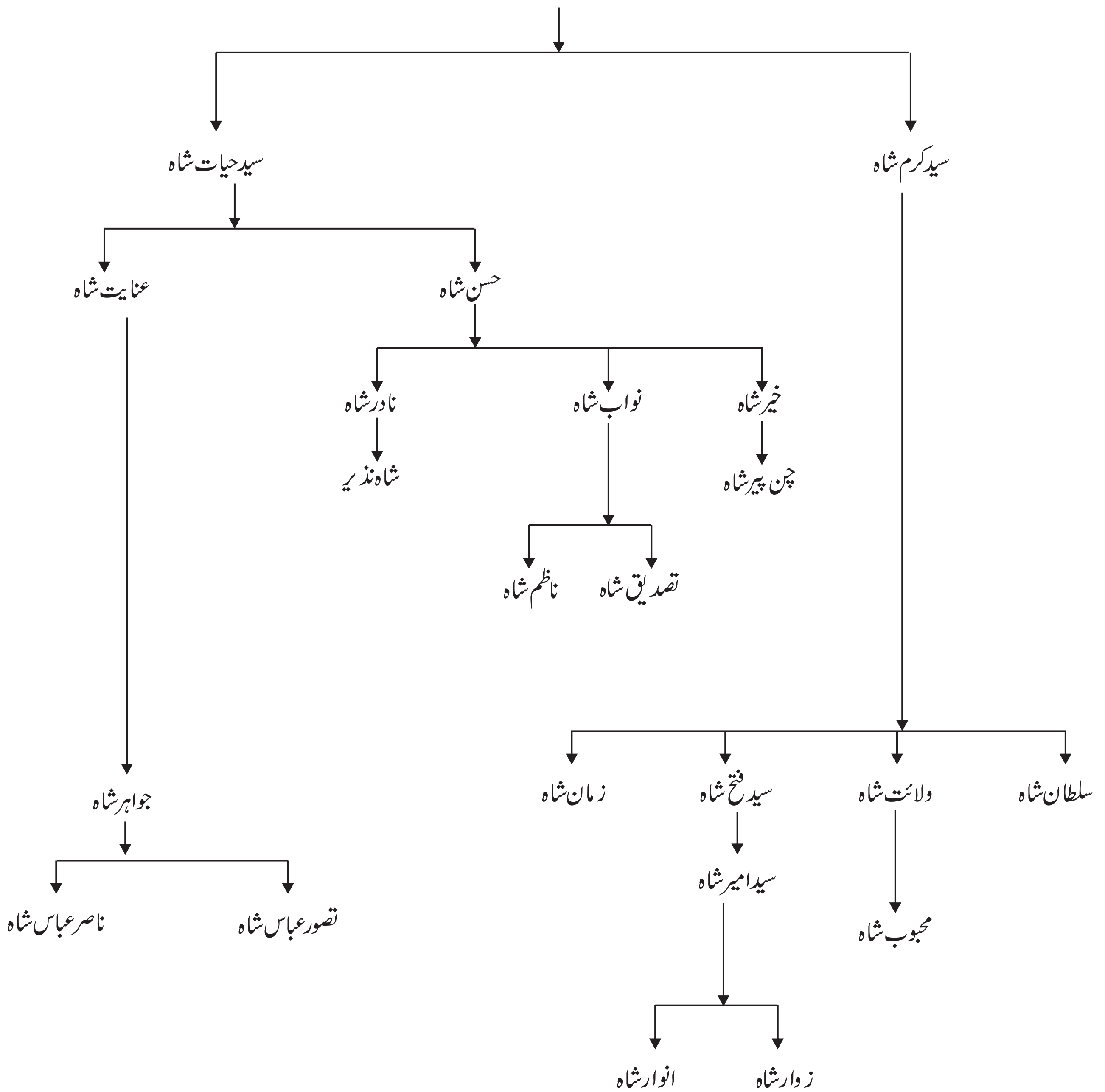
اولاد سید سیدن شاہ بن بڈھا شاہ بن سید لطف علی شاہ



(سادات ہمدانیہ میال سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے

اولاد سید عبداللہ شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی

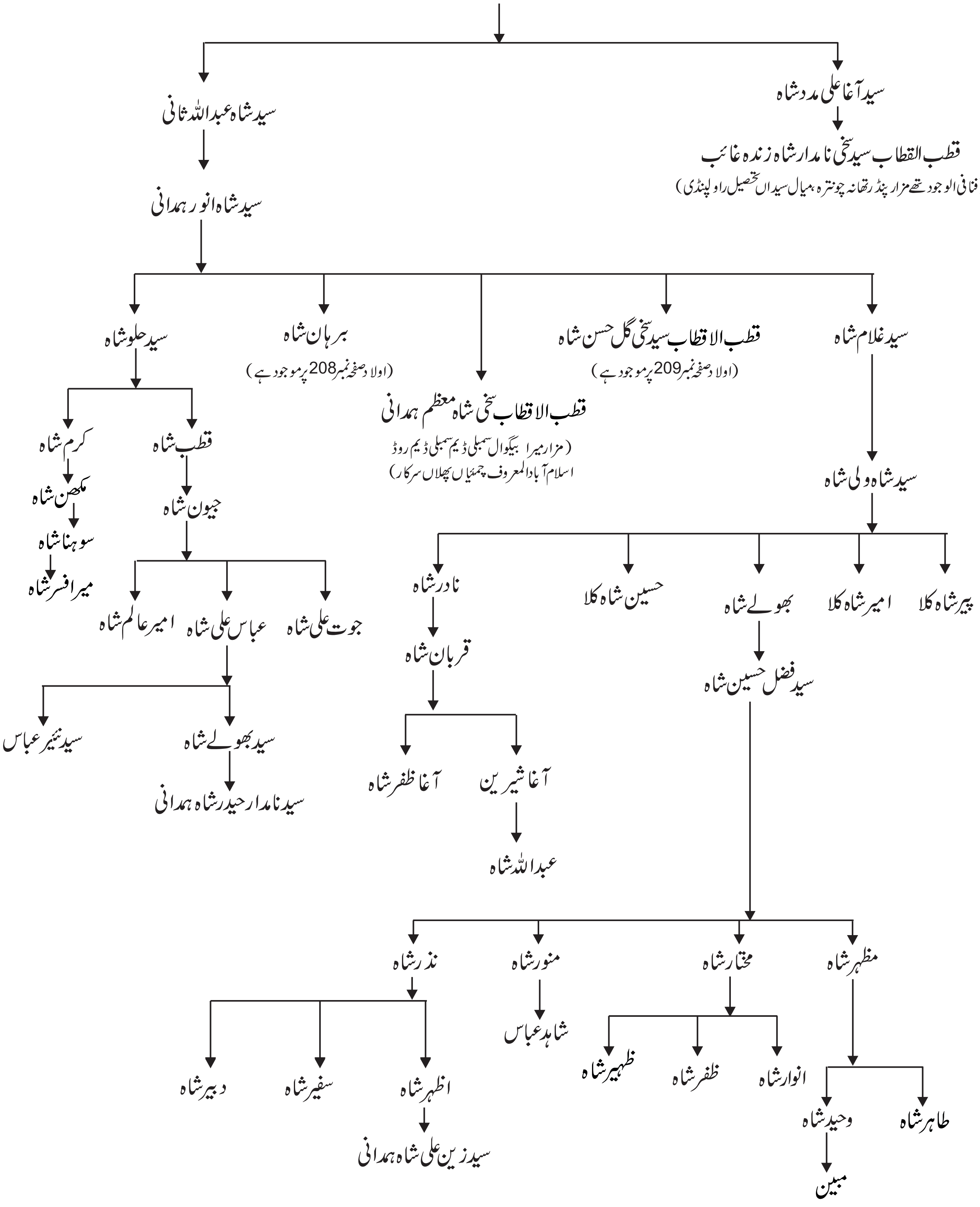


(سادات ہمدانیہ تھانہ چونترہ میال سیداں تحصیل راولپنڈی)

(شجرہ بمطابق ریکارڈ پٹوار خانہ بوساطت سید عطا شاہ ہمدانی)

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

اولاد سید شاہ عبدالہادی بن سید شاہ عبداللہ بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری



(سادات ہمدانیہ تھانہ چونترہ میال سیداں تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 207 سے

اولاد سید برہان شاہ بن سید شاہ انور بن سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالہادی

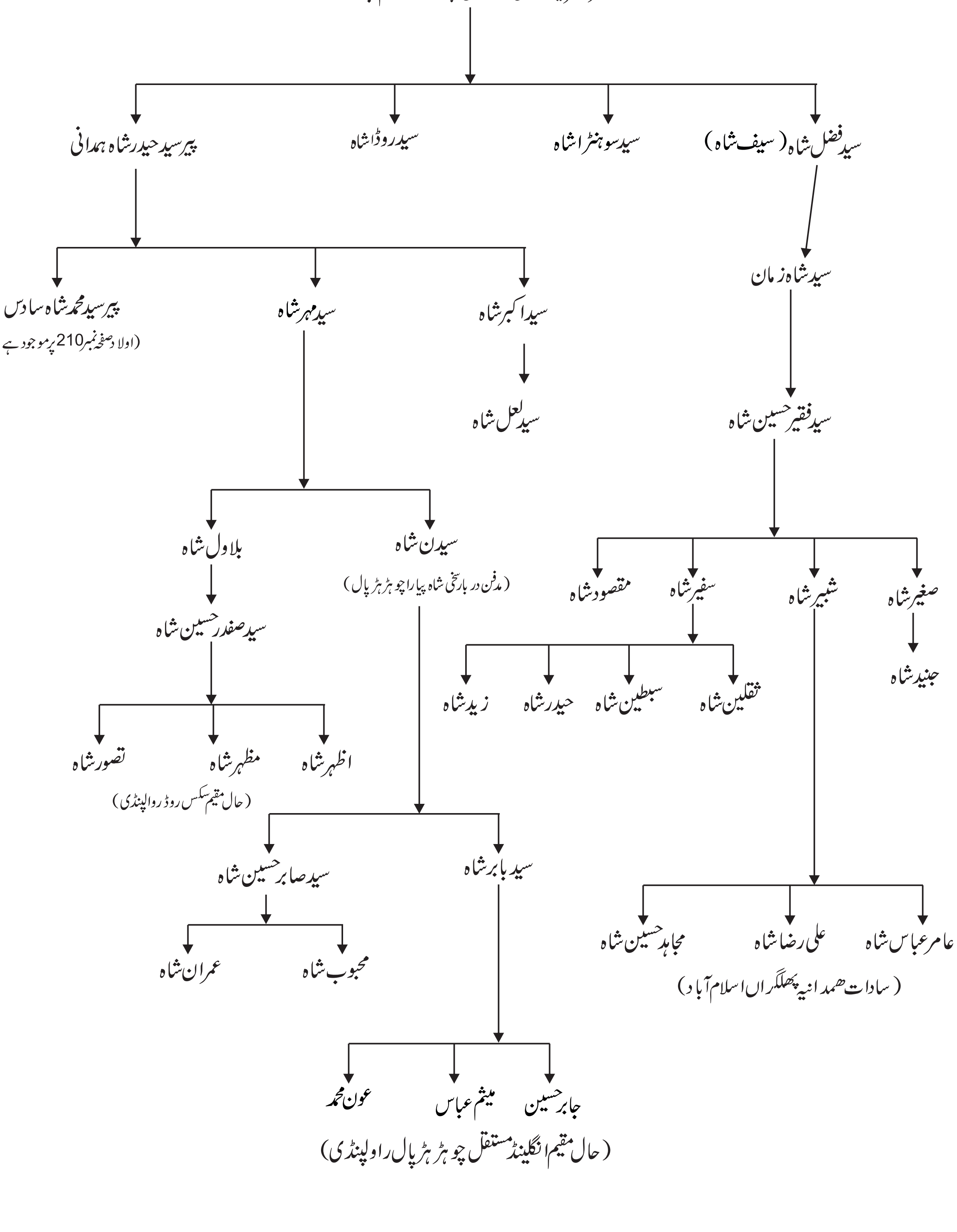
- سید بھون شاہ ہمدانی
  - سید شاہ علی قدر
    - سید اقبال شاہ
      - شبیر حسین شاہ
    - سید لعل شاہ
      - سید امتیاز حسین شاہ
        - سید عابد امتیاز ہمدانی
          - سید محمد ہمدانی
        - سید محسن رضا
        - سید حسن رضا
        - سید فرحان رضا
      - سید ریاض حسین شاہ
        - سید عون
        - سید محمد علی زیب
      - سید اعجاز حسین ایڈووکیٹ
        - سید کاوش اعجاز
      - سید ساجد حسین شاہ
        - علی اکبر
        - علی حیدر
  - سید چن پیر شاہ
    - مظلوم شاہ
      - عقیل شاہ
    - ملازم شاہ
      - قدیر شاہ
      - صغیر شاہ
    - بشیر شاہ
    - الطاف شاہ
  - سید امیر عالم شاہ
    - سید امیر شاہ
    - سید زید شاہ
- ستار شاہ

(قلمی نسخہ سادات ھمدانیہ الحسینیہ ہرڑ تحصیل چکوال و چکوال شہر محلہ لائین پارک)

پیچھے صفحہ نمبر 207 سے

اولاد سید سخی گل حسن شاہ بن سید شاہ انور بن سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالہادی

(مزار شریف موضع پھلگراں بہارہ کہو، اسلام آباد)



پیچھے صفحہ نمبر 209 سے

اولاد سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن شاہ ہمدانی

- سید معظم حسین شاہ
  - سید فدا حسین شاہ
    - سید نیر عباس
    - سید قلب عباس

    (گدی نشین دربار گل حسن شاہ موضع پھلگراں اسلام آباد)
- سید فضل حسین شاہ (مدفن در بار سخی شاہ پیارا چوہڑ ہڑ پال)
  - سید اظہر حسین شاہ (مدفن در بار سخی شاہ پیارا چوہڑ ہڑ پال)
    - سید عمران حسین شاہ المعروف جعفر شاہ
      - سید علی موسیٰ
    - العلامہ النسابہ سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی
      نقیب سادات الاشرف پاکستان
      راقم کتاب الہذا
- سید صبیت حسین شاہ (مدفن سید پور دربار مہندی شاہ)
  - الطاف شاہ
    - امجد شاہ
    - اسرار شاہ
    - عمران شاہ

    (سادات ہمدانیہ سید پور گاؤں اسلام اباد)
  - ابرار شاہ
    - احتشام شاہ ہمدانی
  - عابد شاہ

(سادات ہمدانیہ سابق چوہڑ ہڑ پال حال سلیمان آباد راولپنڈی کینٹ)

تذکرہ اجداد سید قمر عباس الحسینی الاعرجی الہمدانی بن سید اظہر حسین شاہ

تذکرہ سید شاہ عبداللہ ہمدانی بن سید سلطان احمد شاہ بلاول

آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابومحمد، والدہ سیدہ جوایرانی تھیں۔ متقی عابد اور صالحین میں سے تھے۔ آپ کی اولاد میں سید محمد شاہ، سید لطف علی شاہ، علی شاہ، سید جان محمد، شاہ اور سید شاہ عبدالھادی ہیں۔

تذکرہ سید شاہ عبدالھادی بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی

آپ کا نام عبدالھادی، کنیت ابوعلی، والدہ علیہ خاتون بنت سید شجاع الدین۔ آپ دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے اور سید لطف علی شاہ کے ہمراہ 1806 سن عیسوی میں میاں تھانہ چونترہ راولپنڈی میں آئے۔ آپ کی قبر کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت سادات کے قبرستان میاں میں ہے اور دوسری روایت کے مطابق کرڑ میں مزار سید شہاب الدین بن سلطان احمد شاہ بلاول کی حدود میں ہے۔ آپ کی اولاد میں سید آغا علی مدد اور سید شاہ عبداللہ ثانی ہیں۔

تذکرہ سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالھادی بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی

آپ کا نام عبداللہ، لقب ثانی، کنیت ابوالانور تھی۔ والدہ سیدہ نوراں بی بی بنت سید شاہ حسن گیلانی تھیں۔ آپ کی پیدائش اور وفات میاں میں ہے۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا سید شاہ انور ہمدانی ہیں۔

تذکرہ سید شاہ انور ہمدانی بن سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالھادی

آپ کا نام انور، کنیت ابوالمعظم، والدہ سیدہ ثمانہ بنت سید علم الدین تھیں۔ آپ کی عمر 59 سال تھی اور آپ کی اولاد میں سید غلام شاہ، سید حلو شاہ، سید سخی معظم شاہ، برہان شاہ اور سید سخی گل حسن شاہ ہمدانی ہیں۔ سخی معظم شاہ ہمدانی کا مزار میرابیگوال، اسلام آباد میں سمبلی ڈیم روڈ پر ہے۔ زیارت چمیاں پھلاں کے نام سے مشہور ہے۔

تذکرہ سید سخی گل حسن شاہ ہمدانی بن سید شاہ انور ہمدانی بن سید شاہ عبداللہ ثانی

آپ کا نام گل حسن شاہ، کنیت ابوالفضل، والدہ کا نام سیدہ فضہ خاتون بنت سید سیدن شاہ بڈھے شال تھیں۔ آپ اپنے بھائی سید معظم شاہ مزار واقع میرابیگوال، اسلام آباد کے ہمراہ میاں سے ہجرت کر کے پھلگراں، اسلام آباد آ گئے آپ حضرت بری امام جناب سید عبداللطیف کاظمی المشہدی کے سلسلہ طریقت سے وابستہ تھے آپ دونوں بھائی پیر بھائی بھی تھے۔ آپ خوارق العادات بزرگ تھے۔ 12 سال دوالہ گاؤں اسلام آباد میں پانی پر چلا کاٹا اور اللہ کے ذکر میں مستغرق رہے آپ کا گشت علاقہ ریاڑی، میرابیگوال، اٹھال، نیلور، کرور، سکریلے، مری، مارگلہ، کوٹلی ستیاں ہے۔ علاقہ ریاڑی میں آپ کی بدعا سے آج تک اس علاقے میں زمین سرکتی ہے۔ آپ کا مصلیٰ بھی ریاڑی میں ایک مسجد میں ہے۔ اس کے علاوہ کوٹلی ستیاں میں آپ کا آنا جانا رہا۔ ایک مرتبہ آپ کے حکم پر دیوار نے چلنا شروع کر دیا یہ بات آج تک پھلگراں میں مشہور ہے۔

حضرت چن پیر شاہ سرکار پنڈوڑیاں والے اکثر آپ کی درگاہ پر آتے رہے، بلکہ چن پیر شاہ سرکار کے پھلگراں قیام کے دوران بابا لعل شاہ مری والے بھی آئے۔ اس کے علاوہ بابا سیدن شاہ شاہ کے گوہڑہ رواۃ والے بھی آتے رہے حضرت سید چن پیر بادشاہ پانچ گاؤں میں گھومے اور آخرکار پھلگراں پسند آیا۔پھلگراں کے بارے میں آپ کا یہ قول مشہور ہے:

''تمیر ے جیسا بے ایمان نہیں کوئی

پنڈ جیسا دیوان نہیں کوئی

میرہ جیسا حیوان نہیں کوئی

اٹھال جیسا شیطان نہیں کوئی

پھلگراں جیسی شان نہیں کوئی''

آپ کے عرس کی تاریخ حضرت لعل شاہ سرکار ریا بانی قلندر مری والے نے رکھی اور سید فدا حسین شاہ ہمدانی کو تاکید کی کے آدھے سال میں عرس کرو لنگر پکاؤ اور کھلاؤ۔اس وجہ سے آپ کا عرس 15 جون کو پھلگراں، بارہ کہو، اسلام آباد فیڈرل ایریا میں ہوتا ہے۔آپ کی اولاد میں سید فضل شاہ عرف سیف شاہ، سید سوہنڑا شاہ، سید روڈا شاہ اور سید حیدر شاہ ہیں۔

تذکرہ پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن شاہ بن سید شاہ انور ہمدانی

آپ کا نام حیدر شاہ، کنیت ابوالاکبر، والدہ سیدہ زینب بنت سید سرور شاہ کاظمی المشہدی آف علاقہ شیر پور پہاڑ تھیں۔آپ کی پیدائش پھلگراں اور وفات بھی یہیں ہوئی۔آپ متقی پرہیزگار اور عبادت گزار تھے۔آپ کے پاس بخار، خسرہ، موکھر اور زمین کو دیمک لگ جانے کے موثر دم تھے۔دور دور سے لوگ آپ کے پاس ہدا کروانے آتے تھے۔آپ کی اولاد میں سید اکبر شاہ، سید مہر شاہ، سید محمد شاہ سادس ہیں۔

تذکرہ سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن شاہ

آپ کا نام محمد، لقب سادس یعنی آپ اپنے شجرہ میں چھٹے محمد نامی تھے۔کنیت ابوالمعظم، والدہ سیدہ گودا بی بی بنت لعل شاہ کاظمی المشہدی آف علاقہ شیر پور تھیں جو کہ بابا گل شیر شاہ کی اولاد سے تھیں۔آپ کے مریدین کوٹلی ستیاں، سترہ میل، مل پور، شاہدرہ میں تھے۔آپ کا انتقال راولپنڈی سکستھ روڈ ڈھوک کشمیریاں میں اپنے مریدوں کے ہاں ہوا اور اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔آپ کی اولاد میں سید معظم شاہ سید فضل حسین شاہ اور سید صیبت حسین شاہ ہیں۔

تذکرہ سید فضل حسین شاہ بن سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ

آپ کا نام فضل حسین شاہ، کنیت ابوالاظہر اور والدہ سیدہ مہتاب بی بی تھیں جو کہ پیر سید مہندی شاہ بخاری (زیارت سید پور گاؤں اسلام آباد) کی اولاد سے تھیں۔آپ کے تایازاد بھائی سید سیدن شاہ کی شادی سادات کاظمیہ المشہد یہ چوہڑ ہڑ پال راولپنڈی میں ہوئی تو انہوں نے اپنی بیوی کی بہن سے آپ کا نکاح کروا دیا لہٰذا آپ دونوں چوہڑ ہڑ پال راولپنڈی میں آباد ہو گئے۔آپ کی زوجہ سیدہ شہزاداں بی بی بنت سید دیوان حیدر شاہ کاظمی غوث الزماں سید سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی کی اولاد سے تھیں۔آپ ٹرک ڈرائیور تھے۔کابل سے دہلی تک کا سفر کیا کرتے تھے۔آپ کا انتقال 13 اپریل 1993 سن عیسوی کو ہوا اور آپ قبرستان دربار سخی شاہ پیار کاظمی المشہدی چوہڑ ہڑ پال میں دفن ہوئے۔آپ کی اولاد میں سید اظہر حسین شاہ ہیں۔

تذکرہ سید اظہر حسین شاہ بن سید فضل حسین شاہ بن سید محمد شاہ سادس

آپ کا نام اظہر حسین شاہ، کنیت ابوجعفر پیدائش محلّہ زمینداراں مصریال روڈ چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں ہوئی آپ کی والدہ کا شجرہ یوں ہے: سیدہ شہزاداں بی بی بنت سید دیوان حیدر شاہ بن سید مبارک شاہ بن سید گلاب شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید جمیل شاہ بن سید اکرم شاہ بن غوث الزماں سید سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی بن سید امیر علی شاہ بن سید شریف محمد بن شاہ شمس حقانی بن سید عبدالباقی بن سید شاہ رحمت اللہ بن سید شاہ محمود بن سید شاہ زین العابدین بن سید شاہ نصرالدین بن شاہ علی شیر بن سید عبدالکریم بن سید شاہ وجیہ الدین بن سید شاہ محمد ولی الدین بن سید شاہ محمد ثانی الغازی بن سید رضا الدین بن سید صدرالدین بن سلطان سید محمد احمد سابق بن سید ابوالقاسم حسین مشہدی بن سید علی الامیر بن سید عبدالرحمان رئیس الزماں بن سید اسحاق ثانی بن سید موسیٰ ابوالحسن زاہد بن سید محمد عالم بن سید قاسم عبداللہ بن سید شاہ محمد اول بن سید امام زادہ اسحاق الموافق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ آپ کی پرورش چوہڑ میں ہوئی۔ آپ موٹر مکینک تھے۔ سادات کاظمیہ چوہڑ آپ کے ننہال تھے۔ آپ نے اپنے گھر میں عزاداری آل محمد ﷺ کی بنیاد رکھی۔ آپ ماتمی اور زنجیر زن تھے، ساری زندگی عزاداری میں گزاری۔ آپ کا انتقال 27 اکتوبر سن 1994 عیسوی میں ہوا۔ آپ بھی اپنے والد کے پہلو میں قبرستان دربار سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید عمران حسین شاہ المعروف جعفر شاہ، دختر اول زوجہ سید علی مہدی بخاری (اٹک)، دختر دوم زوجہ سید صابر حسین نقوی (راولپنڈی) اور سید قمر عباس حسینی الاعرجی الہمدانی ہے۔

تذکرہ سید قمر عباس شاہ حسینی الہمدانی بن سید اظہر حسین شاہ بن سید فضل حسین شاہ

نام قمر عباس، پیدائش 24 فروری 1982 بمقام محلّہ زمینداں چوہڑ ہڑپال رولپنڈی کینٹ میں ہوئی۔ میری والدہ کا نام سیدہ ریاست بی بی بنت سید انور حسین شاہ کاظمی ہے، جن کا شجرہ مبارک یوں ہے: سیدہ ریاست بی بی بنت سید انور حسین شاہ کاظمی بن سید شاہ (ڈنہ سیداں) بن سید بالا شاہ (رحیم کوٹ آزاد کشمیر) بن غوث الزماں سید فیض علی شاہ (دیئسرہ، ہزارہ) بن سید شرف علی شاہ (سید کسراں) بن سید شاہ گل حسین (ڈنہ کچیلی، مظفر آباد) بن سید حاکم شاہ بن لعل شاہ بن سید عبدالفتح بن سید شرف الدین شاہ بن سید عبدالقادر بن سید عبدالبرکات شاہ بن سید شاہ رحمت اللہ بن سید شاہ محمود بن سید شاہ زین العابدین بن سید شاہ نصرالدین بن شاہ علی شیر بن سید عبدالکریم بن سید شاہ وجیہ الدین بن سید شاہ محمد ولی الدین بن سید شاہ محمد ثانی الغازی بن سید رضا الدین بن سید صدرالدین بن سلطان سید محمد احمد سابق بن سید ابوالقاسم حسین مشہدی بن سید علی الامیر بن سید عبد الرحمان رئیس الزماں بن سید اسحاق ثانی بن سید موسیٰ ابوالحسن زاہد بن سید محمد عالم بن سید قاسم عبداللہ بن سید شاہ محمد اول بن سید امام زادہ اسحاق الموافق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ مؤلف چوہڑ ہڑپال سے ہجرت کر کے سلیمان آباد، راولپنڈی کینٹ منتقل ہو گیا ہے۔ سلیمان آباد سادات کاظمیہ چوہڑ ہڑپال کا موروثی جائیداد ہے۔

دعا برائے صحت و سلامتی

سید امتیاز حسین شاہ (UAE)، سید عابد امتیاز، سید محسن رضا، سید حسن رضا، سید فرحان رضا، سید ساجد حسین ہمدانی، سید اعجاز حسین شاہ ایڈووکیٹ، سید افتخار ہمدانی (UAE)، سید زاہد حسین شاہ، سید شاہ عبدالباسط ہمدانی،

التماس برائے سورۃ فاتحہ

سید لعل شاہ ہمدانی ہرڑ، سید امیر عالم شاہ ہرڑ، سید شبیر حسین شاہ ہرڑ، سید فضل حسین شاہ چوہڑ ہڑپال، سید اظہر حسین شاہ چوہڑ ہڑپال جملہ مرحومین سادات ہمدانیہ

حواشی وحوالہ جات

(1) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، باب اول صفحہ 26
(2) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، باب اول صفحہ 25
(3) مناقب علی ابن ابی طالب؛ صفحہ 49
(4) ینابیع المودۃ؛ صفحہ 266
(5) صواعق محرقہ؛ صفحہ 74
(6) ریاض النفرۃ؛ جلد دوم، صفحہ 167
(7) میزان الاعتدال؛ جلد دوم، صفحہ 116
(8) لسان المیزان؛ جلد سوئم، صفحہ 429
(9) بحار الانوار؛ مترجم، جلد پنجم، صفحہ 179
(10) عیون الاخبار الرضا؛ جلد دوم، صفحہ 268
(11) حسب ونسب؛ جلد ششم، صفحہ 129
(12) حسب ونسب؛ جلد ششم، صفحہ 132
(13) صوائق محرقہ؛ مشکواۃ شریف، ارجح المطالب
(14) لوامع التنزیل؛ از علامہ جلال الدین سیوطی، جلد سوئم، صفحہ 343
(15) ترمذی؛ جلد اول، صفحہ 240
(16) مسند احمد بن حنبل؛ صفحہ 288
(17) تاریخ بغداد؛ صفحہ 141
(18) حسب ونسب؛ جلد اول، صفحہ 126
(19) صحیح المسلم؛ مصابیح؛ مشکواۃ شریف
(20) صحیح المسلم؛ مصابیح؛ مشکواۃ شریف
(21) صواعق محرقہ؛ کشاف زمخشری
(22) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، دوسری مودت، صفحہ 36
(23) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، حدیث 13، صفحہ 40
(24) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، حدیث 12، صفحہ 40
(25) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، حدیث 15، صفحہ 41
(26) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین؛ از عمری، صفحہ 92
(27) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین؛ از عمری، صفحہ 92

(28) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری،صفحہ93

(29) عمدہ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ283 تا304

(30) کتاب سراج الانساب ازسید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ142

(31) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی

(32) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی صفحہ28

(33) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی،حدیث16 صفحہ29

(34) تاریخ الاسلام ازمولوی بشیر انصاری صفحہ235

(35) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی،مودۃ چہارم حدیث8 صفحہ161 تا162

(36) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی،مودۃ چہارم حدیث9 صفحہ163

(37) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی مودۃ چہارم حدیث10 صفحہ162

(38) صحیح مسلم

(39) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی،مودۃ چہارم حدیث12 صفحہ164

(40) شجرہ مبارک سادات رضویہ از ڈاکٹر سید اجمل رضوی صفحہ نمبر3

(41) مودۃ فی القرباء ازسید علی ہمدانی،مودۃ چہارم صفحہ159

(42) کتاب اساس الانساب الناس ازسید جعفر الاعرجی صفحہ94

(43) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین ازسید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ59

(44) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین ازسید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ59

(45) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین ازسید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ118 تا 123

(46) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین ازسید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ132

(47) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین ازسید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ133 تا134

(48) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین ازسید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ130

(49) المناقب جلد سوئم صفحہ311

(50) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ283

(51) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ284

(52) کتاب اساس الانساب الناس ازسید جعفر الاعرجی صفحہ189

(53) کتاب اساس الانساب الناس ازسید جعفر الاعرجی صفحہ188

(54) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ323

(55) عمدۃ الطالب ازسید جمال الدین احمد صفحہ224 تا227

(56) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ339

(57) عمدۃ الطاب از جمال الدین احمد

(58) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی

(59) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 479

(60) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 479

(61) رسالہ گلزار سادات از سید فتح علی زیدی متوفی 1152 ہجری (زیر طباعت)

(62) کتاب انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 219

(63) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(64) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(65) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(66) صحاح الاخبار للرفاعی صفحہ 22

(67) سر الانساب العلویہ

(68) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 278

(69) بحار الانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 180

(70) کوکب دری از سید محمد صالح کشفی ترمذی صفحہ 384

(71) کتاب انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 234

(72) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 277

(73) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 312

(74) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 416

(75) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 416 خراسان فقط

(76) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 312

(77) کتاب انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 232

(78) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 277 تا 279

(79) سر الانساب العلویہ

(80) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری

(81) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 149

(104) مروج اسلام در ایران صفحہ 14 تا 15

(105) روضات الجنان از حافظ کربلائی صفحہ 251

(106) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 107

(107) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 296 مکتبہ ابو سیدہ الوثائیقہ عامہ نجف اشرف

(82) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 148
(83) کتاب پیشین حوالہ عباس قمی صفحہ 114
(84) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 497
(85) کتاب انساب الطالبین فی شرح سرالانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 219
(86) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 409
(87) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 181
(88) کتاب انساب الطالبین فی شرح سرالانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 231
(89) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 181
(90) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 398
(91) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115
(92) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 180 تا 181
(93) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 182
(94) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 182
(95) کتاب المعقبین از سید یحییٰ نسابہ نشر قم صفحہ 98
(96) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304
(97) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 116
(98) کتاب انساب الطالبین فی شرح سرالانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 230
(99) در کتاب عمدۃ الطالب در دو نسخہ ابن البختری
(100) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 230
(101) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 182
(102) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 406
(103) امیر کبیر سید علی ہمدانی از سیدہ اشرف ظفر صفحہ 17
(108) کتاب صاحب مودۃ فی القرباء از سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی صفحہ 61
(109) ریاض السیاحت از حاجی زین الدین شیروانی صفحہ 709
(110) کتاب العجائب المخلوقات از سید عماد الدین زکریا قزوینی صفحہ 154
(111) از ہمدان تا کشمیر از علی اصغر حکمت سال چہارم شمارہ ششم صفحہ 343
(112) از ہمدان تا کشمیر از علی اصغر حکمت سال چہارم شمارہ ششم صفحہ 342
(113) سالار عجم از سید عبدالرحمان ہمدانی صفحہ 22 تا 23
(114) مجالس المومنین از قاضی نور اللہ شوستری طباء کراچی اردو ترجمہ صفحہ 153

(115) فرنگ ایران زمین شمارہ 6 سال 1337 ش صفحہ 41
(116) رسالہ مستورات برگ 342 ب
(117) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 296 مکتبہ ابوسیدہ الوثائیقہ عامہ نجف اشرف
(118) ینابیع المودۃ صفحہ 265
(119) مائیکرو فلم برٹش میوزیم برگ 156 ا
(120) سرچشمہ تصوف در ایران از سعید نفیسی صفحہ 144 تا 153
(121) انتباہ فی سلاسل اولیاء صفحہ 128
(122) ہفت اقلیم صفحہ 540
(123) انسائیکلو پیڈیا آف اسلام صفحہ 392
(124) تاریخ کبیر از حاجی محی الدین صفحہ 12
(125) خلاصہ التواریخ بٹالوی صفحہ 129
(126) کتاب جلوہ کشمیر صفحہ 127
(127) نور المومنین از مولانا حمزہ علی صفحہ 444
(128) پیام عمل از وزیر احمد صفحہ 28
(129) گلدستہ عباس از مولوی غلام حسین سلیم صفحہ 12
(130) میر سید علی ہمدانی از ڈاکٹر محمد ریاض صفحہ 33
(131) خاور نامہ عبدالحمید خاور صفحہ 25
(132) آئینہ بلتستان از شمیم بلتستانی صفحہ 25
(133) بلتستان پر ایک نظر از محمد یوسف حسین آبادی صفحہ 125
(134) بلتستان پر ایک نظر از محمد یوسف حسین آبادی صفحہ 46
(135) تاریخ جموں از مولوی حشمت اللہ صفحہ 579
(136) واقعات کشمیر اعظم برگ صفحہ 138
(137) مجالس المومنین صفحہ 313
(138) سالار عجم از سید عبدالرحمان ہمدانی صفحہ 186 تا 338
(139) منظر سون از شاہ دل ایوان صفحہ 68
(140) منظر سون از شاہ دل ایوان صفحہ 85

قلمی نسخے

(1) قلمی نسخے، اولا د سید شاہ ابراہیم ہمدانی بن سید سلطان احمد شاہ بلاول، از سید شاہ عبدالباسط ہمدانی، دندہ شاہ بلاول

(2) قلمی نسخے، سادات نارنگ سیداں، جھنڈ وسیداں، ہون، از سید علامہ محسن علی شاہ ہمدانی، راولپنڈی

(3) قلمی نسخے، سادات قادر پور اور شاہ پور ہمدانیہ، از سید شاہ عبدالباسط ہمدانی، دندہ شاہ بلاول

(4) قلمی نسخے، سادات نیلا، ہرنیالی اور ریکارڈ پٹوارخانہ، سادات میال، تھانہ چونترا راولپنڈی، از سید عطا شاہ ہمدانی، میال

(5) قلمی نسخے، سادات مور جھنگ سیداں، تھانہ چونترا، از سید شاہ حسین ہمدانی، مور جھنگ سیداں

(6) قلمی نسخے، سادات لکھی وال شریف، سرگودھا، از سید شفقت حسین شاہ ہمدانی، راولپنڈی

(7) قلمی نسخے، سادات رحیم یار خان، برزی، میانوالی، از سید اسحاق شاہ ہمدانی، بھکر

(8) قلمی نسخے، سادات ہمدانیہ پھلگراں، اسلام آباد از مصنف، راولپنڈی

(9) قلمی نسخہ، سادات وسنال از سید فہیم عباس، راولپنڈی

(10) باقی شجرے، کتاب سالار عجم، از سید عبدالرحمان ہمدانی، طبع دوم، جنوری 1990

(11) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ جلالیہ از کتاب نسب نامہ جلالیہ از سید مکرم حسین مجتہد واشجار الکمال

(12) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ مقبوضہ کشمیر از سید عمران علی ہمدانی نواکدل سری نگر

(13) سادات حسینیہ بلتستان از سید ابوزہرا موسوی

(14) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ جہلم ہرن پور غریب وال از سید شاہ عبدالباسط ہمدانی

(15) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ نکڑالی جھنڈ وسیداں ڈھڈیال از سید امتیاز حسین ہمدانی

(16) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ ادھوال ہرنیالی و چک امرال از سید محسن علی ہمدانی

(17) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ میر وال ڈھڈیال سید عطاء ہمدانی

(18) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر سید نصیر حسین ہمدانی

پیچھے صفحہ نمبر 184 سے

اولاد سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ بن حاجی محمد امین الامت بن شاہ اسحاق نوری پاک

- سید عبدالرزاق ہمدانی
- سید محمد سعید شاہ ہمدانی (پتی محمد شال ڈھڈیال)
  - سید روشن شاہ
    - سید شاہ مراد علی
      - سید کاظم شاہ
        - سید جعفر شاہ
          - سید چنن شاہ
            - سید غلام شاہ
            - سید حسن شاہ
              - سید نذر حسین شاہ
                - سید ممتاز حسین شاہ
                - سید اظہر عباس
                - سید فضل عباس
                - سید تصور عباس
                  - سید علی حمزہ
                - سید علمدار حسین شاہ
                  - سید علی ارتضی
                  - سید عون محمد
                  - سید منتظر مہدی
              - سید فدا حسین شاہ
                - سید علی اکبر ← سید ضامن عباس
              - سید الفت حسین شاہ
                - سید حماد رضا
                  - سید ہاشم رضا
                - سید حسن رضا
                - سید فیصل رضا
              - سید منظور حسین شاہ
                - سید افتخار عالم
                - سید محسن رضا
                - سید فضل عباس
                - سید آصف رضا
                - سید نجف عباس
  - شیر شاہ

سادات ہمدانیہ ڈھڈیال ضلع چکوال

یہ صفحہ آپ کی سہولت کی خاطر برائے اضافہ واصلاح رکھا گیا ہے۔

یہ صفحہ آپ کی سہولت کی خاطر برائے اضافہ واصلاح رکھا گیا ہے۔